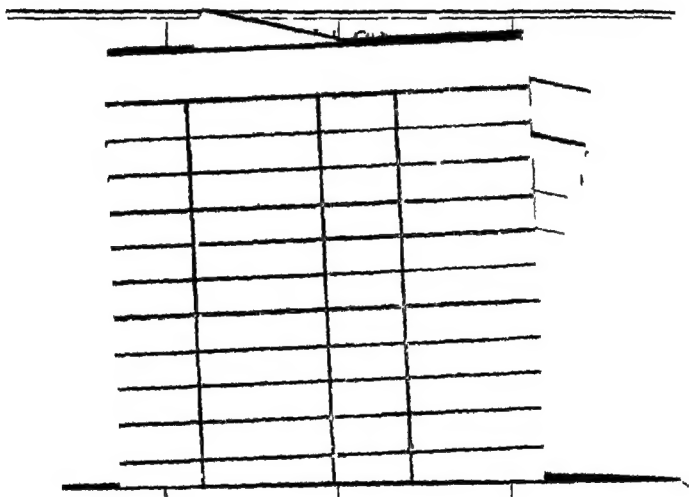


CALL No. { ٨٩١٥٤٢١ } ACC. NO. ١٥٤٩٨
AUTHOR { ١٨٨١ }
TITLE مطالعہ اسلامی



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due

مجموعه اول

تصانیف لطیف و خورنامی گرامی واقف روز و لکات سید محمد علی سید غلام حسن

صاحب قدس و اعلیٰ بلگرامی شاگرد رشید میرزا غالب دہلوی و م

شرح حصہ اول مجموعہ سخن

سب الکلم جناب صاحب و اشراف پبلک انڈکشن مانڈی شالہ

واسطے تعلیم و تربیت طلباء مدارس




تیسری مرتبہ

UNIVERSITY

مطبع نامی فشی لکھنؤ لکھنؤ

فروری ۱۹۸۸ء

طرح کے مضامین شامل ہو۔ لیکن اکثر کمند افہام اُس کے خاتمہ معافی کے لیے۔
 نہ پہنچی اور پہلو انان مفتخوان سخن نے اس بیماری تھکر کو چوم کہ چھوڑ دیا۔ ہندو صاحب
 مدد و حوالہ القاب کے حکم کے موافق امیر غریب پرور۔ دوست دشمن نواز۔ منیر سخن
 جان فرو۔ لغو و علم و ہنر کے سکھ زن۔ آشنا سے رموز سفاین۔ جناب سہل دست
 شیو نر این صاحب بہادر ڈیوٹی انسپکٹر لکھنؤ دم اقبالہ کی شہ پاکر
 نکات خوش کلامی سید غلام حسین قدوسی و اسٹی بلگرامی تھے حصہ اولیٰ
 حامل لکھنؤ تھکر تھکر موم موم کو پانی کیا اور اس سال مفید عام کا نام عطر مجموعہ
 رکھ دیا۔ اب فضیلتان باتکین اور شعراے باریک بین سے التماس ہے کہ اس میں
 سے سمند فکر کی باگین روکے ہوئے نکلیں گیٹ سچائیں کیونکہ اکثر بہت چھپنے سے
 بھی گھوڑا اٹھتا اور اڑتا ہے اور بہت دوڑ کر چلنے والا گھبراہٹ ہوتا ہے قبول جہد امیر آزاد
 بلگرامی سے آزاد از سوا سخن ہر سہ می مرد و بہ صد بار گرنگ زندہ باز کن کا خط یہ رہی
 خطا اور بیانی وہ ترکیب انسان ہے۔ جہاں کچھ کہ ورت پائین صاف فرمائیں یا
 صاف فرمائیں۔ واحد استقام۔

		
<p> اول۔ یہ شرح صفحات مجموعہ سخن مطبوعہ کے موافق مرتب ہوئی ہے۔ جو مقام سے متن مجموعہ کا صفحہ بدلا گیا ہے وہاں وہاں شرح میں بھی لفظ صفحہ لکھ کر کے ہندسہ پیشانی کا نشان کیا ہے۔ دوم متن کے ہر صفحہ میں جتنے شعر ہیں موافق اس کتاب میں بھی لفظ (ایضاً) لکھ کر شمار شعر متن یا ہے۔ ان دونوں امور سے یہ قابلہ کہ جس شعر کی شرح مطلوبہ ہو صفحہ و ایضاً باسانی لطاے ستوم جہاں کہیں کسی لفظ کا حوالہ بیان صدر پر رکھا لکھا کہ اشوف (ایضاً) لکھ کر اس سے یہ غرض ہندو کہ لکھا </p>		

نامے نثرین گلشن ہیں ایسے ہی ایک آدم سے بھی ہندوئی پیدائش ہو سکتی ہے۔
 معنی یہ کہ جن مصرع و رباعیوں کا معنی وغیرہ؟
 انسان سے بھی بہت علوم فنون اور صنعتیں ہیں ایضاً حمد لائق و اور ایک کویں
 خالق اشیاء سے بھر و بر کو چہ۔ اور ایک سے بہت بڑا حاکم بیان مراد خدا ہے جو
 یوں پوچھو تو دنیہ مایہ ہے حاکم ہیں۔ حاکم کلمہ کریم۔ حاکم دیرانی۔ حاکم
 فوجداری وغیرہ لیکن تمام حکام سے ذرا بڑا حاکم ہے اس لیے اور ایک
 جس کا ترجمہ حکم انکامین ہے۔ بحسب و بر سے مراد کل مخلوق۔ حمد لائق ہے۔ پتے
 مصرع میں مذکور ہے وہ مصرعہ دوم میں بھی مقدر کہ لو۔ مطلب بہت بڑے حاکم
 یعنی خدا۔ اور دنیا کی پیروں کے پیدا کرنے والے کو حمد زیبا ہے اور کسی کے
 واسطے حمد نہ کرنی چاہیے۔ مقدر م وہ کلمہ یا کلام کہ عبارت میں نہ ہو۔
 اس کے معنی وہاں لے جائیں ایضاً کہا ہے۔ دوسرے وصف اس کا لائق ہے۔
 باغبان ہے گلشن آفاق کا۔ آفساق از کران تا کران یعنی گرد و آفریں
 عالم مراد کل دنیا ہے جو مطلب جو تعریف شعر ما قبل میں کی ہے وہ اس
 خدا کا ایک کثر وصف ہے جو تمام عالم کا آراستہ کرنے والا ہے۔ باغبان
 گلشن آفاق خدا سے مراد ہے۔ گلشن آفاق دنیا کو از روئے استعارہ
 کہا ہے۔ نظم میں استعارہ کے سمجھنے کی حاجت کشہ پڑتی ہے لہذا اس کا
 بیان اس مقام پر مفصل کیا جاتا ہے۔ آئندہ مقام استعارہ بتا جائیگا
 نگہ اس کی تعریف کر رہے ہیں کہ تحصیل حاصل کیوں ہو۔ اس
 اس کے لغوی معنی سنگی مانگنا اور اصلاح میں مجاز کو کہتے ہیں۔
 سمجھ لینا ضروری ہے کہ استعارہ ایسی شاخ ہے (مجاز) ظاہر ہے کہ ترکیب
 اضافہ مضاف اور مضاف الیہ سے بنتا ہے۔ مضاف کہہ جملہ

ترکیب انسانی واقع ہو اور اس کے مضاف کی قوت اصلی حقیقی کو ترک کرین یعنی
 مضاف کی رعایت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور معنی بیان کرنے میں فقط مضاف الیہ کا
 کام نہ ہیجائے یعنی اگر مضاف کو نکال بھی ڈالیں جب بھی جملہ بے معنی ہو سکے
 تو ایسے مضاف کو مجاز کہتے ہیں مثلاً ہم تیغ ابرو پر عاشق ہیں۔ اس سے
 پھر ادنیٰ نہیں کہ ہم تیغ پر عاشق ہیں۔ بلکہ تیغ جو کہ مضاف ہے اس کی قوت اصلی حقیقی
 سے کچھ غرض نہ رہی فقط براہ نام ہے۔ اگر غرض ہے تو ابرو سے غرض ہے جو کہ
 معقولات الیہ ہے۔ یعنی شکم کا عشق ابرو پر ثابت ہوتا ہے۔ اس حالت میں
 لفظ تیغ مجاز ہے۔ محبازی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک استعارہ۔ دوسرے مجاز
 مرسل۔ جب مضاف سے مضاف ایسے کو کچھ تشبیہ کا لگا و ہو جیسے
 گل رخسار۔ یا تیغ ابرو۔ یا مازلف۔ یا جام چشم۔ تو اس مضاف کو استعارہ
 برتتے ہیں۔ یہاں رخسار کو پھول سے اور ابرو کو کلمواری سے اور زلف کو سانپ
 سے اور آنکھ کو پیالے سے تشبیہ کامل ہے۔ پس گل و تیغ و مار و جام یہ چاروں
 الفاظ استعارہ ہیں۔ اور اگر مضاف و مضاف الیہ سے کچھ تشبیہ کا لگا و نہ ہو مگر
 دونوں میں باہم کس قدر نسبت ہو جیسے چشم دولت۔ یا ابر کرم۔ یا بلغ و افشر۔
 یا چمن انصاف۔ تو اس مضاف کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔ یہاں دولت کی صورت
 آنکھ کے مثل نہیں کرم کی شکل بادل کے مثل نہیں و آتش کی تشبیہ باغ سے
 نہیں انصاف کی صورت کچھ چمن کی سی نہیں ہے جو ان چاروں کی اپنے اپنے
 مضاف سے تشبیہ ہو سکے۔ پس ایسے مضاف یعنی چشم اور ابر اور باغ اور
 چمن چاروں مجاز مرسل کہلاتے ہیں (تشیبہ) استعارہ اور مجاز مرسل بالکل
 یکساں بھی نہیں ہوتے انکا اثر ان کے افعال یا انکی خبر سے ثابت ہو کر تا جیسے
 ع تیغ ابرو نے ہم کو قتل کیا۔ اگرچہ قتل کا فعل ابرو سے ثابت ہوتا ہے۔

متعلق ہو کر ابرو چند موسے بالاس چشم ہیں اُس سے قتل انسان کیونکر ہو سکے لہذا
 شیخ کا لفظ گو یا سنگی مانگ کر لفظ ابرو کے ماقبل لگا دیا تاکہ قتل کا فعل اُس سے
 بخوبی ثابت ہو سکے۔ سب طرح مار گیسوے بار موزی ہو بہ اگرچہ لفظ موزی گیسو
 بہتہ کی خبر جو اور گیسو سے متعلق ہو لیکن گیسو بھی چند بال ہیں وہ کیا موزی ہو سکے
 لہذا ماقبل لفظ گیسو مار کا لفظ لگا دیا تاکہ موزی ہونے کی خبر بخوبی اُس سے ثابت
 ہو سکے۔ ایضون نے استعارہ اور مجاز مرسل دونوں کا نام فقط استعارہ رکھ لیا اور
 اور ظاہر جو کہ ان دونوں میں شبیہ اور نسبت کا فرق ہو۔ مولف کو یقین ہو کہ اگر
 استعارہ کا بیان طلباء کے ذہن نشین کر دیا جائے تو وہ بلا مد و استناد اکثر شعرا
 کے معنی خود سمجھ لینگے اور یہ امر میرا امتحانی ہے۔ واضح ہو کہ استعارہ کے اقسام
 بہت ہیں مگر بیان اختصاراً ان سب کو بیان کرنا چند ان ضرور نہیں۔ آئندہ
 کہیں کہیں اپنے مقام پر مع تعریف بیان ہونگے ایضاً جو عجب وہ صائم
 رنگین نگار بہتے پید اکین ہمارے بشمار بہ رنگین نگار اسم فاعل سماعی رنگ
 رنگ نقش کرنے والا صانع رنگین نگار بیان خدا سے مراد ہے۔ ہندوستان میں
 چیت و بنیا کر کے مہینوں میں بہت کی رت ہوتی ہے اور وہی ہند کی بہار ہے
 اور انہیں اپام میں بیان گلاب پھولتا ہے۔ اور اور ملکوں میں بہار کے موسم
 مختلف ہیں اسی لیے شاعر ہمارے بہار میں بتاتا ہے۔ باکیسی کسی پھول کی بہار
 ہوتی ہے اور کبھی کسی پھول کی بہار۔ جیسے گل نرگس موسم خزاں میں پیدا ہوتا ہے۔
 اس رعایت سے بھی ہمارے بہار میں ثابت ہو سکتی ہیں۔ مطلب خدا کیسے کا رنگ
 رنگ رنگ کے پھول پیدا کرنے والا ہے جسے تمام تر دے زمین پر بے شمار
 بہار میں پیدا کیں ایضاً ہمارے ہمارے عالم کا چین بہ چو نیم لطف حق سے
 مجتہد زن بہ عالم میں رنگ رنگ صورتیں آشکار ہیں لہذا ہمارے ہمارے عالم کا چین بہ چو نیم لطف حق سے

مصور بر خاندانیکا میاز مرسل نیز۔ پھر نگارستان کا مجاز مرسل چین ہو۔ چین بن چول
 نسیم سے کہتے ہیں اسلئے لطف حق کا مجاز مرسل نسیم ہو۔ مطلب۔ عالم کا چین خدا کے
 لطف کی ہوا سے کھلتا جاتا ہو۔ اسکا خلاصہ یہ کہ خدا کی مہربانی سے دنیا آباد
 ہوتی جاتی ہو۔ خندہ زن اسم فاعل سماعی ہو بننے والا اور مرادی معنی اُس کے
 یہاں کھلنے والا **الایضاً** اُسے دکھلاؤں بہار بن ہیشا۔ ہنگل کھلانے
 سیکڑوں لاکھوں ہزار ہنگل کھلانا نیا فتنہ بہار کا تا اور نئی چیز پیدا کرنی یہاں
 معنی دوم جتنے ہیں۔ ہزار وہ عدد و جسکو دہل سو بھی کہتے ہیں اور یہاں اسی معنی سے
 مراد ہو۔ ہزار بیل کو بھی کہتے ہیں بہار اور گل کے ساتھ ہزار کا لفظ بطور ایہام
 واقع ہوا ہے ایہام یہاں سے تحتانی معروف و جم بین ڈالنا اور اصطلاح چین
 اُس صفت معنوی کا نام ہو کہ ایک لفظ کے دو معنی ہوں ایک اُس مقام سے
 قریب ایک بعید۔ اور ایسے موقع پر اسکا وقوع ہو کہ دونوں معنی اُس لفظ کے
 اُس مقام پر جم سکتے ہوں مگر وہاں شاعر کی مراد معنی بعید سے ہو جیسے اس شعر میں
 ہزار سے شبہ ہوتا ہو کہ شاید بیل کے معنی پر ہو لیکن شاعر نے دس سو کے
 معنی پر اُسے صرف کیا ہے۔ مثال امید بھی بتائی جائیگی اور نوبت کی جائیگی
 مطلب۔ خدا نے بہت سی بہار بن دنیا میں ظاہر کی ہیں کیونکہ یکساں ہزاروں
 لاکھوں طرح کے چول کھلانے ہیں پس بہار بن بھی جداگانہ ہیں **الایضاً**
 جو وہی بس قابل حمد و ثنا ہو سکی ہے خواہ بہتہ اولیٰ انتہا ہو۔ ابتدا شروع
 انتہا تہامی۔ یہاں ابتدا و انتہا سے غرض خود جو دو عدم ہو۔ مطلب۔ یہ کہ یکسو
 تہدین معلوم کہ خدا کب سے ہے اور کب تک رہیگا پس وہی خدا حمد و ثنا کے
 لائق ہے۔ واضح ہو کہ جب صرف (نہ) منفی کو اشباع کرتے ہیں تو اسے منفی
 یا سے مجہول سے تبدیل کرتے ہیں اور شکل (نہ) لگتے ہیں **الایضاً**

وہم اس رہ بین قدم فرسودہ ہو رہا اور پاس فہم خواب آلود ہو رہا وہم جو اس شمس باطنی
کی ایک قسم پر دماغ کے لیٹن اور سٹک کے اخیر میں اسکا مقام ہے۔ یہ دیکھی کہ دیکھی
طاہری۔ باطنی۔ مجبوی۔ سچی۔ سب چیزوں کو قبول کر لینا ہے۔ فہم کسی چیز تک
عقل کا پہنچ جانا۔ قدم فرسودہ ہونا اڑیاں رگڑنا۔ پانون کا خواب آلود ہونا
اسے بشہر میں پانون سو جانا اور نصیبات میں پانون سن ہو جانا اور گنوار پانون
جھٹاتا بوتے ہیں۔ مطلب۔ اندر کے حمد کی راہ میں وہم تک گیا ہو اور فہم یعنی
سبکی سمجھ بھان چل نہیں سکتی۔

صفحہ ۳۰۔ درک عقل و فہم پر بیان نارسا ہے۔ ادعا عرفان کا جو محض افتراء ہے۔ درک
وہ قوت جو چیزوں کی باریکیوں کی تمیز کرے۔ ادعا مصدر باب افتعال سے دعویٰ کرنا۔
مطلب۔ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ خدا کی معرفت مجھے حاصل ہو تو یہ خالی افتراء یعنی بہتان ہے
ایضاً لگے۔ حمد کیا لکھوں جیسیت ونگ ہو رہا فائدہ میں انشتا میں لنگ ہو رہا
ونگ فارسی معنی دیوانہ و احمق و جہان۔ یہاں معنی آفرین نمود ہیں سید ان مثل
استعارہ جو یعنی ثنا۔ خامہ کی مثل اس شخص کی سی ہو جو ایک ہی پانون سے
چلے پس وہ لنگ کہتا ہے جو لنگ ہو رہا وہ دعویٰ طر نہیں کر سکتا۔ مطلب۔
یہی حال جو ظلم کا کہ میدان ثنا۔ خدا کو نہیں کر سکتا۔ ایضاً لکھ
اسکی قدر تون کا جو حساب ہے۔ جیسے کہ دریا کا غلک ہوا کہ یا بے دریا۔
یہ لفظ مرکب ہے جب بالفتح کوئی۔ آب پانی۔ حسب معنی خاک۔ اضافت جو اسے
اردو میں پانی کا بدلہ کہتے ہیں۔ یہاں قدرت خدا کو یاد ہے اور غلک
کو حساب ہے استعارہ ہے۔ مطلب۔ کسی سے اس خدا کی قدر تون کا فہم
نہیں ہو سکتا جسکی قدرت کے سامنے آسمان کی کچھ حقیقت نہیں جیسے دریا
کے آگے پانی کے بلبلے کی کچھ اصل نہیں ایضاً لکھ تیرے سو آسمان ہی نہیں

صفات کا یہ تھا شرک کوئی نہیں تیری ذات کا یہ صفات جمع صفت کسی چیز کی
علامت و نشان اور وہ عادتیں کہ جو مدوح کی ذات میں ہوں۔ حقایق الف
قسمیہ جو حق کے معنی خدا یعنی قسم خدا کی۔ ذات۔ ہر چیز کی اصل اور حقیقت
مطلب۔ یا خدا ان نشانوں اور عادتوں کا سوا شریک ہے کوئی دوسرا نہیں
سنا ہے کہ جسکی ذات میں کوئی شریک نہ تو ہی لا شرک ہے یہ شعر ترجمہ ہے
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
مضمون آبدار کیے یک قلم رقم بد بھر بھریا جو موتیوں سے منہ دو ات کا یہ مضمون آبدار
مضمون رونق دار۔ موتیوں سے منہ بھرنا انعام و صلہ دینا۔ یک قلم بمعنی بالکل
یہاں قلم کی لفظ میں ایہام ہے (مطلب) خدا کی حمد لکھنے سے دو ات کو گویا صلہ
علا کہ اُس سے مضمون آبدار نکلے۔ آبدار موتی کی رعایت ہے ایضاً
تسبیح تیرے نام کی و روزبان رہے یہ ثابت ہے جب تک کہ یہ رشتہ حیات کا
تسبیح بجان اشد بار بار کہنا اور خدا کو پاک جانکر یاد کرنا اور مجازاً اُن تلو دانوں کو
بھی کہتے ہیں جنہیں تاگے میں پرو کر آپس بجان اشد پڑھیں۔ یہاں معنی اول مقصود
ہیں۔ ورد کبیر اول ہمیشہ کا ہر روزہ کام اور مجازاً کوئی معمولی چیز ہر روز پڑھنا
جسکی ہندی جاپ ہے۔ و روزبان رہنا رٹنا۔ جات کو بسبب درازی رشتہ
یعنی تاگے سے استعارہ ہے۔ رشتہ حیات سے جیل الورید یعنی رگ جان مراد
نہیں۔ مطلب۔ جب تک زندگی قائم ہے یا رب میں تیرا نام رٹا کر و ن
ایضاً کر و ن پہلے توحید یزدان قسم بد مجھ کا جسکے سجدے کو اول قلم ہے
یزدان پشیر پرتی لوگ و خدا کے قائل تھے ایک نیکی کا فاعل اُسے یزدان
کہتے تھے اور دوسرا بدی کا کرنے والا اُسے اہرن یا اہرن یا اہرن کہتے تھے اب
حق تعالیٰ کا ایک نام مقرر ہو گیا ہے قلم لکھنے کا آئندہ مذہب اسلام میں سب سے

اول خدا نے قلم اور لوح کو پیدا کیا قلم نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور منہ کی تعریف کی
 مطلب۔ قصہ کہنے سے پہلے اُس خدا کی تعریف بیان کرنا ہوں تاکہ ہمہ کو اپنے منہ سے
 روز ازل سے اول قلم جبکا تھا ایضاً سروج پر رکھو یا ضحیدین ہذا کسا
 دوسرا کوئی تجھسا نہیں ہذا لوح وہ تختی جو سب سے اول پیدا ہوئی لوح کو
 لوح محفوظ بھی بولتے ہیں۔ یا ضحیدی۔ مطلب۔ جب قلم نے اپنی پیشانی
 کی سفیدی یعنی مقام قط لوح کے سرے پر رکھا تو دوسرے سرے کا مضمون لکھ دیا
 یعنی دوسرا کوئی تیرے مثل نہیں ایضاً قلم پھر شہادت کی انگلی اٹھا
 ہوا حرف زن یوں کہ رب العلما ہذا رب العلما پروردگار برتر۔ اٹھا محاورہ قدیم
 ماضی معطوف اب اس مقام پر اٹھا کر بولتے ہیں۔ شہادت کی انگلی انگلی کے
 پاس والی انگلی کو کہتے ہیں جسکی عربی سبب یہ ہے گواہی کے واسطے اکثر
 سبب یہ اٹھا کر باتیں کرتے ہیں۔ چونکہ قلم کو از روے طول انگشت شہادت سے
 تشبیہ ہے اس واسطے شاعر کہتا ہے۔ مطلب۔ جب قلم سجدہ کر چکا تو پھر خدا کی
 وحدانیت پر گواہی کی انگلی اٹھائی یعنی خود اٹھکر کھڑا ہوا اور حرف زن ہو یعنی کہا
 جو کچھ کہ آئندہ اشعار میں ہے۔ ظاہر ہے کہ جب قلم ایک عبارت لکھ چکتا ہے تو اپنی حکم
 سے اٹھکر پھر دوسری عبارت لکھنے کو جھکتا ہے ایضاً نہیں کوئی تیرا نہو کا
 شریک ہذا تیری ذات ہے وحدہ لا شریک ہذا شریک کی ہندی سا جی ہے
 وحدہ لا شریک ایک ہے وہ جسکا کوئی شریک نہیں یہ شعر قلم کا مقولہ ہے مطلب۔
 اے رب العلما نہ تو اب کوئی تیری وحدانیت میں شراکت رکھنے والا ہے اور
 نہ آئندہ ہو گا تیری ذات شراکت سے پاک ہے ایضاً پرستش کے قابل
 ہے تو اے کریم ہذا کہ ہے ذات تیری غفور رحیم ہذا پرستش پرستیدن کا حاصل وحدہ
 پوجنا اور مراد ہی معنی ایسے عبادت۔ غفور بخشنے والا۔ رحیم مہربان۔

مطلب۔ انہو کریم عبادت کے قابل تو ہی ہوں کیونکہ تو غفور و رحیم ہوں پہلا۔ سرخ
 آیات نصیب کا ترجمہ یعنی تیری ہی عبادت کرنے میں ہم ایضاً
 حمد میں تیرے غرور میں پہنچے سجدہ کرتا چلوں سر کے بل بہ غرور یعنی غرور سے
 ہر وہ۔ جل جلیل یعنی بزرگ ہر وہ۔ سر کے بل۔ اس بل کے مقام پر لکھنویں
 بل بولتے ہیں اور اُس کے معنی طرف اور کروٹ کے بناتے ہیں۔ لیکن وہی اسے
 اسل لفظ کو بل کہتے ہیں یعنی طاقت۔ قلم کی چال از جانب سر ہر لہذا قلم کو
 کاغذ پر چلنے سے شاعر سجدہ کرنے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ یہ شعر بھی قلم کا
 مقولہ ہوں۔ مطلب۔ اے غرور جل راہ حمد میں جب میں چلوں تو سر کی طرف سے
 تنہا سجدہ ہی کرتا چلوں سر کے بل چلنا کمال اطاعت سے مراد ہوں۔
 ایضاً وہ لہجہ کہ ایسا ہی معبود ہوں قلم جو لکھے اُس سے افزو دو ہوں۔ اسی
 خدا کی قسم۔ اب اس شعر سے شاعر کا مقولہ شروع ہوا۔ مطلب۔ خدا کی تعریف
 جو کچھ قلم لکھے اُس سے بھی خدا کا رتبہ زیادہ اور بلند ہوں درحقیقت وہ خدا اسی قابل
 ایضاً کہ گوئی ہر بیان انبیاء کی زبان بہ زبان قلم کو یہ قدرت کہان بہ
 بیان یعنی اینجا یہ لفظ (یہ) اور (مان) سے مرکب ہوا مان کے معنی ہندی ہیں
 جگہ کے ہیں جیسے گومان اور کھران پس یہاں کے معنی اس جگہ اور وہاں کے
 معنی اُس جگہ بیان وہاں انکا خف ہوں۔ عاجزی زبان اشارہ ہر طرف
 مکاتبات کے معنی کے۔ جناب رسول خدا صلعم فرماتے ہیں کہ ہر شے
 تیرے پہچاننے کے حق بھرنے میں پہچانا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبیوں کی زبان بھی
 خدا کی خدمت کے بیان میں عاجز ہوں۔ زبان قلم استعارہ ہوں معنی نوک قلم
 یہ شعر را قبل سے قلم بند ہوں۔ مطلب۔ قلم خدا کی تعریف کیونکہ لکھنے کے کیونکہ
 جب انبیاء کی زبان پر کلمہ عجز گزرتے تو زبان قلم کی کیا اصل اور کیا قدرت

ایضاً اس عہد سے کوئی بھی نکلا نہیں ہوا، سوا بحر و پیش یا ان کچھ نہیں۔
 اس عہد سے غرض اس شعر میں خدا کی معرفت ہو اور وہ یہاں مقدم ہے اور
 عبارت شعر یون ہے۔ مطلب۔ خدا کی معرفت سے کوئی عہد بر نہیں ہو سکتا
 جب پیش ہوگا تو بحر ہی پیش ہوگا جو کہ گامی کہے گا کہ ہم معرفت خدا میں
 عاجز ہیں۔ اس شعر میں تین غلطیاں ہیں۔ اول قافیہ مکر ہو گیا ہے اور
 مکرار قافیہ بیک معنی اصلاً جائز نہیں یعنی دونوں مصرعوں میں لفظ انہیں مکرر
 بیک معنی موجود ہے اور دوسرا قافیہ نہ ارد دوم پہلے مصرعے میں غلط وضع
 کی ایک سخت غلطی کی جسے (سقوط عین) کہتے ہیں یعنی اس شعر کی تقطیع جس
 متقارب مشن مقصور سے ہوتی ہے بروزن فعلن فعلن فعلن فعلن۔ ظاہر ہے
 کہ ہر فعلن پنج حرفی ہے پس (اس عہد سے) کی تقطیع رکن فعلن سے ہوگی یوازہ
 اس (ر ع) ہ دے = ف ع دل ن۔ و کیو سین کے بعد عین تلفظ میں
 دب جاتا ہے اور حالت تقطیع میں یون ہوتا ہے۔ (ا س ہ دے) = ف ع
 دل ن۔ اگر اس عہد سے کے لفظ سے عین نہ گراؤ تو چھ حرف ہونگے اور
 فعلن میں پانچ ہی حرف ہیں پس کیونکر برابر ہو سکے ضرور ہے کہ عین گرسے اور
 سین متحرک ہو کر اسے ملفوظ سے وصل ہو۔ ایسے مقام پر سو اسے الف
 وصل کے عین کا اگر ناہر گز جائز نہیں اسے کا نام سقوط عین ہے۔ بعض
 عوام الناس سقوط عین کو صحیح جانکر مولانا طور ہی ترشینی کا یہ شعر مثال میں
 لاتے ہیں سے بدہ ساقی آن رشک یا قوت را بہ کہ سازم عیان عقل
 قوت را بہ اور ناد اقت ہیں کہ خود طور ہی نے اپنے عین حیات اس سے
 آگاہ ہو کر مصرع یون بنا لیا ہے کہ سازم جوان عقل قوت را بہ۔
 کہ ذاتی آنستہ عامرہ وغیرہم۔ اور بھی بہتیروں نے اس عین میں غلطی

سقوط عین

کھائے ہیں اور معرض اعتراض میں آئے ہیں پھر اُٹھا کیا اعتبار۔ اصل یہ ہے کہ عین کا
 مخرج انفس کے مثل ہے اس لیے رو بروی میں انسان دھوکا کھا جاتا ہے۔ سوم غلطی
 مصرع دوم میں فک اضافت کی ہے یعنی لفظ سو ابین نہ تو یا سے اضافی موجود
 یعنی سوائے عجز۔ اور نہ علامت اضافت اردو ہے یعنی سوا عجز کے۔ لیکن بعض کے
 نزدیک فک اضافت فارسی جائز ہے و اعط قزوینی نصت و ثقیب میں فرماتے ہیں
 دو سرچون قلم لیکن از جان یکے بہ زبان شان دو تا سخن شان یکے بہ مضمون
 قول ہے کہ فک اضافت ہائے تحقیق میں ہو تو چند ان مضائقہ نہیں جیسے ضمیری
 بلگرامی مع خرد گفتم سنہ ہشتاد و نہ صد بہ لفظ سنہ میں اضافت ضرور ہے کیونکہ
 اسکی اصل سنہ ہے (التماس) مکولف اس رسالے میں اکثر شمار ہستادہ کی غلطی
 بتاتا ہے لیکن اس سے عیب بینی اور نکتہ چینی مقصود نہیں کیونکہ بزرگش
 نحو اہند اہل خرد نہ کہ نام بزرگان برہشتی بردہ بلکہ میری غرض یہ ہے کہ طلباء و مدیر
 علوم کے غلط و صحت سے آگاہ ہو جائیں ورنہ یوں تو بے عیب خدا کی ذات ہے
 ایضاً ۱۶ شکر صد شکر ای خداے ذوالجلال بہ ای کریم و بے مثال و بیروال
 خداے ذوالجلال موصوف صفت یعنی خداے صاحب قدرت۔ بے مثال جبکہ کوئی
 مانند نہ ہو بیروال اسم صفت جو کبھی نہ شے۔ یہ سب اسمایہاں منادی ہیں۔ مطلب
 ای خدا و اسے کریم و اسے بے مثال و اسے بیروال میں تیرا ایک شکر کیا بلکہ
 سو شکر کرتا ہوں۔

صفحہ ۴۴۔ کس زبان سے ہوا دیتیری ثنا بہ پہونچے کیا بندے کی عقل اسے
 عقل موصوف فارسی صفت یعنی ایسی عقل جسمین فہم کامل نہ ہو۔ کس زبان سے
 تعریف کرنا نہایت عاجزی اور کمال مدح کے مقام پر بولتے ہیں۔ مطلب
 ای خداے ذوالجلال میری زبان اور میری عقل اس قابل نہیں کہ تیری ثنا کر سکے

یا تیری معرفت کو دریافت کرے ایضاً تو نہیں محتاج توسیف جہاں رہے
کیا ہو تیری قدرت کا بیان ہو۔ مطلب - اگر تمام جہاں ملکر تیری توصیف یعنی تعریف
کرے جب بھی تو اسکا محتاج نہیں پھر ہم اکیلے تیری قدرت کے اوصاف
کیا بیان کریں گے ایضاً ذات تیری بے عدل و بی مثال ہو پاک ہے ہمتا قہر
وہو اجمال ہو بے عدل از روے قدر و مرتبہ جسکا کوئی ہمر نہ ہو۔ ہمتا یہ لفظ دراصل
مکرب ہو دتاہم یعنی تہ اور پرست کے ہر جیسے دو تا وہ چہیند جو دوہری یا خمیدہ ہو
رتا کے مقام پر لام بھی بولتے ہیں جیسے دولائی - تا فارسی میں اکثر بجائے
عدو کے بھی آتا ہے پس جتنا معنی متحد و برابر - قدر ہر چیز کا اختیار رکھنے والا
اس شعر میں حرف ربط یعنی (ہو) مقدر ہو۔ مطلب - اسی خدا تیری ذات
بے مانند اور لامتناہی اور پاک یعنی صمد اور غیر برابر ہو اور تو صاحب اختیار اور
صاحب عزت ہو ایضاً بے ترے علم اسی اللہ العالمین ہو ایک تبارک
نہیں سکتا کہیں ہو اللہ العالمین سب عالموں کا خدا - عالم اتمارہ ہزار قسم کے
اور مضمون نے ایک لاکھ پچیس ہزار قسم کے بتائے ہیں اس واسطے عالمین اسکی
جمع ہو۔ بے حکم تیار ہونا کمال قدرت اور حکم سے مراد ہو۔ مطلب - اسی اللہ العالمین
تیرے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا ایضاً تجھ سے روشن ہو زمین و آسمان ہو
تیری قدرت کی ہیں سب نیرنگیان ہو زمین و آسمان کا روشن ہونا تلخ ہو
سُبْحَانَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا صَلَاح سے یعنی رونق دہی پہننے دنیا کے آسمان کو
چراغوں سے۔ مصالح سے مراد اس آیت میں ستارے ہیں۔ نیرنگی میں یہ
اخیر مصدری ہو نیرنگ کا صوب نیرنج ہو سحر و طلسم اور تصویر کا خاکہ و چہرہ
یہاں معنی اخیر مقصود ہیں۔ مطلب - اسی خدا تو نے آسمانوں کو ستاروں سے
اور زمین کو انسان سے زینت دی ہو یہ تیری قدرت کی تصویر کے گویا خاکے ہیں

یعنی ان باتوں نے نہایت قہری قدرت ثابت ہوتی ہے دلچسپ کلام میں معنی
 آیات یا احادیث کا اشارہ کرنا ایضاً لکھنے کے لئے کیا عالم بپا بہ او جب
 چاہے ایسے کر دے فنا بہ جب سو اسے ذات خدا کے کچھ نہ تھا تو خدا نے زبان
 عربی میں کہا کہ کج یعنی ہو جا فیکون پس ہو گیا یعنی عالم بپا ہو گیا۔ مطلب۔
 اے خدا تو نے کن کہکر دنیا پیدا کی جب پیرا حکم ہو وہ فوراً منت جائے ایضاً
 خاک کے پتلے کو تو گویا کرے بہ قطرہ نا چیز کو دریا کرے بہ خاک کے پتلے سے مراد
 یہاں انسان ہے۔ اس شعر میں قطرہ نا چیز خاک کے پتلے کی مثال اور دریا گویائی
 کی تشبیہ ہے۔ مطلب۔ اے خدا تو انسان خاکی کو ناطق بناتا ہے گویا قطرے کو
 دریائے برابر کر دیتا ہے ایضاً نار کو دم میں گلستان تو کرے بہ مور کو
 دم میں سلیمان تو کرے بہ نار آگ۔ مور چیونٹی۔ مصرعہ اول میں حضرت
 ابراہیم کا قصہ ہے کہ جنہیں نمرود بادشاہ نے آگ میں ڈال دیا تھا اور آگ انار کے
 پھول بن گئی۔ دوسرے مصرع میں حضرت سلیمان کا قصہ ہے۔ داوی النمل میں
 چیونٹیوں کے بادشاہ کو حضرت نے کت دست پر رکھ کر پوچھا کہ میں زبردست
 بادشاہ ہوں یا تو۔ چیونٹی نے کہا کہ میں اس سب سے کہ آپ کا تخت لکڑی
 یا پتھر کا ہو گا اور میرا تخت بادشاہ اور نبی کا ماتہ ہے۔ سو اس کے چیونٹیوں کی
 دعوت وغیرہ کی کیفیت تفسیر سورہ نمل و کتب سیر میں یہ تفصیل مذکور ہے
 ایضاً اے خداوند کار ساز و کریم بہ غلام و صانع و قدیم و حکیم بہ کار ساز
 اسم قائل سماعی بگڑے کو بنانے والا۔ خداوند کار ساز موصوف صفت ملک
 بمعنی بادشاہ و مالک۔ صانع کار گیر۔ قدیم جو ہمیشہ سے ہو۔ حکیم عقل مند۔ اس
 شعر میں یہ الفاظ باری تعالیٰ کے اسمائے صفاتی ہیں اور سب منادی ہیں
 ایضاً آخیرہ برپا کن سپہ بلند بہ آسمان ساز اور زمین پرورد بہ خیمہ برپا کن جو

خیمہ ہستادہ کرنا ہوتا ہے مطلق بین فراش کہتے ہیں۔ سپہر آسمان یہاں خیمہ آسمان کا
استعارہ ہے۔ آسمان ساز ہم فاعل سماعی آسمان بنانے والا۔ زمین پر پوند پینوتن کا
ہم فاعل سماعی یہ سب اسما خدا کے لقب ہیں اور منادی ہیں۔ مطلب -
آسمان کا بے چوہہ خیمہ کھڑا کرنے والا اور آسمان بنانے والا اور زمین کو آسمان میں
جوڑنے والا تو ہی خدا ہے۔ اخیر تعریف اس خیال سے ہے کہ دیکھتے ہیں آسمان زمین سے
ملا ہوا معلوم ہوتا ہے **ایضاً** نقش پر داز کار گاہ جہاں بد کاتب نسخہ
زمین و زمان بد نقش پر داز ہم فاعل سماعی یعنی نقاش و مصور۔ کار گاہ اور
اسی کا مخفف ہندوستان میں کر گہ مشہور ہے جہاں کپڑے بنتے ہیں اور جہاں
کار گیز میٹر کام بناتے ہیں اسے کارخانہ بھی کہتے ہیں۔ کار گاہ جہاں استعارہ
یعنی جہاں وقت نسخہ کتاب مختصر۔ کاتب لکھنے والا۔ جہاں کے کارخانے
نے مصور اور کتاب زمان و زمین کے لکھنے والے سے مراد اس مشہور زمین خدا ہے
اور یہ دونوں القاب بھی منادی ہیں۔ مطلب - اسی جہاں کی تصویر اتارنے والے
اور اسی وقت و زمین کے پیدا کرنے والے تو نے کیا کیا کیا ہے جو آئندہ شعور میں
ایضاً تو نے برپا کیے ہیں یہ افلاک بد خاک کو تو نے دی یہ صورت پاک بد
برپا کرنا قائم کرنا۔ خاک کو صورت پاک دینا انسان بنانے سے مراد ہے تو ضمیر ان
سنادی کے جو اشعار صدر میں مذکور ہیں۔ مطلب - اسی خدا تو نے آسمان و
انسان کو بنا یا ہے **ایضاً** تیری صناعتی کا ہر سب یہ اثر بد نخل میں نخل نشان
ہیں ہر شے بد صناعتی ہیں یا ہے تختانی مصدری ہے۔ یعنی کاریگری۔ اثر کے
معنی نشان اور نشان کے معنی پتا۔ مطلب - اسی خدا تیری کاریگری کے سبب
نشان ہیں کہ درخت سے ڈالیاں اگائی ہیں اور ڈالیوں میں پل پیدا کیے یعنی اعلیٰ
چیزوں سے بھی تو ادنیٰ چیزیں پیدا کرتا ہے **ایضاً** تجھے گوہر نے چمکائی ہے

تو نے انسان میں دی یہ رعنائی بہ گوہر کا مویہ جو ہر چوکی جمع جواہر ہے۔ رشاق
 اول سرخ زرد اور دونوں پھول و خوشنما کو بھی کہتے ہیں رعنائی میں یا سے
 مصدر ہے۔ مطلب۔ یارب تو نے جواہر کے جرم میں کیسی چمک دی جو اور انسان
 میں کیا ہی حسن پیدا کیا ہو **الاضیاف** اس کو کہتے ہیں وجود کی راہ بہ تیری قدرت
 تیری منت گواہ ہے وجود ہستی اور پیدائش۔ صنع کار بگرمی۔ مطلب۔ اے خدا
 تیرے حکم سے سب مخلوق کی ہستی ہوئی ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز دکھائی دیتی ہے
 تو دریافت ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ضرور ہو گا اسی طرح اے خداوند تبارک و تعالیٰ
 تیری کار بگریبان دیکھنے سے تیری قدرت ثابت ہو جاتی ہے **الاضیاف** تو نہیں
 دل غریبان ہے ہر جرم زخم سینہ ریشان ہے بہ مطلب۔ یارب تو عا جزون کا
 غمخوار اور غم رسیدون کا سرپرست ہے۔ انیس جمعیت۔ انیس دل غمخوار۔
 غریب مسافر و عاجز۔ سینہ ریش اسم صفت ہے کچھ رنج ہو چکے۔ غریبان و سینہ
 ریشان کے قافیون میں ایسا جلی ہے (ایضا) بیاضے تختانی معروف گھوڑے کی **ریح**
 ٹاپون سے کسی کو پا مال کرنا اور اصطلاح میں قافیے کے اخیر کلمات یا معنی کو مکرر
 لانا جیسے حاجت مند و درو مند یا فسونگر و سنگریہ بار اور ان و خوشنما۔ اگر قوافی میں
 مکرر خوب ظاہر ہو جائے (مند گہر۔ الف و نون جمع) الفاظ مذکورہ بالا میں مکرر ہیں تو
 ایسی مکرر قوافی کو ایسا جلی کہو اور یہ اصلاً جائز نہیں اور اس سے بڑھ کر علم قافیہ پر
 کوئی دوسرا عیب نہیں۔ اس طرح اس شعر میں لفظ غریب و ریش میں الف و
 نون جمع ہونے سے ایسا جلی ہے۔ اور اگر قافیون میں بسبب اسم مفرس یا
 وغیرہ کے مکرر خوب ظاہر ہو یعنی حروف آخر قافیہ خبر و لفظ ہوں جیسے بسم اللہ
 و رسول اللہ یا جباب و سراب یا کبرا و تہن ربا میں (اللہ۔ آب۔ ربام) سے تکرار
 غیر ظاہر ہوئی اور تینوں الفاظ خبر و لفظ ہیں اس سے ایسا جلی کہو۔ ایسا جلی

کے برابر قبیح ترین لیکن راقم کے نزدیک سنگ زد و زنا و شالی ہو۔ آئندہ اگر
 عیب کسی شعر میں آئیگا تو مقام بتایا جائیگا مگر تعریف مکرر ہوگی **ایضاً** مغربی
 ہر تیری سبکو تازہ ایوے کا ساز بندہ نواز بہ مغرت بخشا۔ تازہ بیان گھنڈ کے
 سنی پر ہو۔ مغرت پر تازہ ہوتا کیج ہو طرف لا تقنطک امرت ترجمان اللہ کے
 یعنی آج بند و نا امید غم خدا کی رحمت سے۔ بندہ نواز اہم فاعل سماعی بندہ کو
 بخشنے والا مطلب۔ ایوے کا ساز تیری رحمت پر سب بندوں کو گھنڈ
 کہ ہم ضرور بخشے جائینگے **ایضاً** عرض مطلب میں ہوں بہت حیران بہ شرم سے
 بند ہو رہی ہر زبان بہ مطلب۔ میں اپنا مطلب کیونکر بیان کروں یادرب مارے
 شرم کے میری زبان تیرے آگے نہیں کھل سکتی کیونکہ میں نہایت گناہگار
 ہوں۔ جیسا کہ آئندہ اشعار میں مذکور ہو۔

صفحہ ۵۔ روسیہ شرمسار و پر تقصیر بہ روز شب بند مصیبت میں سپر بہ روسیہ اہم
 کا لائنہ رکھنے والا مرادی معنی گناہگار شرمسار شرمندہ۔ مصیبت بخش دل و گناہگار
 بند قید۔ بند مصیبت استعارہ۔ مطلب۔ یارب میں گناہوں کے سبب شرمندہ اور
 پھر و رات گناہوں میں پھنسا رہتا ہوں **ایضاً** مبتلا سے بلا سے حرص و ہوا بہ
 پاس بند جفا و جرم و خطا بہ مبتلا بلا میں پڑا ہو شخص۔ بلا آزمائش اور رنج پہونچانا
 یہاں معنی اخیر مقصود ہو۔ پابند اسم مفعول سماعی قیدی۔ جفا ستم کرنا اور کسی سے
 دوری لیکن یہاں یہ معنی دوم ہو۔ جرم یا غم گناہ۔ حرص یا کبہ اول نہایت آرزو مند
 ہونا۔ یہاں دنیا کی آرزو مند معنی مراد ہو۔ ہو اور خواہش نفسانی۔ مطلب۔ یا
 خدا میں آرزو سے دنیا اور خواہش نفسانی کی بلا میں پھنسا ہوں اور تیری دوری
 اور گناہ میں گرفتار ہوں **ایضاً** یہ عیان تجھ پہ حال دل ہو لا بہ تیرے آگے
 صلا کہوں میں کیا بہ مولیٰ خداوند غلام یہاں پہنی اول اور خدا سے عرض ہو۔

مطلب :- نامولی تجھے میں اپنا حال دل کیا عرض کروں تجھے خوش ثابت ہو۔

قصیدہ شکر خجستہ خدا کی صفت ہو یعنی سب چیزوں کی خبر رکھنے والا ایضاً

میں سزاوارنار تو ہر نور میں گنگار تو خدا سے غفور بہ منزاوار قابل۔ نور۔

روشنی نار و نور میں صنعت اشتقاق و صنعت تضاد ہو اور گنگار و غفور میں

نقطہ صنعت تضاد۔ (اشتقاق) دو صنعت لفظی جہاں ایک حرف علت کی

تبدیلی یا کسی حرف کی کمی و زیادتی سے دوسرا لفظ دوسرے معنی پر بنجاسے جیسے

مار یا قیامت و قامت۔ (تضاد) اسے طباق بھی کہتے ہیں۔ یعنی دو اسم

یا دو فعلی یا دو حرف ایسے لانا کہ آپس میں مخالفت ہوں جیسے آگ پانی یا اٹھنا

بیٹھنا اور پہنچے وغیرہ۔ یہاں نور و نار و غفور و گنگار باجم مخالفت و تضاد

میں۔ مطلب۔ میں جہنم میں جلانے قابل اور تو بالکل نور ہو پس پر نور کر دے

اور یا خدا میں گنگار ہوں اور تو ایسا خدا کہ سب کو بخشتا ہو پس میرے گناہ

بخش دے جس طرح اسکے بعد تیسرے شعر میں شاعر نے خبر دی ہو ایضاً

میرے ہر حال سے تجھ کو خبر بہ تجھے روشن ہو میرا غیر و شر بہ غیر نیکی۔ شر بہ ی۔

مطلب۔ اگر میں نیکی و کار ثواب کروں جب بھی تو یا خدا اُس حال سے

راقت ہو اور اگر بدی و گناہ کروں تو بھی تو اُس کردار سے خبر دار ہو دو نون

حالتیں تجھے ظاہر ہیں ایضاً تو رحیم اور گناہگار ہوں میں بہ مغفرت کا اہل

ہوں میں بہ مطلب۔ میں گنگار تجھے رحیم کے آگے آکر لگا کر آیا ہوں اور بخشش کا

امیدوار ہوں آگے کیا عرض کروں ایضاً برہمین حرف این جب یہ کلام بہ

ختم شد و اسلام والا کلام بہ ختم بہ بارک اسمین اضافت مقلوب ہو یعنی کلام مبارک

حرف چنی سخن۔ و اسلام بہ جملہ کسی عبارت کے خاتمہ پر دعائیہ لکھا کرتے ہیں اور

کبھی آداب اور کبھی دیادہ حد و بپ اور کبھی دیادہ اشتیاق وغیرہ اس محل پر

اشتقاق

تضاد

کہتے ہیں کہ بات حدود و اقصا میں شامل ہو مطلب۔ پس اسی بات پر یہ مباحث
 ختم نہ ہونے کی تمام ہوئی کہ مغز کا میں امید و رہن زیادہ حد و اب محیط
 جس طرح ہر کی ہر جاتی نہیں ہر نیک کے جی میں ہر ہی آتی نہیں ہر مطلب۔
 یہ بات شکل ہر کہ ہر آدمی بھلائی کرے سب طرح یہ امر ہی دشوار ہو کہ نیک شخص
 کسی سے ہر آدمی کرے۔ گویا پہلا مصرع دوسرے مصرع کی تشبیہ ہو اور ہر سے
 نیکی اور نیک سے ہر آدمی نہ ہونے کی مثال آئندہ تین اشعار میں موجود ہو ایضاً
 نیب میں ہر گز نہیں لگے انار بہ ناشپاتی سے پہلے کیونکر چار بہ نیب وہ درخت
 تلخ ہے اہل ہند خیم کہتے ہیں۔ ناشپاتی مشہور میوہ امر و دے مشابہ ہوتا ہو مٹھ پر
 زرد رنگ۔ یہاں نیم و چار کو بہ آدمی سے اور انار و ناشپاتی کو نیک مرد
 سے تشبیہ ہو۔ مطلب یہ شکل ہر کہ نیم میں انار لگین یعنی ہر آدمی بھلائی کرے
 اور محال ہو کہ درخت ناشپاتی سے چار کی شاخیں چھوٹیں یعنی نیک سے
 ہر آدمی ہو سکے اگرچہ اسے لفظ پہلے اس کے (اگے) ہوتا تو بہت ٹھیک تھا
 کیونکہ چار پہلے والا درخت نہیں ایضاً سب گور میں چھلین کس طرح
 سے بہ آدم کی گور میں لگین کس طرح سے بہ آدم کی جگہ صحیح لفظ آتب ہو۔
 کذا فی الغایہ اللغات۔ یہاں بھی سب اور آتب کو مرد نیک سے اور
 گور و کی گور و بہ تشبیہ ہو۔ اس شعر کے قافیوں میں ایضاً جلی ہو کیونکہ
 (رین) دونوں قوافی میں جمع غائب مضارع کی علامت ہو بیان شعر
 صفحہ ۴۰۔ لکھو ایضاً اُٹھیں کب انگوڑے خوشے لگین بہ ہر پھیل میں
 بھلا کیونکر چھلین بہ مطلب۔ نہ برگد میں انگوڑے کے گچے لگین اور نہ بہ آدمی
 نیکی کرے۔ نہ پھیل میں ہر پھلین اور نہ نیک ہر آدمی کے پاس جائے اسکے
 قافیے میں ایضاً اُٹھیں رنگین ہو ہر آدمی کا بہ نیک۔

نیکی کا جو پہل اسے پہنچے + رنگین شاعر کا تخلص منادی حرفت نامقدور یعنی ادبی نگار
 شریل بیتان یعنی نتیجہ و بدلہ ہے۔ شعر گو یا سب اشعار کا نتیجہ نکلا۔ مطلب -
 ادبی نگار اور پرکی مثالوں میں غور کر کے دیکھ کہ ہر سی کا نتیجہ بڑا نکلتا ہے اور نیکی کا
 بدلہ نیک پیدا ہوتا ہے۔ **ایضاً ۱۲** آج تو جو انسان انہیں کا نام جو بدہم کھانا
 چکا و ایم کام ہے بدہم مطلب۔ آدمی انہیں کو کتنا زیبا ہے جو ہمیشہ لوگوں پر ترتر
 کھایا کریں ورنہ حسرت کیسی اور اندرسانی جانور میں ہی موجود ہے پس جو ظالم ہیں
 وہ گویا ہم ہیں ہرگز انسان نہیں ہیں **ایضاً ۱۳** جان پر اپنے ہی دم لیتے ہیں
 وہ بد کب اذیت اور کو دیتے ہیں وہ بدہم شعر ماقبل کا بیان ہے۔ اوست
 نعتہ اول و کمر ثانی و پائے مشد و از اور رخ۔ مطلب - یعنی جو انسان جیم ہیں
 وہ خود کو دیکھتے ہیں اور دوسرے کو ہرگز تکلیف ہی نہیں دیتے **ایضاً ۱۴**
 اور اک انسان ہیں ہم روسیاء بدہم بدہم کرتے ہیں جو جہ گناہ بدہم شعر اشعار -
 ماقبل کا نتیجہ ہے۔ مطلب - انسان ایسے ہوتے ہیں جیسا اوپر بیان ہوا اور نہ
 کیسے ہم ہیں استقرائش ایسے ہی کہیں آدمی ہوتے ہیں کہ ہر گھڑی گناہ پر
 آمادہ **ایضاً ۱۵** رحم آتا ہی نہیں اصلاً کبھی بدہم اپنے خاطر راتے ہیں لا کھڑی بدہم
 آتے کے بعد ہی (حرف تخلص ہے) - اصلاً ہرگز آخر میں اس کے انت غرض تو ہیں ہے
 اصل اسکی اصل ہے۔ اس شعر میں بھی شاعر اپنی حالت کا بیان بر سبیل نصیحت کر رہا ہے
 جی مارنا محاورہ قدیم خون کرنا اور وق کرنا اب اس مقام پر جان مارنا
 بولتے ہیں۔ مطلب - ہم اپنی شکم پروری کے واسطے بہت جانوروں کو ہلاک کر کے
 اور شکار کر کے کھاتے ہیں اس پر طرہ یہ کہ ذرا رحم نہیں آتا **ایضاً ۱۶** رات دن
 تن پروری کی فکر ہے بدہم اور کا غم کھائیں ہم کیا ذکر ہے بدہم تن پروری اپنا پیٹ
 پالتا تن پروری کی ہندی تنگ ہے۔ کیا ذکر محاورہ یعنی کیا مجال - غم کھانا

ترس کرنا۔ مطلب۔ بھراؤ۔ جانور دن پر کیونکر جمع کھائیں کیونکہ ہمیشہ نہیں فکر لگی رہتی ہے کہ اپنا پیٹ پالے دوسرے پر ترس کمانا کیسا پھر دوسرے کا جی کیونکر نہ تارین پھیرے۔
 مابعد شعر سے قطعہ بند ہے۔

صفحہ ۶۔ جسے روز و شب میں بہن لاکھوں کو دکھ، کچھ نہیں پایا کسی نے
 جسے سکھ بہہ و کمر صیبت۔ سکھ آرام۔ مطلب۔ بھرون رات لاکھوں جاندار کو
 ایذا پہنچاتے ہیں آج تک ہمارے ہاتھ کے کسی کو چین نصیب نہوا افسوس سن
 ایضاً شرم کر افعال بد سے اور عزیز بہہ کون سے دن آنگلی شکار تیسرہ بہہ
 افعال جمع فعل یعنی کام۔ تمیز وہ قوت دماغی جو مختلف چیزوں میں باہم فرق
 کرے اسے ایک عقل کہو۔ یہاں تک بڑے کاموں کا بیان تھا اب اس شعر سے
 نصیحت شروع ہوئی مطلب۔ جو بڑے بڑے کام اور پر بیان ہو سے
 آنے سے شرم کر اب کیا مہربانیاں جب تجھے عقل آنگلی۔ سمجھنے کا یہی وقت ہے۔
 ایضاً ایک دن آخر کو مہربانیاں ہو گیا بہہ باغ دنیا سے گزرنا ہو گیا بہہ باغ دنیا
 استعارہ ہے۔ یعنی دنیا۔ پہلے دوسرے مصرعہ کا خلاصہ ایک ہے۔ مطلب
 اسی ہفتے کے سات دنوں میں سے ایک نہ ایک دن تو ضرور مر جائے اور
 دنیا کو چھوڑ جائیگا۔ باغ دنیا چھوڑنے سے مطلب مر جانا ایضاً
 کرنے نیکی جتنی تجربے ہو سکے۔ نیکیوں کا ختم ہو کر جو کہ یہ شعر اپنے ماقبل کے
 شعر سے متعلق ہے۔ مطلب۔ باغ دنیا چھوڑنے سے پہلے یعنی مرگ سے پیشتر
 نیکیوں کا۔ ج بولے یعنی نیکی کرنے کیونکہ شہر اس عالم میں جو و جاوہ آخرت
 میں پائیگا اَللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ اَلْاٰخِرَۃُ مشہور ہے یعنی دنیا آخرت کی
 کھیتی ہے ایضاً وہ جو بہن انسان یہی ہے انکا کام بہہ یاد رکھو رنگین
 یہ نکتہ اسلام بہہ نکتہ باریک بات۔ مطلب۔ حسین آدمیت ہے وہ قبل

ان بزرگ رحم کر گیا تاکہ آخرت میں اس کا نتیجہ ملے اور جتنی دقت و دشواری کر گیا بس جتنی
 بات سمجھنا تھا فی ہر باقی خیریت **ایضاً** ایک سو سو ایک سو کو سب دیکھ جائیں گے
 کچھ نہ نیک و بد سو ایجاٹنگے بہ نیک و بد سو اتر کب پڑا اضافی مفلوب ہو جیتی۔
 سو اسے نیک و بد اس شعر میں قافیہ کر دے ہرگز جائز نہیں۔ مطلب۔
 اگر بد آدمی مر گیا تو اس کے ساتھ بدی جائیگی اور اگر نیک۔ مر گیا تو نیکی ساتھ
 ایسا ایسا ہر صورت دونوں ایک نہ آئے۔ ان مر گیا **ایضاً** مال و بیجاٹنگے
 تین جاویں گے چوتھ روز رشٹہ افٹ کے تین جاویں گے تو تیسرے منصب
 عمدہ و قریب۔ تین ہر وزن یقین علامت مفلوب محسوس و وہ قدیم اب
 یہاں پر اکتے ہوتے ہیں۔ تین ہر وزن یقین بچاے (را) اول بھی غلط تھا
 اور اتبوغلط و غلط ہے۔ مطلب۔ جب لوگ مر گئے تو پھر ساتھ بیجاٹنگے مال
 اور منصب پہلی دوستی جیتے جی کی ہے۔ رشٹہ افٹ استعارہ یعنی افٹ
ایضاً خویش و نیکانہ کوئی جاوے نہ ساتھ بیک بیک رہ جائیں گے مل
 ملے ماتہ نہ خوشی اپنا۔ ہر گاہ پرایا۔ ماتہ ملنا افسوس کرنا۔ مطلب۔
 عزیز و غیر کوئی بعد مر گیا پھر شریک نہوگا تو مر جائیگا وہ ہاں ہاں کر کے رہ جائیں گے
 حدیث میں وارد ہے کہ جب انسان سچا لٹ نزع ہوتا ہو تو مال اور اولاد اور
 اعمال کو خدا اگر پا کر کے آتے آگے لاتا ہو پہلے وہ شخص مال سے کہتا ہو کہ میں نے
 تیرے جمع کرنے میں بڑی محنت کی اب مجھے اس وقت کیا سلوک کرنا ہو مال
 کہتا ہو کہ سو اسے دو گز کفن کے اور مجھے اب کچھ نہیں رہتا۔ پھر اولاد سے
 رنج و ہوتا ہو وہ کہتے ہیں کہ قبر تک پہنچانے کے سوا اور چھپے کچھ ایسا
 نہ رکھے۔ پھر اعمال سے متوجہ ہوتا ہو کہ تیری تعمیل میں مہر سی طرے
 بڑی غفلت موفی افسوس اب میں تجھے کیا چند غشت رکھوں اعمال

چھاتی ٹھوکتے ہیں کہ ہم ہر حال میں قیامت تک پیرے شریک رہیں گے۔ الفجر من
 یہ اشعار اسی مضمون سے پھرے ہیں ایضاً چشم عبرت سے ذرا دیکھو
 یہاں بہ حضرت آدم سے لے کر ان زمانہ عبرت تک پہلے اول غفلت سے
 آگاہ ہونے کی حالت۔ تاہن زمان اس وقت تک چشم عبرت استعارہ یعنی
 عبرت۔ یہ شعر اپنے اشعار مابعد سے قطعاً بند ہو۔ مطلب۔ دنیا میں از روئے
 خوف و ہوشیاری غور کرو کہ جیسے انسان کی خلقت ہوئی اتنا کہا کیا
 ہو اکون کون بادشاہ پڑے گئے آخر سب زمین کے پیوند ہو گئے ایضاً
 کیا ہوے وہ بادشاہ نامور یہ کیا ہوے وہ اہل جاہ و اہل زر یہ شعر اشعار
 ماقبل کی خبر ہو۔ مطلب۔ بغیر عبرت خیال کرو کہ جن بادشاہوں کو ناموری
 حاصل تھی اور جو لوگ صاحب مرتبہ اور دولت مند تھے اگر انہیں زمین نہیں کھا لے
 تو آخر کیا ہو گئے ایضاً کیا ہوا اسکندر صا جفران یہ کیا ہوا جمشید دارا
 جہان یہ صا جفران وہ بادشاہ جسکے سال تولد میں زحل و مشتری باہم ہوتے تھے
 قرآن ہو اور ایسا بادشاہ بڑا ملک گیر اور اسکے خاندان میں سلطنت دیر تک
 رہتی ہو۔ قرآن کبیر قاف بے الفت مدد وہ اطلاع نجوم میں سوائے آفتاب کے
 دوسیا رون کا ایک ہی ساعت میں ایک برج کے اندر اکٹھا ہو جانا۔ دارا
 دشتن کا اسم فاعل سماعی جسکی ہندی رکھوالا اور عربی محافظ اور فارسی پہمال
 بھی ہوا ہے جہاں سے مراد یہاں بادشاہ۔ لفظ دارا میں بسبب لفظ سکندر
 کے ایہام چھوڑ دیا۔ معنی۔ دیکھو۔ مطلب۔ سکندر اور جمشید سے بادشاہ
 بھی موت سے نہ بچے مقام عبرت ہو ایضاً کیا ہوا قارون و کسری کی تباہی
 کیا ہوا غرور و اورش و عا و۔ قارون ایک نخیل کا نام جسکے حق میں حضرت
 موسیٰ نے یا ارض لکھی کہ تاحیابی اور زمین اسے گل جا اور زمین نے اسے

اپنی تدبیر میں کھینچ لیا باقی فرہنگ دیکھو۔ گسری شمر کا موب اور نوشیروان کا لقب
 اس صورت بدین یا تو گسری کا کاف مضموم چاہیے یا شمر کی خاص مجھ کسور
 الغرض یہ بڑا عادل بادشاہ تھا اسے ایک باغ بنوایا تھا جہاں انصاف
 کیا کرتا تھا اسکا نام باغ داو تھا جسکو اب بغداد بولتے ہیں اور وہ ایک شہر جو
 کربلہ فتح اول بمعنی بلند قدر بدین وجہ شاید کیوں ان سے ماخوذ ہو کہ وہ سب سے
 بلند سیارہ جو دینر بمعنی شہنشاہ و بمعنی داغ سرین جاوید کیا نیون کے
 زمانے سے گھوڑوں کے پٹے داغے کا رسم جاری ہو ایسے اب بھی تو پختانے
 وغیرہ بدین یہ رسم جاری ہو اس لقب سے پانچ بادشاہ لقب ہوئے کیا کوشس و
 کبخر و کیشباد و کولہر آپ و کیومرث باقی فرہنگ دیکھو۔ مطلب۔ نہ کوئی
 سخیل رہا نہ کوئی عادل جسکو خدائی کا دعویٰ تھا وہ بھی ادنے ادنے کے ہاتھوں
 پامال ہو گئے اور چٹکی بجاتے آنکی گرد نظر نہ آئی پھر زندگی کا بھروسہ ناسحق ہو۔
 ایضاً کیا ہوا رسم ہو کیا پیر زال یہ کیا ہوا وہ کرو و فروہ جاہ و مال بہ
 پیر زال سے مراد یہاں زن پیر نہیں بلکہ ترکیب توصیفی مقلوب ہو یعنی وہ زال پیر
 رسم جو پیر تھا۔ کہ عربی حمله کرنا۔ فر فارسی شان و شوکت۔ کرو فر کی ہندسی
 دھوم دھام اور بیٹھ بھاڑ۔ مطلب۔ نہ رسم کی دھاک رہی نہ زال کی شان و شوکت
 ساری آنکی دھوم دھام اور ملک و مال نیست و نابود ہو گیا ایضاً
 کیا ہوئے حضرت سلیمان نامدار یہ کیا ہوا وہ ملک و مال بیشمار بہ نامدار نامی
 یعنی مشہور آدمی۔ سلیمان نامدار بدل مبدل منہ ایسے اضافت نادر جس
 اسم پر سلیمان صادق ہو اسی اسم پر نامدار کا ہونا بھی صادق ہو۔ سلیمان کے
 ملک کی وسعت مشہور ہو کیونکہ انسان و جنات و دیگر حیوان وغیرہ اس کے
 مطیع تھے۔ مطلب۔ نہ حضرت سلیمان رہے نہ اکمال و ملک سب تلف ہو گئے اور رک گئے

اکیس ۱۵ کیا ہوئے یوسف عزیز و دو جہان ۱۶ کیا ہوئے یعقوب پیر نالوان ۱۷ عزیز
 غرت دار اور بادشاہ مصر کا لقب یہاں یعنی اول یوسف و عزیز بن ابہام ۱۸ -
 شعر ۱۹ - دیکھو - یعقوب پدر یوسف غم سپرین نہایت ناتوان تھے - یوسف و
 عزیز و دو جہان بدل مبدل - دو جہان دنیا و دین - مطلب - جو یوسف کہ دین و دنیا
 میں پیغمبر و بادشاہ غرت دار تھے اور جو یعقوب کہ نہایت ناتوان و دلور تھے
 افسوس کہ انکی جان بھی بدل بسی ایضاً ۲۰ چھوڑنا دنیا کا ہر اک دن ضرور ۲۱ -
 چارون کو رنج ہوا ہو سرور ۲۲ چارون سے مراد مٹ کم - سرور خوشی - مطلب -
 دیکھو ایسے لوگ نہ رہے جکا ذکر اوپر کیا گیا پس ہم تم کیتک رہینگے چنہ روز
 کے واسطے چاہئے تکلیف بگت لین چاہئے چین آڑا لین مرنا ایک دن ضرور ہی -
 ایضاً ۲۳ رنج دنیا کا تحمل کیجئے ۲۴ عیش باقی کا عرض میں لیجئے ۲۵ تحمل برداشت
 عیش ہمیشہ کی خوشی - باقی سے عرض یہاں آخرت اور بہشت ہی - مطلب -
 دنیا میں رکھ عیش و نشاط اور وہاں امور کو ترک کر کے تکلیف کی برداشت کر لو -
 اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ بہشت میں رکھ ہمیشہ ہمیشہ کو عیش کیا کرنا - ایضاً ۲۶
 جبکہ مرنا ہو سلم دوستو ۲۷ ہر برابر تخت ہو یا خاک ہو ۲۸ سلم امر طشہ ہ
 اور مانی ہوئی بات اُس سے مراد یقین ہی - تخت سے مراد بادشاہی اور
 غرت خاک سے غرض فقیری و ذلت - مطلب - اے دوستو جبکہ یہ بات
 ملے ہو گئی کہ امیر و عرب سب کو موت ضرور آئیگی پھر کیا ہی بادشاہی ہو خواہ فقیری
 ہو و دونوں برابر ہیں غرت ہو چاہے ذلت و دونوں یکساں ہیں چند روز و دنیا میں
 راحت ہوئی تو کیا اور تکلیف ہوئی تو کیا - یہ شعر سعدی کے شعر کا بالکل ترجمہ ہی
 ۲۹ چو آہنگ رفتن کند جان پاک ۳۰ چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک ۳۱
 جب کسی دوسرے شاعر کا مضمون ہے اُسکا نام بیان کیے ہوئے کوئی اپنے

شعر میں پانچ جہے تو آئے (سرفہ) کہتے ہیں۔ لیکن مثل سیہ کا جا رہا نہیں و د
 بتا کر وہ چاہے جو۔

صفحہ ۷۔ بتنے قول و فعل ہیں اور خوش خصال بہ شعر میں ہر ایک کا ہو گا سوال +
 قول باتیں۔ فعل کام۔ خصال خصلت کی جمع جسکے معنی عادت ہو۔ خوش خصال
 صفت مرکب نیک عادتین رکھنے والا۔ خسرو بار و پیدا ہونا یہاں قیامت سے
 مراد ہے۔ مطلب۔ ایسی مرد نیک جو تو کتنا چاہے کرنا ہو قیامت کے دن ان کا حساب
 ہو گا اور ہر ایک امر کی جواب دہی سمجھ رہی کہ فلاں بات تو نے کیوں کی یا فلاں
 کام تو نے کیوں کیا یہ شعر اپنے ما بعد شعر سے قطع بند ہے ایضاً ہو سکے جتنی کروم
 بندگی بندہ تاں وہ شعر میں شرمندگی بہ مطلب۔ جب یہ بات قرار پائی کہ شرمندہ
 ہر نیک و بد کی پیش ہوگی تو ضرور ہے کہ جب قدرے ہو سکے خدا کی عبادت ہی کرو
 اگر عبادت نہ کرو گے اور گناہ کہے جاؤ گے تو پریش کے وقت ہر روز قیامت پھر
 جواب نہ بیگا اور شرمندہ ہونا پڑے گا۔ عبادت بندگی کے معنی ہیں ایضاً زندگی
 مقصود ہر بندگی ست بندگی بے بندگی شرمندگیست بہ۔ ترجمہ۔ زندگی مطلب
 یہ ہے کہ بندگی کرو اگر کوئی بندگی نہ کرے تو وہ زندہ نہیں بلکہ شرمندہ ہے۔
 مطلب۔ زندگی سے خاص مقصد خدا کا یہ ہے کہ آدمی میری عبادت میں مگر
 میں یہ تمہیں دھوکا دے کر کہلاؤں گا کہ میں نے تمہیں بنو انسان کو بندہ
 اگر پیدا کیا ہے تو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔ یہ خدا کا کام ہے
 طبع کی تحقیق بیان شعر ۱۱ صفحہ ۲۔ میں جو ایضاً سکندر یا جہان ناپست جو
 سہا بن کو زندہ صدایہ کان میں پہنچی دہان تربت سے ہے کہ اب نہ بیچے گا م و رہے
 پیائش بہ یہاں کی ہوگی مساحت جریب قیامت سے ہے لب گور دہان قبر کا
 کنارہ۔ دہان تربت یا قبر یا گور وہ قبر کا گڑھا جتنا کہ بندہ لگیا جائے اسکو

شہرین حوض اور قصبہات میں دروہد بولتے ہیں جیسے تفریح کا حوض یا درہ۔ گام
 قدم۔ رسن رضی۔ آگے گام ورین سے زمین تانتے تھے۔ مساحت یکسہ۔ اولیٰ زیور
 ناپنا۔ جریب کے معنی پیمائش کی زنجیر زمین میں گٹھے اور ہر گٹھا ۳۰ گز کے برابر
 ہوتا ہے۔ قامت قد معنی ذیل۔ قد انسان کو بسبب درازی کے چریب پیمائش سے
 تشبیہ ہے۔ یہ قطعہ کوئی اصلی واقعہ نہیں کوئی صحیح تاریخ نہیں شاعر لفظ اور ک
 عبرت کہتا ہے۔ مطلب۔ جب سکندر زمین ناپتا ہوا یعنی سیاحی کرتا ہوا
 قبر کے کنارے تک پہنچا تو دہن گورے آواز آئی کہ اے سکندر میں گام ورین سے
 پیمائش موقوف اس زمین کی پیمائش تھا۔ قے جریب سے جوگی یعنی قبر میں
 لگو ایک دن لیٹنا پڑیگا یعنی مرنا ہوگا ایضاً اُسکا ہر کون جسکی مدد پر خدا
 نہوہد ڈوبے وہ ناو جسکا خدا نا خدا نہوہد نا خدا بہ ترکیب قلب خدا سے ناو
 جسے ملاں کہتے ہیں۔ ناو میں توافق لسان میں ہو توافق لسانین (وہ لفظ جو دو
 زبانوں میں ایک ہی معنی پر مشتمل ہو جیسے لفظ مادر انگریزی و فارسی میں ماں کا
 معنی پر مشتمل ہے۔ خدا بہ معنی مالک۔ مطلب۔ خدا جسکا مددگار نہیں اُسکا کوئی
 ساتھی نہیں جس ناو کو خدا پارہ لگائے وہ کبھی سلامت نہ رہے۔ پہلا مصرع
 دوسرے مصرع کی تشبیہ ہے ایضاً اوج و حقیض لازم و ملزوم جو ہر بات
 کوئی بجا اثر چاہے کہ آخر گستا نہوہد اوج بلند ہی۔ حقیض پستی۔ لازم نسبت
 رکھنے والا اور پسندہ ملزوم منسوب و پسندہ لازم و ملزوم اصطلاحاً وہ
 دوا کر کہ ایک کے بغیر دوسرا ممکن نہ ہو سکے جیسے بغیر رات ہوے دن نہیں ہوتا
 اور بغیر دن ہوئے رات نہیں آتی۔ مطلب۔ دنیا میں جان کوئی ٹیلا یا پہاڑ
 ہوتا ہے تو اُسکے دامن کی زمین اُس سے نیچی ہوتی ہے اس طرح جب کوئی
 امیر ہو جائے اور ترقی پائے تو ایک نہ ایک دن وہ گھٹ بھی جاتا ہے

سرائف سہین

اور منزل پاتا ہوا ایضاً اُس بوریائشیں کا دلا بین مرید ہونا ہے جسکے ریاض
 زہد بین بوسے ریاض ہو۔ بوریائشیں چٹائی پر بیٹھنے والا مرادی معنی درویشی و
 عابد۔ مرید ارادۃ یعنی خواہش رکھنے والا اُسکی ہندی چیلہ ہے۔ ریاض چچ روضہ
 یعنی باغ اور بمعنی فرما نیز داری و نفس کشی بہان معنی دوم سے غرض ہے۔۔۔ زہد
 دنیا کے مزون کی خواہش نہ کرنی۔۔۔ ریاض مکر۔۔۔ نظر ریاض میں پیچیدہ لفظ ہو کے
 ایہام ہو۔ بوریاء بوسے ریاض بین تخمین ہر وقت ہر بیان تخمین شعہ دم صفحہ ہر کو
 دیکھو مطلب۔ بین احوال اُس درویش و عابد کا مقدر ہون جبکی محنت
 و عبادت نکرا میر نہوا ایضاً اُس پیشہ جفا سے فلک رو سیاہ ہو۔
 کہ خوف پاس جو رو جفا کے کھڑا نہو نہا۔ روسیاء بدبخت۔ جو رو جفا ستم کرنے۔
 حکیم بھلیوس نے یہ شعر لیا ہے کہ آسمان کو تو گردش ہے اور اُس گردش سے انسان
 بڑائی بھلائی نصیب ہو بلکہ اکثر بدی کا فاعل آسمان کو کہتے ہیں۔ چونکہ آسمان
 نیلگون ہے اسلئے شاعر اُسے روسیاء بتاتا ہے اور یہ روسیاء ہی اُسکی جفا کا
 بد لا ہے جو آسمان کے لوگوں کے ساتھ کی ہے۔ مطلب۔ جب تم دیکھتے ہو کہ آسمان کو
 ظلم کے عوض روسیاء ہی نصیب ہوئی تو خوف کرو اور ظلم سے ڈرو ورنہ تم بھی
 روسیاء ہو جاؤ گے ایضاً گزرے ہو ہفت چوٹن افلاک سے یہ صاف ہے
 تیر دعا ہے یا رنگاہ جانا ہو۔ جو شش افق اول۔ کے اصل جو شش ہے جو شش یعنی حلقہ
 اور شش علامت طرف سے گلشن یہ لڑائی کا لباس ہے کہ پہنے کی کڑیاں اور
 پہنے کے ٹکڑے جوڑ کر بناتے ہیں تاکہ ضرب اسلحہ سے حفاظت رہے۔ جو شش
 افلاک استعارہ یعنی ساتون آسمان۔ مطلب۔ سات آسمان جوتے اوپر مثل
 سات جوشنون کے ہیں آنکو بھی دعا کا تیر توڑ کر یا نکلتا ہے۔ ہمارے دعا دعا بار
 کیا تیرے ظلم کی نگاہ ہے جو زمین پکڑا نہوا ایضاً محراب ٹیپہر جو قائم جہان ہے

جیتنا کہ آبدیدہ کوئی دل جلا نہ وہ نہ پھر سات آسمان اور ایک عرض اور
ایک کرسی ملا کر تو آسمان ہیں۔ آبدیدہ صفت مرکب جسکے آٹھ بین آنسو مجرے ہوں
مرا دھمکین سے ہے۔ دل جلا صفت مرکب جسکا دل بر بان ہو غرض مصیبت زدہ
مطلب۔ آسمان کی شکل خمیدگی کے سبب سے محراب کی سی ہے جیتنا کوئی
مظلوم نہیں رہتا جب ہی تک قایم ہو ورنہ دل جلون کے رونے ہی ان نو
محرابوں یعنی نو آسمانوں کا پتہ نہ لگے گا۔ ظاہر ہے کہ جب طوفان آتا ہے سب محراب
و در دُوب جاتے ہیں ایضاً ایل بین بہا یگیا یہ ایل آسمان ملک بد سیل
سرشک ہے یہ ہو کی گھٹنا نو بد ایل بفتح اول ایک گھٹنے کا سا ٹھوان جزو اور
اسکی عربی دقیقہ اور انگریزی سنٹ ہے۔ ایل مفہم معلوم وہ عمارت جسکے اندر
پانی ہے۔ پل و پل میں تجنیں محسوس ہے (تجنیں) دو لفظوں کا تلفظ و کتابت
میں باہم مشابہ ہونا اور معنی میں باہم مختلف ہونا اسکی قسمیں بہت ہیں جیسے
(تجنیں تام) یا تجنیں مائل وہ دو الفاظ جو اسمیت و فعلیت و حرفیت اور عدد
حروف اور ہیأت حروف اور ترتیب اعراب میں باہم موافق ہوں اور معنی میں
علمدہ جیسے ع چنگ مارو تو چنگ بچتا ہے وہ لفظ چنگ سب باتوں میں یہاں
موافق ہے یعنی دونوں اسم بھی ہیں اور دونوں میں تین تین حرف بھی اور
دونوں کے حروف کی شکل بھی یکساں ہے اور اعراب میں بھی فرق نہیں مگر
معنی الگ ہیں کہ ایک چنگل اور ایک باجے کا نام ہے (تجنیں مستوفی) وہ
دو الفاظ ہر شکل حکمی اسمیت و فعلیت و حرفیت میں باہم فرق ہو جیسے ع
مار گیسو نے چکو مار لیا پہلا مار اسم اور دوسرا مار فعل ہے۔ اس تجنیں کے
اقسام بہت ہیں یہاں انکے بیان کی ضرورت نہیں (تجنیں جناس) تجنیں خطی
وہ دو الفاظ ہر شکل جنہیں سبب تبدیل نقاط یا اختلاف مرکز کے باہم فرق ہو

تجنیب

تجنیب

تجنیب

تجنیب

ع کے ذر کو مارنے سے درد اٹھا یا جیسے ع کا چھیل کا گاہ گھسار اور تھنیں
 صرف یا تھنیں ناقص وہ دو الفاظ ہر شکل جنہیں بسبب کی و زیادتی کسی حرف کے
 باہم فرق ہو بلقنای قمتش گفتم نکاس ہے بلقنای مکر گفتم کہ گاس ہے بلقنای
 و گاہ بین ایک حرف کی کمی و زیادتی سے تفاوت ہو اور شاعر نے لفظ مکر کے
 کہہ کر اس کی خبر بھی دی ہے تھنیں محسوس وہ دو الفاظ ہر شکل جنہیں بسبب اختلاف
 اعراب کے باہم تفاوت ہو جیسے ع چونک پین چونک گیا سو داگر پل و پل بین
 بھی یہی تھنیں ہو جیسا اور بیان ہو اور سیل کی ہندی ہسیا ہو سرشک کی
 اصل سرشک یعنی قطرہ اشک بحدت اف سرشک بکسر باقی رہا اسکی
 ہندی آسو ہو مطلب مصیبت زدوں کے آنسو کو کوئی اور ہوائی نہ گئے
 یہ ایسا طوفان ہے کہ آسمان سا بلند پل بھی دم بھر میں اس سے بچاے -
 آسمان کو بسبب خمیدگی یہاں پل سے تشبیہ ہو ایضاً کو سین ہیں اب
 آسے کہ جو باطن کا ہو براہ دینے آسے دعا ہیں کہ حسین دعا نہ ہو کو سین ہیں
 بجائے کوستے ہیں قدیم محاورہ - باطن سے مراد دل - دعا مکر و دھوکا دینا -
 دعا و دعا میں تھنیں جناس محرف ہو - واضح رہے کہ جب کئی تھنیں اکٹھا ہو جائیں
 تو انکو بطریق مضاف و مضاف الیہ کو مطلب - جو شخص بد طینت ہو تاہو اسے
 لوگ بُر کہتے ہیں اور جو دعا باز نہیں ہوتا اسے دعا میں دیتے ہیں اسوئے
 بُرائی نہ کرنی چاہیے جیسا آئندہ شعر میں مذکور ہے - شعر اپنے باب سے
 قطعہ بند ہو ایضاً راجت فرہ نہیں ہے بُرائی میں تو یہاں ہے سبکا بھلا ہو
 اور کیکاکر نہ ہو راجت شاعر کا تخلص اور نادی جو یعنی راجت - پہلے
 مصرع کا لفظ اتو یہاں اور دوسرے مصرع میں ملا کر پڑھو تو معنی شعر حاصل ہوئے
 اس مقام پر اچھا تشبیہ بنا ہے جو برا و معروہ پڑھنا چاہیے حرف جزایا استثنیٰ

تھنیں
 محسوس

تفسیر

نہیں کہ کوئی بالغ نہ ہو اس مصرع میں عیب تفسیر میں ہے تفسیر میں پہلے مصرع کا
آخر جزو دوسرے مصرع میں لگا کر پڑھنا یا مصرع دوم کا جزو اول پہلے مصرع
میں گرہ کرنا جیسے من و این تہ از کجا۔ لیکن یہ مور پروردہ سلیمان است یہ
یاجیس سے رکے دنیا سے دون میں کار ثواب یہ کہ تا آخرت میں ہونہ عذاب
تفسیر میں بعض متاخرین کے نزدیک داخل عیب ہے۔ مطلب۔ امر راحت عجب تو
دیکھتا ہے کہ بد آدمی کو لوگ کوستے ہیں اس واسطے کسی سے بُرائی کرنے میں کچھ
مذہ نہیں یہاں یعنی دنیا میں تو سب کا بھلا بنارہ اور کسی سے بُرائی نہ کر۔
ایضاً کبار سے جو رحمت آتی ہے باران جیسے کہ آسمان سے بد برس ہے جو
حیثہ واد غائب حال محاورہ قدیم اب یہاں پر برستی ہو پڑتے ہیں۔ باران
برسنے والا پانی۔ مطلب۔ خدا کی رحمت آسمان سے کیا خوب برستی ہو جیسے منہ
برستے ایضاً سن رحمت مثل پر تو نور ہے اترے جو زمین پر لامکان سے ہے
پر توفیق اول وسوم معنی روشنی و عکس جو اور معنی سایہ خطا ہے۔ لامکان جہاں
کچھ مکان اور کچھ بھی نہ ہو اور وہ مقام جو عرش کے اُس پار تصور کیا جاتا ہے وہاں
سوائے ذات خدا کے اور کچھ بھی نہیں۔ یہاں پہلے مصرع کے لفظ رحمت
میں محوم بیکار اضافت لگا دیتے ہیں تاکہ وزن درست ہو جائے اور یہ خطا ہے
کیونکہ اس مصرع میں زحاف خرم ہے اور اسکا وزن یہ ہے۔ مفعولن فاعلن
مفاعیل۔ اس مصرع میں منادی مقدر ہے۔ مطلب۔ امر راحت میری
بات سن کہ خدا کی رحمت لامکان سے زمین پر اترتی ہے جیسے آفتاب
و ماہتاب کے نور کا عکس زمین پر پڑتا ہے۔ اترے ہوئے محاورہ قدیم اب
اُترتی ہے کہو۔

صفحہ ۸۔ نازل ہوتی ہے رحمت حق پہ محیط کہ ختم آسمان سے نازل اترنے والی رحمت

مطلب۔ خدا کی مہربانی و فیض دنیا میں اس طرح لامکان سے اترتا ہے جیسے اوس
 آسمان سے چھٹی ہو۔ شبنم بہ ترکیب قلب۔ اس کی تری و فیض سے اُردو میں اوس
 کہتے ہیں انیض^۱ نیکون کے خمیر میں ہو رحمت بہ حیون زہ کہ جد انہیں
 کمان سے بہ خمیر گوندھی اور پھولی ہوئی ترچہر بیان مراد انسان کی آب و گل سے
 ہر چور و زل بنار ہوئی تھی زہ جانور و ن کی رگین رشیم کے ساتھ مٹ کر شل
 رس کمان پر چڑھاتے اور سوافر یعنی خیر کی دم کا تگلاف اس پر رکھا رکھتا ہے
 لگاتے ہیں اسیکو فارسی میں جلد اور ہندی میں پیرچ بولتے ہیں۔ مطلب۔
 جب طرح کمان اور چٹے کا ساتھ ہو اس طرح ازل سے رحمت نیک لوگوں کی
 آب و گل میں ہمہری ہوئی ہو یعنی مردان نیک ہمیشہ سے رحمت کرتے آئے ہیں
 شمس اپنے نابعد سے قطعہ بند ہو۔ حیون بجائے جطر قدیم محاورہ ہے۔
 انیض^۲ بس سے ہو طور اسکا خوشش ہو بہ خوشتر ہو وے جو ہوشمان
 سے بہ خوشتر اسم صفت درجہ دوم یعنی بہت اچھا۔ شہ شاہ کا مخف۔ اور
 شہمان اسکی جمع۔ مطلب۔ جو کوئی رحمت کرے خوب ہو لیکن بادشاہوں سے
 اگر رحمت ہو پڑے تو سب جان اشد بہت خوب کیونکہ وقت عدل گناہگاروں کے
 انکا اکثر سنا رہتا ہے۔ وے لیکن کا مخف اور واداس میں زاید ہو فارسیوں کے
 لیکن میں بھی داوڑ اٹل لگایا ہو سہی و لیکن خداوند بالا و پست بہ
 بعضیان در زرق بر کس نہایت بہ انیض^۳ جیسے رکھتا ہے چشم رحمت بہ
 تو خالق ارض و آسمان سے بہ چشم بہان یعنی امید ہو۔ خالق پید
 کرنے والا۔ خالق ارض و آسمان خدا سے غرض ہو۔ ارض زمین یہ شمس
 اپنے نابعد سے قطعہ بند ہو۔ مطلب۔ جس طرح رحمت کی امید تو خدا سے
 رکھتا ہے اس طرح تو کیا کر جو آئندہ شعر میں ہو انیض^۴ ہر گز رحمت رکھ دینا ہو کہ

کو بھی ہر پرونا تو ان سے درین کبہرین لغوی معنی اسکے افسوس اور مصطلح بین
 بجائے نامل و نخل کے مشعل ہو اردو بین اس محل پر اکثر لفظ غریزہ ہیں اور
 کبھی پیارا۔ پرونا تو ان سے مراد غریب غریبا۔ مطلب۔ جس طرح خدا تجھے اپنی
 رحمت میں درین نہیں کرتا اس طرح تو بھی غریبوں پر ترس کھانے میں نامل
 لکھ ایضاً رحمن و رحیم ہر صفت یہ بحق کی۔ سن رنور می نوبان سے
 رحمن و رحیم بڑا سختی والا یہ خدا کے اسماء صفاتی ہیں (اسم ذات و
 اسم صفات) خدا کے نام دو قسم کے ہیں ایک اسم ذات وہ کہ بلا وجہ
 و معنی بطریق معرفہ خدا کا نام ہو جیسے اَللّٰہُ دوسرے اسم صفات وہ کہ کسی
 صفت کے باعث خدا کا نام مقرر ہو جیسے ذب بنیب پرورش بندگان اسم خدا
 شہر اسماء صفاتی دو اسموں سے بھی مرکب ہوتے ہیں جیسے غفور الرحیم اور
 بطریق اضافت بھی جیسے فائق الاصابح یعنی صبح کا سپیدہ پیدا کرنے والا۔
 دوسرے مصرع کا لفظ حق کی پہلے مصرع میں ملے تو معنی حاصل ہوں یہ
 نصین جو جان صدر صفہ ہذا کو دیکھو یہ شر اپنے مابعد سے قطع بند ہو۔ مطلب۔
 تجھے سن کہ رحمن و رحیم خدا کی صفتیں ہیں پس جو اسکو بریکادہ ایسا بنجائیگا
 جیسا شر آئندہ میں ہو ایضاً پس ہو یہ وصف جس کسی میں ہو بڑھکر ہو تمام
 افس و جان سے بڑھکر بجائے بہتر محاورے میں مستعمل ہو۔ انس کبر اول
 انسان۔ جان جنات۔ مطلب نصین اوپر معلوم ہوا کہ خدا کی صفت رحمت
 بھی ہو پس اگر کوئی آدمی بھی رحمت کرے تو گویا ایمان خدا کی صفت پیدا ہوئی
 اور جب خدا کی صفت ایمان آئی تو وہ بلا شک سب سے بہتر ہوگا۔
 ایضاً انسان ہی نہیں ہو جو نہ ڈھانکے نہ نور کی آنکھ عاصیان سے
 تغیر نہزدینا۔ آنکھ ڈھانکنا کسٹال باہر اب آنکھ جانا بولتے ہیں اسکی فارسی

اسم ذات و
 اسم صفات

کمال باور
 معنی آنکھ
 سنو جو جان
 سولی لفظ خدا
 منت اور خدا
 اور عاصیان
 کے خلاف ہونا
 لغت

حقیقی

چشم پوشی ہو۔ عامی سنگدلی و گناہگار۔ یہ شعر اپنے مابعد سے متعلق ہو۔ مطلب۔
 جو شخص گناہگار و ن کی سزا دہی سے چشم پوشی نہ کرے وہ ہرگز انسان نہیں
 بلکہ جانور و موذی ہو کیونکہ گناہ سے بچنا بہت مشکل ہو جیسا آئندہ شعر میں ہو۔
ایضاً ہو کون ایسا جو صاف نکلے بہ وقت انصاف امتحان سے ہو مطلب۔
 اگر تو تفریب میں چشم پوشی نہ کر گیا تو بڑی مشکل ہو کیونکہ ایسا کوئی آدمی دنیا میں
 کم ہو کہ اگر امتحان بھی اُس کے حق میں انصاف کر و تو وہ امتحان میں پورا اترے
 اور گناہگار نہ ٹھہرے پس چشم پوشی ضرور ہو **ایضاً** رحمت بامید رحمت حق
 خصمت ہوتا ہو اس جہان سے بہ جہان سے رخصت ہونا مرنا۔ رحمت شاعر کا
 تخلص۔ مطلب۔ رحمت خدا کی رحمت کی امید پر اب بے کھٹکے مرنے کیونکہ اوپر
 بیان ہو چکا کہ خدا رحمن و رحیم ہو۔ اور خدا خود بھی فرماتا ہو کہ لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
 اللّٰهِ اسکا ترجمہ بیان صنفہ م۔ میں ہو **ایضاً** ایک نے پوچھا کہ سے بڑا
 دوست جانی کو ہیں تیرے سچ بتا بہ ایک کے بعد لفظ شخص مقدر ہو۔ بر ملا
 مرکب۔ ملا بہرنا خلا اسکی ضد ہو مراد محفل عام سے ہو بر ملا اصطلاحاً ظاہر کو
 کہتے ہیں آرو و میں اس محل پر گنڈا کھلی اور عوام کھلم کھلی بولتے ہیں جانی میں
 یا سے نسبتی ہو اسکی ہندی پیارا۔ دوست بہتہ اور جانی اسکی خبر اور بہین
 حرف ربط ہو اسلئے دوست میں انصاف کی ضرورت نہیں۔ کہ بالفتح صفت
 عدویہ۔ مطلب۔ ایک شخص نے کسی آدمی سے برسر محفل پوچھا کہ تیرے
 دلی دوست کتنے ہیں مجھے سچ بتا دے **ایضاً** بولا وہ اشو فراغت
 مجھے بہ سب مہمانانہ نہمت ہو مجھے بہ فراغت کسی کام سے چھٹکارا پانا اور
 اصطلاح میں فراغ دوستی و امارت کو کہتے ہیں۔ ہتیا آمادہ و موجود۔ نماز مسنون
 کسے پر وائی اور مہنی فخر و عزت معنی دوم سے بیان فرض ہو نعمت مال پر

دوستوں سے وفایت ہونا مطلب۔ اُسے جواب دیا کہ آج کل تو چین سے گذرتی ہو اور
 غرت سے بسر ہوتی ہو کچر مال و متاع بھی جمع ہو کسی بات کی کمی نہیں سب اہل نوع
 موجود ہیں **ایضاً** پوچھ یہ مست کون تیرا دوست ہو بہ آج تو دشمن بھی مہربان
 دوست ہو بہ آج سچا سے آج کل ہو۔ مطلب۔ پھر اُسے کہا کہ تم میرے دوستوں کو
 مجھے نہ پوچھو جو ظاہر و باطن کے دشمن تھے وہ سب مجھے امیر دیکھ کر ظاہر ہی
 دوست بنے ہیں **ایضاً** جب خدا ناکردہ تنگی آریگی بہ بات یہ بتامنا
 ہو جائیگی بہ خدا ناکردہ یہ کلمہ اُس مقام پر بولتے ہیں جبکہ کسی امر بد سے پناہ
 مانگنا ہوتا ہو اردو میں اس مقام پر خدا ناکرے یا خدا نخواستہ بولتے ہیں تنگی سے
 مراد تنگ دستی یعنی مفلسی۔ مطلب۔ جو وقت کہ مفلسی پہلی آسوقت ابدتہ کمال جائیگا
 کہ کون دوست تھا اور کون دشمن **ایضاً** کون پر اپنے دوست ہو جاتے ہیں
 سب بہ جو کہے تو وہ بچا لاتے ہیں سب بہ کون کی فارسی خود غرضی ہو۔
 مطلب۔ دیکھ خود غرضی کے وقت سب دشمن و دوست دوست بن جاتے ہیں
 پھر اگر تو غلامی بھی کر ائے تو فوراً بچا لالین اور کچھ عذر نہ کریں **ایضاً** خود غرض
 جو دوست ہو وہ جو عدو بہ بولیومت دوستی پر اُسکے تو بہ خود غرض اہم صفت
 مرکب جو اپنی مطلب برآری سب سے مقدم جانے۔ اُسکی ہندی گماتیا ہو۔
 مطلب۔ جو شخص گماتیا ہو وہ دوست نہیں بلکہ دشمن ہو ہرگز تو اُسکی
 دوستی پر بھروسہ نہ کر۔ کسی پر بھروسہ کرنے کو اُسپر ہونا بولتے ہیں۔
ایضاً وہ نہیں ہو جی سے تیرا آشنا بہ وہ تو جو اپنی غرض کا آشنا آشنا
 تیرا کہ اور جس سے جان پہچان ہو مراد دوست سے ہو۔ مطلب۔ جو گماتیا ہو وہ
 تیرا ہرگز ولی دوست نہیں ہو بلکہ وہ اپنے مطلب کا دوست ہو جب غرض
 نریگی پھر تیرے پاس نہ پشاک جائیگا **ایضاً** جب تلک تیری غرض

اُس سے ہر بار، تب تک تو ہر وہ تجھ پر سے نثار ہے۔ اس شخص میں ظاہر اوجہ
 تبدل شعائر کے بلا شک غلطی ہو اگر ماقبل کے اشعار میں غور کیا جائے تو مولف کا
 اعتراض سمجھ میں آئے گا ہر ایون چاہیے تھا کہ جب تک اس کی غرض تھی ہر
 بار، تب تک، تو ہر وہ تجھ پر سے نثار، نثار بالضم زرو گوہر تصدیق کرنا مگر
 کیلئے میر پر اور، مطلقہ کسی آدمی کا کسی آدمی پر نثار ہونا پیارا اور خوشامد کے
 عمل پر ہوتے ہیں۔ مطلب۔ بینک اُس گھاسے کی غرض اور شخص تھی اگلی ہو
 تب ہی تک تو اُس کا یا اس کی زبان سے کوئی لہجہ اور وہ تیری خوشامد کرے گا اور جب
 اس کی غرض ہو، بالنگی پر تھے نہ پوچھے گا۔

صفحہ ۹۔ چار چیزوں کو نہ توڑا جانیو، عرض یہ میری ہو سکوا جانیو، اسے توڑا
 نہ جانیو، اصلاح (جہاں کہی تعریف بدت کرنی بدی ہو) بولتے ہیں خواہ وہ اتنی خواہ
 از روئے سخن۔ مانیو، یا تو قہم تارہ اب ماننا جانا بولتے ہیں مطلب۔ یہ کنا میر
 مانو کہ چار چیزیں بہت بُری ہوتی ہیں جکا ذکر آئندہ اشعار میں ہو ایضاً
 ایک توڑیو بہت سنا آگ سے، خوف کیجو اسکی اندک لاگ سے، ڈر کے جو من
 اب ڈرنا متعل ہو کیجو غلط در غلط اب کرنا بولتے ہیں۔ لاگ لگنا کا حاصل مصدرا
 اردو میں بجاسے دھیمی و فہم کے جیسے بمانتی کی لاگ اور بجاسے تعلق کے
 متعل ہو یہاں معنی اخیر سے مراد ہو مطلب۔ پہلے اُن چاروں میں سے آگ ہو
 اسے توڑے لگاؤ سے بھی خوف کر دے کہ جہاں لگی پھر نہیں رکتی ایضاً
 کیونکہ اک دم میں یہ کا فر ناگمان ہو، چونکہ دینی ہو کہان سے ناگمان ہو، کا فر
 دین حق کا چھپانے والا اور مجازاً بجاسے کجخت و بد چیز کے بھی استعمال کرتے ہیں
 یہاں معنی آخر ہو۔ کہان سے ناگمان فاصلہ بعید کے محل پر آتا ہو۔ مطلب۔
 آگ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ کجخت ذرا دیر میں اس کنارے سے اُس کنارے تک

تھا کہ سپاہ کر دیتی ہے ایضاً دوسرے دیکھ یعنی ہر چند کم ہو دور دل سے کچھ چھوٹا
 دھم ہو دیکھ مصیبت و بیماری یہاں بعضی دوم مطلب ۔ دوسری چیز ان چاروں میں سے
 بیماری ہے جو خداوند اگر وہ بیماری کم ہی تھا ہو تو جو بولے نہ رہنا کیونکہ وہ بات کرتی ہے
 جو شعر آئندہ میں ہے ایضاً کم ہو گونا گوار پر اصلاً کہیں نہ اسکا پڑھتے ویر
 کچھ لگتی نہیں نہ از بیماری مطلب ۔ بیماری سے فاضل نہ رہنا کیونکہ اگر نہ بیماری
 کم ہی ہو مگر اسکے بڑھنے میں کچھ دیر ہرگز نہیں لگتی جیسٹ پٹ کچھ سے کچھ برعکس ہے
 ایضاً تیسرے پر خوف کرنا قرض سے نہ جانیں اسکو زیادہ فرض سے نہ
 جانیں کہے عوض اب جانتا رہتے ہیں ۔ فرض وقت ۔ قرار کرنا اور وہ
 حکم خدا کے کرنے میں گناہ ہو اسکو واجب بھی کہتے ہیں یہاں بعضی دوم
 مطلب ۔ تیسری نصیحت یہ ہے کہ اُدھار لینا بہت بُرا ہے اس سے دور رہو
 اور اسکا خوف نماز و روزہ کے برابر سمجھو ایضاً ایک دوسری فرض
 ہو یا لاکھ ہو نہ دہر میں فرض کی کب سا کھ ہو نہ دوسری سے بیان
 تھوڑا اور لاکھ روپے سے فرض بہت ۔ دہر زمانہ مقصد فرض وہ شخص
 جس پر یہ قرض آتا ہو اسکو قرضدار بھی کہتے ہیں اور جسے قرض دیا ہو
 اسے قرض خواہ کہنا چاہیے عوام قرضدار و قرض خواہ ہیں فرق نہیں کرتے ہیں
 یہ غلطی ہے ۔ سہاگو کی عربی اعتماد و اعتبار ہے ۔ مطلب ۔ خواہ تھوڑا قرض ہو
 خواہ بہت قرضدار آدمی کی بات ہلکی رہتی ہے ایضاً چوتھے عاجز
 ہووے گواپناعد وہ ہو جو ایمین نہ اُس سے ایک موہہ عاجز ناؤان و کمزور ۔
 ہو جو کے عوض ہونا چاہیے ۔ عد و فتح عین دشمن ۔ ایمین جو خوف و ڈر ایک ہو
 یعنی بال بھر اُس سے مراد دوسرا ۔ مطلب ۔ چوتھی نصیحت یہ سن کہ اگرچہ
 تیرا دشمن تجھے کسی بات میں کمزور بھی ہو جب بھی خبردار اُس سے

ذرا اندر نہ جانا اور پہلے ہوشیار رہنا **ایضاً** جی میں اسکو جانوسب سے کڑا
 سمجھو سب پہلوانوں سے بڑا۔ جی میں جان سیکن یہاں یعنی دل۔ سمجھو کہ سیم کو
 یہاں شاعر نے غلطی سے ساکن نظم کیا سمجھو ہر وزن قسم لو چاہیے اور پھر یہ بھی
 محاورہ قدیم اب بھٹا ہوتے ہیں۔ مطلب۔ جسے دار دشمن اگر چہ کمزور ہو لیکن
 اسے نہایت سخت اور دینا کے پہلوانوں سے زیادہ قور اور سمجھنا۔
ایضاً ایک وید سے اپنے ہوا گاہ تو بہ چل نہ اندھون کی طرح سے راہ تو بہ
 آگاہ خبر دار۔ مطلب۔ دیکھ میں نے یہ چار بڑی چیزیں بیان کر دیں اب سبھے
 لازم ہے کہ تو آپ اپنی بڑائی جلائی سے ہنسیا رہو اور دیکھ بھال کر کام کر کیا
 تو اندھا ہو کہ اپنی مضر چیز نہ دیکھ کے **ایضاً** ایک نے اک روز بہرے سے
 کہا کہ بہرے بہرے رہو رہا یہ مرا بہ رہو رہا یہ۔ ہمسایہ پڑوسی۔ ظاہر کہنے والا
 اور بیمار اور بہرے قریب قریب رہتے تھے۔ مطلب۔ ایک شخص نے ایک بہرے کو
 سمجھا پا کہ میرا اور تیرا پڑوسی بہت بیمار ہے تجھے وہ کرنا چاہیے جو آئندہ شمر میں ہو۔
ایضاً ۱۲۔ تجھ کو بھی بیمار پڑوسی ہو ضرور۔ بات و رفتہ یہ مروت سے ہو دور رہو۔
 بیمار پڑوسی مخرج بیمار کی پریشانی کہ نام مروت حرف اول و دوم پر ضمیمہ آدمیت و اخلاق
 کرنا یہ لفظ مروت سے بنا ہے جسکے معنی مروت ہے۔ مطلب۔ اسی بہرے تو بھی جا کر اسکی
 مخرج پر سی کر اور اگر نہ جائیگا تو خلاف آدمیت ہو۔ دور محاورے میں بجائے
 خلاف استعمال ہو **ایضاً** ۱۳۔ دل میں بہرے نے کہا میں ہوں اصم۔ اسکی
 میں تقریر کو سمجھو نگا کہ۔ دل میں کہنا کسی بات کا سوچنا۔ اصم جو کسی آواز
 نہ سن سکے ہندی بہرا۔ تقریر بات چیت۔ مطلب۔ بہرا یا باتیں سمجھ کر سوچا کہ
 میں تو کچھ سن نہیں سکتا بیمار کی باتیں اکثر نہ سمجھ سکونگا **ایضاً** ۱۴۔ خاص کر کہ
 وہ ہو رہو نہ خف نہ صورت اسکی اور بھی ہوگی ضعیف۔ رہو رہو مرکب ہو

رنج اور دوسرے در علامت معنی خداوندی ہے مخمور اور منور کہیں اس واسطے کہ
 اور اس کے مقابل کو غصہ بھی دیتے ہیں جیسے رنجور صاحب رنج فرد و صاحب غم فرد
 رنجور صاحب رنج یعنی خزاہنی خفیت لاشعروں ناتوان بصورت نہان یعنی
 نہا ہر خفیت ناماقف مجازاً امر و بیز بہان معنی اول مقصود ہیں۔ مطلب مخصوص
 فی الحال بین اسکی باتیں نہ سمجھو گا وہ بیمار و ناماقف ہر نہایت کمزور ہو گیا ہوگا
 آواز بھی کم آفت۔ دلی پتا کر ہوں نہ سکتا ہوگا پھر بین کیونکر سمجھو گا ایضاً
 ایک جانا ہو عبادت کو بجا رہتا رہے باقی نہ شکوہ اور گلاہ شکوہ لفتح اول آخر بین
 الف مقصود یعنی الف بشکل یا سے تختانی شکوہ و گلہ مراد ہر مراد و مشرقت
 وہ وہ یا زیادہ لغت ہوا یک ہی معنی کے واسطے مستعمل ہوئے شہد و گہیں مگر ہر
 دیان ایک ہی جو۔ مطلب۔ اگرچہ بین اسکی آواز نہ سنوں لیکن مزاج پر سی کو جانا
 سبب ہوتا کہ وہ صحت پاکر پھر گلہ کرے یہ شعر بھی بہت کا خیالی قول ہے ایضاً
 بات کامیری جو کچھ دیکھا جواب۔ بین قیاس اسکا کہ وہ گلابے صوب۔ قیاس
 بکسر اول زمین سے دو چیزوں کو ایک تعریف میں برابر کرنا اصطلاحاً بات تو نا اور
 زمین میں کوئی امر شائنا۔ صواب بعد از معنی بہتر و خوب ہو ثواب شائے شلشہ
 معنی خراب نیک جسکی ہندی پٹن ہو۔ بے صواب بہان معنی خراہ یعنی بغیر نیکی و کمال
 سوچے ہوئے خراہ سچ لو گلابے صواب کے بعد لفظ خفا مقدر ہو۔ مطلب۔ وہ بیمار
 جو میری بات کا جواب نہ دیکھا میں برا بھلا اسکا مطلب اپنے ذہن میں کچھ نہ کہہ جا ہی
 لو گا کہ شاید یہ کہہ رہا ہو۔
 صفحہ ۱۳۔ جب کہ لو گا اسکا کہ کیونکر فراج۔ وہ کیگا کجگو بہت خفیت آج۔
 فراج از بونہ صراحتاً باجملا پ اور اصطلاحاً بمعنی طبیعت۔ خفیت ہلکا ہونا پنا
 تھوڑی تھوڑی صحت سے مراد ہو۔ مطلب۔ پھر اسوچا کہ جب بین اس بیمار کے

مرد

۱۳

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وہی بہرہ یہ شعر شاعر کا مقولہ ہو مطلب۔ ایسے سوال و جواب جو اوپر بیان ہوئے۔
 بہر اپنے دل میں سوچ کر اُس بیمار کے پاس آیا ایضاً بہر سے رنجیدہ چکر بھارتھا
 دل میں باتوں سے تھا اُس کے کچھ گلاہ رنجیدہ تھا و ناراض۔ مطلب۔ سوسائیات
 بیمار قبل از قبل بہر سے کچھ ناراض تھا اس کو فی ایسی بات کی تھی جس کی باعث
 بیمار گھر گزار تھا ایضاً اُس کے بیٹھا پاس مانوس کے وہ کرہ ہا تھر سے دیکھا
 سب اُس کا روعے و سر بہ ماندہ اور بیمار اور تھکا ہوا آدمی یہاں یعنی اول۔ کہ بہر
 ہا تھر روعے و سر پر پیر تپ پہچاننے کی علامت ہو۔ مطلب۔ جب بیمار کے پاس
 وہ بہر آئے بیٹھا تو ہا تھر سے اُس کا چہرہ اور ساتھ ساتھ لگا کہیں بخار تو نہیں۔
 ایضاً پوچھا اُس سے کس طرح سے ہو مرض؟ یون کہمار بخورنے مرنے لگا ہوں
 آج بہ مطلب۔ بہر نے بیمار سے پوچھا کہ اب مرض شریف کیسا ہو بولا ہوا ہے
 مرنے لگا ہوں ایضاً اُس کو شک ہو کہ اُس بہر سے اب ہو گیا بخور دل میں پڑ
 حق خدا۔ پر غضب غصہ و مطلب۔ بہر اچھا شاید بیمار یہ کہتا ہو کہ مجھے آج متحیف ہو
 یہ سوچ کر کہنے لگا کہ خدا کا شکر بیمار یہ بات سن کر آگ بولا ہو گیا ایضاً
 شکر سے دشمن کیا اُس کو خیال ہو وہ قیاس اُس کا ہوا جی کا وہاں ہو وہاں سختی و
 گرانی۔ مطلب۔ جب بیمار نے نہا کہ میری بیماری پر یہ شکر خدا اکتا ہو تو سمجھا
 کہ بیشک یہ میرا دشمن چاہی ہو اب بیان بہر سے صاحب جو بات دل میں تھا کہ
 ہٹے تھے وہ اُنکی جان کی چنناں ہو گئی اور آفت گئی ایضاً پوچھا
 کھانے کو کہا اُس نے کہ نہ ہر روز خوش باو اُس نے کہا از روعے ہر روز خوش باو یہ دعا
 کہہ ہو اُس مقام پر بولتے ہیں کہ خدا انکو یہ کسانا جلد ہضم کرے۔ خوش
 یعنی شہد اور گوار اور شیرین۔ ہا کی اصل ہو وصیفہ واحد غائب مضارع مہین
 اے دعا یہ بڑھا کر ہو اویا یہ جوت و او متحیف ہو کر باور ہا اُس کے سنی

۱۔ (یہ جواب ہے) نوش باد کے لفظی معنی گواہی دینا ہے۔ از روئے ہر معنی از روئے حاجت یہ مطلب
 یہاں تھا تو مذہبی گویا تھا جب بہرے نہ ہو چکا کہ غذا کیسا ہی پیار سے بھیجا یا کہ کس آگ
 زہر کھا تا بہن بہرا سمجھا کہ ہونک کی دوا بنانا تو کشت لگانا تو فائدہ ہر روز ہر کسے
 قافیوں میں عیب ہوتا ہے۔ اسناد و تلمذ و ترقی ان تمام طبیب کے پیچھے و معرفت اب اسے داتا
 اور وہ بیانی سا کہ جیسے بند و قند یا ضرب و حرب وغیرہ اگر ایسے انصاف کے حروف
 اول کی حرکات میں باہم اختلاف ہو جیسے تند و سدا یا زخم و تخم یا زہر و مہر
 تو اس اختلاف کا نام اسناد ہے اور یہ اصلاً جائز نہیں ایضاً اس کے یہ وہ اور
 پیچیدہ ہوا ہے مثلاً کو پھر اس سے ہر اس کو کھانا بہرے نہ ناراض۔ مطلب۔
 جب ہرے سے نوش باد و سنا تو بیمار زیادہ تر گڑھ گیا اور کھانا نہ اٹھایا
 طرف سے چیر لیا کہ جائز ہی صورت دیکھنے کے قابل نہیں ایضاً پوچھا
 اس سے کہن کرتا ہو علاج ہے تو بہت اصلاح پر تیرا علاج ہے علاج دوا
 کرنا۔ اصلاح بہتری و درستی۔ مطلب۔ پھر بہرے نے پوچھا کہ اسی بیمار پر
 علاج کون بلایا کرتا ہو میں دیکھتا ہوں کہ ماشاء اللہ طبیعت بہت رو بہ راہ ہے اور
 صحت ہو چکی ہے ایضاً یوں کہا اسے کہ غرائل ہے بہرے بولا ہے وہ
 بس فرخندہ پر ہے غرائل ملک الموت۔ میں نہایت فرخندہ بیمار۔
 پر قدم۔ فرخندہ پر۔ وہ شخص جس کے آنے سے کچھ بہتری نہ ہو وہ ہرادی معنی اس کے
 صاحب برکت و بختا اور مطلب۔ بیمار نے کھانا ہو کہ کہا کہ ملک الموت میرا
 علاج کرتا ہے بہرا سمجھا کہ طبیب کا نام بتلا تا ہو بولا سبحان اللہ وہ تو بڑا بختا ہے
 ایضاً میں اس کے پاس سے آتا ہوں یا رہے کہد یا ہے اسکو تا ہو گسار
 غمگسار غم کھانے والا یعنی شہ یک رنج و مصیبت۔ مطلب۔ بہرا بولا
 کہ میں اسی حکیم کے پاس سے چلا آتا ہوں اور سہی کر آیا ہوں کہ جی لگا کر تیری

دوا کرے ایضاً اسکے وہ باتیں ہوا رنجیدہ ترزدہ بہرہ وان سے اُسکے
 آیا اپنے گھر پر رنجیدہ تربت ناراض - مطلب - بیمار اُس بہرے کی وہ سب
 باتیں سنکر کمال ناراض ہوا اور بہرہ خوشی خوشی گھر آیا ایضاً اسکے
 بہرے نے کہا شکر خدا ہے میں عیادت یار کی لایا بجا ہے بجا لانا کسی کام کو
 پور کرنا - مطلب - بہرہ اپنے گھر میں آکر سوچتا ہے کہ الحمد للہ میں اُسکی بیمار پر
 بخوبی کراؤں -

صفحہ ۱۱ - تما گھری سے اسکے اٹنا وہ گمان ہے سو وہ سمجھا تھا سرسودہ زیان ہے
 گھر کے بعد اسی م حوت تنہا میں سے شاعر نے اسے موقوفہ نکال ڈالی یہ
 غلط ہو گمان خیال و شک - سرسودہ بالکل - سو فائدہ - زیان نقصان - مطلب
 جب بہرہ گھر سے چلا تھا جب ہی اسکو یہ خیال تھا کہ یہ باتیں پوچھو لگا اور
 وہ ایسے ایسے جواب دیگا لیکن اب اسکے برخلاف ہوا بہرے کا سب گمان
 اٹنا ہو گیا گویا وہ نقصان کو اپنا فائدہ سمجھے ہوئے تھا ایضاً دل میں پھر
 بیمار نے اپنے کہا ہے میں یہ جانوں ہوں وہ چرکان جفا ہے جانوں ہوں نکال
 باہر اب جانتا ہوں بولتے ہیں - کان وہ زمین کا گڑھا جان سے کوئی دھات
 اُسکی ہندی کھان ہو - کان جفا ستارہ وہ شخص جو بکثرت غم کرے - مطلب
 بیمار اپنے دل میں سوچا کہ میں اُس بہرے کو خوب پہچانتا ہوں وہ کمبخت نہایت بجا
 غلام ہوا ایضاً جوش آیا دل میں پھر بجا کہ ہے تا یا اگر سخت و سست
 اُسکو کہے ہے جوش اوبال یہاں مراد ہی معنی غصہ سخت و سست کہنا جگر کیساں
 دینا - مطلب - پھر بیمار تاؤ دین آیا کہ بہرے کو یا اگر خوب ڈاؤن اٹھائے
 جس طرح کھاوے کوئی گڑاؤں بد ہے ہوئے غشیاں ہر دم اور زہدہ آتش کھانے کی
 اچلی و رقیق چیز جیسے ہریہ اور شوربا و آتش جو وغیرہ - غشیاں آپ ہی آپ طبیعت کا

مثلاً نائنگی نام سے مشہور برجی فتح چارہیہ یہاں غلطی سے اُسے ساکن کر دیا۔ روہندی
 قصباتی اور گنوار اچھار اور عربی دین تو اور شہر دین اصطلاحاً زمین دیکھنا بولتے ہیں
 یہ مطلب جس طرح بدفرہ کھانے سے طبیعت متلائی ہو اور استفراغ ہوتا ہو اس طرح
 اُس بہرے کی باتیں گو یا بچاے آتش بدفرہ تمہیں جیسے بیمار کا غصہ تو کبھی مشکل
 ملنے لگا۔ یہاں سخن اصم آتش بد اور چوش بیمار کو تو سے تشبیہ ہو ایضاً
 بند کر غصے کو اپنے اسی جوان بد تا محض بین اس کے ہوشیرین دمان بد شیرین دمان
 محبت آمیز باتیں کرنے والا۔ جوان سے غرض یہاں ہر مخاطب۔ یہ شعر مقبولہ
 شاعر ہو۔ مطلب۔ اسی مخاطب اپنا غصہ موقوف کر تا کہ اُس کے بدلے میں تو خلقِ کرم
 باتیں کرنے لگے ایضاً اسی مرے فرزند و لبند و سعید بد حق تجھے دے عمر
 اور دولت فرید بد فرزند اولاد خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی۔ و لبند دل کا لکڑا اور ادی
 معنی پیار۔ اسی سعید نکوخت فرید زیادہ۔ مطلب۔ اسی میرے فرزند نکوخت دل و نکوخت
 خدائیری عمر و دولت کو بڑھائے تو وہ کہ جو شعر آئندہ دین ہو ایضاً علم کی تحصیل
 پر کر دل رجوع نہ پہلے کہ آداب کا نسخہ شروع نہ آداب ادب کی جمع ہر چیز نگاہ گھٹنا
 اور یعنی دانش یہاں یہی معنی ہیں اور علم ادب چند علموں کو کہتے ہیں جیسے صرف و نحو
 و معانی و بیان و بدیع۔ آداب کا نسخہ علم ادب کی کتاب سے مراد نہیں بلکہ سائنس
 ہر یعنی ادب بلکہ۔ مطلب۔ اسی فرزند علم سیکھنے پر توجہ کر اور سب سے مقدم
 با ادب بن ایضاً اُس کے پڑھ تو علم صرف و نحو نہ لے سبق جتنا نہ کر تو لکھ
 محو نہ صرف خراب کرنا اور ایک علم کا نام جمین کلیہ کے اقسام کی بحث کیجاتی ہے یہاں
 اسی سے غرض ہے۔ نحو یعنی طرف بد راہ و مانند او۔ ایک علم کا نام جمین ترکیب کلام کی
 کیجایے یہاں اسی معنی پر ہے۔ محو کسی چیز کا مٹانا اور بھولنا۔ مطلب۔ جب آداب
 سیکھ چک تو صرف و نحو کا علم پڑھ اور اپنا سبق نہ بھول ایضاً اچھو غفلت

وقت بازی کا نہیں ہے پھر نہ پائیگا تو وقت ایسا کہیں ہے بازی کھیل کر دے مطلب
 اسے فرزند پوشیار ہو کھیل کر دے موقوف کر کیونکہ پھر بچپن کی عمر پٹ کر نہ پائیگی۔
 ایضاً اگر بزرگی سیکھ کر تو اپنا نام ہے میری فرزند کی نہ کچھ ایسی کام ہے بزرگی
 عزت کی باتیں۔ نام کرنا مشہور ہو نا مطلب۔ خود علوم و فنون سیکھ کر مشہور ہو جا
 کر خوب حائے کہ میرا پ عالم ہو اور بس اتنی بات میرے واسطے کافی ہو اسے فرزند
 اس بات سے تیرا کچھ مطلب نہ نکالے گا ایضاً جاہلون سے تو لاگ رہا ہے پھر
 گوتے ہیں جنس ہون اور بچہ جاہل نادان اور کانٹا پڑھ بند سی مورکھ۔ پھر فرزند زینہ
 ہجنس ایک صفت کے دشمن ہیں بچہ نہ واقف مطلب۔ جاہل لوگوں کی صحبت
 نہ اختیار کر اگرچہ وہ بھی بچے ہوں تو ان کے ساتھ نہ کھیل ایضاً ہوا انسان
 آئے جب تیرا بڑا بھل بامست اٹکے آگے رہ پڑا جو سان بھل۔ باحرف بے
 مطلب۔ الف کی طرح سپردھا کھڑا ہو کر بزرگوں کو تعظیم دے اور بے کے
 بھل پانوں پھیلانے آگے آگے پڑا رہ کہ یہ نہایت بڑا ادبی ہو جب الف لکھو اور
 اسکے آگے یہ نو ایسی شکل جاتی ہو جیسے ایک آدمی کھڑا ہو اور ایک اسکے سامنے
 پڑا ہوا ایضاً باب ہو یا مان ہو یا ہو حال و عم نہ کہ ادب سے سیکھے آگے
 پشت خم نہ حال اپنی والدہ کا بھائی یعنی مامون۔ عم اپنے باپ کا بھائی یعنی
 چچا پشت پٹھہ۔ خم ٹیڑھا۔ پشت خم کرنا ادب سے سلام کرنے کی علامت مطلب۔
 یا بیسے مان ہو یا باب ہو یا مامون یا چچا کوئی ہو سبکو جیک کر یا م کر ایضاً
 گھر میں جب جاوے تو ریکھتی نگہ نہ نیک بختوں کی یہی ہو رسم و رہ پینچی نگاہ
 رکھنا ادب اور شرم کی نشانی۔ رسم و رہ قاعدہ و دستور مطلب۔ چہرہ تو
 گھر میں جایا کر تو سر جھکائے رکھ کر خدا معلوم کون کس حال میں ہو اور نیک بخت
 آدمیوں کا یہی طریقہ ہے ایضاً سر جھکا کر شرم سے چل بھل وال ہے صادقان

آنکھ اپنی پشت پر پاؤں بدخرفت صدار کے سرے کی غیبیہ آنکھ سے ہو اور حوت وال کی
 شکل سر جھکانے ہوئے آدمی سے ملتی ہو۔ وال و ڈال میں تجنیس خیاس پر شعور صنفہ۔
 دیکھو مطلب جیسے وال اپنا سر جھکائے رہتا ہو تو بھی جو نہیں بچے دیکھا کر او جیسے
 صا و کا سرا اپنے دائرے کی آخری نوک کے سامنے ہو تو بھی یوں اپنی آنکھ کی نگاہ
 پائون کی انگلیوں پر رکھ مینی دہنے بائیں کسی طرف نہ دیکھ۔ یہ دونوں امر نیک بختی
 کی علامتیں ہیں ایضاً اور تبسم ہین و زنت اپنے دکھا ہونہ ہرگز زمین سا
 دندان نما تبسم وہ مسکراہٹ جہاں دزنت نہ کلین۔ دندان نما دزنت دکھانے والا
 خندہ دندان نما وہ نہیں جہاں دزنت کل آئین۔ مطلب تبسم تک مضائقہ نہیں لیکن
 سین کے دندانوں کی مثال ہر بات میں دزنت نہ کمال کہ اسی ہی بقیہ رہتی ہو
 ایضاً اور نہ رکھ فکر جہاں سے دل و ونیم بد بندست رکھ دل کا غنچہ مثل بیہ بد
 و ونیم دو ٹوکے دل و ونیم رکھنا کمال نگین ہونے سے مراد غنچہ کلی مطلب۔ دنیا کی
 فکر ہر قدر بھی نہ کر کہ ہمیشہ اُسے کچھ غمگین رہے اور جیسے سیم کا سرا بند کلی کی صورت
 اس طرح تو اپنی دل کی کلی بند نہ کر اور ہمیشہ خوش خرم بننا رہے ایضاً فکر دنیا
 غیر تاریش گاؤں ہونہ دینا کو جتنی سے لگاؤ ہو دنیا قریب دینے والی خیر مراد
 اس جہاں سے ہو کہ ذرا فی انباش لیکن ثلث کی تحقیق میں دلو و تموم یعنی کمتر و برتر
 پس دلو سے لفظ دینا بنا اور تموم سے سما ان حسابوں دینا وہ اشیاء جو آسمان اول کے
 نیچے ہیں جتنی نیچے رہ جانے والی خیر مراد آخرت سے ہو۔ مطلب۔ تو فکر دنیوی
 میں محق نہیں ورنہ قیری عاقبت بخیر نہوگی کیونکہ دنیا سے جتنی کو کچھ نسبت نہیں
 ایک ساتھ دونوں کیونکہ حاصل ہوں۔ یہ شعور مولوی روم کا سر قہ ہے ہم خدا
 خواہی وہم دنیا سے دون بہ این خیال مست و محال مست و جنون بد سر قہ کی توفیق
 شعور صنفہ۔ میں ہو۔

صفحہ ۱۲۔ فکر ہو تو فکر کچھ عقیلی کی کر بہ باندرم اپنی طاعت حق میں کر نہ کسی چیز کے واسطے
کرنا نہ خدا سیرستہ ہو نا طاعت حق عبادت مطلب۔ اگر تجھے ایسی ہی فکر کرنا ہو
تو اپنے انجام کی فکر کر یعنی عبادت پرستہ بنارہ ایضاً طاعت حق میں سدا
استاد رہ رہ دست بستہ وقت پر آمادہ رہ بہ استاد کھڑا ہو شخص دست بستہ
کھڑا نہ ہوئے مراد مودب و تامل رہے ہو۔ آمادہ طیار۔ مطلب۔ عبادت میں
ہمیشہ قائم رہ اور جب بجا آوری حکم خدا کا وقت آئے تو تامل و تدبیر کے مثل طیار
رہ سدا یعنی ہمیشہ اب مرنے کو یوں کی زبان ہو ایضاً ہون ترے جو وقت
بجائی ہو شیوار بہ انگو بھی تعلیم کر اور اختیار بہ اختیار نصیبہ ور مطلب۔ جب شیخ
سیالی سیالے ہوں تو انہیں بھی یہ باتیں سکھلا ایضاً انیک رہے انگو بھی
رہ پر لگا بہ میرے جیسے کانہیں کچھ آسرا بہ آسرا کی فارسی پناہ ہو۔ رہ طریقہ مطلب
تو نیک چال چل اور اپنے بھائیوں کو بھی اسی طریقے پر تعلیم کر کیونکہ میری زندگی کا
کچھ بروسا نہیں بیدا آئندہ شعر میں ہو ایضاً میں چل سے اب بجاؤ کر چلا
کیا بروسا میرے جیسے کا بھلا بہ چل چالیں بیان چالیں برس کی عمر سے
عرض ہو۔ بجاؤ زوق کرنا اور نکل جانا۔ مطلب۔ میری عمر اب چالیس برس سے
بڑھ چلی بڑھا پاؤ چلا اب زندگی کا کچھ بروسا نہیں ایضاً پر ابھی تک ہوں
ملا تا دست و پا بہ کم نہیں ہمت ہوئی میری ذرا بہ دست و پا ہلا تباہ شغل نہ رہنا
ہمت ارادہ بلند۔ مطلب۔ گو میں ضعیف ہو گیا ہوں لیکن ابھی تک کچھ نہ کچھ کام
کے جاتا ہوں میلارادہ بہت نہیں ہوا ایسا عالی ہمت ہوں ایضاً جو مرے
جو وقت تک تھنوں میں دم پہنچے ہٹے کانہیں میں اک قدم نہ تھنوں میں دم ہونا
وقت نزع سے مراد ہو۔ قدم پہنچے نہ ہٹا جرات کی نشانی ہو۔ مطلب۔ جب تک میری
زندگی ہو میں ہرگز کم جرات نہ ہو گا یعنی دوسرے کا محتاج نہ رہوں گا۔

ایضاً اور جب یہ دہشت و ہراس کے جواب میں جیٹھو کا آپ ہو گا نذر باب کہ کسی چیز
جواب دینا اُنجا بیکار ہو جائے جستجو تلاش - باب دروازہ جیٹھو کا باب استعارہ یعنی
جستجو مطلب - جب میرے ہاتھ پائوں بیکار ہو جائیں گے مین خود ہی پیر تلاش رزق
نہ کر سکونگا ایضاً پر توقع جو مجھے خلاق سے بہ رحم تیسرے حال پر بھی وہ کرتے
توقع امید - خلاق بہت پیدا کرنے والا امر او خدا ہے۔ رحم ترس کھانا - مطلب جب
بیکار ہو کر خانہ نشین ہوں تو مجھے خدا سے امید ہو کہ تجھ پر رحم کرے ایضاً مجھ پر
کی نظر جس طرح کی ہے وہ نیچے باپ کے کیا چشم تھی بہ نظر توجہ چشم امید جیسا وہ پروردگار
ہوا - مطلب تجھ پر خدا اس طرح رحم کرے جیسے تجھ پر اپنے عنایت کی جب میرا
باپ مر گیا تو مجھے یہ امید نہ تھی کہ مین کسی قابل ہو گا ایضاً باپ نے میرے
کیا جب انتقال ہوا لوگ کہتے تھے بہت ہرج مرجع مال بہ اتعال جگہ بدلنا اور مرجانہ مطلب
جب میرا باپ مرا تو لوگ کہتے تھے کہ تمہارے گھر باپ کا بہت مال جمع ہوا ایضاً
جیٹھو کی مین نے جب یہ سنگ بات کہہ ڈالتے آئے ٹو حاک کے جب تین بات کہہ ڈالتے
آتا حاصل ہونا - ڈھاگ تین بات پہنل اُس مقام پر بوتے ہیں کہ جیسا کوئی مشہور
ہو ویسا دراصل نہواویہ حقیقت کے سنی پر بھی مستعمل ہوا اور فی الحقیقت و حال
کی شاخون مین تین ہی تین پتے ہوتے ہیں - مطلب - جو وقت لوگوں نے
میرے باپ کا خزانہ میرے مگر بتایا اور مین نے تلاش کیا جب اُنکے کہنے کی اصل
نہ ٹھہری تو وہ ہوا جو آیندہ شعر مین ہوا ایضاً دل سے کی پھر تو یہ مین نے
گفتگو بہ مال کی تحکو عبث ہوا آرزو بہ دل سے گفتگو گرنا سوچنا - عبث ناحق مطلب
پھر تو یہ دل مین خیال آیا کہ مال جمع کرنے کی تمنا ناحق ہو کیونکہ جیسا آئندہ
شعر مین ہوا ایضاً باپ نے جب کچھ سمجھوڑا اپنا مال بہ جمع کرنے کا نہ کر نو
پھر خواہ بہ مطلب - حومات مانے نہ کار و بار کہ ایک بار بعد از اس نے

کچھ ماں تہجے کیا پر میرا ج کرنا بیجا نڈہ جو اقصیاں چین سے جس طرح انکی کٹ گئی
 میری بھی کٹ جائیگی یہ زندگی بہ پہلے مصرع کے آخر سے لفظ زندگی مقدر ہو۔
 زندگی زیستن کا حاصل مصدر جینا یعنی عمر۔ مطلب۔ مال اکٹھا کرنا پہلے بیجا نڈہ
 ہو کہ جیسے میرے باپ کی عمر چین سے گزر گئی یونہی میری عمر بھی مریے سے
 کٹ جائیگی اقصیاں کی تعداد نے جو یہ زبان عطا ہو بلا شک عطیہ عظمیٰ ہو
 عطا کرنا دینا۔ بلا شک بے شبہ۔ عطیہ بخشش و عنایت عظمیٰ بڑی چیز مطلب۔
 خدا نے جو انسان کو زبان دی ہو یہ اُسکی بڑی عنایت جو اقصیاں اس سے
 ہر مختلف غروں کی تیرہ اس سے پاتے ہیں لذت جبر پسند بہ نیز فرق لذت
 مرہ مطلب۔ زبان یعنی چہرہ کے باعث سے الگ الگ فرق معلوم ہوتے ہیں
 اور ہر چیز کا مرہ اسی سے ثابت ہوتا جو اقصیاں کوئی کڑوی ہو کوئی چھ
 میٹھی ہو نکلیں کوئی کوئی کھڑے مٹھی ہو اس شعر کے قافیے ابطائی نہیں اور
 نہ انہیں تکرار قافیہ ہو کیونکہ لفظ (مٹھی) اصلی نہیں یہ گو با دوسرا لفظ
 بیگیا بدین سبب محبوب مذکور سے سج گیا۔ ایسا ہی ابو طالب کلیم ہمدانی فرمایا
 سے سخا نہ چند نشینی سرے بہستان کش ہو چو چشم خویش دے با وہ دور
 گلستان کش بہستان اصلی لفظ نہیں اس واسطے سے مان کے ساتھ تکرار
 نہیں ہو سکتی کیا لاجپتی علی اشاعر۔ یہ دونوں شعر (اجتناب ایضاً) کی مثال
 میں بہت عمدہ ہیں نکلیں (ن) نسبتی ہو حسین لون کا مرہ ہو کھٹ مٹھی
 چاشنی دار مطلب مختلف مریے ہی ہیں جو اس شعر میں بیان ہیں یعنی کوئی
 چیز تلخ ہو کوئی شیریں کوئی نکلیں کوئی چاشنی دار ان سب کی پہچاننے والی
 زبان ہی ہو۔

۱۔ شفت بد نہ ہون خراب۔ گوناگون بین ان اتصال ہر گون معنی رنگ گوناگون
 رنگ بزرگ مطلب۔ کوئی چیز اچھی ہو کوئی بُری الغرض ہر شے ہر طرح ہر طرح
 کے ہیں ایضاً ۲۔ سب فزون سے زبان واقف ہو نہ نہیں اسرار کی یہ
 کاشف ہو نہ واقف پہچاننے والا۔ اسرار الف اول مفتوح جمع سر یعنی بصیر
 کاشف کھولنے والا اور ظاہر کرنے والا مطلب۔ جو غریب اور پرمیان ہو سے
 آگے زبان خوب پہچانتی ہو اور سب ذاتوں کے بصیر زبان سے کھل جاتے ہیں
 یعنی ہر چیز کا غرض زبان سے دریافت ہو جاتا ہے ایضاً ۳۔ جو غریب تو کچھ نہ
 معلوم ہو نہ کوئی غرض کبھی مفہوم ہو مفہوم بھی ہوئی بات۔ مطلب۔ اگر زبان
 نہ تو ہرگز کوئی ذات کھد دریافت نہ ہو اور نہ فزون بین باجمہیت۔ و فرق ہو سکے۔
 ایضاً ۴۔ اور بھی ہوتے ہیں زبان سے کام ہو نہ ہر وقت تبلیغ آب و طعام ہو۔
 کام یعنی کار اور تا کو بیان معنی اول ہر زبان کے ساتھ لفظ کام بطور ایہام ہو
 شعر و صنفہ و دیکھو۔ ہمد و گار۔ بلع خلق سے چنے امارتا یعنی ٹکنا۔ مطلب۔ سوکے
 فزون کے اور کام بھی زبان سے ہوتے ہیں معنی دانہ پانی ٹکنے کے وقت ان زبان
 اس حرکت و بیکر خلق کی طرف نہ لچکے تو ہرگز کوئی چیز کھلے کے نیچے نہ اترے۔
 ایضاً ۵۔ اس سے احکام ہر دندان ہو نہ قوت تام ہر دندان ہو نہ احکام ہر
 مصدر باب افعال سے مضبوط ہونا۔ تام پورا۔ ہر واسطے۔ دندان دانت۔ جب
 دانتوں میں کوئی چیز ٹک رہتی ہو تو زبان کو خلش پیدا ہو جاتی ہے جب تک
 وہ کھل جائے اگر وہ چیز دانتوں میں اٹکی رہے اور زبان نہ چھوڑے تو سڑ کر
 خواہی تو اسی دانتوں کی خردن کو کمزور کرے اس سے معلوم ہوا کہ زبان کے
 سبب سے دانتوں کو مضبوطی ہو ایضاً ۶۔ ہوشوں سے کچھ لیتے ہیں پانی بہ زندگی گزار
 کرتے ہیں انہی پانی سے تازہ زندگی کرنا پانی سے حیات بڑھانا اور یہ مراد ہو۔

کے شے سہی سہی الگ سے یعنی سب چیزوں کی زندگی پانی سے ہو۔ مطلب
ہو جنہوں سے یہ قائم ہو کہ ان کے سہارے سے جاندار پانی کھینچ کھینچ کر خینے ہیں اور
اس سے حیات بڑھتی ہو ایضاً کہ نمونہ حلق میں پانی بہہ ہو پیچھے و
معدے تک ہسانی بہہ بند گرہ پڑ جاتا۔ حلق کی ہندی نر کسی ہو۔ معدہ وہ مقام
جہاں غذا جا کر ہضم ہو انکی ہندی آماشے ہو۔ آسانی آرام پانا اور سہل ہونا
مطلب۔ خدا نے ہونٹ اس واسطے دیے ہیں تاکہ کھارگی حلق میں پانی ہو چکر
پسند آئے پڑ جائے اور تھوڑا تھوڑا معدے تک چین سے گھونٹ گھونٹ کر کے ہو پیچھے
ایضاً صدمہ آب سے شو مجروح نہ بدن پائے کوئی رنج نہ روح نہ صدمہ
پانی کے ڈھیرے کی چوٹ۔ مجروح گھائل روح وہ بخارجس سے اعضا کو جس حرکت ہو
جس مقام پر خون پہونچتا ہو وہاں روح بھی جاتی ہو گویا اصل مقام روح کا خون
ہو اور فقہا حکم خدا سے مراد لیتے ہیں یہ تبلیغ قیل الق و سح صیٹ آخری سہی یعنی
ای محمد کہدے کہ روح میری پروردگار کا حکم ہو مطلب۔ ہونٹ تھوڑا تھوڑا
پانی کھینچ کر اگر معدے تک نہ پہونچائیں تو یکبارگی پانی معدے پر گر پڑے اور
اسکی چوٹ سے معدہ زخمی ہو جائے اور جب معدہ صحیح نہ رہے تو تمام جسم میں
بیماری پھیلے اور جب جسم تندرست نہ رہے تو روح کے نکلنے میں کیا کسر ہو نہیں
دیتے کہ جو لوگ منہ کھول کر پانی کی وحاشے میں اتار کر پانی پیتے ہیں تو فوجہ سینے کے
اندر کسی چوٹ سی لگتی ہو ہونٹ خدا نے اسی واسطے دیے ہیں کہ اس صدمہ کے
بچا لیں ایضاً منہ پر دروون ہونٹ ہیں دوپٹ بہہ بند ہوتے ہیں
کھلتے تہاں جھٹ پٹ بہہ دروازہ۔ مطلب۔ شکاف وہاں شل دروازہ ہو
اور دروون کپ پٹون کے مثال ہیں کہ جھٹ پٹ کھل جاتے ہیں اور بند
ہو جاتے ہیں ایضاً اعضاء ان جو ہیں وہ ہیں اور ہر اک شل

تیسرے پنجار بہ عضو بقیم اول بدن کے ٹکڑے۔ اور ارتمیہ یا رقیشہ بسو لا۔ بخار و درودگر
 یعنی ٹرہنی۔ مطلب۔ آدمی کے ہاتھ پاؤں کو یا اس کے ہتھیار ہین۔ اور بسو لا ہین
 بلکہ مثل بسوے کے ہین جیسے کھٹاڑی پھاوڑا ٹکڑا کسی وغیرہ اسی لیے شاعر نے
 مثل کا لفظ کہا ہے اور اسکا فعل دوسرے شعر میں بتایا ہے **ایضاً** لکھی
 ٹکڑی کے کام آتا ہے نہ کبھی مٹی کے کام آتا ہے نہ مطلب۔ ہاتھ پاؤں سے
 انسان بسوے کی طرح کبھی ٹکڑی چیل چھا لیتا ہے اور پھاوڑے کی طرح کبھی
 مٹی کھدکھا لیتا ہے **ایضاً** کیا بحث آدمی کو دانت ملے نہ جو عیان حکمت خدا
 اس سے نہ مصرع اول میں لفظ کیا م بطور استعظام ہے۔ یعنی بیفائدہ و انت
 نہیں ملے۔ عیان ظاہر حکمت و انائی۔ مطلب۔ آدمی کو دانت خدا نے بیفائدہ
 نہیں دیے ہین خدا کی و انائی و انتوں سے بھی ثابت ہے **ایضاً** کتنے ہین تیر
 بہر قطع طعام نہ ریزہ ریزہ ہوتا تمام تمام بہ قطع کا ثنا۔ ریزہ باریک اور چھوٹا ٹکڑا
 اسکی ہندی کرچ ہے۔ مطلب۔ چند دانت باڑھ وار ہین تاکہ کھانا داند نہ کٹ جائے
 اور کرچ کرچ ہو کر پس جاے **ایضاً** کتنے چپٹے چپٹے کو بہ صورت استیاز
 دانے کو بہ صورت مثل۔ استیاز چکی چٹھی وہ چیز جہین باڑھ وار نوک نہو مطلب۔
 اکثر دانت چپٹے ہین تاکہ چیز پس جاے گویا دانتوں کے واسطے خدا نے انہیں چکی بنایا ہے
 یہی حکمت خدا عیان ہے **ایضاً** جو غذا توڑتے ہین آگے ہین نہ جو چہلے ہین
 آگے پیچے ہین نہ غذا کھانے کی چیز مطلب۔ سامنے کے دانت تیلے ہین تاکہ غذا کو
 اس سے کاٹ سکیں اور ڈاڑھوں کو خدا نے جوڑا بنایا ہے تاکہ غذا اسے پسکر باریک
 ہو جائے **ایضاً** کہ ہوا دل شکست دانے کی بہ نوبت آجائے پھر چبانے کی نہ
 شکست توڑنا۔ نوبت یعنی باری مطلب۔ سامنے کے باریک دانتوں سے پہلے دانت
 ٹوٹ جائے پھر پھلی چوڑی داڑھوں سے پینے کی باری آئے اسے واسطے تیلے

وانت آگے ہیں اور چوڑے پیچھے ایضاً دیکھتے تو اپنے مغز کو اگر بہ ہو غیب حایل
 شکستہ تجھ پر بہ مغز پر چھٹکٹکھٹکھٹنے والا اور ظاہر ہونے والا مطلب۔ اور شخص
 اگر تو اپنے پیچھے کو غور کرے تو عجیب کیفیت تجھ پر ظاہر ہو جیسا آئندہ شعر میں ہو۔
 ایضاً کہتے ہی جلیلیون میں لپٹا ہو بہ صد مون سے اس میں وہ رہتا ہو بہ
 جلیلی کمال کی پہچان کی باریک کمال۔ اس پناہ مطلب۔ انسان کا بیجا پرست و ریت
 جلیلیون میں لپٹا ہو اس سبب سے اس پر کسی چیز کا صدمہ نہیں پہنچ سکتا ایضاً
 نہیں کر سکتے عارفے مختل بہ نہیں ہو سکتا ہلنے سے بھی خلل بہ عارضہ ہونے والا
 چیز مراد ہی معنی بیماری۔ مختل خلل پذیر یعنی جسم میں کچھ خلل ہو۔ مطلب۔ بیمار کا بیجا
 جلیلی کی مصبوطی کے سبب کوئی بیماری نہیں اٹھاتا اور اگر سر بھی ہلاؤ تو کچھ نقصان
 نہیں آتا کہ اسکی بندش بخوبی ہو۔

صفحہ ۴۴۔ خودت کم نہیں ہو کاسہ سر بہ صدمہ پہنچے اگر کوئی سر پر بہ خود ہوا ہوا
 سر پر کی کوئی جواہری میں سر پر رکھتے ہیں کاسہ سر پر کے اوپر کی ہڈی جسے کھوپری
 کہتے ہیں۔ اب۔ انسان کی کھوپری خود کی طرح سر پر رکھی ہو تاکہ اگر کوئی شیب
 پہنچے تو وہ ہر جوشعرا آئندہ میں ہو ایضاً متضرر نہ ہو دماغ کبھی بہ گل نہ ہو عقل کا چراغ
 کبھی بہ متضرر نہ ہو اول پر فتنہ نقصان پہنچائی ہوئی چیز عقل کا چراغ استعارہ
 یعنی عقل۔ چراغ گل ہونا چراغ بجھ جانا مطلب۔ صدمہ پہنچنے سے دماغ کو کچھ نقصان
 نہ ہو اور عقل میں کچھ فتور نہ پڑے اسی سبب سے خدا نے کاسہ سر بنایا ہو۔ کاسہ
 بے نون یعنی پیالہ ایضاً بال سر پر جو ہوتے ہیں پیدا ہو سر کو وہ پوشتین ہیں
 گویا بہ پوشتین ہاں نور سے پوست کا شلو کا جسم میں ایک طرف بال ہوتے ہیں اور
 ایک طرف صاف بالوں والا اتر دین انسان سے ملتا رہتا ہو تاکہ جاڑا نہ لگے پوشتین کشیم
 میں بہت عمدہ ملتا ہو۔ یہ شعرا نے مابعد سے قطع بند ہو۔ مطلب۔ بال خدا

اسو استر پر پید کر تا جو تاکہ دماغ بین سردی اثر نہ کرے وہ بال نہیں ہوتے بلکہ
خدا نے کر یا نہ کر کو ایک پوستین پہنا دیا جو ایضاً تانہ ہو چکا ہے رخ آتے سردی
رخ گرمی سے بھی نہ پائے کچھ مطلب۔ بالوں کے سبب نہ دماغ بین سردی
اثر کرے نہ دھوپ کی شدت نہ گرمیوں میں گویا سر کے بال چھتری کا کام دین
ایضاً بارش برت بین اگر بین حجاب نہ دھوپ بین بھی یہ موسم سر پہن حجاب
بارش برستنا۔ حجاب پردہ۔ مطلب۔ جب برت پڑتی ہے یا دھوپ شدت ہوتی ہے
تو سر کے بال دماغ کو بچا لیتے ہیں ایضاً اور تفصل تو دیکھ رحمت رب نہ
پاک چشم پر خیال کر اب یہ تفصل ایک معانی کا نام ہے جسکو ایک امام نے خدا کا
مخلوقات کا سبب بدلائل عقلی بتایا تھا۔ یہ شعر امام کا قول ہے۔ مطلب۔ یعنی
اور تفصل تو پروردگار کی رحمت دیکھ اور تاکہ کی پاک پر خور کر خدا نے یہ حکمت
آسمین رکھی ہے جو آئندہ شعر میں ہے۔ شعر اپنے مابعد سے قطعاً مت ہے۔
ایضاً مثل پر وہ خدا نے لٹکا یا بد رسن وعلقہ سے اُسے باندھا ہے جیسے کہ چنگا
کٹن ہے۔ مطلب۔ پاک کی کھال کو خدا نے پردے کی طرح لٹکایا ہے اور اُسے ایک
رسی اور ایک حلقے کے ساتھ مضبوط باندھا ہے ایضاً رسن وعلقہ جو کسکا
نام ہے شکر رکھا ہے سب نے جبکا نام ہے شکر بضم شین معجم اور فاسے ساکن چوٹو
کے گرد اگر دھماں سے برنیاں نکلتی ہیں ایک رنگ اندر اندر مثل حلقہ دوڑی ہے
مطلب۔ بین نے جسکو رسن وعلقہ کہا اسکا نام اہل نعمت نے شکر رکھا ہے
ایضاً چاہیں جہدم یہ پردے لٹکائیں۔ چاہیں جہدم اٹھائیں اک بل پڑے
مطلب۔ شکر کے وسیلے سے پاک نکلتی اور بند ہوتی ہے جب ذرا شکر کو دھپلا
چھوڑ دو تو پاک پردے کی طرح لٹک پڑے اور جب ذرا اُسے تان لو تو پاک
پردے کے مثل اوپر اٹھ جائے ایضاً دید و مردم ایک غار میں ہے۔

قرۃ و پردہ سے حصار میں ہی نہ دیدہ آنکر کا ڈھیللا۔ مردم مرد کی جمع۔ غار گڑھا شرہ۔
 وہ بال جو پلک بین لگے ہیں اسکی ہندی بنی ہو۔ حصار احاطہ و قلعہ زاید کے
 ساتھ مردم کا لفظ بطور ایہام ہو شعرا صفحہ ۱۔ بلکہ مردم آنکر کی پٹی کو بھی
 کہتے ہیں۔ مطلب۔ ویدے کا ڈھیللا آنکر کے پیائے بن برنی اور پاس کے
 باعث سے گویا ایک قلعہ بین محفوظ ہو ایضاً ہو جو چچید اور میانہ گوش
 کیا ہی حکمت ہو اس میں احوال ہوش بہ چچیدہ لپٹی ہوئی چیز۔ دریا نہ گوش کان
 گھونگھا۔ با ہوش اسم صفت جسکے ہوش درست ہوں۔ مطلب۔ کان کے اندر
 سیدھا سوراخ نہیں چلا گیا ہو بلکہ میڑھی گلی کی طرح پیچ و پچ ہو اس میں خدا کی
 وہ حکمت ہو جو شعر آئندہ بین مذکور ہو ایضاً پردہ گوش تک جو پہونچے صد
 یعنی جو ہو مقام سامع کا۔ پردہ گوش کان کے اندر کا حصہ اور طبقہ جو گھونگھے
 کی شکل پر ہو قوت سامع وہیں رہتی ہو۔ مقام سامع کان کے اندر جہاں پر بات
 سنائی دے یعنی پردہ۔ مطلب۔ کان کے چچیدار ہونے سے یہ فائدہ ہو کہ اگر
 پردہ گوش یعنی اس مقام تک جہاں قوت سامع رہتی ہو آواز پہونچے تو وہ
 بات نہونے پائے جو شعر آئندہ بین ہو ایضاً نہ لگے زور سے ہو اسے صد
 نہو آسیب صد مہاے صد اہ آسیب کسی چیز کا دھکا۔ صد مہ زور سے اکبار گی
 دھکا لگنا۔ مطلب۔ اگر کان کے پردے تک آواز کی ہو آواز سخت جاے
 گواراہ بین پیچ کھا کر گھوم گھام کر آتے سے پردے پر لگے اور آواز کا صد نہ کیا
 اسپر نہ پڑے بدین سبب کان اندر سے چچیدار بنا ہو ایضاً نہون تا پردہ
 گوش جرت بہ رہین سالم ہمیشہ اور صحیح بہ جرت مغول یعنی زخمی۔ سالم تندرست
 صحیح چکا۔ مطلب۔ صد مہاے صد کے بچاؤ کی تہذیب اس واسطے خدا نے کی ہو کہ
 کان کے پردے زخمی نہو جائیں اور ہمیشہ تندرست رہیں تاکہ آدمی بہرا نہو جائے

۱۳۳۳

ایضاً کیا ہی تدبیر کی ہو خالق نے کہ کیا ہی تقدیر کی ہو رازق نے یہ تدبیر کسی کا نام بکچے چھپے پڑنا اور انجام کار سوچنا۔ تقدیر وہ حکم خدا جو جاری ہو رازق۔ ریزی دینے والا امر خدا سے ہے۔ یغیب۔ زوال یافتہ ہیں۔ زوال یافتہ ہیں) وہ شعر جہاں دو قافیے ہوں خواہ دونوں کے باہر رودین ہو خواہ نہ ہو جیسے اس شعر میں تدبیر پہلے قافیے اور خالق و رازق دوسرے قافیے ہیں یہ امر داخل صحت ہے۔ مطلب۔ خدا نے مخلوقات کے کوہنے پٹینے کے واسطے کیا کیا تدبیریں اور تدبیریں بنادی ہیں ایضاً کھانے سے زیادہ حاجت آب بہ بھوک سے پیاس کا بڑا ہی عذاب ہے۔ حاجت کسی چیز کی ضرورت۔ عذاب تکلیف۔ مطلب۔ کھانے سے پانی زیادہ درکار ہو تا جو جتنی تکلیف بھوک کی ہوتی ہو اس سے زیادہ پیاس کی شدت ہوتی ہو نہ نہیں دیکھتے کہ آدمی اکثر دن رات بین دو بار کھانا کھاتا ہو اور دس پانچ بار پانی پیتا ہو ایضاً مطلب۔ آب بہ غسل و وضو نہ کپڑے دھونے کے بعد یا بہ وضو نہ غسل بغیر اہل نہانا۔ وضو نہ بین عبادت کے واسطے یا نہ نہ وضو نہ۔ سب تو کھرا۔ مطلب۔ غسل اور وضو کے واسطے پانی کی خواہش اور کپڑے دھونے کو کھڑے بہر بہر پانی ضرور ہے ایضاً پار پائیوں کو پانی بہر درکار ہے کیفیت ہوتے ہیں پانی سے طیار بہ پنا پائے وہ جانور جو چاروں پائوں چلے ہیں یہاں مویشی و دواب سے غرض ہے۔ درکار ضروری۔ مطلب۔ مویشی اور کھیتوان کو پانی نہ ملے تو نقصان پہنچے ان دونوں جیسے ون کو پانی کی ضرورت ہے۔

صفحہ ۱۵۔ اس لیے کہ ہر پانی کی کثرت بہ کہ نہ سرج پانی کی قلت بہ۔ نثر تہ
زیادتی بہ قلت کمی۔ مطلب۔ تمام زمین پر مٹی سے زیادہ پانی اس واسطے پیدا کیا ہے

کہ پانی کی اندک سی کو نہونے پائے کیونکہ پانی کی حاجت کھانے سے زیادہ ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ **ایضاً** رونی بین یہ جو حکم رب جلیل بہ حرکت سے بشر کرین تکمیل بہ جلیل بزرگ۔ حرکت بختین چلنا پھرنا۔ بشر انسان۔ تحصیل حاصل کرنا میان مراد ہی سنی تلاش۔ مطلب۔ رزق کے واسطے خدا کا حکم جو کہ چل پھر کر انسان تلاش کرین **ایضاً** اگر اس میں بشر نہو شافل بہ ارتکاب امور ہو باطل بہ شافل شغل کرنے والا اور عادت ڈالنے والا۔ ارتکاب امور ایک دوسرے سے کاموں کا تعلق۔ باطل سے جانے والا۔ مطلب۔ اگر آدمی خود چل پھر کر اپنی روزی نہ تلاش کرے تو پھر دنیا میں کسی تکسیکا کام نہ سکے **ایضاً** غور سے دیکھ حالت اطفال بہ فہم دور کی انکو جو ہنوز محال بہ اطفال طفل کی جمع ہے وہ لڑکا جو چودہ برس کی عمر تک نہ پہنچا ہو یعنی نابالغ ہو۔ درک شعر ۳ صفحہ ۲۔ دیکھو ہنوز ابھی تک تا ہنوز ایسے مقام پر غلط ہے۔ یہ شعر اپنے مابعد سے قطع نہ ہے۔ مطلب۔ لڑکوں کی حالت میں غور کر کہ اگرچہ انکو بخوبی سمجھ نہیں آتی لیکن مان باپ وہ امر کرتے ہیں جو شر آئندہ ہیں ہے **ایضاً** سوئپ دینے میں پر معلم کو کہہ کہ کبھی کھیل میں فساد نہو بہ معلم سکھائے **مطلب**۔ اگر بچہ چھان کا زمانہ رہتا ہے لیکن مان باپ بچوں کو معلم کے سپرد کرتے ہیں تاکہ غراب لڑکوں کے ساتھ کھیل کود کر فساد نہ پراکریں اور نشست و برخاست سکھیں اور وہ فائدہ ہو جو شر آئندہ ہیں ہے **ایضاً** لہو بازی میں بیدہ ہون آپ بہ ہوں گرفتار رنج میں مان باپ بہ لہو کھیلنا۔ بازی وہ کھیل جس میں بکیر شرط ہو میان مراد فقط کھیل سے ہے۔ بیدہ ہرہ ہضم اول یعنی فائدہ بیدہ امر ہے فائدہ ختمہ ماکو اشباع یعنی کھینچ کر دیا بھی اسکے بعد بڑھالیتے ہیں اور یہ وہ پڑھتے ہیں جیسے ترنر و ترنوز۔ مطلب۔ اگر مان باپ بچہ میں سے معلم کے سپرد کریں لڑکے خود تالائق ہو جائیں اور دوسرے مان باپ کو انکے فساد کے

شکوہ و شکایت سے تکلیف پہنچنے **ایضاً** یونین بے شغل ہو اگر انسان بے بگمان
ہو تو بہت نقصان بے شغل کا روئے فرصتی مطلب - جبر طرح لڑکے اگر علم کے
پاس چین سے نہ بٹھائے جائیں تو خراب ہو جائے ہیں اس طرح اگر جوان آدمی بھی
بیکار بیٹھا رہے تو آدمیت سے گزر جاتا ہے اور بیشک اسے بڑے بڑے نقصان
پہنچتے ہیں **ایضاً** بدلائل ہو اگر ثابت یون بے منقر ہو تو آپ غیر بھی ہون
دلائل دلیل کی جمع جسکے سنی حجت - یون بضم یاء تھانی حرف تشبیہ ہے اس
شعر سے ثابت ہے کہ یہ لفظ جبر طرح عوام بفتح اول برتے ہیں غلط ہے کیونکہ جبر ہون کا
قافیہ واقع ہو اگر اختلاف حرف مذکور نہیں کما لا یشقی علی الشاعر (مذہب)
حرف روف کے ماقبل کا حرف بیسے مارو نا کا لیم وتے اور خوب و دوپ کانے و
دال اور اسیر و امیر کا سین و سیم - روف کی تحقیق صفحہ ۹۹ حصہ دوم مجموعہ سخن میں
دیکھو مطلب - محبتوں سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اگر انسان بیکار بیٹھا رہے
تو خود اسکو بھی ضرر پہنچے اور غیروں کو بھی اس سے نقصان ہو جیسا آگے بیان
کیا جائیگا **ایضاً** ہو جو کوئی رفاه و نعمت میں بے حسن افعال و نیک حالت میں
رفاه کبیر اول فراغت اسکی ہندی چین حسن بہتری - یہ شعر اپنے ما بعد سے
قطع بند ہے مطلب - جو کوئی چین اور آسائش اور نیک رویہ اور اچھی حالت
میں رہے تو اسکا وہ حال ہو جو شعر آئندہ میں ہے **ایضاً** ہو مسرت میں اسکو
نشو و نما ہو فراغت میں اسکو نشو و نما بے نشو و پیدا ہونا - نما بفتح اول اگنا -
نشو و نما کے مراد ہی معنی پرورش - فراغت چین سے ما تر پاؤں پھیلا نا اور کام سے
چھٹی پانا یہاں معنی اول مقصود ہیں مطلب - جو کوئی رفاه و حسن افعال اور نیک
حالت میں بسر کرے تو وہ خوشی میں پرورش پائے اور اسے ہمیشہ چین نصیب رہے
ایضاً حال کیا ہو نسا و وطنان کا بے مفسدہ ہو نذر عنوان کا بے طغیان

حد سے بڑھانا و نافرمانی یہاں یعنی دوم ہے۔ مفسدہ فساد کرنا اور جاسے فساد۔
 عنوان بقیم اول و بیاض اس کا معنی قسم مستعمل ہے مطلب۔ اگر آدمی بے شغل رہے
 تو نسبت فساد اور نافرمانیاں کرے اور اُس سے ہزار طرح کے خلیجے پیدا ہوتے
 (قال الشارح) اگر اس مصرع سبع بدل لعل ہو اور ثابت ہوں بدیہہ
 شعر ہذا تک قطعہ بند کیا جائے تو معنی بہت خوب ہوتے ہیں اور سب کا خلاصہ ہوتا
 ہوگا مطلب۔ اگر کوئی دنیا میں رہا اور پسین سے بسر کرے اور اسکی حالت میں
 کبھی کوئی غفل نہ پڑے اور مسرت و فرحت، بین اسکی پرورش ہو تو ایسے رنگ
 آدمی سے بیشبہ لکھا کر کہی رہا نہ جائے سیکڑوں بد معاشیاں ہزار ہوں ہلکا
 برپا کرے لہذا پڑھو رہو کہ انسان ایک نہ ایک سعی و محنت کرتا رہتا
 ایضاً کیا کیا ہو کر مجھ خدا سے دو جہان کا بد شکر اُسکا ادا کر کے کیا
 منہم جو زبان کا بد کریم بخش و عنایت۔ دو جہان سے مراد وجود و عدم۔ کیا
 منہم جو زبان کا بد کریم بخش و عنایت۔ دو جہان سے مراد وجود و عدم۔ کیا
 شہرہ معنی۔ بد کیوں مطلب۔ خدا کی عنایت و نصیب بے انتہا جو زبان کی طاقت
 نہیں کہ اپنا شکر ادا کر کے ایضاً اللہ عز و جل جو چین حمد خدا سے دو جہان کا بد
 کچھ دخل نہیں گاشن قدرت میں خزان کا بد چین باغ کا ایک حصہ۔ حمد خدا کا
 پس استغفار یعنی حمد۔ دخل گھٹنا۔ گاشن پھولوں کی جگہ۔ گاشن قدرت کا خواہ
 یعنی قدرت۔ خزان بفتح اول مصدر خریدن سے منسوب ہو مکان گرم و جائز
 گرم ہیں گشتہ رہنے کا موسم اور بعنوان نے اسے خرد و بیاض کا منسوب کیا یا تو
 یعنی گرم تیرے مثل خستہ پہنے کی فصل اس مرض یہ وہ موسم ہو جب آفتاب
 بہ ج میں ان و مغرب و قوس میں رہتا ہو اور اسی سبب سے چلنے کے جائز
 ہوتے ہیں درختوں کے پھول پتے چڑھ جاتے ہیں اس موسم کی ہندی پت چڑھ

ہو مطلب۔ چونکہ خدا کی قدرت کے بارغ میں کسی خزان نہیں آتی یعنی قدرت خدا
 ایک حال پر پہنچی ہو تو اسکی تعریف کا بارغ بھی پیشہ تازہ رہتا ہو **ایضاً** جو
 گیا اس راہ میں سالک وہی شہرا بہ گمراہ ہوا جو نہ میدان کا نہ وہان کا نہ سالک
 راہ چلنے والا اور وہ فقیر جو اپنے ہوش و حواس میں ہوا اور جو آپ سے باہر ہوا سے
 مجذوب کہتے ہیں۔ گمراہ بہکا ہوا شخص۔ نہ میدان کا نہ وہان کا محاورہ جسکا کہیں
 ٹھکانا نہ ہو۔ مطلب۔ جو خدا کی حمد کی راہ میں آیا یعنی جسے خدا کی حمد بیان کی
 مگر یہ عمل وہی درویش سالک ہو اور جو اس سے بہک گیا اسکا کہیں ٹھکانا
 نہیں نہ دنیا میں نہ دین میں **ایضاً** دریائے کربھی میں بہن سو طرح کے
 جلوے سے بہد و دیکھو صدق جسم میں عالم دُر جان کا بہد کربھی عنایت خدا دریا سے
 کربھی استعارہ یعنی کربھی جلوہ نمائش۔ صدق سبب۔ عالم محاورہ یعنی حال و
 صورت اور رنگ روپ۔ دُر ہوتی۔ در جان استعارہ یعنی جان۔ حکما قائل ہیں
 کہ جان بدن کے اندر حلول نہیں رکھتی اور اہل شرع اسکے برخلاف ہیں مطلب۔
 خدا کا دریائے رحمت ہزار با طرح کے جوش مار رہا ہو اور سیکر وں طرح سے اسکی
 کربھی نہو اور جو دیکھو ایک نمائش یہ بھی ہو کہ جان بدن میں اس طرح سمائی ہوئی ہو
 جیسے سبب میں موتی **ایضاً** صحرا میں نہو دریا میں زمین پر نہ فلک پر بہ
 موجود ہو پر نام نہیں اسکے نشان کا بہد صحرا بڑا جنگل۔ نام نہیں محاورہ پتا نہیں
 مطلب۔ خدا سب جگہ موجود اور حاضر ہو اگر خاص اسکے رہنے کی جگہ دریافت
 کیا چاہو تو ہرگز تعین نہو سکے اسکی ذات لامکان ہو **ایضاً** دیکھے تو کوئی
 غور سے قدرت کے کرتے بہ شادی کہیں نہچے کی کہیں غم ہو جو ان کا بہد کرشمہ
 کبسر بہن چشم و ابرو سے اشارہ کرنا اصطلاحاً بمعنی طریقہ و تماشاء مطلب۔ کوئی
 قدرت کے کبیل دیکھے کہ کہیں دنیا میں لڑکا پیدا ہونے کی خوشی اور کبھی جگہ

جوان کے مر جانے کا نام رہتا ہے۔ شادی و غم و بچہ و جوان میں باہم صفت تضاد ہو
 شعر ۱ صفحہ ۴۔ دیکھو ایضاً دریاے غضب جوش میں آئے تو غضب ہی ہے۔
 غرقاب سفینہ ابھی ہو جاے جہان کا وہ غرقاب قلب اضافت آب عمیق یعنی
 گہرا پانی۔ کذا فی ایضات۔ اس صورت میں معنی شعر خیر باد کہتے ہیں بان شاہد
 امانت کی مراد یہ ہو تو ہو غرقاب مرکب ترکیب اضافی لفظ غرق میں فک اضافت
 ہو جیسے جاب سرخ شہ صابحدل وغیرہ یعنی ڈوبا ہوا اس صورت میں شعر با معنی
 ہو جائیگا۔ دوسرے غضب کے معنی محاورتا ستم اور آفت اور اندھیر کے ہیں
 پہلا غضب یعنی غصہ۔ سفینہ ناو۔ سفینہ جہان استعارہ یعنی جہان۔ مطلب۔
 اگر خدا کا غضب دنیا پر نازل ہو تو بڑی شکل ہو جہان کا مثل بیڑا تہلگے جیسے نوح
 کے زمانہ میں ہوا تھا۔

صفحہ ۱۶۔ بیل کی طرح عشق میں نالان ہوں میں اُسکے مدہ ہو جو گل کیتا چین
 ہر دو جہان کا بیل ایک طائر کا نام جبکی رنگت خاکسری ہوتی ہے یہ جانور پہاڑی
 ہے ہندوستان میں نہیں پیدا ہوتا مشہور ہے کہ ہزار جانوروں کی بولیاں بولتا ہے
 اسلئے ہزار داستان بھی اسکا لقب ہے اسکا عشق گلاب کے پھول کے ساتھ اور
 نالہ معروف ہے۔ چین ہر دو جہان کے گل کیتا ہے مراد خدا ہے۔ کیتا جبکا کوئی تانی نہ
 مطلب۔ دونوں جہان کے بلغم کے کیتا پھول یعنی خدا کی محبت میں بل کے مانند
 میں شور بچار ہوں یعنی اسکی مدح کر رہا ہوں ایضاً پوشیدہ سیلا کے اُس سے
 کوئی کیا بات مدد دہندہ و واقف ہے وہ ہر از نہان کا مدد دہندہ اسم فاعل قیامی
 ماننے والا۔ وقت ٹھہرنے والا اور آگاہ۔ راز نہان چھپا ہوا بھید مطلب۔ خدا عالم ہر
 اُس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی وہ نیکی و بدی سب دیکھتا ہے ایضاً دم
 مارنے کی جانتیں اس صاحب اور اک مدد خدا کہ وہاں دخل نہیں و ہم و گمان کا مدد

صاحب اور اک وہ شخص جسے قوتِ مدرکہ بخوبی حاصل ہو یہاں مراد عارفِ خدا ہے۔
 ۱۔ وہم شعر ۲ صفحہ ۲۔ دیکھو۔ گمانِ یقین اور وہم کے درمیان قوت کا نام ہو
 اسکی عرفی شک ہو۔ حقایقِ الفِ قمیمہ۔ مطلب۔ اسی عارفِ خدا کی معرفت
 خاموش ہی رہنا بہتر ہو خدا کی قسم کہ اس بارے میں وہم و گمان کو تو دخل
 نہیں جو ذرا سی چیزیں ہیں پھر درک یعنی عقلِ مدرکہ کے برابر بڑی چیز اس
 باریک راہ میں کیونکر سما سکیگی ایضاً لب پر یہی مصرع ہے ہر وقت
 امانت ہے شکر اسکا ادا کر کے کیا شکر ہو زبان کا یہ امانت شاعر کا تخلص۔
 لب پر کوئی بات رہنا اسکا بکے جانا۔ مطلب۔ اسی امانت میں جو مصرع مطلع
 میں کہ چکا ہوں اسی کا ہر وقت رہنا خدا کی حمد میں بہتر ہو یعنی یہی بکنا مناسب
 ہو کہ شکر اسکا ادا کر کے کیا شکر ہو زبان کا یہ ایضاً سر اسے
 دنیا ہو خوف کی جا ہر ایک کو خوف و دم بدم ہو پھر ما سکندر نہاں نہ دارا
 نہ جو فریدون یہاں نہ جم ہو یہ مسافرانہ لگے ہو اٹھو مقامِ فردوس جو ارم ہو
 سفر ہو دشوار خواب کب تک بہت بڑی منزلِ عدم ہو چنیم جاگو کمر کو
 باندھو اٹھاؤ تبر کہ رات کم ہو یہ سر اسے غرض ممان سدا جہان مسافر
 ملکین سر اسے دنیا استعارہ یعنی دنیا۔ مسافرانہ مثل مسافر فردوس یہ لفظ
 رومی یا سریانی ہو بہشت کا سب سے بڑا اور بلند درجہ۔ ارم فرہنگ
 دیکھو۔ عدم نیست ہو جانا۔ بہتر بھینا۔ منزلِ عدم استعارہ یعنی عدم مطلب۔
 لفظ مسافرانہ اور شک رہنا اور لفظ مقام و مفروضہ منزل اور کمر باندھنا
 اور بہتر اٹھانا۔ یہ سب لوازم مہاشیر این خواب سے مراد غفلت دنیا۔ جاگو
 یعنی غفلت دنیا سے ہوشیار ہو۔ بہتر اٹھاؤ یعنی طمع و نیوی دل سے
 نکال ڈالو۔ رات کم ہو یعنی صبح قریب ہو یعنی بالون پر پیدایِ آجلی

پوٹھ ہو چلے ہو۔ واضح رہے کہ اس کے ہر بند میں پانچ مصرع ہیں انہر کے
 دو دوسیم شاعر کے مصرع اور اوایل کے تین تین عبدالغنیان کا مصرع ہے
 مصرعہ میں ایسی نظم کو خمس کہتے ہیں ایضاً سرور و عیش و نشاط و
 عشرت یہ چند انقاس کے ہیں جھگڑے بد ملاں و رنج و غم و مصیبت یہ چند
 انقاس کے ہیں جھگڑے غم و رنج و تکلیف و کبر و نخوت یہ چند انقاس
 کے ہیں جھگڑے بد جوانی و حسن و جاہ و دولت یہ چند انقاس کے ہیں
 جھگڑے بد اجل ہو استا و دست بستہ نوید نصرت ہر ایک دم ہو
 عیش خوشی مدد می نشاط و فتح اول خوشی عشرت دلی خوشی اور کسیکے ساتھ
 اعلیٰ اٹھانا ملاں رنج دلی جیتنا کم ہو رنج تکلیف بیماری و غم غم
 رنج گزشتہ مصیبت سختی و دشواری کار غم و دولت کا فریب لگانا تکلیف
 اپنے کو لے اور سب بھالے رہنا کبھی اپنے کو بزرگ بنانا نخوت و مافی
 غرور اسکی بندنی ٹھنڈا ہر جاہ ترسہ و مقام ظاہر اجاے کا بدل ہو
 سرور و ناغی خوشی دولت وہ مال جو ماتھون ماتھہ اڑتا پھرنا رہے
 دست بستہ تا بعد از اجل موت نوید بھم اول و کسرتانی دیاے بھولہ خوشی
 مطلب و حقیقت یہ سب الفاظ چند سانسوں کے جھگڑے ہیں اگر دم آیا تو
 سب کچھ اور جو روح نکل گئی تو پھر انہن کا ایک ہی ساتھ نیکانوت ہر وقت
 سامنے کھڑی ہو او پیغام اجل خدا معلوم کس وقت آئے جب کوئی ایسی
 چیزوں سے چھٹکارا پائے تو نہایت خوشی سنانی چاہیے ہی واسطے شاعر نے
 نوید کا لفظ کہا ہے انقاس نفس نعتین کی جمع ہو ایضاً مثال بیت
 سب کے سب ہیں جیسے یہ دیکھو قرعہ کی نیندیں یہ جاگے تھے ابتدا میں کہیں
 ان جو سوئے ہیں انتہا کی نیندیں یہ پڑے ہیں کیسے یہ اسے غافل چڑھی ہیں

کس کس بلا کی نیندین بد نسیم غفلت کی چل رہی ہو اسٹڈر ہی بہن قضا کی نیندین بد
 کچھ ایسے سوئے بہن سوئے والے کہ جاگنا شہر تک قسم جو بد بخت قیصر کی تصویر اور
 مشوق کو بھی بولتے بہن یہاں یعنی اول ہو جس جو نہ ہے۔ ابتدا سے یہاں
 روز ازل مضمود ہو۔ انتہا کی نیندین یعنی بید خواب۔ بلا کے معنی یہاں بیشمار اور
 غضب نسیم نرم ہوا۔ قسم ہو یہ محاورہ اکثر جب بخت فعل پڑتا ہو تو اُسے
 شفی کر دیتا جو طے حصین قسم ہو کہ یہاں آج سے آؤ یعنی نہ آؤ واجب فعل شفی پر
 آتا ہو تو اُسے بخت بناتا جو طے حصین قسم ہو کہ دیکھو نہ تم مجھے نہ بولو یعنی بولو
 جاگنا قسم جو یعنی نہ جاگینگے۔ مطلب۔ اجاب مرد کیسے دم بخود سوئے بہن ازل
 میں آنکب جاگے تھے جو آب غافل ہو کر ایسے سوئے بہن کہ گویا شہر تک
 نہ جاگینگے۔

صفحہ ۱۰۱۔ قیام عمر دور وزہ جانی کبھی نہیں ایک قاعدے پر بد تعلق عیش نہ نگاہی
 کبھی نہیں ایک قاعدے پر بد مال کا رہبان فانی کبھی نہیں ایک قاعدے پر بد
 بہار گل طلعہ نوجوانی کبھی نہیں ایک قاعدے پر بد جو چاروں ہو و فوراً صحت
 تو بعد اسکے غم و اہم ہو بد مال انجام کار تعلق علاقہ عمر دور وزہ ایک دن حیات کا
 ایک دن وفات کا اور نیز عمر کم پائندار سے مراد ہو۔ بہار گل وہ ایام خہن گلاب
 پھولے وہ حیات کا مہینا جو بھٹے برسات کو ہندوستان کی بہار کہتے ہیں۔
 و فور زیادتی۔ جانی میں تھمائی نسبتی جو یعنی جان کے مثل غریزہ بعض نسیم دین
 بچا اسکے اکثر لفظ (جانی) بد و تھمائی چھپ گیا ہو اور وہ غلط ہو اول تو یہی معنی
 اور پھر زندگانی کے ساتھ قافیہ نہ رہیگا۔ مطلب۔ عمر کم پائندار کا قیام اور عیش نہ نگاہی
 کا تعلق اور بٹ جانے والی دنیا کا انجام کار اور پھولوں کی بہار اور جوانی کا طلعہ
 یہ سب ایک حالت پر نہیں رہتے اگر چند روز خوشی ہو تو اسکے بعد پھر غم کا سامنا ہوتا ہو

ایضاً لگے وہ عیش و نشاط کے دن زمان سرخ و طلال آیا بہ شباب نے
 شیب سے بدل کی عروج گزارا زوال آیا بہ کیے ہوئے سے ہوئی ندامت تو مہر
 کیا کیا خیال آیا بہ یہ مصرعہ غیر مصیبت پسند کہو کمال آیا بہ نسیم جاگو کہ کو باندھو
 اٹھا لو بہتر کہ رات کم ہی بہ عیش و نشاط کے دن یعنی شباب - سرخ و طلال کا وقت
 یعنی شیب - شباب یعنی جوانی شیب یعنی شین مجملہ بالون کا سفید ہونا یعنی
 پیری زمان وقت - عروج ترقی اور بڑھنا - زوال تنزل اور گھٹنا - ندامت
 شرمندگی - ہر شاعر کا تخلص - پتھر خریدنے والا اور اطلاع کرنے والا کمال
 نہایت مطلب - جب جوانی گذر کر بڑھایا آیا تو طاقت وغیرہ میں تنزل ہوا
 اُسکے ہونے ہی جو جو گناہ کر چکے تھے اُس پر شرمندگی ہونے لگی عجیب عجیب
 خیالات دل میں سمانے لگے آخر کو یہی بہتر معلوم ہوا کہ ہوشیار ہوں اور کہ
 باندھ کر مرنے پر تیار ہوں ایضاً کہتے ہیں دن نے عرب کی ایک رات ہوا
 اپنے شوہر سے کمی رو کر یہ بات بہ عرب ملک عرب کا رہنے والا آدمی اور
 عربستان کے گنوار کو اعراب بولتے ہیں - مطلب - ایک عرب کی عورت نے
 اپنے خاوند سے کہاں غم بہ بات کہی جو شعر آئندہ میں ہے ایضاً کہتے ہیں
 ہم بہت سرخ اور بلا بہ سب ہیں خوش اور ہم ہیں غم میں بتلا بہ بلا وہ تکلیف جو
 اپنی طاقت سے باہر ہو - کھینچنا برداشت کرنا - مطلب - زن عرب کا قول ہے
 کہ بہت تکلیف کی برداشت کر رہے ہیں اور غم میں پھنسے ہیں اور لوگوں کو
 دیکھتے ہیں کہ وہ چین سے بہر کرتے ہیں ایضاً فقر و فاقے سے ہوا جو محی
 پتنگ بہ اپنی درویشی سے درویشوں کو تنگ بہ فقر و فاقہ کے مراد
 معنی تکلیف روزمرہ - جی پتنگ ہونا وق ہو جانا - درویشی سے مراد
 یہاں تنگ دستی - تنگ شرم - مطلب - ہم تکلیف روزمرہ سے

آجیے وہی ہو گئے ہیں کہ اگر کسی فقیر سے ہماری تکلیف برداشت کرنے کو کہو تو اسے
شرع معلوم ہوا **ایضاً** نان کی جاگہ غذا ہو اپنی و رو بہ پانی کی جاگہ اشک ہو
اور آہ سہ و نہ نان روٹی جاگہ گنوا رہی بولی اب جگہ بولتے ہیں۔ مطلب۔
روٹی کھانے کے بدلے ہم دوستی ہیں اور پانی پینے کے بدلے ہم انس و پیوستہ ہیں
اور ٹھنڈی سانسین بستر ہے بن یعنی نہایت رنج و ملال میں بسر ہو رہی ہو۔
ایضاً دن کو ہر پرشاک تاب آفتاب بہ شب نہالی اور بچھونا
ماہتاب بہ نہالی وہ کھان جو عروس اور سے اکثر باندھنوکا ہوتا ہو
اور اسپر گل بوٹے جھاڑ وغیرہ ہوتے ہیں نہال درخت کو بھی کہتے ہیں
شاید نہالی کی تحتانی نسبتی جو فارسی میں اسکو نہالین بنون کہتے ہیں
تاب آفتاب و حوپ رہا ہتاب چاندنی۔ مطلب۔ عسرت کے سبب سے
و حوپ دن کو ہماری پرشاک ہو یعنی و حوپ میں جلتے ہیں اور رات
مثل کھان کے اور چاندنی بجائے بستر کے ہو یعنی رات کو اوڑھنا بچھونا کچھ
نصیب نہیں ہوتا خدا نے قرآن میں کہا ہو **وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ**
لِبَاسًا یعنی شب کو پہنے تھار الباس بنایا ہو یعنی رات کو سو رہو۔
ایضاً قرص مرغی میں جو اپنے قرص نان ۱۰ میں ستارے بیضہاے
ماکیان بہ قرص بالضم ٹکلیا۔ قرص مد پورا چاند ہے بدر بولتے ہیں ماکیان
۱۰ ایک مرغی ماکیانہ اسکی جمع ہو۔ بیضہ انڈا۔ مطلب۔ چاند کو ہم کہتے ہوئے
آٹے کی ٹکلیا تصور کرتے کیا کرتے ہیں اور تارون کو مرغی کے انڈے خیال
کرتے ہونٹھہ خیال کرتے ہیں مگر کچھ نصیب نہیں ہوتا بموس کے ہی رہتے ہیں۔
ایضاً انولیش ویکانہ ہوئے مجھے غور با سامری کی طرح بھاگے
و در در مد سامری فتحہ ۱۰ فرہنگ دیکھو لوگ اسکو جا دو گر جانکر

نفرت کرنے لگے تھے اور جنہوں نے اسے مان کے اطماعت موسیٰ چھوڑ دی وہ آخر کچھ خدا
ایک دوسرے کے ماتحت قتل کیے گئے یہ بڑا معرکہ بنی اسرائیل میں مشہور ہو۔ بنو نضیم
و غنم ثانی گزیران اور نفرت کر نیوالا طلب۔ غزیر اور غیر سب ہمستہ نفرت کرنے لگے
جیسے لوگ سامری سے نفرت کرتے تھے۔ دور دور پر بھاگنا نفرت کرنا۔

صفحہ ۱۸۔ قرض مانگین ہم اگر ایک مشت جو ۱۰ دسے نہ کوئی جی اگر کر دین
گر وہ ۱۰ مشت جو سے مراد یہاں تھوڑی اور کم حقیقت چیز۔ گرو عوام اسے گرو می
کہتے ہیں اور اسکی ہندی گنا ہو۔ جی گرو کرنا جان دیدنا۔ طلب۔ اگر ہم کم حقیقت
چیز بھی کسی سے قرض مانگین اور اپنی جان تک بھی دیدین تو ہرگز کوئی نہ دے
ہم تنگ دستی سے ایسے ذلیل ہو رہے ہیں ایضاً اوسے گھر میں جاسے یہاں
کفش چین اسکی جب ملتی جو نان ۱۰ میمان مرکب ہو مد اور مان سے مد یعنی
بزرگ و مان یعنی مثل مینی مثل بزرگ اسکی ہندی پاہن ہو۔ کفش عام جوتا اور
خاص ایک قسم کا جوتا جسکی اتیری اونچی اور دیوارین چھوٹی اور نوک بہت بھاری
پہچیدہ ہوتی ہو یہاں مینی اول ہو۔ طلب۔ ہماری تکلیف کا یہ حال پہونچا ہو
کہ جب ہم اپنے مہمان کی جوتیاں چین تو اسکو کھانا کھلا سکین ایضاً اوسے
گھر میں جاسے وہ اگر مدد دینی پر اسے رہے اپنی نظر مدد فقیر کی گدھی اور یہاں
مہمان کے کپڑوں سے مراد ہو۔ طلب۔ اگر وہ مہمان ہمارے گھر میں ہو رہے تو ہماری
بھی نیت ہو کہ اسکا کپڑے بھاگین نظر اس مقام پر مینی نیت ہو ایضاً اسطرح کا
ماجر اور گفتگو بڑے صبح تک کرتی رہی وہ پیش شو بہ شو ہو اور مدد شو ہر طلب۔
عورت نے اعرابی سے اپنی کہانی کہی آگے وہ اعرابی مینی اسکا شوہر سے بھاتا ہو
ایضاً یون کہ شوہر نے زن سے صبر کر مدد اب گئی ہو عمر کیسے گزرے کہ ہر بالکل
ہ طلب۔ خاوند۔ بچے پوسی سے کہا مدد سا۔ سی عمر کٹ گئی ہو تھوڑی باقی رہی

جے صبری نگہ ایضاً است کرا بی بی کی پر تو نگاہ بہ دل سے اپنے گھوڑے محبت
 ماں وجاہ بہ بی بی یعنی زیادتی یہاں مراد دولت سے جو کمی گھٹ جانا یہاں مراد
 مفلسی سے جو نگاہ کرنا تو جو کرنا۔ حسب دوستی۔ مت علامت نمی قدیم بولی
 اب نکساں باہر فی الحال اس محل پر نہ بولتے ہیں۔ مطلب۔ اور عورت تو دولت
 اور مفلسی پر کچھ خیال کر مال و دولت کی محبت بھلا دے ایضاً صاف و تیرہ دولہ
 جائیگے گذر رہے بقا بہن مت کرا پھر تو نظر بہ تیرہ میلی خیر یہاں یعنی مفلسی جو۔
 صاف سے مراد یہاں دولت۔ بے بقا جو خیر ہمیشہ نہ رہے۔ مطلب۔ آدمی
 کی دولت اور مفلسی دونوں گذر جاتی ہیں ہرگز ایک حال پر انسان نہیں رہتا۔
 ایضاً دیکھ دنیا میں ہزاروں جانور بد عیش و عشرت میں ہیں بے کسب و ہنر
 کسب حاصل کرنا اور پیشہ۔ ہنر وہ کار گیری جو ماتر سے ہو۔ مطلب۔ اور عرب
 تو نہیں دیکھتی کہ جانوروں کو نہ کوئی پیشہ آتا ہو نہ کوئی ہنر مگر چین سے
 زندگی بسر کرتے ہیں انھیں کچھ دنیا کی فکر نہیں اس طرح ہمیں چین بھی لازم ہے
 ایضاً حمد کرتی ہر خدا کو عند لیب بہ غیب سے وہ رزق پاتی ہر عجیب بہ
 عند لیب بلبل غیب، مقام پر مشدد۔ مطلب۔ بلبل خدا کی تعریف کرتا ہے
 اور رزق غیب سے چارہ پاتا ہے اسے بھی کوئی فن نہیں آتا تو نہیں اگر ہم تم
 خدا کی عبادت کیا کریں تو کبھی تنگ دستی نہو ایضاً بے غم و بے فکر
 و خست نہ پے باز بہ طعمہ کھاتا ہے بلا رنج و نیاز بہ باز ایک شکار سی جانور۔ طعمہ
 شکار سی جانور کا کھانا۔ نیاز بکسر اول حاجت۔ مطلب۔ خدا کی رزاقی دیکھ کہ باز
 باوجود کہ مودعی طائر ہو اسپر بادشاہ لوگ اسکے تابعدار ہیں یعنی شکار گاہ میں
 اپنے پوچھے پر بٹھائے ہوئے پھر کہتے ہیں ایضاً ایسا ہی پتہ سے
 لیکر تا پہل بہ بین عیاں نقد وہ ہو نعم کو کیل بہ پیشہ مجھ۔ پہل نا تھی۔

پیشہ و پیشہ سے یہاں مراد خود و بزرگ۔ عیال بالک و زن و فرزند و متعلقین عیال تہ
 گے دوسرے لام کو دراز یہاں نہ ٹھہرو۔ نعم الوکیل روزی کا ذمہ دار و مطلب۔
 چھوٹے سے بڑے تک سب خدا ہی سے علاقہ رکھتے ہیں اور خدا سب کی روزی کا
 ذمہ دار ہے کوئی تنفس بے رزق نہیں رہنے پاتا ایضاً آدمی کو رزق کا
 اپنے اہل و عیال سے یہ درود و غم و اہل رنج و کج فہمی حماقت۔
 مطلب۔ آدمی کو اگر روزی کی فکر کا رنج ہوتا ہو تو حماقت سے ہوتا ہو اس
 امر کا رنج نہ کرنا چاہیے خدا رازق ہے ایضاً ہر دین و ان نعمت کی ورنہ کیا کمی ہے
 کرنے کی محتاج کو دم میں غنی ہے حق خدا غنی ہے پر دار مالدار یہاں یعنی دوم ہے
 مطلب۔ خدا کے پاس دولت کی کچھ کمی نہیں چاہیے دم بھر میں فقیر کو امیر بنا دے
 پھر انسان کو اپنے حق میں ہمارے ہمارے کرنا بیکار ہے۔ محتاج کو غنی کرنا اشارہ ہے
 عرف لیسر مس تشاکم کے معنی حکو چاہیے خدا غرت دیدے ایضاً
 غم توکل کا ہونا بیخیال و وسوسوں سے جو سب رنج و محن ہے توکل خدا کو
 سوچنا یعنی صبر کرنا بیخیال و وسوسوں سے و الا مراد می معنی نہایت درپڑ ہونا
 اور کھو دینے والا۔ وسوسہ بھکا دینے والا اور فریب شیطانی مراد می معنی
 بے اعتباری۔ محن بکسر اول محنت کی جمع ہے۔ مطلب۔ ہمارے توکل کی بیخیالی
 فقط غم کرتا ہے یعنی غم دینا صبر دلی کو کھوتا ہے اور ساری تکلیفیں بے صبری کی
 وجہ سے ہوتی ہیں ایضاً درون ہو موت کا تیرے رسول ہے پیسہ
 مست منہ اس سے تواریخ و الفضول ہے رسول بھیجا ہوا شخص و قاصد اور وہ
 نبی جیسے کتاب خدا نازل ہوئی ہے وہ بقائد اہل اسلام چارہی شخص ہیں
 داؤد اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد باقی سب نبی کہلاتے ہیں لیکن یہاں یعنی
 قاصد ہے۔ منہ پھیرنا انکار کرنا اور ناپسند کرنا۔ مطلب۔ تیرے حبیب میں

جب کوئی ڈنکر پیدا ہو تو یہ سمجھ کہ موت کا قاصد آیا یعنی موت قریب ہو اور آواز دہ
ہو کہ ہر سان نہوا اگر تو نے روگردانی کی تو کیا ہو سکے گا موت سے بھاگ کر کہاں
بچے گا پیرے صبری ناحق ہو ایضاً ۱۷ زندہ جو شیریں بہان ہو وقت فوت پہ
تلخ تر حقل سے ہوگی اسکی موت بہ فوت مٹنا اور مرنا۔ حقل کی حاسے حلی پر
چاہے کسرہ پڑھو چاہے فتح دونوں درست ہیں کذا فی النیاشۃ اندرین کا
چل ہو کہ بہت سرخ اور خوش رنگ اور نہایت بکڑوا ہوتا ہو تلخ گذرنا
نہایت ناگوار ہونا۔ مطلب۔ جو زندہ آدمی مرتے وقت دنیا سے شیریں
یعنی خوش بہن اُنکو موت نہایت بُری معلوم ہوگی اور دشوار ہوگی لفظ شیریں
و تلخ بہن ہر صنعت تضاد ہو شعر ہر صفحہ ۷۷ دیکھو ایضاً ۱۸ بستر
کی جو بس دشوار نزع ہوگی نفس بہن ہوگا ہوگی دار نزع بہ تن پرست
جو دوسروں کی خبر نہ لے اسکی ہندی پیٹ پالو۔ نزع جان کنی یعنی دھبے کا
وقت۔ نفس نیچرہ اور مفید خانہ۔ دار سولی۔ مطلب۔ تن پرست لوگوں کی
جان بڑی مشکل سے نکلتی ہو اُنکی روح بدن میں ایسی ہو جیسے کوئی مرغ
گر قمار نفس ہو جان کنی کے وقت اُنکو وہ تکلیف ہوگی جیسے کوئی سولی پر
چڑھایا جائے ایضاً ۱۹ جو کہ موٹی ہوتی کھا کر گو سپند ہو ج کرتے ہیں
اسے اہل پسند بہ گو سپند مینڈھا اور بھیڑی۔ اہل پسند وہ لوگ جو کسی چیز کو
پسند کریں۔ مطلب۔ تن پروری کے سبب سے لوگ بلا میں پھنستے بہن جیسے
جو بھیڑی کھا پکیر دیا ہوتی ہو اسکی ذبح کے واسطے لوگ خرید کرتے ہیں
ایضاً ۲۰ اٹا اب آخر موٹی اور عشوہ گر۔ یا وہ کوئی سے ذرا اب در گذر
عشوہ کبیر عین مملہ فریب و ناز۔ یا وہ بیوہ۔ یا وہ گو کی ہندی بکوا اسی ہو
یہ شعر شاعر کا قول ہو۔ اٹا سے مراد بہان شباب ہو۔ مطلب۔ جوانی گذری

ای کھاراب خدا خدا کر خدا کو یاد کرو اہیات باتین مچوڑ۔

صفحہ ۱۹۔ مردوزن کا سن ذرا بھیسے بیان بہ شوق سن کو ہوا سکا سن زمانہ
 بس بجائے شکر ماضی موقوفہ ہو۔ مطلب۔ لوگ ذرا سبایاں شکر مشتاق ہیں کہ وہ
 شاعر مردوزن کی کہانی آگے کیا بیان کرتا ہو ایضاً مردوزن ہیں عقل نفس
 بیجا۔ رات دن ہیں زمین جنگ و ماجرا۔ نفس سکون دوم جان و روح و
 ہستی مطلق تصوف میں صرف روح کو کہتے ہیں اور باعتبار صفت انکی
 تین قسمیں ہیں اول (نفس آمارہ) جو کہ شرعی ممنوع کاموں اور بُری عادتوں
 کی طرف رجوع اور اصرار ہے یہاں اسی سے غرض ہو دوم (نفس توہمہ) جو کہ
 گناہ ہونے پر اپنے کو آپ ملاست کرے ایسی روح پاک لوگوں کی ہوتی ہو
 سوم (نفس مٹکتہ) جو کہ بُری عادتوں سے پاک و صاف ہو اور اطمینان سے
 خدا کو تلاش کرے ایسی روح صلیح اور بنیاد کی ہوتی ہو۔ ماجرا جو چیز جاری ہو چکی ہو
 مجازاً تہہ کہانی حکایات۔ مطلب۔ یہ حکایت کوئی سچی داستان نہیں بلکہ تہہ
 ایک داستان لوگوں کو بھائی تھی نہ کوئی مرد جو نہ کوئی عورت نہ کوئی عرب جو نہ کوئی
 عرب مرد نہ مراد بیان عقل ہو اور زن سے غرض نفس آمارہ عقل نفس میں
 ہمیشہ جھگڑا رہا رہتا ہے جیسا شعر آئندہ میں چو ایضاً زن یہ چاہت ہے کہ
 ہو دے مال و جاہ نہ ثروت ظاہر شیخ و خانقاہ نہ چاہت ہو کساں باہر
 بیان چاہتی ہو لازم نہ۔ ہو دے بھی اب ترک چو منتظر ہو بوسے ہیں سینہ و اخلاص
 خدا رے۔ نہ دے نہ تہہ نہ۔ شلنہ سرداری اور مال کی کثرت۔ شیخ شیخ ابی
 اور معنی بزرگی۔ خانقاہ خانگاہ کا معرب ہو وہ مقام حسان و شاعر
 درویش میاں عبادت کرتے ہیں اور وہ سب سے ملی ہوئی ایک کہ نہ رہی
 بھی ہوتی ہو۔ مطلب۔ زن یعنی نفس آمارہ یہ چاہت ہے کہ نہ

نور محمد
 تصوف
 مٹکتہ

خطا ہر کی سرداری اور بزرگی اور عمدہ عمدہ مکان رہنے کو ملین اور بہت سال و ہستیا
 سہرے نامہ کے ایضاً نفس ہو متمدن کے چارہ جو بہ مال و دولت کی
 کوے چو چو بہ چارہ جو تہذیب کرنے والا۔ کرے ہو کسال باہر اب کرتا ہو بولتے ہیں۔
 یہ شعر گو با پہلے شعر کی تشریح ہو۔ مطلب۔ نفس امارہ عورتوں کی طرح الٹی تہذیب
 کرتا ہو اور مال و دولت کی تلاش میں سرگردان ہو ایضاً عقل کب
 اس فکر سے آگاہ ہو کہ اسکو ہر دم خواہش اشد ہو کہ مطلب عقل سلیم مردوں
 کی طرح یہ و اہیات فکرین نہیں کرتی اور اس سے آگاہ بھی نہیں اگر اسے
 تلاش ہو تو خدا ہی کی تلاش ہو یعنی عاقل آدمی عبادت میں مصروف رہتا ہو
 ایضاً علم باطن کی اگر چاہے مثال ہو۔ رومیون اور چینیون کا سن سے
 حال ہو علم باطن سے مراد یہاں تصوف ہو۔ رومی ملک روم کا رہنے والا چینی ملک
 چین کا۔ ملک روم میں الہی یعنی حلب کا آئینہ مشہور ہو اور چین کی نقاشی معروف۔
 آئینہ سکندری میں خسرو دہلوی نے لکھا ہو کہ سکندر کے زمانے میں چینی
 نقاشوں نے تصویر کشی کا بیڑا اٹھایا اور رومیون نے بھی اپنا کارخانہ جما یا
 دونوں میں تکرار ہو رہی بادشاہ نے دو مکان ایک چینیون کو دیا ایک ہونان
 کہ مان دیکھیں تمہاری استاد یا چینی نقاشوں نے اپنے مکان میں رنگ
 برنگ کے گلیوٹے لال پیلی تصویریں بنائیں کہ گویا سچ ہو وہی رنگ و رشتہ وہی
 ان کے ناک آؤ ہر روم و انون نے تمام در و دیوار کو آئینہ بند کیا جب پادشاہ نے
 چینیون کی صناعت دیکھ کر رومیون کی طرف باگ موڑی تو آئینہ خانے میں قدم
 رکھتے ہی تمام سکندر بنی سکندر نظر آئے وہی نقشہ وہی رنگ وہی نوک وہی
 پلک وہی ہشارہ وہی چھپک آنکھیں دکھاؤ تو آنکھیں دکھائے تھم چڑھاؤ تو
 تھم چڑھائے نہ کوئی نقش تھا نہ کوئی رنگ فقط ساوہ شفاف خدا کی قدرت کا

کارخانہ الغرض یہ حکایت اسی مضمون سے بھری ہو جیسا شاعر کہتا ہے مطلب یہ
 اگر تصوف کی مثال تو چاہتا ہو تو رومی اور چینی نقاشوں کا مجھے خال سن
 ایضاً اپنی نقاشی پر تانا۔ ان اہل چین میں رومیوں کو اپنے غلبے کا یقین نہ
 تازان مغرور۔ غلبہ جیت جانا۔ مطلب۔ چین کے مصور اپنی تصویر کشی پر مغرور
 تھے اور رومیوں کو یقین تھا کہ ہمیں جیتنے کے ایضاً چینی تھے گو فن میں اپنے
 استاد مدد لیک تھا کچھ رومیوں کو از یاد رفتن ہنر۔ استاد یہاں یعنی کامل
 جو جب الف کے ضمیمہ کا اشباع ہو تو موسوت ہوا بعد الف اول لکھنا جائز
 جیسے تریز و تریز و زور نہ غلط۔ از یاد رفتی۔ مطلب۔ اگرچہ چینی تصویر کشی میں
 کامل تھے مگر رومی بہت بڑھ کر حکم بولتے تھے کہ ہمیں چینی زیادہ استاد نہیں۔
 ایضاً اس کے دعویٰ کے شاہ کامران نہ بولا ان دونوں کا کہے امتحان نہ
 سکندراؤں دونوں کا دعویٰ شکر اپنے دل میں سوچا کہ انہیں آزمانا چاہیے
 کامران ہر قسم دور شاہ کامران یہاں ہر دو سکندر تھے جو ایضاً اہل روم اور
 چین پیش شہر پارہ ہر مقدسے تاد کھاوین اپنا مار بہ شہر پارہ دو کار شہر یعنی
 پادشاہ۔ مستعد آواہ۔ کار پیشہ و کار گیری۔ مطلب۔ سکندراؤں کے سامنے رومی
 اور چینی اپنی اپنی کاریگری دکھانے پر آمادہ تھے ایضاً چینیوں نے ایک
 گجٹ بنایا۔ رومیوں کو سامنے لگے دیا۔ مطلب۔ سکندر کے حکم سے
 ایک گجٹ چینیوں کو ملا۔ ایک گھر رومیوں کو ایضاً تھے مقابل دونوں
 جیسے در بدر ہر دو رومی اور چینی لگے کونے ہنر بہ مقابل آئے ساتھ جھڑپا
 مکان اور کوٹھری۔ در بدر ایک کا دروازہ دوسرے کے سامنے۔ مطلب۔
 ان دونوں نقاشوں کے مکان آئے سامنے تھے وہاں دونوں اپنے اپنے
 قتل میں مصروف ہوئے ایضاً چینیوں نے رنگ مانگے بار بار۔

وید یا شہ نے خزانہ پیشیا رہہ مطلب۔ چینی نقاش سکندر سے گھڑی گھڑی تصویر کشی
کے وہ پہلے رنگ مانگتے تھے آخر سکندر نے حسب مطلب بہت سا روپیہ دیدیا کہ لوگالو
ایضاً ۱۲ رنگ کے خاطر خزانہ ہر سحر چینیوں کو دیتا شاہ پرنہرہ خاطر واسطے
ہر سحر روز پرنہرہ مرد کامل۔ مطلب۔ یونین بادشاہ چینیوں کو روز رنگ منگوانے
کے واسطے خزانہ دیتا تھا ایضاً ۱۵ روپیوں نے کچھ کیا نقش اور نہ رنگ۔
دور کرتے تھے فقط چہرے سے رنگ۔ چہرہ اصطلاح نقاشان میں تصویر کا خاکہ
اور بیان مراد ہی معنی آئینہ۔ رنگ وہ کدورت جو سردی سے آئینے یا لوہے وغیرہ
جم جلتے۔ مطلب۔ روحی نقاشوں نے نہ کوئی نقش بنایا نہ کچھ رنگ بھسہ۔
فقط آئینہ بناتے اور صاف کرتے رہے ایضاً ۱۶ ہو گئے مصروف حقیقت میں
فقط یہ سادہ و شفاف گردون کی نطہ مصروف و حیان لگایا ہو شخص حقیقت
کسی جادو کو صاف کرنا۔ گردون گھومنے والی چیز جیسے گاڑی و آسمان مطلب۔
روپیوں نے آئینہ صاف کرنے میں و حیان لگایا اور کھلے ہوئے آسمان کی طرح
اسے صاف کر کے رکھ دیا ایضاً ۱۷ سارے رنگوں کی جو بی رنگی میں راہ۔
رنگ گر جو ابر بی رنگی ہو راہ۔ یہ شعر اشعار ماقبل کا نتیجہ ہو اور بطور تمثیل شاعر نے
بیان کیا۔ مطلب۔ دنیا میں سب رنگ بی رنگی سے پیدا ہو سکتے ہیں یعنی
جہاں کوئی رنگ نہ ہو وہاں جو چاہو سو رنگ تصور کر لو دیکھو بادل میں جو رنگ
ہو وہ آفتاب یا ماہتاب کے باعث سے ہو اور یہ دونوں بی رنگ ہیں
دوسری چیز میں رنگ لاتے ہیں ایضاً ۱۸ ابر کے اندر جو کچھ نور و تاب۔
ہو وہ نور آفتاب و ماہتاب۔ تاب روشنی۔ ماہتاب چاندنی لکھنڈیاں
فارسی دان نے چاند کی جگہ بھی استعمال کر لیا ہو لیکن خالی از تامل
نہیں۔ مطلب۔ ابر ایک سنجار ہو آسمان کچھ رنگ نہیں یہ سہ رخ ہوا

یہ سفیدی اگرچہ تصویر اور پانڈ کے باعث ہے۔ ان دونوں شعروں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا خود کوئی شکل و صورت و رنگ نہیں رکھتا لیکن تمام شکلیں انہی سے نمودار ہوتی ہیں۔

صفحہ ۲۰ کے صدر رنگ کے نقش و نگار بہ رنگیا حیران و شمشہ را ببار بہ رنگ بنا
 بمعنی قسم کے ہیں نگار تصویر۔ حیران و شمشہ۔ دونوں کے معنی جو یک اب اس
 شعر سے شاعر چھوٹی ہوئی داستان چہر بیان کرتا ہے مطلب۔ چینی نقاش تصویریں
 بنا کر خود بھر چک ہو گیا اسی عمدہ بنائی تھیں ایضاً ۱ مسرت ہر اک جام فرشتہ
 ہوا بے طیل شادی کا بجا بار بار بام پیا لہ۔ نہشت خوشی مسرت جام فرشتہ استوار
 یعنی بے اندازہ خوش بیل شادی خوشی کے باطن جیسے بارش وغیرہ میں بجاتے ہیں
 مطلب۔ ہر ایک روی و معنی مناویان کر کے خوش ہوا اور نہایت شادیاں مناویان
 ایضاً ۲ پادشہ بھی دیکر نقش و نگار بہ رنگیا حیران و شمشہ را ببار بہ مطلب۔
 سکندر نے چینوں کی نقاشی دیکر دانت تلے انگلی دہائی۔ اس شعر کا مصرع دوم مکرر
 ہو گیا ہے اس میں کچھ منفاقہ نہیں اپنا ہی مال ہو لیکن سستی تعصیف البتہ ظاہر ہوتی ہے
 ایضاً ۳ دیکر جب پادشہ فارغ ہوا بد رویوں نے بھی دیا پردہ اٹھا بد خاصہ چھٹی
 پاسے والا پادشہ خفت ہے پادشاہ کا پادشہ تخت و شاہ بمعنی حاکم اس صورت میں
 پاسے مودہ سے غلط ہے جب پادشاہ کو بادشاہ بیاسے مودہ پڑھو تو یہ جواب
 البتہ ہو سکتا ہے کہ پادہندی میں لفظ کریم تھا اس واسطے بیاسے مودہ کس
 گذارنی القیاف۔ اس شعر میں ایسا ہے جلی ہے مطلب۔ جب پادشاہ نے
 چینوں سے فراغت پائی تو رویوں کے مان گیا انھوں نے بھی اپنے آئینے
 کھول دیے ایضاً ۴ عکس اس تصویر اس کردار کا بے اسکی دیواروں پر
 سب ظاہر ہوا بے عکس بر غلاف اور وہ پر مجاہدین جو آئینے اور پانی وغیرہ میں

کسی چیز کے مقابلے سے پیدا ہو۔ مگر در کام مطلب چینیوں کے ہنر کی تصویر پر
 ظاہر ہو گئی یعنی در و دیوار سب آئینہ بند دکھائی دیے ایسا تھا صفائی
 میں جس آئینہ سان بہ عکس آکا سب ہوا اس جا عیان ہے آئینہ سان
 مثل آئینہ یعنی شفاف عیان نمودار۔ مطلب۔ دیوار میں چونکہ آئینہ بند
 اور صاف تھیں سکندر کا عکس اُن میں نمودار ہو گیا ایسا تھا وہاں
 جو کچر بیان تھا فوق تر بہ دیکھنے سے خیرہ ہوتی تھی نظ۔ بہ فوق تر بہت یادہ
 خیرہ نظر کا تر مرنا۔ مطلب۔ جو کچر چینیوں کے مان پایا گیا اس سے
 زیادہ رومیوں کے پاس پایا گیا جسکے دیکھنے سے آنکھ کو کچا چوندا آتی تھی
 ایسا تھا صفائی اسکی از بس دلربا بہ دیکھا جسے اسکو میں غش کر گیا
 از بس نہایت۔ دلربا دل لبھانے والی چیز غش کرنا نہایت پسند کرنا اور
 بہت خوش ہونا۔ مطلب۔ آئینوں کی صفائی ایسی عمدہ تھی کہ لوگ دیکھ دیکھ کر
 نہایت خوش ہوئے ایسا رومی و ہی صوفی ہیں اور صافی نظر بہ کھل گیا
 ۔ بجا آئینہ کسب و ہنر بہ و حوض میر جم غائب اب واحد و جمع دونوں حالتوں
 میں لفظ (وہ) ہوتے ہیں۔ صافی نظر پاکباز لوگ۔ صوفی فقر کی اصطلاح
 ہیں اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے دل کو خیالات غیر حق سے پاک و صاف
 رکھے۔ یہ شعر شاعر کا مقولہ ہے۔ مطلب۔ نہ کوئی چینی ہو نہ کوئی رومی چینیوں کا
 مہر مطلب دنیا و دنیا کار اور رومیوں سے میری غرض صوفیان صفا کردار
 چیز ہے ہنر سیکھ سب دنیا و مافیہا کی حقیقت آئینہ ہو گئی ہے ایسا
 فرومان کچر دوس و تدریس سبق بہ اک صفائی سے کھلے ہیں بہطبق بہ
 درس سبق پڑھنا۔ تدریس پڑھانا۔ بہطبق نو آسمان۔ مطلب۔ صوفیوں کو
 کچر سکھانے پڑھانے کی ضرورت نہیں فقط دل کی صفائی سے سب راز آسمانی

اے بے گناہ! اس طرح سے قلب کو صیقل کیا کہ بخل و بغض و حرص و کینہ سب
 گیا۔ بے قلب دل بخل یا وجود عدم نقصان کسی حاجت مند سے کوئی خبر نہ جانا۔ بغض
 و بغم اول کسی عداوت کے باعث سے ہمارا ہمارا حرص باوجود موجودگی چیز کے انسانی
 گرفت کی خواہش کرنا کیونکہ چھی ہوئی دشمنی۔ مطلب۔ صوفیوں نے دل کو ہر قدر
 صاف کیا کہ چاروں چیزیں ان کے پاس نہیں پہنچیں۔ اے بے گناہ! بزرگوار عرش سے
 ہو مرتبہ رہتے ہیں ہر لمحہ نزدیک خدا۔ ہر عرش پرست اور نوان آسمان جسکے اوج
 سوائے ذات خدا کے اور کچھ نہیں۔ مطلب۔ صوفیوں کا درجہ عرش سے بھی زیادہ
 ہے وہ ہر وقت خدا سے وصل ہیں گویا زمین پر رہیں۔ اے بے گناہ! سوچیں رکھتے ہیں
 گویا نام و نشان نہ دیدہ کو انکی خدا کی دیدہ جان بدھ محبت جانا۔ اور اصطلاح صوفیہ
 میں اپنی ذات کو نیست و نابود سمجھنا۔ دیدہ دیکھنا اور جلوہ۔ اس شعر کے قوافی میں
 اعلان نون ہے اور وہ ایسا اصلاً جائز نہیں خواہ کہ میں ہو (اعلان نون) نون کو
 ظاہر کر کے پڑھنا وہ اس وقت جائز ہے جب اس کے ماقبل اضافت یا واد و عاطفہ
 نہ ہو اور اگر ہو تو نون کو غٹھ پڑھنا واجب ہے اگر اس شعر میں نشان کو غٹھ پڑھو
 تو دوسرا قافیہ یعنی (جان) اس سب سے غلط ہو جائیگا۔ لہذا شعر
 مطلب۔ اہل تصوف ہمیشہ مٹے ہوئے رہتے ہیں اگرچہ یہ اسے اپنے نام و نشان
 بھی اپنا بنا لیں جب بھی تو ان کے جلوے کو خدا کا جلوہ سمجھ کر دیکھو وہ فنا فی اللہ ہیں
 اے بے گناہ! ہر خدا کا وہ ایک شمس نور ہے جس سے روشنی ہوا آسمان کا نور ہے
 شمسہ تھوڑا اور ایک بار فدا سدا گنا یہ لفظ بیستم اول اور دہم ان جہی اول۔
 نور وہ ظرف گل یا آہن عین آگ۔ روشن کر کے روٹی پکانے عربی
 میں پشدید نون جو کہا قائل شد و فارا لکن نور قاریون نے بتلایا
 و تحقیق ہر طرح استہمال کیا ہے۔ آسمان کو سبب نور خدا کے نور

بن نون

گرم سے تشبیہ ہو۔ یہاں شمس نور سے مراد آفتاب ہو۔ مطلب۔ جس آفتاب سے تمام
 آسمان قرین روشن ہیں وہ خدا کی قدرت کا ایک ذریعہ نور ہو۔ اشارہ ہو
 طرف اللہ نور السموات والارض کے یعنی خدا آسمان و زمین کا نور ہو۔
 ایضاً کرتے اسکو لگے مذکورہ دیر بہ ہر وہم کو شکل نان و پنیر مذکورہ وہ بابائے
 بالو کے بزرے جو شعاع آفتاب سے چمکتے ہیں اگر معنی کم مقدار کے ہو تو تحقیق رہا
 درست ہے یہاں اس معنی پر عقد و غلط ہو۔ معروف و مجهول کا قافیہ جیسے دیر پڑے
 قافیہ میں جائز اور اردو میں خلاف فصاحت حال لیکن واو معروف و
 مجهول کا قافیہ کسی قدر جائز ہو لگتا قال اعلیٰ مہر سورج۔ مہ مخفف ماہ جائز
 پنیر بکری کے چھوٹے بچے کو دودھ پلا کر سناؤ بچ کر کے معدہ نکال کر بھاڑ کر
 پیا ہوا دودھ نکال لیتے ہیں اُس سے اور دودھ جاتے ہیں وہ بھر کے پختے
 کی طرح سورخ سورخ ہوتا ہو اور رنگ اسکا سفید مائل زبروی یہاں
 نہر کو گردہ نان سے اور ماہ کو پنیر سے تشبیہ ہو۔ مطلب۔ خدا سورج کو فوراً
 ردی کی طرح گول اور چاند کو پنیر کے مثل سفید کر دیتا ہو ایضاً
 کیا اسنے بھر عہد یک آن بد نقل اختر سے پڑ پھر کا خوان بد عرصہ میدان اور
 سجانہ بمعنی مدت۔ آن انداز وقت۔ نقل ہضم اول وہ گزرک جو شتر اب سے
 بعد کھالین اب الایچی دانوں کو بھی کہتے ہیں۔ اختر ستارہ۔ الایچی دانوں سے
 ستاروں کو تشبیہ ہو اور خوان سے آسمان کو مطلب۔ خدا نے آن کی
 آن میں ستارے آسمان پر چکا دیے ایضاً وہ کروڑوں نام کر لکھتے ہیں
 ذائقے میں زبان انسان کے بہ کروڑوں سے مراد یہاں بہت۔ ذائقہ قوت
 ذائقہ سے مراد ہو۔ نعم نعمت کی جمع۔ لذت فرہ۔ مطلب۔ بہت قسم کی نعمتوں کو
 انسان کی قوت ذائقہ میں خدا فرہ دیا کرتا ہو ایضاً کس زبان سے ہوا اسکا

عطر محمد
 معانی شمس نور
 عطر محمد

شکر ادب شہنشین کیا کیا اُن نے کہیں پیدا ہوا طلب۔ آدمی ایسی زبان کہاں سے
 مانے جو کہ اکا شکر ادب کے آئے بڑی بڑی تہنیں پیدا کی ہیں۔ اُن نے محاورہ
 شکر ادب سے بولتے ہیں۔

صفحہ ۲۱۔ میوے بہن باغ بہن زمانے کے بہت واسطے کھانے اور کھلانے کے بہت
 میوے جو پھل بے پکانے کھایا جائے زمانے کی ایسی بہت کثرت آتا ہے۔ طلب بہت
 بہت میوے باغ میں اس واسطے پیدا کیے ہیں کہ لوگ انہیں کھائیں اور دوسرے دن کو
 باتیں ایضاً فضل سے اسکے پھر نہیں چوکی بہت ایک وہ کیا کرے جو ہم ہوں
 دنی بہ فضل بزرگی و عنایت۔ دنی مکینہ و کنجوس۔ طلب۔ خدا کی عنایت
 سے ہم لوگوں کو کچھ کی نہیں جو اگر ہم ہی کنجوس ہوں تو خدا کی کیا خطا ہو۔ یہ شعر
 اگر نیک کا جو اگر نیک نظم بہن وہ مقام جہاں سے شاعر ایک مطلب سے دوسرا
 بیان کرتے گئے مگر اس خوبصورتی سے کہ پہلے باتوں کا سلسلہ ٹہرتے پاس
 اور دوسری باتیں شروع ہو جائیں جیسے ایک شاعر باغ اور برابر ہوا کی
 کیفیت بیان کرتے کرتے سلیمان شاہ بادشاہ کی تعریف کرنے لگا۔ اور
 سرور و خداوند بہار باد و محکوم سلیمان زمین بہ گریز کو مخلص بھی کہتے ہیں اور
 یہ مقامات قصیدہ میں ایک نہایت نازک مقام ہیں ایضاً سنو یا رو کر ہوں
 ہوں میں اک نقل بہ جب کو باد کرے نہ ہرگز عقل بہ کروں ہوں صیف و واحد گم
 حال اس مقام پر اب کرتا ہوں بولتے ہیں۔ باد و رقیقین۔ مطلب۔ امی بار و
 میں ایک نقل بیان کرتا ہوں جو خلافت محل ہو مصرع دوم سے شاعر کو تخیل
 کی جو بہن کمال اغراق منظر جو ایضاً اتفاقاً اک آشنا میرے ہوئے تھے
 ایک عمدہ کے ڈیرے بہ اتفاقاً ناگاہ۔ آشنا تیرا کہ دو دوست۔ یہاں
 پہنچی دوم ہو۔ عمدہ سے مراد یہاں ایسے ڈیرہ اب اصطلاح میں خیمے کو کہتے ہیں۔

اور تو ام گھر کے معنی پر بھی استہمال کر گئے ہیں۔ مطلب۔ وہ نقل یہ کہ انفاقا میرے
ایک دوست ایک امیر کے مکان پر گئے ایضاً جو ہیں وارو ہوسے وہ ان ناگاہ
اٹھا چاروں طرف سے ابرسیاہ بد وارو اترنے والا اور پوچھنے والا۔ اور سیاہ کا لا
بادل یہ اکثر خالی نہیں جاتا مگر وہ پرستار ہو۔ مطلب۔ او سر وہ صاحب و مان ہو چکے
اور مگر گھوڑ گھٹا اٹھی ایضاً اُنکے ہوتے جو ابر گیسہ آیا بد صاحب خانہ سخت
گھیر آیا بد صاحب خانہ گھر کا مالک اکثر یہ لفظ ایک اضافت آتا ہے بلکہ یہ افصح ہے
سخت نہایت۔ مطلب جب امیر نے دیکھا کہ اُنکے آتے ہی گھٹا اٹھی ہو تو
نہایت ہی پریشان ہو گیا اور گھیر گیا یعنی اب یہ صاحب اپنے گھر لیٹ کر نیکو
جائینگے بڑا غضب ہو اُمحے کھانا کھانا پڑا ایضاً نہ خبر ہو پھی اُنکی نو
احوال بدیشہ تھے ہی کیا یہ اُنسے سوال بد خبر ہو چھنا خیریت فرج دریافت کرنی
ہو چھنا بے نون اول یعنی پرسیدن اور پوچھنا بنون و و او مجول پاک و صاف
کردن۔ بیٹھتے ہی محاورہ معنی فوراً اور کبھی یہاں پر چھوٹے ہی بولتے ہیں مطلب
اپنے صرف سے ایسا گھیر آیا کہ نہ میرے دوست کی خبر ہو چھی نہ خیریت فوراً
یہ پوچھا ایضاً کچھ ہوا پر بھی تم رکھو ہو نگاہ بد گھونگری ٹھو کچھ بھی ہو چہرہ بد
نگاہ رکھنا محافطت کرنا اور دیکھنا۔ گھونگری فرہنگ دین دیکھو قصبات کے
کسان اُسے گھو کی بولتے ہیں۔ پٹو بانات کی ایک پاٹ کی چادر شاید اسکی اصل
(اک پٹو) تھی اس سے جاڑے او منہر ہونند کا بچاؤ ہوتا ہے۔ مطلب۔ کیون صاحب
تم کچھ ہو کا رنگ بھی دیکھتے ہو کیسا بادل گھرا ہے کوئی چیز پانی کے بچاؤ کی بھی ساتھ
لائے ہو۔ اس کہنے سے خیل کی یہ فرض تھی کہ ٹکولٹ جانا پڑیگا ایضاً
بوں یہ شہر نہ تھا مجھے معلوم ہے وہ نہ لاتا مین ساتھ اسی ٹکڑوم بد ٹکڑوم جبکی خدمت
کرین خطاب دین اب بجاے جناب کے لگتے ہیں۔ مطلب۔ میرے دوست نے

جواب دیا اور جناب حبیب دین مکان سے چلا تو طلع صاف تھا مجھے کیا معلوم تھا کہ شمع پڑنے لگے گا ورنہ کوئی پتہ بارانی وغیرہ ضرور ملتا تا ایضاً جب مجھے وہ اتنے زور سے ٹپکا سو جی یہ بات اسکی تین دوہین ۴۰ رفر بار یک بات اور اشارہ و کنا یہ تین غلط تین روزن یقین محاورہ قدیم صحیح - دوہین بدو و او غلط وہین بروزن چین بیک دا و صحیح - بات سو جی یا خالی سو جی - خیال دین آگئی - مطلب - رگھو نگر می پو کچھ ساتھ ہوا جب اس کنا نے کو بھی میرے دوست نہ سمجھے تو اس بخیل امیر کے ذہن میں ایک اور بات گھٹی جو آئندہ شعر میں ہو ایضاً جو لگی ہوئے قطرہ افشانی لا رکھی آگے آگے بارانی بد قطرہ افشانی تھوڑی تھوڑی بوندیں پڑنا - بارانی وہ کنبل جو برسات میں اڑتے ہیں مطلب - جب کچھ بوندیں پڑنے لگیں تو اس بخیل نے ایک بارانی میرے دوست کے آگے لا کر رکھ دی - اس حرکت سے اسکا یہ مطلب کہ لے یاد اور حکم چلا جا اور بہت باتیں و دواع کی کین ایضاً پھر لگے کہ یہ بھی اپنے نصیب بد آوے مدت کے بعد اپنا حبیب بد اپنے نصیب یہ محاورہ اکثر مجبوری کی حالت میں بولتے ہیں حبیب دوست - مطلب - پھر امیر صاحب کہنے لگے کہ ہاں یہ بھی اپنی قیمت یا رب مدت کے بعد تو دوست سے ملاقات ہو اور تقدیر سے وہ بات ہو جو شعر آئندہ میں ہو ایضاً اور ہنہ آسمان برساتے بد بیگتا اپنے گھر کو وہ جانے بد مطلب - ایک مدت کے بعد تو ملاقات ہو اور پھر پانی بر سے بڑا غصہ ہو کہ دوست بیگتا ہو اپنے گھر واپس جانے ایضاً یہ تو سادے غریب کیا جانیں بد اس فرقہ کو کہ چنانچہ بد ساوہ بیوقوف اور وہ شخص کو کچھ غریب نہ آتا ہو - غریب محاورہ جاتے نیک بخت - فرقہ بیکار زور ہو اور معروف اسکا مادہ ہو جسکے معنی کر - یہ شعر سودا کا مقولہ ہو - مطلب - یہ بیچارے سادہ مزاج چالیں کیا جانیں اس بیکار کو اپنی سادگی کے سبب سے

راستباز اور دروس جانتے تھے پھر اسکا فریب کیونکر پہچان سکتے۔ کیونکہ اس محل پر غلط اب آئین جگہ کیونکہ بولتے ہیں ایضاً ۱۵ ہوتے یہ سادگی سے کیا ہو ضرور بھینگتا جاؤنگا میں اتنی دور بہ جاؤنگا یہاں بھی تہہ استقبال بے محل بھیضہ مضارع بہتر تھا یعنی جاؤن مطلب۔ میرے دوست اپنی راستبازی سے بول اُٹھے کہ اے صاحب بھلا یہ بھی کوئی موقع ہو کہ میں بھینگتا ہوا گھسہ کو جاؤن ایسی کون ضرورت وہاں الگی ہو استغفر اللہ ایضاً ۱۶ رکھے خالق سلامت آپ کی ذات نہ کھلے گا تو میں رہونگار ات بد خالق مراد خدا سے ہو۔ رات کے بعد حرف (کو) مقدر ہو شعر ۱۶ صفحہ ۲۱ دیکھو۔ خدا آپ کی ذات کو سلامت رکھے یہ جملہ خوشاند کے محل پر استعمال ہوتا ہو مطلب۔ خدا آپ کے دم کو دنیا میں تندرست رکھے اگر دینہ نہ کھلے گا تو میں آج کی رات آپ ہی کے ہاں رہ جاؤنگا یہ میرا ہی گھر ہو پھر کیا حکمت ایضاً ۱۷ سخن جوہن پہونچا اسکے کان بد لگی اُٹھی وہیں نکلتے جان بد کان پہونچنا سنائی دینا محاورہ قدیم اب کان پڑنا بولتے ہیں اصل یہ ہو کہ ان دونوں محاوروں میں کان کے بعد حرف (میں) علامت ظرف مقدر ہو۔ جان نکلتا محاورہ نہایت صدمہ ہونا مطلب۔ حیثیت اُس بخیل نے میرے دوست کے منہ سے سنا کہ میں شکو آپ ہی کے ہاں رہونگا تو نہایت صدمہ ہونے لگا یعنی بہت ہچا گھیرنے لگا کہ اب میرا کھانا مفت میں خرچ ہوا ایضاً ۱۸ سنتے ہی اسکے یوں ہوا مضطرب اپنے بیگانے کی رہی نہ خبر بد مضطرب قرار۔ اپنے بیگانے کی خبر نہ رہنا بالکل پس ہو جانا مطلب۔ میرے دوست کا کلام سنتے ہی وہ کج خوش امیر اسقدر بقرار ہو گیا کہ اُسپر ہوشی طاری ہوئی ایضاً ۱۹ جسکے منہ کی طرف کرے تھا نگاہ بد یہی کہتا تھا اُس سے بھر کر آہ بد کرے تھا لگساں باہر اب کرتا تھا بولتے ہیں مطلب۔ وہ بخیل اپنی مصل میں جسکی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا تھا بس ٹھنڈی سانسین بھر کر آتے

ستوجہ کر کے یہی کہتا جو شعر آئیدہ میں ہے۔

صفحہ ۲۲۔ کیون بیان ابرہہ ہر چہا یا بدہ حرف رہے کا در بیان آ یا بدہ میان ہنہ ہی ہن
 بجائے مالک کے آتا جو اوجہ بھی بجائے صاحب کے اور کبھی خرد کو بھی اس نقطہ خطاب
 کرتے ہن۔ حرف در بیان آتا کسی چیز کا ذکر ہونا۔ بیان و در بیان بدہ تہا بدہ معرفت ہر شعر ا
 صفحہ ۲۲۔ دیکھو۔ مطلب۔ کیون صاحب بدلی ایسی آئند آئی کہ مان کی زبان سے یہ بات
 نکلی کہ میں یہاں رہ رہا ہوں چہ چیز پر غضب ہوا ایسا۔ مطلب برنی تہ نہویون
 حال بدہ باد لون سے جو اسکا تھا احوال بدہ مضطرب تعمیر ہنے والا اور تہا بدہ والا۔ برنی کبھی
 مطلب نہ جتنا سچائی کرنے کے خوف سے یا سچائی لرخت آوی نہ گیرائے اور تہا تہا پے آتا
 باولی مگر نے اور دوت کے رہنے اور صرفہ کے ڈر سے وہ بخیل بقرار ہوا تھا احوال
 حال کی جمع ہوا ایسا کہ کبھی کہتا تھا یا۔ وتیل جلاؤ بدہ کبھی کہتا تھا شیخ ڈونڈو
 تہا بدہ کبھی مٹا ورہ نہ یم دہی اب کبھی بولتے ہن۔ تیل جلاؤ اور شیخ ڈونڈو تہا
 پانی کھلنے کے تو کہ ہن ٹہنگ دیکھو۔ جلاؤ اور بناؤ میں ایسا علی ہر شعر صفحہ ۲۲
 دیکھو کیونکہ بن و جل صیغہ امر یا معنی الف ظہن۔ مطلب۔ وہ کنجوس امیر ترنہ
 کھلنے کے واسطے کبھی کوئی ٹوٹکا کرنا کبھی کوئی ٹوٹکا ایسا گاہ بولے تھا دیکھو
 ۱۔ بدہ آوے جو آسمان کہیں سے نظر بدہ بولے تھا دیکھو آوے ہر سب گساں
 باہر بولتا تھا دیکھنا آتا ہر جائز۔ اوپر دیکھنے سے مراد ابر دیکھنا۔ مطلب۔ کبھی وہ
 کنجوس کہتا تھا کہ مان اوی صاحبو ذرا اوپر خیال کر کے دیکھنا تو کہیں سے
 آسمان کھلا بھی ہر با سب باول ہی باول ہوا ایسا گاہ بولے تھا
 مہر ہو چو پریدہ کیسی چہ جائے اپنے گھر میں عید بدہ یاد نما یاں وطن ہر نہ عید
 ۲۰۔ حانا تھا ورہ نہایت خوشی ہونا یہ محاورہ اکثر لفظ گھر کے ساتھ آتا ہر بیٹے
 سحر کے زندہ ان کے بھی گھر میں عید ہو جائے بدہ مطلب۔ کبھی کہتا کہ اگر

تسقوط با صلی

صوبہ نکل آئے تو یا اللہ عجیبو کیسی خوشی ہو کہ امانا نا۔ بوسے تھا اسکا ذکر اور پورا فیض
 ناگہ بولا ہی ایک یون فی الفور بہ کچھ نظر آئے ہی جو کہ غور بہ ناگاہ کا مختف لفظ ناگہ ہی
 اسکی (باسے ہو زلفوظی اور اصلی ہی) اسکا گراو میتا ہرگز جائز نہیں جیسا اس میں
 میں ہی یعنی قطع میں ناگہ کے مقام پر فقط ناگہ انفتح کافت فارسی رہ جاتا ہی
 ایسی ہی اعداد کی باسے ہو زبھی اصلی ہوتی ہی اسکا سقوط بھی ناجائز جیسے پانزویہ
 ہندہ وغیرہ عرفی نے اس ہے کو گرایا ہی اور اہل تذکرہ نے اسپر امتہ ض
 جمایا ہی ہے پیش عرفی مدہ از دست عثمان کین استاد بہ خوشی را ا بلہ
 نمود دست وے ابلہ نیست بہ ابلہ کی باسے ہو ز اصلی ہی اور جو باسے ہو ز کہ تاے
 قرشت کے بدلے میں ہو وہ اصلی نہیں اسکا تلفظ و سقوط دونوں جائز جیسے
 سے تو بہ زکوہ دم و آمد بہار بہ ساتی تو بہ شکم آرزو ست بہ بولانے کے بعد ہی
 حروف تخصیص ہی اسکی یاے تھانی معروف پڑھو فی الفور ضبط میٹ مطلب
 ایک شخص یکا یک بول ہی اٹھا کہ ہاں کچھ آسمان نظر آئے لگا بادل کھل چلا۔
 ایضاً کہان نے یہ سچ ہی میر بہ جان بہ اے مین تیری زبان کے قربان بہ
 میری جان مخاطب کی نسبت پیار کا کلمہ ہی۔ اے کے بعد لفظ شخص مقدر ہی۔
 مین تیری زبان کے قربان کلمہ خوش آمد ہی۔ اُن کے قدیم مساورہ اب اُس نے
 بولتے ہیں مطلب بخیل نے اُس خوشخبری دینے واسے کہاکہ تو نے کیا بہ بات
 سچ کہی کہ طلع صاف ہو گیا ایضاً ایک پرنلے جب لگے بنے بہ
 تب تو چھینچھلا کے یون لگا کہنے بہ پرنلے کی فارسی ناودان اور عربی مینر اب ہی
 مطلب بخیل پانی تھنے کی امید سے خوش تھا لیکن جب اُس نے دیکھا کہ پرنلے
 بتے ہیں تو بچ و تاب کھا کر پانی کی طرف مخاطب ہو کر وہ کہنے لگا جو شہر آئندہ
 میں ہی ایضاً کیا بہ ستا ہی یون برس کجنت بہ کوہ سے ڈوب جائیں

لیکے درخت کو پہاڑ بطلب۔ اگر کوئی نخت ابر یون ذرا اور کیا ہوتا ہے اس طرح
 برس کے پہاڑ کی چوٹی سے لیکر درخت تک سب بلند دست چیزیں بوب جائیں۔
 ایضاً نہ رہے غرب نہ رہے اب شرق یہ چاہیے ہو تمام عالم غرق ہو غرب۔
 پچھم شرقی پورب۔ فرق ڈوبنا۔ بطلب پچھم سے پورب تک دنیا میں پانی ہی
 پانی دکھائی دے یعنی طوفان آجائے ایسا برسنا بہتر ہو ایضاً لیکے ماہی
 سے اور تا محتاب یہ کاش ہو جائے ایک قطرہ آب ماہی پھلی۔ محتاب چاہیے
 اور فارسی و انان ہند چاند کے معنی پر بھی لاتے ہیں جیسا اس شعر میں ہے یہ
 غلط العام ہن غلط العوم نہیں پھلی سے چاند تک کل عالم مراد ہے فرہنگ دیکھو
 کاش کلمہ متنا۔ قطرہ پھلی ہوئی چیز اگر اس نل پر عالم ہوتا تو خوب تھا۔ مطلب۔
 پاتال سے آکاش تک پانی ہی پانی ہو جائے تو خوب ہو نہایت سچ و تاب
 کھا کر بخیل یہ بد دعا ہیں وہ رہا ہو ایضاً الغرض اپنی سی وہ تو کہ گزرا وہ
 ہو گئی رات اور نہ کھلا۔ اپنی کے بعد اسی) حرف تشبیہ ہے۔ اپنی سی کر گزرتا
 اپنی عقل کے موافق انتہا کی تدبیر میں کر چکنا۔ مطلب۔ الغرض وہ بخیل اپنی
 عقل کے موافق تدبیر میں کر چکا لیکن پانی نہ کھلا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔
 ایضاً آخر الامر کے دل کو گرفت نہ گئے لاگا کہ سنگ آمد نخت بدہ آخر الامر
 انجام کار اور انتہا کو۔ گرفت مضبوط۔ لاگا بجاے لگا گتواری بولی اور ہونا جائز
 سنگ آمد نخت آمد یہ مثل نہایت بے بسی و ناچار ہی ہیں (جب کوئی امر بدست
 کرنا پڑے) اسوقت بہتے ہیں۔ مطلب۔ انجام کار وہ بخیل دل کو نخت کر کے
 کہتے لگا کہ خیر ناچار ہی ہر آفت جو آت پڑی ہو برداشت کر دوں گا۔
 ایضاً کر چکا اپنی چہ اصول و فروع یہ کیا ممان سے اختلاف شروع ہو گیا
 مع اصل کی معنی جڑ۔ ذریعہ مع فرع معنی ذوالی۔ اصول و فروع اس محل سے

نمبر ہر دو کا بیان و بحث - اختلاط میل کی باتیں کرنا - مطلب - وہ کنجوس جب
 ۳۱ طرح کے سوپ و پکار کر چکا اور سوچا کہ پانی نہ ٹھکے گا اسوقت مہمان کی اوصاف
 کرنے لگا اور گفتگو شروع کی ایضاً پر نہ تھا یہ کچھ اور ذکر و سخن میں وہ ان
 بنیر از حدیث زرغباء بنیر سواسے حدیث قول و کلام پیغمبر - زرغباء یہ ٹکڑا ہوا
 زرغباء تیرہ جہا کا پیغمبر کی حدیث ہے کہ دیر دیر کر کے کہیں آیا جایا کر و تا محبت
 بڑے مطلب - سواسے اسکے بخیل کچھ اور ذکر نہ کرتا تھا کہ جلد جلد آنے میں
 محبت نہیں رہتی ایضاً وقت آیا جب اسکے کھانے کا بدتر تکب ہو کے
 اس بہانے کا بدتر تکب سوار کرنے والا اور کسی کام کا شروع کرنے والا
 یہاں یعنی دوم ہے مطلب - جب اس کنجوس کے کھانے کا وقت آیا تو
 ایک بہانہ سوچ کر وہ کہنے لگا جو شعر آئندہ میں ہے ایضاً لگا کہ کوئی
 ہے حاضر ہے بولا اسوقت ڈیوڑھی کا ناظر ڈیوڑھی دروازے کا مکان
 کہ وہ ڈیوڑھی کو ٹھہری کے برابر ہوتا ہے تاکہ سبب خمیدگی مکان کے پر وہ رہے
 اسے دیہات میں بڑو ٹھکتے ہیں اہل شہر ڈیوڑھی کو بچاے سر کا بھی اتار
 کرتے ہیں یہاں مراد در دولت سے ہے - ناظر ایسے دن کی ڈیوڑھی پر
 خواجہ سرا ملازم رہتے ہیں اور وہ اندر باہر سب کام کیا کرتے ہیں - اسنے
 پر وہ نہیں ہوتا - مطلب - بخیل نے پکارا کہ کوئی حاضر ہے اسکے جواب میں
 جواب ناظر نے کہا کہ کیا حکم ہے ناظر کو میان بھی بولتے ہیں ایضاً کہ
 اس سے کہ بھر کے آفتابا بد محل کی حاضر و بدین رہ گواہ آفتابہ بقصر است
 اول یہاں غلط فہم ہوا ہوا اول میں الف مدودہ چاہیے یعنی آفتابہ بروزن
 نام پایا وہ لوٹا چھین ٹوٹتی ہو کیونکہ آفتابہ بین ہائے مخفی نسبتی ہے یعنی
 آفتاب کے مثل آگے جلا محی کو آفتابہ کہتے تھے اور وہ بھلا آفتاب

گول ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی رہی۔ محل بسکون ثانی یہاں غلط ہو محل تختین صحیح
 مراد گھر سے ہو۔ مطلب۔ اس شعر میں بخیل نے پاخانے کا بہانہ کر کے لوٹنا جھوٹا پیش
 رکھوایا اگرچہ اسے احتیاج نہ تھی۔ مطلب۔ یہ کہ یونہی چھٹکار دیا جاؤں
 ایضاً فرض اُسکے چلائے جب وہاں سے نہ گئے گیس کا کان میں یہ بہانہ ہے۔
 کان میں کہنا راز پوشی کرنے سے مراد ہے یہ بخیل نے اس واسطے کیا کہ کہیں کوئی
 دوسرا آدمی کھانے میں شہرکت کی نیت نہ کرے پھر یک نشہ دو شد کا
 معاملہ ہو جائے اسی لیے ٹھیکے کہا کہ دوسرا نہ بنے۔ مطلب۔ جب بخیل صاحب
 پاخانے کے بہانے سے اُٹھ چلے تو مہمان سے وہ بات چیکے سے کہ گئے جو شعر
 آئندہ میں ہو۔

صفحہ ۳۴۔ چاہو جو کچھ کہ اب تناول کو بد کہد و بلوا کے تم بکاؤں کو نہ تناول بغیر داو
 نوالہ کرنا یعنی کھانا۔ بکاؤں بابے موحده پراور و او پر ضمہ دار و غدا و چرخا نہ بیکر ہا غم
 میں بے اور و او پر فتحہ بتایا جو اس صورت سے اس شعر میں عجیب اقوال اور اقوال نہاد
 کا چمک جانا اور صطلاح میں ردی کے ماقبل و اسے حروف کی حرکتوں میں باہم
 اختلاف کر دینا اور یہ خطائے فاضل ہو جسے لازم و ماتم یا انجم و آدم یا بیل و
 ول۔ مطلب۔ جو کچھ کھانا کھائے کو جی چاہے تم دار و غدا و چرخا نہ بیکر ہا غم
 ایضاً اسخون نے اس کے موجب ارشاد و ہ کی بکاؤں کے تئیں وہیں فریاد
 موجب عیب و موافق۔ ارشاد و حکم تئیں یہاں بھی غلط و غلط ہو۔ فریاد و شور
 مچانا۔ مطلب۔ مہمان صاحب خانہ کے حکم کے موافق بکاؤں بکاؤں کر کے خوب
 چلایا ایضاً آیا بعد از نماز و سیر ہا رہ اسخون نے پوچھا کچھ ہو اب طیارہ
 صاحب زشتی عیب ناک کی خوشامد بھی تو کہ ایک عیب ہو لہذا تاویل بجا سے
 خوشامد تھا۔ یہ سارے مطلب۔ صاحب ہا اس نے شہرہ خوشامد کا لکھا۔

تو دیکھا دل آپا جان نے پوچھا کہ کچھ کھانا طیار ہو اسنے وہ جواب دیا جو شعر آئندہ میں
 ہو ایضاً بولا طیار تو نہیں ہو کچھ نہ جٹاؤن ڈھونڈھون اگر کہیں ہو کچھ نہ
 اس شعر کو شعر مابعد کے پہلے ٹکڑے سے ملا لو تو معنی شعر حاصل ہوں یہ بھی ایک
 قسم کی تفسیر میں ہو شعر ۱۱ صفحہ ۸۷ دیکھو ایضاً تو تو لاتا ہوں آپ کی خاطر نہ
 ورنہ کھا ڈیجے میں ہوں حاضر نہ خاطر واسطے مطلب - دوا شکار کا - بکا دل بولا
 کچھ کھانا طیار نہیں اچھا اب جاؤن اور ڈھونڈھون اگر کہیں کچھ بچا سچا یا
 پڑا ہو تو آپ کے واسطے لے آتا ہوں اور اگر کچھ نہ ملا تو مجھ ہی کو کھا لینا
 میں موجود ہوں مجھے کھا لو یہ کلہ نہایت ننگی میں بولتے ہیں ایضاً
 دیکھ حال غروب شمس ذرا نہ بین ہزاروں منافع احرار انا نہ غروب ڈوب جانا
 شمس سورج - منافع جمع نفع بمعنی فائدہ مطلب - سورج کے ڈوبنے کا ڈرا
 حال اُسٹو اچھن ہزاروں طرح کے فائدے ہیں جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً
 بے غروب آفتاب اگر ہوتا نہ رخ لوگوں کو بیشتر ہوتا - رنج تکلیف بیشتر بہت
 زیادہ مطلب - اگر سورج نہ ڈوبتا اور ہمیشہ دھوپ بنی رہتی تو لوگوں کو
 نہایت ہی تکلیف ہوتی جیسے آئندہ بیان ہو ایضاً عیش و راحت کے
 بین سبھی محتاج نہ استراحت کے ہیں سبھی محتاج بہ راحت پائون کا تلو اور
 اور ماتہ کی شیشی اور آسائش یہاں یعنی اخیر ہو - استراحت راحت طلب ہونا
 مرادی تھی آرام کرنا اور لیٹ رہنا مطلب - ہمیشہ سورج نہ رہنے سے یہ بھی
 فائدہ ہو کہ دنیا میں لوگوں کو آرام اور دم لیجے اور سو رہنے کی حاجت بیشک
 ہوتا کہ وہ ہو جو شعر آئندہ میں ہو ایضاً نکلیں تا ماندگی سے اُنکے
 بدن نہ پائیں قوت جو اس مردوزن نہ ماندگی بیماری اور تحلیل روح
 ماتہ کی جمع اور وہ ایک قوت کا نام ہو جو بدن کے ظاہر و باطن کو محسوس

خارج

کرتی جو اس دس قسم کے ہیں پانچ ظاہری اور پانچ باطنی۔ جو اس قسم
 ظاہری ۱۔ اٹوں قوت باہر دیکھنے کی طاقت۔ اسکی جگہ آنکھ ہو تو قوت سامعہ
 سننے کی طاقت۔ اسکا مقام کان پر موقوف قوت شامہ سونگنے کی قوت۔ اسکا کھر
 ناک پر چھ قوت ذائقہ کی طاقت۔ اسکی جگہ زبان پر چھ قوت لاسہ
 چھو جانے کی قوت وہ خاص ہر انگشتان اور عام تمام جلد بدن میں ہوتی ہے
 اور یہی اسکا مقام جو اس قسم باطنی ۱۔ اول حس مشترکہ جو بات جو اس
 قسم ظاہری میں گٹھ جہانی ہو وہ نہیں قبول کر لیتا ہر ڈوم خیال۔ وہ
 جو جو اس قسم ظاہری کی قوتوں کو سٹ جاسکے بعد ہی نگاہ رکھتا ہو ملام
 وہم وہ قوت۔ کہ دیکھی ہے دیکھی جموٹی بھی ظاہری باطنی سب باتوں کو
 قبول کرے چہاں حافظہ وہ جس کو اس قسم ظاہری اور چاروں حواس
 باطنی کی قوت میں سے جو کچھ اسکو پہونچے اسے نگاہ رکھنے چھٹم مقصد۔ اسکا
 کام یہ ہو کہ بعض حواس ظاہری اور بعض حواس باطنی کو مرکب کر دیتا ہو
 اور ملا دیتا ہو بدن وہ چیز جو تندرست چھوٹی جاسکے۔ مطلب۔ استراحت سے
 وہ فائدہ ہو کہ حیوان کی ماندگی جاتی رہے اور زن و مرد کے دتلون حواس کو
 تروتازہ کر دے ایضاً قوت باضمہ قیام کرے۔ اور فکر مفہم طعام شام
 کرے۔ قوت باضمہ وہ قوت جو معدے میں کھانے کو کھلا دے ہضم معدے
 میں کھانا کھانا۔ طعام شام رات کا کھانا اسکی عربی عشا بفتح عین محلہ جو۔
 مطلب۔ استراحت کا نتیجہ ایک یہ بھی ہو کہ قوت باضمہ بخوبی پیدا ہونے ہو اور
 حالت خواب و استراحت میں رات کا کھانا بخوبی ہضم ہوتا رہے اور صبح کو کھانے
 کی گرانی ظاہر نہ ہو۔ تم نہیں دیکھتے کہ اگر کھانا کھا کر رات کو زیادہ جاگہ تو صبح کو
 نہایت گرانی ہوتی ہے ایضاً باضمہ میں ہو قوت زراہ۔ یہ پونچھ شب کی غذا اسو

خارج

مختصر نصیب پس سستی و بجا از بطنی خرابی۔ اعضا صحت مند بدن کے حصے۔ مطلب۔
 رات کے گنبد رہنے سے پیشقت ہو کہ باضمہ خراب نہیں ہوتا یعنی بد بطنی نہیں
 ہوتی اور جس جس عضو کو غذا پہنچتی ہو آنتوں کے وسیلے سے پہنچ جاتی ہو
 ایضاً ۱۲ دن ہمیشہ اگر ماکرنا نہ ٹھنکے تو آدمی کیا کرتا؟ مطلب۔ اگر سورج
 کسی وقت نہ چھپتا تو لوگ مختلف فردوری کرنے سے باز نہ رہتے کیونکہ دنیا میں پریا
 بہت ہیں جیسا آئندہ مذکور ہو۔ ظاہر ہو کہ دن خدا نے تلاش معاش کے واسطے
 بنایا جو یہ تبلیغ و تبصیر کا الہامی حکم تھا یعنی دن بننے واسطے پیدا کیا جو کہ لوگ
 تلاش معاش کریں ایضاً ۱۳ حص سے راتیں ٹھلا دیتے۔ جسم کو
 آدمی ٹھلا دیتے۔ ٹھکانا لاغر و نحیف کر دینا۔ مطلب۔ جو ہیں لوگ استقدر
 محنت و مشقت کرتے کہ نہایت ناقوان و زار ہو جاتے اور ہرگز چین نہ لیتے
 کیونکہ اسکی وجہ آئندہ شعر میں ہو ایضاً ۱۴ کہ بلاشبہ لوگ ہیں اکثر پستند
 مال جمع کرنے پر بہ بلاشبہ (لا) یعنی نہیں شبہ گمان و شک بلاشبہ یقیناً
 و بیشک۔ اکثر یعنی بہت اصطلاحاً وہ زیادتی اور بہتات جو کبھی کبھی ہو۔
 یہ شعر اپنے ماقبل کا بیان جو اسکے آغاز پر کاف بیانہ ہو یعنی کیونکہ مطلب۔
 لوگ اپنی رحمت کو ترک کر دیتے کیونکہ ہم یقیناً خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے
 لوگ کبشہ اسی بات پر تعین ہیں کہ یہ طرح مال ہمارے پاس اکٹھا
 ہو جائے ایضاً ۱۵ رات کی تیرگی نہ آتی اگر بد محنتوں سے نہ باز رہتے
 بشر بہ تیرگی اندھیاری۔ باز رہنا موقوف رکھنا اور تامل کرنا۔ شبہ آدمی۔
 مطلب۔ رات کی تاریکی کے باعث بہت چیزیں دکھائی نہیں دیتیں اسی سبب
 اکثر کام رات کو بخوبی نہیں ہو سکتے پس اگر رات کی اندھیاری نہ آتی اور
 سورج کی روشنی رہتی تو انسان محنت فردوری میں کبھی تامل نہ کرتا اور صراحتاً

است و ہم نہ لیتے دیتی ایضاً متصل ایسے کام کرتے حریف بہ کام اپنے تمام کرتے
 حریف بہ متصل بڑا پڑا اسکی ہندی لگانا رہی۔ کام تمام کرنا مار ڈالنا حریف میں
 کرنے والا وہ شخص جو باوجود موجودگی چیز اس شے کی کثرت کی خواہش رکھے۔ مطلب۔
 اگر تھوٹ پر سورج اور دھوپ اور روشنی نئی رشتی تو کچھ نہایت حریفیں کبھی دم
 نہ لیتے اور لگانا ہر قدر کام کے جاننے کہ آخر کو ہلاک ہو جاتے ایضاً آتش کا
 فائدہ شن اور یہ جو یہ نکتہ مقام حرکت و غور بہ آمد آنا حاصل مصدر۔ نکتہ زمین پر ایک
 درخت کو گناہ۔ حرکت فکر کرنا غور سوچنا مطلب۔ رات جو آتی ہو اسکے آنے کا
 ایک فائدہ اور کھنوا اور اس باریک بات میں فکر و غور کرنے کا مقام جو یہ جو
 جو آئندہ بیان ہو ایضاً دھوپ اگر ختم کو نہ لجاتی بہ چتر تو ساری زمین پہل جاتی
 لگانا واقع ہونا اور بہت جانا مطلب۔ وہ نکتہ یہ جو کہ اگر شام کو آفتاب فرو بہ
 غور تا اور ہمیشہ پتا کرنا تو تمام روسے زمین جہاں جہاں دھوپ ہمیشہ رہتی ماریس
 گرمی کے خاک سیاہ ہو جاتی۔

صفحہ ۴۴۔ کبھی روئیدگی نہ پاتی نبات بہ ہوتے ضائع تمام حیوانات بہ روئیدگی
 لگانا اور کھوت نامید جس سے نباتات اُگتے ہیں۔ نبات وہ کہ زمین سے اُگے اور قصد اُ
 پل پھر سکے اور زمین بڑھاؤ اور خشکی و تری اسکے اور زمین سمندر نہو ضائع ہوتا ہے و لگانا
 چیز حیوانات وہ جسمیں جان ہو اور زمین بڑھنے کی قوت اور سمندر ہو اور نبات
 پل پھر سکین۔ مطلب۔ اس زمین زمین کے جلنے کی تشبیہ جو کہ اگر زمین پہل جاتی
 تو کوئی درخت گھاس پھوس پل پل پل پھلاری گل بوٹے کبھی نہوٹے جاندار
 کیا کہلاتے جس کے پیاسے جل ٹھنک مر جاتے ایضاً پس یہ جو حرکت
 خدا سے قدر بہ جو امور نام کام کا جو خیر بہ حکمت و انانی۔ قدر بہ ہر چیز پر قدرت
 رکھنے والا۔ امور جمع امر یعنی حکم و کام غیر خبر رکھنے والا۔ انام مخلوقات مطلب۔

وہ جو مخلوقات کے کاموں سے غمزدار ہیں اُس خدا سے قدر کی یہ حکمت ہو جو آئندہ
 بیان ہو ایضاً اُس طرح اُس خدا نے شہر یا یہ حکمت پاک کو یہی بجایا
 شہر نامہ مقرر کرنا اور تجویز کرنا جتنا پسند آتا مطلب - وہ خدا جو قدر یہی آئندہ
 یہ مقرر کر دیا ہو اور یہی اُسے مناسب معلوم ہوا جو کہ آئندہ بیان ہو ایضاً
 رہے خورشید کو طلوع و غروب ہو جو نظام جہان کا یہ اسلوب بہ خورشید کا
 شین مچھلے سورہ یہ نقطہ خورشید یعنی آفتاب اور شمشید یعنی روشن سے مرکب ہو اسلوب
 بعظم اول طریقہ و روشنی و طرز طلوع سورج نکلتا نظام بند و بست سورج کا
 طلوع و اقول اور تیاروں کا اسکے گرد پھرنا اور ہر ایک کا قرب و بعد اوگاہ لگنا
 اس نظام کا نام نظام شمسی ہو مطلب - خدا سے قدر کو یہی بہتر معلوم ہوا کہ
 آفتاب نکلا کرے اور دُور باکرے یعنی پُر درون رات ہو کرے اور جہان کا بند و
 اسی نظام شمسی کے طرز پر ہو ایضاً شب جلاتے ہیں جس طرح یہ
 چہرہ رخ بہ بار پاتے ہیں جس طرح یہ چہرہ رخ بہ شب کے بعد عرف (کو)
 علامت طرف مقدری - بار و خل - مطلب - جس طرح رات کو لوگ چہرہ رخ
 روشن کرتے ہیں اور اُس سے تمام گھروں میں اُجیا لایا جاتا ہے اسی طرح
 آفتاب دن کو خدا چمکاتا ہے پھر وہ ہوتا ہے جو آئندہ شعر میں ہے یہاں چہرہ رخ کو
 آفتاب سے تشبیہ ہے اور دنیا کو گھر سے - بارنا ہندی میں جلاتے کو کہتے ہیں
 بدین رعایت لفظ بار و چہرہ رخ میں ایہام بھی ہو سکتا ہے شعر - صفحہ ۱۰۰ و کیو -
 نقطہ چہرہ رخ بکسر و فتح اول و دونوں صحیح مگر نفع فصیح نہ ایضاً جب وہ پاتے ہیں
 کاموں سے فرصت بہ تب چہرہ رخ کو کرتے ہیں فرصت بہ چہرہ رخ رخصت کرتا
 چہرہ رخ بجا دینا مطلب - یہ دنیا کا دستور ہے کہ جب کاموں سے چھٹی پاتے ہیں
 اور رکھا پیکر سونے کی طیار بیان کرنے ہیں تو چہرہ رخ بجا دیتے ہیں اسی طرح سورج کا

حال جو کہ دنیا کا انتظام جب دن پھر تمام ہو کر رات آئی تو خدا اُسے غروب کرو دیا ہو
 ایضاً اُسے یہ پھر تمام عالم ہو جسبب انتظام عالم جو یہ انتظام بند ہویت کرنا
 عالم جہاں مطلب۔ ان سب باتوں یعنی نظام شمسی سے جہاں آباد ہو اگر سورج کو
 طلوع و غروب نہوتا تو دنیا کے بند و بست میں خلل پڑ جاتا ایضاً اگر زمین
 میں تغیر کر دیا اسکے پست و بلند پھر نظر بدگردش گھومنا۔ ارض زمین۔ تغیر فکر کرنا۔
 نظر خیال مطلب۔ زمین کے گھومتے ہیں فوراً کرنا ضرور ہو اور اسکے درجوں کی
 بلندی و پستی کو خوب خیال کرنا چاہیے کہ دیکھو کہاں سورج کی روشنی زیادہ کب
 پڑا کرتی ہو اور کہاں کس وقت کم اور اسکے باعث سے کیا ہوتا ہو یعنی مقام روشنی
 تو زمین کی بلندی و پستی کے سبب سے ہو اور وقت طلوع و غروب زمین کی
 گردش کے باعث۔ زمین کی گردش فیثا غورس حکیم کے مذہب کے موافق اس
 شہرین مانی گئی ہو پہلے حکیم بطلمیوس کی رائے کے موافق لوگ گردش فلكی کے
 قائل اور زمین کو ساکن جانتے تھے فارسی و عربی کی کتابیں اسی وجہ سے بھری ہیں
 (نظام بطلمیوسی) اور حکیم کے بعد ایک حکیم بطلمیوس نام یونان میں پیدا ہوا تھا
 وہ نہ فلک زمین کو گردش نہیں بلکہ کرہ خاک ساکن اور سجائے ایک مرکز کے
 ہو چکے گردا گرد کرہ آب آب کے محیط کرہ باد جسکو کرہ زمہریر بھی کہتے ہیں باد کے
 گردا گرد کرہ نار یعنی آگ کا کرہ۔ پھر ان چاروں عنصری کرہ کے تحید سات کرہ
 خلیق و فلك کلیہ بھی کہتے ہیں یعنی سب سیارہ کے ساتوں آسمان اہل چہر کہ کرہ نار
 کے گرد فلك قمر یعنی پہلا آسمان جو دکھائی دیتا ہو پھر اسکے گرد فلك عطارد و جدہ
 فلك زہرہ پھر فلك شمس پھر فلك مریخ پھر فلك مشتری پھر فلك زحل محیط ہیں
 ساتوں ستیاریں اپنے آسمانوں میں اور ساتوں آسمان باہم عنصری کرہ کے گردا گرد
 گھومتے ہیں اکثر اہل ایشیا وغیرہ اسکے قائل ہیں اور ہیں (نظام فیثا غورس) بطلمیوس

کے بعد حکیم یونانی فیتشا غورس نام پانچ سو برس حضرت عیسیٰ اسے پہلے پیدا ہوا ہے
 آفتاب کو ساکن اور مرکز قرار دیا اور بتایا کہ آفتاب کے گرد اگر وہاں مختلف بیگیاں
 سیارے دور در کر رہے ہیں۔ عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ و ستارے جو نو سیارے
 پائلس۔ یشتقری۔ زحل۔ ہرشل۔ یہ گیارہوں سیارہ ہرشل صاحب کا تلاش
 کیا ہوا ہے۔ انہیں سیاروں کے متعلق گرد اگر وہ قیعدہ مختلف اقدار دور کر رہے ہیں
 ان فرض پر ان بطلیموس فیتشا غورس کے قول کو مردود جانتے اور فیتشا غورس کو
 جھگڑتے رہے آخر سنہ سولہ سو عیسوی میں حکیم نیوٹن صاحب نے کیمیا
 دلائل نظام فیتشا غورس کو خوب چمکا دیا اور بطلیموس کے چراغ پر زردی
 چھانے لگی۔ مختصر اس کل مدارس سرکاری میں نظام فیتشا غورس جاری ہو اور
 زمین گردش کرتی ہوئی سمجھی جاتی ہو ایضاً اسکی تاثیر سے تو ہوا ہر پہ چار
 فصلیں ہیں مختلف ظاہر بہ تاثیر اثر کرنا۔ ماہر مشاق و واقف کار یہاں یعنی دوم
 ہو فصل دو چیزوں کی درمیانی دوری اور موسم مختلف بر خلاف ہونے والی
 چیز چار فصل۔ زمین اپنی گردش اور آفتاب کے مقابلہ و جواب کے سبب سے
 چار موسم پیدا کرتی ہو اور موافق بیان آئندہ اسکی تفصیل یہ ہو اول جائے
 اسکی عربی شتا ہو اور اسی فصل شتا میں خزان جسے اہل عرب فرغت کہتے ہیں
 داخل ہو۔ دوم برسات کا موسم۔ سوم بہار۔ اسکا عربی نام ربیع ہو۔ چہارم
 موسم گرما اسکو عربی میں صیف بولتے ہیں۔ اسی مخاطب زمین کی
 گردش کے اثر سے تو واقف ہو جا کہ اس کے باعث سے یہی چار موسم جو اوپر
 بیان ہو چکے پیدا ہوتے ہیں مگر چاروں باجم کیفیت میں مختلف ایضاً
 اس مدبر کی ہر عیان تدبیر۔ جب اقدار حکیم قدر بہ مدبر تدبیر کرنے والا ہے
 شتا سے مراد ہو۔ میان ظاہر۔ جب افرونگ و کیو۔ حکیم قدر سے غرض

خدا مطلب۔ دیکھیے کیا خدا کی قدرت نظام شمسی سے ظاہر ہوتی جو اسکی تدبیر کا کیا
کتنا اسکی قدرت کی کیا بات سبحان اللہ اللہ اس کے جاڑا جو جاتی جو گرمی۔
داخل باطن میں پاتی جو گرمی۔ باطن اندرونی چیز میان اجسام کی اندرونی سطح سے
مراد ہے اس شعرتے چارون ہونمون کا بیان شروع ہوا پہلے شاعر جانتے کی فصل کی
کیفیت بیان کرتا ہے مطلب۔ جب فصل سرماتی ہے اور گرمی کا ہیم جاتا ہے تو باطن
اجسام کی گرمی سبب اندرون اجسام میں داخل ہو جاتی ہے اور یہ سبب ہون کے
اور پر سردی معلوم ہونے لگتی ہے اور گرمی اندرونی کے سبب جاڑون میں کھانا ملد
ہو ہضم ہو جاتا ہے اور وہ مینا ہے جو آئندہ شمرین ہے اللہ تائبات و شجرین اور
وانا مادے میوون کے ہون سبب پیدا ہے شجر درخت۔ وانا عقلت۔ یہاں سبب
لفظ شجر و نبات کے اس لفظ میں ایہا م بھی ہے سادہ ہے تشدید وال ہر چیز کی اصل
اور قدرت اور بنیاد اور ہر شے کی درستی کا سامان مطلب۔ خدا کی قدرت
یہ ہے کہ جائے آسنے سے چھوٹے جسے درختون میں اندر اندر سے وہ طاقت پیدا ہو
جس سے پھل میوے وغیرہ پھل سکیں اللہ اللہ جب حرارت ہوا سے جاتی ہے تو
کشافت ہو امین آتی ہے جو حرارت گرمی۔ کشافت کسی تپلی چیز کا گاڑھا اور بھاری
ہو جانا مطلب۔ جب سرد ہو جانے لگتی ہے تو گاڑھی اور بھاری ہو جاتی ہے کیونکہ سردی
کے سبب سے آئین رطوبت آ جاتی ہے گرمی ہر چیز کو صاف اور تپلا کرتی ہے جب
وہ نہ ہی تو صفائی اور قوت کیونکہ ہر شے کے جب یہ دونوں چیزیں نہ ہوں تو کشافت نہ ہو
جوگی ہی باعث سے ہو کیفیت ہو جاتی ہے اور وہ کرتی ہے جو آئندہ مذکور ہے۔
اللہ اللہ اللہ کے سامان کرتی ہے یہاں اور باران کرتی ہے یہاں باران ہونے کا
پانی۔ ہر شے کے سامان سے مراد میان اور ہے۔ اس شعرتے دوسری فصل یعنی برسات کا
بیان شروع ہوا مطلب۔ جب ہوا گاڑھی ہوتی ہے اور اس سے بخار غلبے

پیدا ہوتے ہیں تو ابر نمود ہوتا ہے اور پانی برسے لگتا ہے ایضاً جسم جاندار ہوتا ہے
 محکم ہے تو تین پائے ہیں بوجہ اتم بہ حکم مضبوط۔ وجہ صورت و طریقہ۔ اتم تا متر
 و کمال یہ مطلب۔ پانی برسے کے سبب سے حیوانات کے بدن مضبوط ہو جاتے ہیں
 اور پوری قوتیں پائے ہیں ایضاً فصل سر میں جب نبات و شجر بہ جرتے ہیں
 مادوں سے سر تا سر بہ ہر جا چاہے سر تا سر خستے ڈالی تاک یہ مطلب۔ اور پیریاں
 کہ جاثرون بین نبات و شجر حرارت اندرونی کے سبب سے پھلون کی خلقت کے
 سامان پیدا کرتے ہیں لہذا ان سامانوں کا قائمہ آئندہ شعر میں بیان کیا جاتا ہے
 ایضاً الے کلک شروع فصل ہر بار بہ حرکت پاتے ہیں نبات اشجار بہ سبب تکلف
 بلا تامل حرکت فیتھین جنشن۔ اشجار شجر کی جمع ہے نبات اشجار و دونوں الفاظ کے
 ما بین سے واو عاطفہ مقدر ہے اور یہ اب بھی جائز ہے۔ مطلب۔ جب درختوں میں
 مادہ پیدا ہوتا ہے تو فصل ربیع کے شروع شروع آئین اندر سے ایک قسم کی
 جنبش نمود ہوتی ہے اسکی عمدہ مثال یہ ہے کہ جب لڑکے میں منو کی طاقت
 آتی جاتی ہے تو آئین و سیاہی چلیلا میں ہوتا جاتا ہے اور ماتہ پانٹوں کو جنبش
 دیا کرتا ہے اور کھیل کود کیا کرتا ہے یہی نباتات کی جنبش کی کیفیت ہے اس شعر سے
 تیسری فصل یعنی ربیع کا بیان آغاز ہے ایضاً اشعار ان میں اسی سے
 ہیں کہ گھانس بوٹے شگوفے آگے ہیں بہ شاہد عشوق شاہد ان میں
 استعارہ یعنی درخت گھانس بے گل بوٹے وغیرہ۔ انکو جو انان میں بھی کہتے ہیں
 بوٹا چھوٹوں کا چھوٹا درخت جیسے گیند انہر اور وغیرہ۔ شگوفہ بکسر اول و کاف
 عربی پھول کی کلی مطلب۔ درختوں کی اندرونی حرکتوں سے ڈالیاں گھانس
 پیل بوٹے کلیان وغیرہ نمود ہوتی ہیں ایضاً جبکہ آتی ہے فصل تابستان بہ
 ہوتی ہیں گرمیاں جو زمین عیان بہ تاب گرمی۔ ستان مفید معنی طرفیت جیسے

ہستان وغیرہ۔ تابستان موسم گرما۔ مطلب۔ ظاہر ہو کہ جب گرمی کا موسم آتا ہے
تب کو جلنے لگتی ہے اور ہوا میں گرمی کا اثر رہتا ہے۔ اس غرض سے چوتھی فصل بھی گرمی کا
بیان شروع ہو ۱۔

صفحہ ۲۵۔ پختہ ہونے میں باطن اثنار بہ سوکھتی ہیں رطوبت میں اکبار بہ پختہ پکا
اثنار جمع قریب یعنی پھل۔ باطن اثنار میل کے گودے سے مراد ہے۔ رطوبت ترسی مطلب
جب گرمی کا موسم آتا ہے تو پھلون کا گودا جو نہایت قریب تھا وہ کس قدر خشک ہو جاتا ہے
اور اسی خشکی کا نام پختگی ہے **الفصل ۲** جو رطوبات و غلط فاسد ہیں بہ ہستے
فضلات و غلط فاسد ہیں بہ رطوبات رطوبت کی جمع۔ غلط ملی ہوئی چیز اور وہ
چار ہیں صفر اور سودا و بلغم و خون۔ فاسد فساد کرنے والی اور بگڑ جانے والی چیز۔
فصلہ اصطلاح طب میں بدن میں صرف ہونے کے بعد کمائی ہوئی چیزوں کا
کہو جا جو کہ معدے اور شانے اور دماغ وغیرہ کی راہ سے خارج ہوتا ہے فضلات
اسکی جمع ہے غلط فاسد وہ صفر یا سودا یا بلغم یا خون جہاں کسی باعث سے
کچھ نقصان ہو اور بگڑ جائے۔ پھر اپنے مابعد سے قطع بند ہے۔ مطلب۔ گرمیوں
ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جنی رطوبتیں اور بگڑی ہوئی خلطیں اور غذا کے فضله
جو کہ بدن میں خون کے ساتھ جمع ہوتے ہیں وہ سب موسم گرما میں خشک
ہو جاتے ہیں جیسا آئندہ شعر میں ہے **الفصل ۳** جسم حیوان سے ہونے میں
تحلیل بہ سب تبدل درج پاتے ہیں تحلیل بہ تحلیل مصرع اول میں گلا کر
کوئی چیز بنا دینا۔ تدریج درجہ بدرجہ کم کرنا مرادی معنی رفتہ رفتہ تحلیل مصرع
دوم میں تھوڑا ہو جانا۔ مطلب۔ گرمیوں کے سبب جاندار کے بدنوں سے
بڑی رطوبتیں اور خلطیں اور فضله ہضم ہو ہو کر رفتہ رفتہ سب گھٹ جاتے ہیں
الفصل ۴ زمین رہتا زمین میں پانی بہ تا عمارت بنے باسانی بہ عمارت

کسی جگہ کی آبادی یہاں مراد مکانات سے ہے۔ آسانی سہل ہونا مطلب ہے۔ گریٹ
 بین و حوض کے باعث زمین کی اوپری سطح کا پانی سوکھ جاتا ہے تاکہ آبی آنا
 مقامات پر مکانات بخوبی بنو اسکے ایضاً اُصاف ہو جاتی ہے ہوا ساری ہو
 نہیں رہتی کوئی بیماری نہ مطلب۔ جب ہو غلیظ یعنی گاڑھی ہو جاتی ہے تو
 زمین سے ملی ہوئی رہتی ہے اور بوجھل ہونے کے سبب سے اوپر زیادہ نہیں
 اٹھتی اسی سبب سے بڑے مقامات کے بخارات اُسمین سے ہوئے رہتے ہیں
 اور اُس سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جب گریٹ آتی ہیں تو ہوا کی
 رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں اور ساری صحت دفع ہو جاتی ہے اور بیماریاں
 گھٹ جاتی ہیں تم نہیں دیکھتے کہ برسات میں ہیضہ وغیرہ زیادہ ہوتا ہے
 سب فساد ہوا کا باعث ہے ایضاً لکھو ان فصلوں کی جو فصلتیں ہیں
 و فزون بین تا مین شفقین بہ مصلحت بہتری و بھلائی۔ و فقر حساب کا بستہ
 یہاں کتابوں سے مراد ہے شفق اول فائدہ پہونچانا۔ فصل سے یہاں
 مراد وہی چار فصلیں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں شاعر نے گرمی جاڑے بہار پرست
 انھیں کو چار فصل مقرر کیا ہے اور اُس کے موافق مولف نے شرح لکھی لیکن اصل
 میں چار فصلیں صیف و شتا و ربیع و خریف ہیں برسات و فصلوں میں چیم
 ہو مطلب۔ اگر ان چاروں فصلوں کے فائدے اور بھلائیاں بیان
 ہوں تو بڑی بڑی کتابوں میں نہ سما سکیں ایضاً جو محل نام برج اول کا
 دوسرا تو تیسرا چوتھا برج وہ مقام جس سے ہر مینے میں آفتاب کا مقابلہ ہوتا ہے
 ہندی میں اُسکو اس کہتے ہیں ساتون آسمانوں کے گرد اگر دایک دائرہ مسلسل
 شے کی طرح گھوما ہو اُسے عربی میں منطقة البروج کہتے ہیں اور اس سلسلے
 میں بارہ جگہ بارہ برج قائم ہیں اور ہر مینے میں آفتاب سے

ایک ایک برج کا مقابلہ رہتا ہے اسی مقابلے کو تخویل آفتاب کہتے ہیں۔ حمل و ثور و جمنین
مستطیقا البروج کا پہلا برج اسکی شکل مینڈھے کی سی ہے ہندی میں بیگمہ یا سنے کہو کہ
بولتے ہیں یہ برج آفتاب سے بیگمہ کے مینے میں مقابلہ رہتا ہے اور بلخ ثاب
مثلاً دوسرا برج اسکی ہندی برکہ پہیل کی شکل پر ہے جمنیہ کے مینے میں تخویل
آفتاب اسمین ہوتی ہے جو زائخ اول یہ تیسرا برج جو اسکی ہندی شمن ہوا
و آرمیون کی تصویر میں پشت سے ملی ہوئین اسکی صورت ہو اسارہ کے
مینے میں تخویل آفتاب اسمین ہوتی ہے ایضاً چوتھا سرطان پانچواں
ہوا سدہ جو چھٹا برج سنبلہ بیکہ ہے سرطان کا نون باعلان پڑھو۔ بیکہ
بے تامل کہ اصطلاح نجوم میں جنم پیری کو بھی کہتے ہیں بدین سبب
برجوں کے ساتھ یہ لفظ بطور ایہام پڑھو۔ صفحہ ۲۔ دیکھو سرطان یہ
چوتھا برج گینگے کی شکل ہے اسکی ہندی کرک ہے ساون میں آفتاب
سے کرک اس مقابل رہتی ہے۔ اسد پانچواں برج جسکی ہندی سنگدہ
شیر کی شکل پر ہے مجا دون کے مینے میں تخویل آفتاب یہاں مقہ رہے۔
سنبلہ چھٹا برج اسکی ہندی کینیاں ایک عورت ہاتھ میں اناج کی بالی
لے ہوئے اسکی شکل ہے کنوار میں تخویل آفتاب اسمین ہوتی ہے ایضاً
برج ہفتم کا نام ہے میزان * برج ہفتم کا نام عقرب جان ہے ہفتم ساتواں
ہشتم آٹھواں۔ جان صیغہ واحد حاضر امر سمجھ لے۔ میزان ساتواں برج اسکی
ہندی آٹھواں اول ہے تراؤ کی شکل پر ہے کاتک میں تخویل یہاں مقرر ہے۔
عقرب آٹھواں برج اسکی ہندی برحیبک ہے یہ کچھو کی صورت پر ہے آٹھ
دوں آفتاب اس سے مقابل رہتا ہے ایضاً چوٹواں برج برن قوس یہاں
جدی ہواں برج میں دسواں ہے یہاں سے مراد مصرع اول میں بیان

منطقۃ البرج ہر برج کی حج - قوس فتح اول نوآن برج اسکی ہندی دین ہر
ایک عورت یا تھدین کمان پر تیر چلے ہوئے مگر سے سم دار چو پانکی صورت پر
اسکی شکل ہر پوس بین تحویل آفتاب اسین ہوتی ہر - جدی فتح اول و سکون ثانی
ہسوان برج اسکی ہندی مگر فتح اول و سکون ثانی حرف دوم کاف ع
مگر پھر کی شکل پر ہو ماکہ کے مینے بین اس سے آفتاب کا مقابلہ ہوتا ہوا ایضاً
گیارہوان و لو بارہوان پنجوت بہ نہیں انہیں کی کو جائے سکوت بہ سکوت چپ
رہنا مرادی مہی یہاں اعتراض و تامل - دو گیارہوان برج ہر اسکی ہندی کشیدہ
بضم اول ایک عورت یا تھدین ڈول رتی لیے ہوئے اور رتی کا سرا بار حوین برج
سے ملا ہوا اسکی شکل ہر پھاگن کے مینے بین تحویل آفتاب اسین ہوتی ہر - حوت
بضم اول و د و معروف بار حوین برج ہندی وین (ہیں) بیاسے معروف و و
پھلیاں تے او پر ترجمی ملی ہو بین اسکی شکل ہر حیت کے مینے بین تحویل آفتاب
یہاں تمام ہوتی ہر او بر پھر برج حل سے لگا لگتا ہر اسیدن کا نام نور و زہر
ایضاً ہو امہ زبان جو پر تو فلگن بہ تو سہراب اور رستم پلین بہ مہ سورج تباہا
چکنے والا - پر تو یعنی عکس ہندی اسکی جھلکی یہاں مراد شعاع آفتاب سے ہر
پر تو فلگن اسم فاعل سما عکس ڈالنے والا - پلین اسم صفت مرکب ہاتھی پان
رکنے والا یعنی نہایت طیار مراد پہلوان سے ہر - مطلب - جب سورج کی کرن چھوٹی
تو سہراب اور سہراب کے باپ رستم نے باجم وہ کیا جو شعر آئید دین ہر ایضاً
پنکڑہ خوش پر ہو سوار بہ گئے سوے سیدان بے کارزار بہ زہر بکسر تین واک
موقوفہ لوٹنے کی گریون کا گرتہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں - رخس بالفتح سپید و رخ
ابلق گھوڑا چونکہ رستم کا گھوڑا اسی رنگ کا تھا اسلئے اسے بھی رخس کہتے ہیں
ہو بجائے جو کر نکال باہر سو بضم و د و معروف ہر اور طرف - میدان

وہ وسیع جگہ جہاں درخت نمون بیان مرادوں سے ہو۔ کار فارسی میں در کام ہندی
میں پچاسے مرلہ شعلہ ہر ویسے غلام کجا آمد یا زید کام آیا یعنی مر گیا۔ رنار منہ بندہ
عزیزت بیان کا رنار یعنی بگاہ مطلب۔ سہراب اور رستم چاق جو بندہ تہیاب رنگا کر
میں رنار رنار میں رنار کے ایضاً مطلب۔ سہراب کا دل نہوا بہ
سہراب کا دل نہوا بہ اول رنار ہو تا محبت پیدا ہونا۔ الفت انگلیں سے محبت
دیکھنا۔ مہر محبت۔ مائل حبیب کر مئے والا مطلب۔ دو تون باہم اڑنے تو گئے
مگر سہراب کے دل میں کچھ کچھ رستم کی محبت پیدا ہوئی اور خون جوش کر آیا
ایضاً اتھن سے پہلے ہو صلح جو کہ اوہین منہ کر کہ اوہند خو بہ تم فقہین
قوی و بزرگ تن جسم۔ تنہن قوی جسم رکھنے والا پر رستم کا لقب ہے۔ صلیح
ماہیپ کرنے والا۔ وہین بدو او غلط۔ تند خو بد فرج مطلب۔ سہراب پہلے
رستم سے میل کی باتیں کرنے لگا اور منہ کر وہ کجا جو آئندہ شعر میں ہے۔ سہراب کی
ہنسی سے ثابت ہو کہ وہ صلح چاہتا تھا۔ یہ شعر اپنے مابعد سے قطعیت ہے۔
ایضاً مسم کیا تو نے اب دل میں کیا ہے ارادہ لڑائی کا یا صلح کا ہے مسم
بفتح دوم و سوم مضبوطی ہوئی بات مطلب۔ اسی پلین تند خو میرے دل میں کیا
جہم نئی ہو مجھے لڑیگا یا لیگا۔ یہ شعر سہراب کا مقولہ رستم سے ہو ایضاً یہ بہتر ہو
جہم تم نمون رنار خواہ کہ گرین آشتی اور شام و بگاہ بہ رزم جنگ۔ رنار خواہ شام
جنگ رکھنے والا آگے دستور تھا کہ جب ایک طرف سے کوئی حرکت نکالتا تھا تو وہ لگا کر
کہتا تھا اھل زمین بیکار یعنی میرے مقابلے پر دوسرا آدمی بھیجو بیان رنار خواہ
اسی مبارز طلب سے مراد ہو۔ آشتی صلح۔ بگاہ صلح۔ مطلب۔ جہم تم نہ لڑین۔
تو بہتہ آؤ علی بنین اور دن رات وہ گرین جو آئندہ شعر میں ہو یہ شعر
اپنے مابعد سے گرہ بند ہو اور یہ ایک قسم کی تعزین ہو شعر صلیح۔ و لکھو

ایضاً ہم محل آرا سے نوش ہوں بہ چنگ و می و طرب گوش ہوں بہ
 بہم با ہم کا مختلف محل آرا جلسہ جمائے والا۔ می نوش شراب پینے والا۔ چنگ
 ایک ساز کا نام جو خمیدہ ہوتا ہے۔ زبانشلی۔ طرب گوش طرب میں گوش کش کرنے والا
 یعنی نہایت خوشی منانے والا۔ مطلب۔ دن رات ہم تم دعوت و مدارات
 میں مصروف رہیں باہجے بجا لیں شراب میں پیدیں خوشیاں منائیں غرض کہ خوب
 کھا کر می پیئے۔

صفحہ ۲۶۔ کریم حمد و بیان محکم ہم بہ پیشیاں ہوں اب کینہ خواہی سے ہم بہ
 وعدہ اقرار۔ بیان قول کرنا۔ محکم مضبوط۔ پیشیاں پچھتاوا کہنے والا۔ کینہ خواہی دشمنی
 اور لڑائی۔ مطلب۔ اے تمہیں ہم تم آپس میں قول و اقرار کریں اور مقابلہ کرنے
 سے درگزر کریں ایضاً تو کیسو ہوتا اور کوئی جوان بہ بیان آنکر ہوستیزہ کسان
 کیسو علیحدہ آنکر بجائے اگر سختن الترقی ستیزہ لڑائی مجھڑا ستیزہ کسان لڑنے والا۔
 مطلب۔ تو علیحدہ ہو جا جا چین سے بیٹھ کسی دوسرے کو بھیج دے کہ مجھے آکر اسے
 ایضاً مرے دل میں پیدا ہوئی تیری مہر بہ نہو کینہ جو تو بھی دیسپہر بہ کینہ جو
 لڑنے والا۔ زیر سپہر سے مراد دنیا۔ سپہر آسمان۔ مطلب۔ اے تمہیں میرا دل کچھ
 تجھ محبت کرنا ہی تیری طرف مائل ہو تو بھی دنیا میں رہ کر مجھے نہ لڑا ایضاً
 نشانی جو کچھ چاہیے ہو عیان بہ دے نام تیرا جو مجھے نہان بہ عیان ظاہر۔ نہان
 پوشیدہ۔ مطلب۔ رستم کی جو نشانیاں مجھے معلوم ہیں وہ سب مجھ میں پائی
 جاتی ہیں مگر ابھی تک تیرا نام تیرے متھے سے مجھ پر نہ لکھا کہ کیا ہو ایضاً
 کسی نے بتایا نہیں زینہار بہ تو کو کر نام کو اپنے آپ آشکار بہ زینہار ہرگز نہ آشکار
 ظاہر۔ مطلب۔ میں نے پھر پہلوان سے بہت پوچھا مگر وہ ہرگز نہیں بتاتا
 تو آپ ہی اپنا نام بتا دے ایضاً تو شاید کہ جو زوال زکام سپر عہد ملطین

رستم نامور بہ زوال و ذہن بڑھام و جسکے بال سفید ہوں۔ لید پر قوت۔ زوالی لید
 رستم کے باپ کا نام اسواسے رکھا گیا تھا کہ جب وہ پیدا ہوا تو اسکے بال سفید
 نامور مشہور۔ مطلب۔ ہونہ زوال کا لڑکا رستم پہلوان جو مشہور ہو گیا ہو۔
 میل پہلوان **الفصل ۱۰**۔ صلح ہر چند تھا وہ جوان بہ پر امن نہ تھا رستم پہلوان
 صلح ہر صلح کا تحفہ یعنی آمادہ صلح۔ امین نڈر مطلب۔ ہر چند سہرا ب صلح کو پہ
 غیار تھا مگر رستم کو وہ بدھا لگا تھا جیسا کہ آئندہ مذکور ہو **الفصل ۱۱** کے تھا یہ دل
 میں بل سلیقہ بہ نہیں فضل کا اعتبار سخن بہ کے تھا خلاف محاورہ حال اب
 کہتا تھا بولتے ہیں۔ فضل لڑکا۔ اعتبار بھر و سا۔ سخن بات۔ مطلب۔ رستم دل
 میں سوچتا تھا کہ سہرا ب بخند کار نہیں چھو کر اچھی بات کا کیا بھر و سا کہ میں کچھ
 بہی مکرٹھے **الفصل ۱۲** پو پانچ دیا پھر کہ سن اچھو جوان بہ نہیں میں بھی کو دک
 تو گر ہو جوان بہ پانچ بضم میں مہلہ جواب۔ کو دک نہایت خرد سال اور نابالغ
 لڑکا۔ مطلب۔ رستم نے سوچ بچار کر جواب دیا کہ میں کچھ ابھی نہیں پہنچا نہیں اگر تو
 جوان ہو تو ہو یعنی اگر تو ہوشیار ہو تو میں بھی ہوشیار ہوں **الفصل ۱۳** بہت میں
 دیکھا فراز نوشیب بہ مکرٹھے گفتار مکر و فریب بہ فراز بلند ہی نشیب بیابان بھوکہ پتی
 نشیب و فراز یعنی نیک و بد۔ گفتار گفتگو۔ مطلب۔ میں دنیا کی نیکی بدی و
 سرد و گرم زمانہ بہت دیکھے پڑا ہوں تو مجھے نہ اڑا اور پالین مکر **الفصل ۱۴** کراڑ
 پشت ہیون سے اتر بہ کہ سر گرم کشتی ہوں اب ہمہ گیر بہ پشت پٹیر۔ ہیون فتح
 اول و دوم و عرف اونٹ اور گھوڑا یہاں معنی دوم سر گرم آمادہ۔ ہمہ گیر باہم۔
 مطلب۔ سہرا ب نیچے اتر کر چٹ ٹکڑ کس میرے پیرے کشتی ہو جائے۔
الفصل ۱۵ جو دیکھا کہ رستم جو اب گرم کین بہ تو ناچار سہرا ب بولا وہیں بہ کین
 کینہ سر گرم کین بر سر فساد و مطلب۔ سہرا ب نے دیکھا کہ رستم بے لڑے نہ مانے گا

تو تھا جا۔ وہ بولا جو آئندہ شعرین ہوا ایضاً تو مائل ہوا سو کشتی اگر تو مان نہ بن
 کشتی کو نہ آخر ہون پر ہاں حرفت و حجاب یعنی اچھا سائل میل کا اسم فاعل یعنی
 خواہش کنندہ پر یہاں حرفت استثنائی ہے یعنی مگر۔ یہ شعر اپنے مابعد سے بطریق تضییع
 واقع ہو کر شعر ۱۰ صفحہ ۶۶ دیکھو یہ مطلب۔ اگر تو کشتی ہی لڑنے پر پیار ہو تو غیر زمین بھی
 باہر نہیں مگر میں وہ چاہتا تھا جو آئندہ شعرین ہوا ایضاً نہیں چاہتا تھا کہ
 تجھ سا جوان بد مرتے مائتہ سے کشتی ہو دے یہاں بد کشتی مارا ہوا ہے جو دے کے
 تمام پر اب ہو بولتے ہیں۔ مطلب۔ منظور نہ تھا کہ ایسا بہادر جوان جیسا تو ہو میرے
 مائتہ سے قتل ہو جائے افسوس ہوا ایضاً یہ کہ مر وہ دونوں میں نہ مل سکے کرنے
 کشتی کے فن ہنگامہ فن ہنر کشتی کے فن سے مراد یہاں کشتی کے کپرج اور دوانا نہ
 مشہور مطلب۔ یہ بات کہ مر رستم اور بہر اب کشتی لڑنے لگے اور پختیان کرنے لگے
 ایضاً ۱۰ کیا زور رستم نے وان حد سے بیش بہ گیا آگے سہراب کے کچھ نہ بیش بہ
 حد انتہا بیش زیادہ پیش جانا سر بر ہونا۔ مطلب۔ رستم نے بے انتہا نور کیا مگر
 سہراب کے آگے اسکی کچھ چل نہ سکی ایضاً ہوا وہ فرو خندہ چون میل مست بہ کیا
 نور سے آئے رستم کو پست بہ فرو خندہ لکھارنے والا۔ چون یعنی مثل شمع المکر بیت کرتا
 گراوینا۔ مطلب۔ سہراب نہایت زور شور سے لکھارا اور رستم کو اٹھا کر دے مارا
 ایضاً ۱۰ اما جو بھینچا پکڑ کر کمر بند کو بہ نو سنبھلا نہ پھر رستم ناجو بہ کمر بند چکا یہاں اس چپکے
 سرا در جو بہ لو ان وقت نشی کمرین باندھتے ہیں۔ ناجو شہرت چاہنے والا۔ مطلب۔ سہراب
 نے رستم کو اٹھا ا اور دے چکا تو رستم چل نہ سکا ایضاً زمین سے ہم پشت رستم ہو گیا
 خرابی تہ چرخ پر خم ہوئی بہ ہم بلانے والی غیر۔ نہ نیچے چرخ آسمان۔ تہ چرخ مراد ہو
 دنیا سے۔ پر خم ہونے پر خم مطلب۔ رستم اب اجب تھا کہ اسکی پیٹھ زمین سے لگ گئی
 اتنے ٹپے پہلو ان کا گر ناد لگی نہ تھا لوگوں کی آنکھوں میں دنیا سیاہ ہو گئی۔

جس پہلو ان کی پشت بلکہ ذرا نشانہ جہان زمین سے چھو جاتا ہو وہی کشتی میں مار آ
ہوا سمجھا جاتا ہو۔

صفحہ ۲۷۔ مگر خاک پر جب پیل نامور ہو تو سہراب بیٹھا وہیں سینہ پر پہلو انون کا پتو
ہو کہ جب کسی کو بچاڑتے ہیں تو اس کے سینے پر چڑھ کر کتے وہاں رہتے ہیں تاکہ جو بھی زمین سے
پیشہ لگ جائے مطلب جب رستم چمچ گیا تو سہراب نے اسے دبا لیا ایضا کیا کھینچ پھر
خیر آگے نہ چا گیا کہ اسکو کسے غرق خون ہو خیر ایک جوڑی بھری دو دھاری اور لو اس کے
مثل خمیرہ اسکا دستہ شائع یا نامی دانت کا اور حراد حرڑ کے واسطے جوڑا اور سچ میں تمام
گرفت پہنچا ہوتا ہو چھوٹے خیر کو جنبہ بولتے ہیں جب کے معنی پہلو یعنی پہلوئی پاک
کرنے والی خیرہ دونوں تھیمار اہل عرب و فارس اکثر باندھتے ہیں۔ آگے بٹا کر رکھا ہوا
اور صیقل کیا ہوا چمکا تھیمار غرق ڈھ باہوا۔ غرق خون کرنا مرادی معنی زنج کرنا۔ مطلب
سہراب نے خیر کھینچ کر چا گیا کہ رستم کا کام تمام کرے ایضا کیا جیلہ آنوقت رستم نے
وان بہ نگا کہتے سہراب سے ای جوان بہ جیلہ قریب و لگا اور دھوکا۔ مطلب۔ رستم نے
کیفیت و لکیر سہراب سے بات بنا کر وہ کہا بوا تیندہ شعرین ہو ایضا یہاں کا
یہ آئین نہیں زینہار بہ کرے زیر حبکو کوئی ایکبار بہ آئین طرفہ و دستور زیر کرنا
مقطع کرنا اور گردینا۔ مطلب۔ ہمارے ملک کا یہ دستور نہیں کہ حبکو کوئی ایک مرتبہ
گراوے تو وہ کوئے جو آئندہ شعرین ہو یعنی وہ بات نہ کرے ایضا تو سر کو کرے اس کے
تن سے جدا ہو۔ مگر ہو دگر بار زو تا زما ہر تن سے جدا کرنا ہیچ کرنا۔ دیگر کا خف ہوا
دگر معنی دوسرا و پھر بار حرف تعدا یعنی دفعہ و مرتبہ۔ زو تا زما ہم فاعل سماعی کشتی
کرنے والا۔ مطلب۔ ایکبار گرانے میں مار ڈالنا ہمارے کا و حرم نہیں بلکہ اس ملک کا
یہ دستور ہو کہ دوبارہ زو تا زمائی نہ رہے ہیں پھر جو جیتے ایضا اسے قوت و زور سے
لاوے زیر نہ کرے شوق سے قتل پھر وہ دلیر نہ رہا فارسی کا ترجمہ اردو میں زیر کرنا

مستعلیٰ جو شوق سے اصطلاحاً بمعنی بے تامل قتل جان سے مار ڈالنا۔ ولیر سورمان -
 مطلب۔ جبکہ دوبارہ طاقت کر کے گراوے تو پھر بلا تامل قتل کر ڈالے کچھ عیب نہیں
 ایضاً یہ سنکر وہ اس کے اٹھا سینے سے، و غرض ہاتھ اٹھایا وہین کینے سے ہاتھ
 اٹھانا کسی کام کو موقوف کرنا اور دست بردار ہونا۔ مطلب۔ سہراب رستم کی
 بات سنکر سینے سے اتر کھڑا ہوا اور قتل سے باز آیا ایضاً گھبراہٹ
 سہراب فرخ نہاد بہ طرف اپنے لشکر کے خندان و شاوہ فرخ مرکب ہو
 زفر یعنی زیبائی اور رخ م یعنی چہرے سے بعد ترکیب بمعنی زیبارخ و مبارک
 ہوا ایک اسے حملہ دوسرے میں اقام ہو گئی۔ نہاد ذات و جسم۔ فرخ نہاد۔
 سفت مرکب آدمی متبرک۔ خندان اسم حالیہ ہنستا ہوا۔ مطلب۔ سہراب
 رستم کو پچھا کر خوشی خوشی ہنستا ہوا اپنے لشکر کو گیا ایضاً کہا جبکہ ہومان
 سے یہ ماجرا پہنچا اس نے افسوس اور یوں کہا بہ مطلب۔ جب ہومان پہلوان سے
 سہراب نے بیان کیا کہ میں نے رستم کو پچھا کر اس کے کینے پر چھوڑ دیا تو یہ سنکر اس نے
 نہایت افسوس کیا اور کہا جو آئندہ شعر میں ہو ایضاً کہ عیاری و کر سے
 کینہ خواہ نہ رہا ہو گیا تا تم سے تیرے آہ بہ عیار بہت دور و حو پ کر نیوالا اور بہرے
 کو بھی کہتے ہیں یہاں عیاری سے مراد چالاک کی۔ کینہ خواہ دشمن۔ رہا سین کا احمقان
 سماعی چٹکارا ہانے والا۔ مطلب۔ افسوس ہو کہ تیرا دشمن بفریب نہ رہے تا تم سے
 بچکر نکل گیا ایضاً نہ دیکھا تھا کہ ہے فراز و شیب بہ تو اک طفل نہا تو نے
 کھایا فریب نہ بگا ہے کبھی فریب و حوکا۔ مطلب۔ اسے تو دنیا کی اونچ نیچ کچھ نہیں
 جانتا آخر لڑکا ہی ہو جو اس کے دم میں آگیا ایضاً تو دم آیا تھا شیر ثریان بہ
 دیا چھوڑ تو نے کیا قہر مان بہ تہ تیغے۔ ورم جال۔ ثریان بڑا سے فارسی غصہ ور۔
 قہر کرنا کا شکل و ناپسندیدہ و دشوار کرنا۔ مطلب۔ تیرے جال میں بڑا شہر

پنہا تھا تو نے غضب ہی کیا جو اسے چھوڑ دیا۔ یہاں شیر زبان سے مراد رستم ایضاً
 ہوئی یو قونی یہ جسے کمال ہے رہائی نری اس سے اب ہر محال ہے کمال نہایت۔
 رہائی چھوڑا۔ محال بضم اول مشکل۔ مطلب۔ تجھے بڑی نادانی ہوئی کہ اسے چھوڑ دیا
 اب اس کے ماتحت سے تیرا چھٹا مشکل ہے ایضاً ۱۲۔ بل نوجوان نے کہا کیا ہر غم ہے
 گرد و گناہ اسے زیرِ پیر محمد ہے۔ بل بفتح پہلوان اور شجاع اور مردانہ دل نوجوان
 مراد سہراب غم اصطلاحاً زندہ شدہ و خوف۔ صمد ہے ترکیب قلب وقت صبح۔
 مطلب سہراب نے کہا کچھ زندہ نہیں کل پھر اسے سچھا روگھا اور زندہ رہا۔
 گیا جبکہ رستم سوخمیہ گاہ ہے رہا شکوناری کنان تا پگاہ ہے خمیہ گاہ جہاں غم
 گئے ہوں یہاں مرادی معنی فرد گاہ و منزل شب یعنی رات۔ زاری کنان
 رونے والا۔ یہاں مرادی معنی دعا کرنے والا۔ تاروف انتہا اس کے عوض اور وہ
 ملک و ملک۔ پگاہ صبح۔ مطلب جب رستم مار کر اپنے غم کو گیا تو راستہ بھر در گاہ
 خدا میں گزرا مارا ایضاً ۱۳۔ دعا اسے مانگی کہ اب یا خدا ہے وہی زور ہے چھوڑ
 پہلے جو تھا ہے دعا خدا کو بددیکھا نا زور ہو اور مجھ کو نہ طاقت۔ مطلب۔ رستم نے دعا مانگا
 کہ یا رب میرا پہلا زور مجھے پھر لیا ہے ایضاً ۱۴۔ اسے اتنا دہن تھا زور نہ رہا۔ تیرا
 چاک ہوتی تھی ہر کام پر ہے ابتدا شروع۔ چاک نقو، او بھٹی ہوئی خیر۔ کام فہم۔
 مطلب۔ آغاز جوانی میں رستم کو قدرت زور تھا کہ چلتے وقت زمین پختی نہی ایضاً ۱۵
 وہ عاجز بہت وقت رفتار تھا ہے زمین پر خرام اسکا دشوار تھا ہے عاجز نہ تھا تو آواز
 مرادی معنی یہاں وق و پریشان۔ رفتار حاصل مصدر چلنا۔ حرام بکسر وا۔
 حاصل مصدر خرامیدن ناز سے آہستہ آہستہ چلنا یہاں مراد فقط چال سے جو۔
 دشوار مشکل۔ مطلب۔ وہ اپنے زور کے سبب نہایت وق تھا کہ چل نہ سکتا تھا
 زمین میں دھسا جاتا تھا ایضاً ۱۶۔ ہوا تھا تب اس بات کا خوشگوار ہے۔

کہ کچھ زور کم ہوے یا کہ دیکار نہ ہو استکار چاہئے والا اور التجا کرنے والا۔ کہ مذہبی
کار۔ گناہ یعنی خداوند۔ کہ دیکار خدا کا نام۔ ہوے سب سے ہو غلط الحال۔ مطلب۔
جب اس کے زور کا وہ حال تھا جو اوپر بیان ہوا تو اس نے خدا سے التجا کی تھی
کہ یا رب کچھ زور میرا کم کر دے اور اپنے پاس امانت رکھ دین جب مانگوں
تو مجھے پھر دے۔

صفحہ ۴۸۔ ہوئی تھی مناجات اس کی قبول ہو۔ مراد اس کی وہ بین ہوئی تھی حصول ہو
مناجات خدا کو پکارنا یہاں مراد دعا ہے۔ مراد ارادہ کی ہوئی تھی مراد ہی معنی مطلب۔
وہ بین ہو۔ واد غلط یہاں معنی فوراً حصول حاصل ہونا۔ مطلب۔ رستم کی دعا قبول
ہو گئی اور مراد مل گئی تھی اور اس کا زور کم ہو گیا تھا ایضاً فرض کو کہ غیب زاری
انکسار ہو۔ وادو پیشین کا پھر خستہ گار ہو۔ انکسار عاجزی و شکستگی نفس پیشین اگلا
شب کے بعد (کو) مقدر ہو۔ مطلب۔ الفرض سہراب سے پھر کہ خدا سے رستم نے
اپنا اگلا زور پھر مانگا ایضاً خدا نے پذیرا کی اس کی دعا ہو وہی زور اس کو
لیا پھر عطا ہو۔ پذیرا معنی قبول کر دہ شدہ عطا کرنا دنیا۔ مطلب۔ خدا نے
اس کی دعا قبول کر لی اور جیسا پہلے زور آور تھا ویسا ہی ہو گیا ایضاً
سحر و کھیر قوت و زور قین ہو۔ ہوا شادمان پہلوان زمین۔ سحر صبح شادمان
خوش غیاث الدین راہپوری کا قول ہے کہ مان اس میں زائد ہو مگر راقم کے
مزدیک صدر ماندن کا امر جو اور شاد کے ساتھ ملکر رسم فاعل سماعی بن گیا
اس کے معنی خوش رہنے والا (مان) مانند کا مخفف ہو یعنی شاد آدمی کے مثل بین
زمانہ و وقت پہلوان زمین مراد رستم سے ہو۔ مطلب۔ رستم صبح کو اپنا اگلا زور
دیکھ کر متبانش ہو گیا ایضاً سپاس عنایات پروردگار ہو۔ بجا لاکے اور
رخش پر ہو سو اور ہو۔ سپاس شکر یہ لفظ (نہ) وراپاس معنی نگہبانی سے مرکب ہو

یعنی تین چیز زبان و دل و جو ارج کو ہر ایک بدی سے بچا تا یہی سپاس خدا ہو۔
 عنایت کی جمع عنایات مہربانیاں۔ پروردگار پالنے والا مراد خدا ہے جو اس کی
 ہر بارب۔ خوش شعروہ صفحہ ۱۸۔ دیکھو۔ مطلب۔ بعد از شکرگزاری رستم نے گھوڑے
 پر سوار ہو کر وہ کیا جو آئندہ شعر میں ہو۔ یہ بھی ایک قسم کی تفسیر ہے۔ شعر ۱۸ صفحہ ۱۸۔
 دیکھو **ایضاً** کیا شاد و خرم ہو روز نگاہ + ہوا جا کے شہر اب سے کہ نہ خواہد
 شاد و خرم خوش روز نگاہ رن۔ مطلب۔ خوش خوش رن میں ہو تو کیکر شہر اب
 لکھا کہ اگر نہ بھی لے **ایضاً** شہر اب سخت سے کہنے لگا کہ کہہ نکال سے
 میرے ہو کر نہ ماہ سخت بکسر اول بزرگی و تکبر۔ نکال بفتح اول نیچہ۔ مطلب۔
 شہر اب از راہ غور دیکھنے لگا کہ کل میرے نیچے سے چھوٹ کر بھرتوئے وہ کیسا جو
 آئندہ شعر میں ہو۔ شعر اپنے مابعد سے قطعہ بند اور بطریق تفسیر جو **ایضاً**
 تو پھر آج آیا سو کارزار + غریزہ اپنی شاید نہیں جان زار + کارزار شعروہ صفحہ ۱۸
 دیکھو۔ غریزہ پیاری چیز۔ زار نہ تو ان یہ زار پہلے زار کے ساتھ بطریق تخیل نام ہو
 شعروہ صفحہ ۱۸۔ دیکھو۔ **فائدہ** (اضافت) و او غیر موقوفہ نظم میں جو وقت
 ایسا لفظ جس کے آخر و او ہو جیسے آہو گیسو وغیرہ آئے اور مضاف یا موصوف
 ہو اگر آئے الفاظ میں اس مقام پر و او موقوف ہو تو یہ اسے اضافی کہتے
 درست ہو اگر و او کا اشیاء نہ تو زہار یا اسے اضافی نہ لکھی جائے مثال اول
 ع تازہ پیر بہرین بھر گئی ہوئے دوست بہر حال و دوم ع گل آورد
 سبھی سوچناں + اس حالت میں صرف و او کے نیچے اضافت کافی
 ہو اور یا اسے اضافی کہتے اس موقع پر سر اسر خطا و غلط جو۔ مطلب۔
 تو پھر آج نہ آ گیا کیلئے اپنی جان پیاری نہیں **ایضاً** آتھن
 یہ لو کہ جب تک ہو جان + تہ سے ساتھ ہو نگا ستیزہ کشان +

اضافت و او
 یہ موقوفہ

کہتے

مطلب رستم ہوا کہ جب تک میرے دم بہن دم ہو تب تک لڑے جاؤ گا چاہے کچھ ہو۔
 ستیزہ کنان لڑنے والا ایضاً وہ کرنے کے پھر درستی بہم ہوئے مائل نور
 کشتی بہم ہو درستی مفتی بہم اسپین مائل خوبش کنندہ مطلب سہراب و رستم آہن
 خوب رو کر لے لے اور کشتی ٹھیلنے لگا ایضاً بہم خوب نور آزمائی ہوئی ہو
 نہ سہراب کو پھر پائی ہوئی ہو آزمائی حاصل مصدر آزمانا مطلب آپس میں
 خوب خوب نور ہوئے اور سہراب بیکر نکل نہ سکا ایضاً پکڑ کر کمر بند سہراب کا
 زمین سے لیا پلٹن سے اٹھا بہ مطلب رستم نے سہراب کی چٹ پکڑ کر زمین سے
 اٹھا لیا ایضاً آپک کر زمین پر آئے پھر وہیں بہ سرسینہ بیٹھا وہ از روے
 کہیں بہ سرسینی اوپر از روے کہیں دشمنی کی نیت سے مطلب آخر سہراب کو
 زمین پر پٹک کر رستم مار ڈالنے کی نیت سے سینے پر چڑھ بیٹھا ایضاً یہ سوچا
 کہ یہ گروڑ ورتانا جو پھر اٹھ کھڑا ہو تعجب ہو کیا ہو گروہم اول پہلوان و
 دلاور نور آزماسم فاعل ترکیبی گروہ و صوف نور آزماعت بیان مراد
 سہراب سے ہو مطلب رستم نے خیال کیا کہ اگر سہراب سنبھل کر سیر اٹھ کھڑا ہو
 تو کیا عجب اس واسطے وہ کیا جو آئندہ شہر میں ہو ایضاً غرض کہ پھر
 خیر آبدار ہو کیا سینہ دل کو اس کے فکار بہ آبدار چہر خوب باڑہ ہو فکار
 بکسر اول و کاف فارسی زخم و زخمی مطلب رستم نے خیر سے سہراب کا سینہ
 چاک کر کے دل کو زخمی کیا ایضاً وہ خستہ جگر کھینچا ایک آہ بہ ہو لا کہ تھے
 بخت میرے سپاہ بہ خستہ جگر جب کا کلیجہ زخمی ہو مراد می معنی درد مند -
 بخت نصیب سپاہ مجازاً بمعنی بہ مطلب سہراب نے تڑپ کر کہ کہہ دین نہایت
 بہ نصیب تھا کیونکہ مجھے وہ منظور تھا جو آئندہ شہر میں ہو ایضاً یہاں میں جو
 زیا توہ تھی مراد بہ کہ دیدار سے باپ کے ہون میں مشاودہ دیدار و بخت

مرادی معنی ملاقات طلب یون جو ایران یعنی فارس میں آیا تو بڑا مقصد یہ تھا کہ باپ سے ملوں لیکن وہ ہوا جو آئندہ شعر میں جو ایضاً اُمتناسے دل کچھ نہ حاصل ہوئی ۱۰۔
 ہلاک عدم جان واصل ہوئی بہ تمنائے زوہ ہلاک کی باسے موجودہ طرفی ہو یعنی در عدم نیستی۔ واصل پہونچنے والی چیز۔ مطلب۔ افسوس ہو کہ میری آرزو کچھ غیر برائی اور بدین مرحلہ۔

صفحہ ۲۹۔ جو روپا میں اب ہووے مسکن گزین ہو تو یا جائے بالاسے چرخ برین مسکن گزین جائے سکونت قبول کرنے والا مرادی معنی رہنے والا۔ بالاد پر چرخ گھومتے والی چیز یا آسمان برین بلند زمین (ین) نسبتی ہو۔ دریا و آسمان میں چھپ سہشتے غیر ممکن کام کرنا مراد ہو۔ مطلب۔ اے تھمن تو اگر دریا کی تہ میں جا کر رہے یا آسمان پر چڑھ کر شیخے یعنی جو کام غیر ممکن ہو وہ تو کرے جب بھی وہ امر ہو جو آئندہ شعر میں جو ایضاً مراد باپ تجھ کو چھوڑ گیا و ان کہ کر گیا ہلاک ہو کر مرادی جو ان کہ ہلاک جان سے مار ڈالنا مراد ہو۔ مطلب۔ تو کی طرح اپنی جان بچائے مگر میرا باپ جب میری موت اور قاتل کا نام مٹنے کا تو تجھ کو زندہ بچھوڑ گیا ایضاً کہا نام کیا مٹنے تب یون کہا کہ جو نام رستم مرے باپ کا ہے مطلب۔ رستم نے پوچھا کہ تیرے باپ کا کیا نام ہو سہرا ب نے کہا رستم ایضاً جب اُس خستہ تن سے شنایہ سخن ہو تو غمگین ہو ا رستم پہلے تن بہ خستہ تن گماٹل۔ غمگین مصیبت زدہ۔ مطلب۔ رستم نے سہرا ب سے پشیمانی سے غم کیا کہ بیہوش ہو گیا جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً پڑا ہو کے بیہوش میں خاک پر بہ جب آیا ذرا بیہوش تب نالہ کو بہ بیہوش و نالہ بیہوش جسکی عقل جاتی رہے۔ نالہ چلا کر ہاسے ہاسے کرنا۔ مطلب۔ رستم غش کہا کر خاک پر گرا اور جب ذرا چلتا تو ہاسے ہاسے کر کے وہ کہنے لگا

جو آئندہ غمخیزین ہر شے غم آئندہ سے بھرتی تھیں ہو۔ نالہ کرنا سال باہر ماضی مٹو نہ
یہاں کر کے چاہیے ایضاً لگا کئے اُس سے کہ کر یہ بیان ہے تو سے پاس رستم کا
کیا ہر نشان بہ بیان سخن و میان میں لانا نشان پتا۔ مطلب۔ پھر سہرا ہے
بولاکہ اچھا لگے بتا تیرے پاس رستم کی کچھ نشانی بھی ہوا ایضاً کہ میں ہی
سید بخت رستم ہوں آہ بہ جہان جسکے آنکھوں میں جو وہ سیاہ بہ شیطیت
بہ نصیب بہ سان آنکھوں میں سیاہ ہونا کچھ نہ سو جہنا مصرعہ دوم میں بہیب
کثرت ظم رستم نے اپنے حق میں بد عاکی۔ مطلب۔ تو کچھ رستم کی نشانی
دکھلا کیونکہ میں ہی رستم بہ نصیب ہوں خدا میری آنکھیں چھوٹے کہ پسر
تجھے اب خون آلودہ نہ دیکھوں ایضاً پھر اب نے شے پاش دیا
کہ صد حیف او گرہ کشور کشا بہ صد حیف کلمہ نہ بہ معنی نہایت افسوس۔
کشور کشا ملک فتح کرنے والا۔ یہاں گرد موصوف اور کشور کشا اسم
فاعل سامی اشکی صفت اور مراد رستم سے ہو۔ مطلب۔ سہرا اب نے
جواب دیا کہ افسوس ہوا میری رستم میری کیا خطا میں نے تو کہا یا تھا
جیسا آئندہ مذکور ہوا ایضاً بہت گرم الفت مراد دل جو اب دوسے تو
ادھر کچھ نہ مائل ہوا بہ گرم الفت بہ کریب اضافی الفت کرنے پر طیار۔
مائل متوجہ بہ مطلب۔ میرا دل تجھے الفت کرتا رہا لیکن تجھے کچھ توجہ نہ ہوئی
ایضاً نشانی تو دیکھ اب زرہ کر کے وا بہ کہ مہرہ ہوا بازو پہ میرے بندھا
دکشا زہ۔ مہرہ بھیم اول چہر کی گونی سوراخ دار اشکی بندی کشا ہوا اور
دیہاتی اُسے گریختے ہیں۔ مطلب۔ اور رستم زرہ کی کڑیاں کھو لکھ لے
کہ جو مہرہ تو میری مان کو دے آیا تھا وہ میرے بازو پر بندھا ہوا ایضاً
نہیں زخم ہے اب یہ طاقت تجھے بہ کہ کھو لون زرہ اور دکھاؤں تجھے بہ مطلب۔

بین فرعون سے چرچر ہو رہا تھا زہرہ نے کھل سکی تو کھول کر دیکھے ایضاً وہ
 مہرہ جو دیکھا زہرہ کے واہدہ تو رستم نے پھر شور و ناگ کیا پھر شور غل مچا تا۔ مطلب
 رستم نے زہرہ کو لے ہی مہرہ اپنی نشانی کا دیکھ کر بہت ہنسے ہنسے کی ایضاً یہ
 بولا کہ اے جان میں جیگتا ہوں تو کشتہ ہوا ہاتھ سے میرے آہ جان میں میری جان یہ
 کلمہ سجاں خطاب فرما کر کہتے ہیں کشتہ قتل شدہ آہ مرادی معنی افسوس مطلب
 اے میری جان پھر تو مفت میرے ہاتھ سے مار گیا ایضاً پھر کہنے سے بھی
 مارا نہیں نہ نہیں یہ ہو اچھو ہر گز کمین ہوں پھر فرزند زہرہ جو رہا بفتح ستم کرنا مطلب
 آج تک کمین یہ بھی ستم ہوا چو کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے ایضاً نہ چھوڑے گا
 زہرہا جھک کر یہ غم ہوں گا گرفتار رنج و الم ہوں زہرہ زہرہا کا غم
 یعنی ہر گز گرفتار چھٹا ہوا۔ الم بیماری و رنج مطلب۔ اے شہراب میں تیرے
 غم سے زندہ نہ چھوڑے گا اور تازہ زندگی اسی غم میں مبتلا ہو گا ایضاً یہی اب
 ہو بہتر کہ ہوں میں بلاک ہوں اپنے سیتے کو بچھنے چاک ہوں مطلب پس
 مناسب یہی ہو کہ تیرے ساتھ میں بھی جان دیدوں اور اپنا پیٹ مار لوں
 ایضاً یہ شہراب بولا کہ کیا فائدہ نہیں چارہ زہرہا پریش تھا ہوا چارہ
 تدبیر۔ قضا وہ حکم خدا جو جاری ہو چکا ہو اسکی دو قسمیں ہیں ایک (قضا مبرم)
 جو کہ دعا و دوا و تدبیر سے کیسے موقوف نہ ہو سکے اور پھر نہ کے دوسری (قضا
 معوق) وہ ہے کہ دعا یا دوا یا کسی تدبیر سے موقوف ہو جائے اور پھر جاے پس
 جب آدمی بیمار ہو کر یا خود بخود مر جائے تو اسکی قضا کو مبرم کہنا چاہیے اور اگر
 بیماری سے صحت پاجائے تو سمجھنا چاہیے کہ اسکی قضا معوق تھی (قاعدہ قافیہ ہائے
 مخفی) اُردو میں جس قافیہ کے آخر ہائے مخفی ہو اور وہ اُس قافیہ کے ساتھ جکے
 آخر لغت ہو مخفی کیا جاوے تو وہ جب ہو کہ اسکی ہائے مخفی کو لغت کے

یہ
 معنی

قافیہ
 مخفی

ساتھ بدل کر گھینیں بشرطیکہ اس کے ماقبل عقلت یا اخلافت نہ ہو جیسے اس شعر میں لفظ
 (فائدہ) کو باء لغت حاضر ہو چو کیونکہ لفظ نقصا سے ہم قافیہ ہو۔ مطلب۔ سہرا بنے
 کہا کہ نقصا سے میرم کے آگے کیسی کچھ نہیں جلتی تو اگر جان بھی دیدیگا تو میں نہ جو نکلا
 پھر کیا فائدہ ایضا ۱۱ تڑپتا تھا سہرا بے مل اُدھر بہ او حرم رستم گرد تھا نوچڑ
 بے مل وہ جانور جو دینے والے اللہ اکبر کو مکرذبح کیا جاسے اور مجازاً وہ زخمی جو تڑپتا ہو
 پس بے مل بسم اللہ کا ترخم ہو (ترخمیم) دم تراشیدن اور مطلقاً کسی جملہ یا کلام
 سے الفاظ آخر نکال کر اس کے واسطے وہی لفظ اسم ٹھہرا لینا مثلاً لا حول ولا قوة
 الا باللہ کو ترخم کر کے اس کے عوض (حوقلہ) بولتے ہیں۔ نوحہ گر مصیبت بیان
 کرنے والا۔ مطلب۔ ایک طرف سہرا بنیجان تڑپتا تھا اور ایک جانب
 رستم پہلوان بنین کر کے رو رہا تھا ایضا ۱۲ جو دیکھا کہ خوشیل نامدار بد کھڑا ہو
 بہت دیر سے بے سوار بندیل نامدار سے مراد یہاں رستم بے سوار خالی پیٹھ۔
 مطلب۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ رستم کا گھوڑا خالی پیٹھ کھڑا ہو تو وہ کیا جو
 آئینہ شعر میں ہو۔

صفحہ ۳۰۔ سوار ان شکر گئے تب اُدھر بہ تو دیکھا کہ رستم پڑا خاک پر بہ مطلب۔ لشکر کے
 سوار یہ امر دیکھ کر قتل گاہ میں گئے اور دیکھا کہ رستم بھی لوٹ رہا ہے اور وہ کر رہا ہے جو
 آئینہ شعر میں ہے ایضا ۱۳ کرے ہو فغان اور بیتاب ہو بہ تڑپتا پڑا وان بھی
 سہرا بے ہو بہ کو کہے ہو کسال باہر۔ اب کرتا ہے بولتے ہیں۔ فغان بھیم یا فتح اول وہ آواز
 غم جو ناسے زیادہ بلند ہو۔ مطلب۔ رستم فغان کر رہا ہے اور سہرا بے خاک و خون میں تڑپ
 رہا ہے ایضا ۱۴ یہ جانا کہ زخمی ہیں دونوں جوان بہ لگا زخم کاری ہوئے ناتوان بہ
 زخمی گھائل۔ دونوں جوان سے مراد رستم و سہرا بے۔ زخم کاری وہ زخم جو جرح کا کام
 تمام کرے یعنی گہرا گھاؤ۔ ناتوان بے طاقت۔ مطلب۔ سوار سمجھے کہ رستم و سہرا بے دونوں

رنجی ہیں اسی سبب سے دونوں تڑپ رہے ہیں ایضاً انھا کو سر رستم نامہ رویدگے
 پوچھنے سب کو کیا پوچھ رہے ہیں انھوں نے خبردار کرنے اور محبت کرنے کی علامت ہو مطلب
 سب نے رستم کو پوچھا کہ پوچھا کہ بتائیے کیا حال ہے ایضاً زندہ پارہ اور
 چاک کر پیر چمن ہنگام کے یوں رستم پلین ہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے پیر چمن بدن کے کپڑے
 زندہ کو ٹکڑے ٹکڑے اور پیر چمن کو چاک چاک کرنے سے کثرت غم مراد ہو مطلب -
 رستم نے دیندہ غم و اطم وہ بات کہی جو آئندہ شعر میں ہو ایضاً جو اما تو
 میرا رستم ہر میگا قیامت تک یا د غم ہر رستم غم سخت قیامت وہ
 روز جب میں آدمی مار کر جلانے جائینگے اور پہلی ویدی کا حساب ہو گا اسکی ہند ہی
 پیرے مطلب - میں نے نادانستہ ایسا ظلم کیا ہے کہ قیامت تک اسکا غم نہ بھولے گا
 قیامت تک اصطلاحاً بمعنی مدت و راز ایضاً مرے روئے و سر پر
 پیر ہی ہاے خاک ہر پیر کو کیا میں نے ناحق ہلاک ہر روئے شہر - روئے و پیر
 خاک پیر نا اصطلاحاً شامت آنا اور بختی و انگیر ہونی - ناحق بلا سبب مطلب -
 ہاے پیر ہی شامت آگئی کہ میں نے اپنے فرزند کو بلا سبب مار ڈالا ایضاً
 یہ کہہ رہا ہوں کہ کھینچ فخر لیا کہ کہ نہ تیرے کہے اپنی گردن ہر ہر کھینچنا کا نام نہازی
 مستحق ہو مطلب - رستم یہ بات کہہ کر چاہتا تھا کہ اپنا گلا کاٹ ڈالے ایضاً
 بکر کر شہابی سے رستم کا ماتم ہنگے روئے گردان فرخ صفات ہر شہابی میں
 شہابی زراہ بمعنی جلد سگر دان گرو کی جمع بعض پہلو دانان - صفات صفت کی جمع
 عادتین - فرخ صفات اسم صفت مرکب نیک عادتین رکھنے والا - مطلب -
 جھٹ پٹ دوڑ کر پہلو انون نے رستم کو روک لیا یعنی خود کشی سے بچا لیا اس
 شعر کے قافیہ میں ایک جید غلطی ہے کیونکہ ماتم بمعنی دست کے آخر میں ہاے
 منکوحہ التلطف جو صفات کے ساتھ اسکا قافیہ ہر گز جائز نہیں دیکھو

مرزا مسطر جانشان کئے ہیں سے خوش و بیگانہ کوئی جائے نہ ساتھ بہ یک بیگ
 رہا کینگے مل سکے ساتھ بہ بعینہ ایسی غلطی فارسی میں میٹھی کاشی نے بھی کی ہو
 سے سرچو تان جگت سنگ بود کہ پریشہ آسمان سنگ بود و سنگ اول یعنی
 شیر جو ہا دور چو ترون کا لقب تھا اسکے آخرین نامے مخلوط تلفظ ہو پر سنگ
 یعنی جہاد کے ساتھ کیونکر جہاد فیہ ہو سکے اس میں ایک غلطی اور بھی ہو یعنی فتح
 و کسرہ سنگ و سنگ کا اختلاف۔ لیکن فارسی گو سے ولایت زامند و را و ر
 شاعر ہندی نژاد سراپا تصور ایضاً زوارہ نے پارہ گریبان کیا بہ غم و درد
 شور و افغان کیا بہ گریبان جہان پر انگر کے ہیں کنٹھا لگاتے ہیں۔ گریبان
 پیانا نامہ زدوں کی نشانی ہو۔ افغان بامفتح آہ و نالہ اور ایک قوم کا لقب
 جنہیں پٹیان کہتے ہیں یہاں یعنی اول۔ مطلب۔ سہراب کے چارہارہ نے
 یہ مصیبت دیکھ کر اپنی شکل ماتم زدوں کی بنانی اور ڈاڑھ میں مارا کر دئے لگا
 ایضاً لکھا پیرہ سہراب سے کیا ہو حال بہ وہ بولا کہ جو درد بھلو کماں بہ
 مطلب۔ اور پہلو انون نے سہراب سے پوچھا کہ تیرا ماں کیسا ہو اسنے جواب
 دیا کہ میرے کلیجے میں نہایت درد ہوتا ہو ایضاً لکھا جگر پر مرے زخم کاری
 لگا بہ نہیں کچھ بھروسہ ہو اب زیت کا بہ زخم کاری شوہر صفحہ ۳۰ و کیون
 زیت زیتن کا حاصل مصدر یعنی زندگی۔ مطلب۔ میرے کلیجے پر گہرا زخم لگا ہو
 ہرگز امید نہیں کہ میں جیتا ہوں ایضاً لکھا پل پل میں کے سر پان شان بہ
 مری مان نہ مجھے کہتے عیان بہ سراپا کا الف و بیانی بجائے او و عطفہ
 یعنی سدا وریاٹون مراد می بالکل۔ مطلب رستم کہتے تھے والدہ نے
 بتا دینے تھے ایضاً لکھا ہر سہرے سخت سے بار بار بہ جو پوچھا تو پوشیدہ آسنے
 رکھا بہ بار بار کی جمع یعنی کئی مرتبہ۔ پوشیدہ پوشیدن کا اسم مفعول ۱۱۷

پچھی ہوئی چیز مطلب۔ مین نے پچھو پلو ان کجنت سے کئی مرتبہ پوچھا لیکن اسے
 جانکر نہ بتایا ایضاً اے مجھے نام رستم بتایا نہیں۔ رکھا ہے غافل بتایا نہیں
 اسے کلمہ نہ پڑھنی افسوس۔ غافل و حوکا کھانے والا۔ جتنا باجمیم تازی مفتوح
 آگاہ کرنا مطلب پچھیرنے رستم کا نام مجھے پچھیا یا اور و حوکا دیکر پچھو نہ دیا
 ایضاً ۱۶ مقابل مرے جبکہ رستم ہوا۔ نو پرسان حال اس سے ہر دم ہوا
 مقابل ساٹا کرنے والا۔ پرسان پوچھنے والا۔ ہر دم گھڑی گھڑی مطلب۔ جبکہ
 رستم کا نہر ساٹا ہوا جب بھی مین خود رستم سے گھڑی گھڑی پوچھتا رہا۔
 ایضاً ۱۷ رکھا اسنے بھی نام اپنا نہان۔ کیا میرے آگے نہ ہر گز عیان۔
 نہان پوشیدہ آگے بچا۔ روبرو مطلب۔ خود رستم نے بھی اپنا نام و نشان مجھے
 چھپایا اور میرے روبرو ظاہر کیا کہ مین ہی رستم ہوں ایضاً ۱۸ کوئی کیا کرے
 کسکا ہو اختیار۔ نہیں چارہ تقدیرت نہ ہمارے۔ تقدیر حکم غیر جاری خدا مطلب۔
 تقدیر سے کچھ تدبیر کی پیش رفت نہیں جاتی آہیں کچھ آدمی کا اختیار نہیں ایضاً ۱۹
 پیر کی اجل باپ کے ہاتھ تھی۔ ازل سے یہ ٹھہری ہوئی بات تھی۔ اجل موت
 ازل تختہ بن چکی اور وہ دن ہمیں کل چیز خدا نے پیدا کی۔ ٹھہرنا مقرر ہونا۔ یکے
 ہاتھ کوئی چیز ہونا اس کے باعث سے انصرام ہونا۔ مطلب۔ خدا نے روز ازل سے
 یہی مقرر کیا تھا کہ رستم کے باعث سے میری موت ہو۔ اس شعر میں بھی وہی عجیبے
 جو شعر ۱ صفحہ ۳۰ مین ہو۔

صفحہ ۳۱۔ یہ احوال سنکر ہو۔ لے نوحہ گر۔ زوارہ اور رستم اور ہر نوحہ گر قائم
 کرنے والا مطلب۔ ایک طرف زوارہ ایک طرف رستم سہراب کی باتیں سن سنکر سر
 پینے لگے ایضاً ۲۰ لگے کوٹہ سینہ و مروان۔ کیا ویدہ تر سے دیرا روان۔ ویدہ تر
 روتی ہوئی آنکر۔ روان جاری۔ ویدہ تر سے دیرا روان کر لے بہ انتہا رونے سے مراد ہے۔

مطلب - زوارہ اور رستم ماتم کے بشدت روئے ایضاً پھر اب دیکھتے نہ پہنچتا
 سیکو نہیں اس جہان میں بقا جہان جیتن بالفتح کا اسم فاعل سما می کو دے والا
 یعنی ازل وابد کے مابین جو چیز کو دپری یعنی واقع ہوئی ہو وہ دنیا ہو۔ بقا وہ چیز جو ہمیشہ
 رہے۔ مطلب - پھر اب درو مند نے اپنے باپ اور چچا کو سمجھایا کہ اس عالم فانی تک نہیں
 سیکو قیام نہیں سیکو ایک نہ ایک دن فنا ہو ایضاً کہ تم گریو نالہ اتنا کرو کہ ذرا
 صبر کو دل میں اب راہ دو وہ گریو گریستن کا حاصل مصدر رو نا صبر خواہش خدا پر
 بہر صورت رہی رہنا۔ دل میں راہ دینا کسی امر کا خیال کرنا۔ راہ اصطلاحاً بمعنی جگہ و
 طریقہ و تدبیر مطلب - اسی صاحب جو تم مقدر ماتم نہ کرو ذرا اپنے دل کو سنبھالو ایضاً
 محل تکوین نے کیا اپنا خون نہ دے اتنا اس ایک رکھتا یہ چون بہ جمل اصل وقت میں
 بہاے ہو زحمتا کے معنی ترک کرنا غلطی سے بجائے حلی ہو کر جاری ہو گیا اور
 وہی صحیح ٹھہر گیا مجازاً بمعنی معاف و عفو متعل ہو۔ التماس عرض کرنا۔
 مطلب - میں نے اپنا خون تکوین معاف کیا مگر ایک بات میری مان لو اور
 وہ یہ ہو جو آئندہ شعر میں ہو ایضاً کہ زہنا راہ رستم در جہند نہ نہ ہونیچا
 لشکر کو میرے گزند نہ اس فتح اول بمعنی قدر و قیمت مند کلہ ملکیت - ار جہند
 صاحب قدر - گزند آفت و آسیب و رنج - مطلب - میری وصیت یہ ہو کہ
 اب رستم ہرگز میری فوج کو نہ ستائے ایضاً نہو جا کے ترکون سے
 پھر کہینہ خواہ نہ کھینچے سو ملک توران سپاہ نہ ترک ملک ترکستان کے
 رہنے والے لوگ - توران تاتار ارال سپاہ - لشکر سپاہ کھینچنا ترجمہ فارتی
 چڑھائی کرنا اور وہ مطلب - دوسری وصیت یہ ہو کہ ترکستان والوں سے
 رستم اب کبھی نہ لڑے بلکہ تاتار ارال پر اب چڑھائی بھی نہ کرے ایضاً
 کہ مولد ملک توران جو مری جانے بازی وہ میدان ہو یہ مولد بفتح

اول و ثانیٹ پیدا ہونے کی جگہ۔ ملک توران مضائق مضائق الیہ اس میں اعلان
تورن تعلقات قاعدہ ہو مشعر صغیر ۲۰ دیکھو۔ جاتے بازی کیل کو دکی جگہ مطلب۔ دوسری
وصیت پیریں سبب ہو کہ بین توران بین پیدا ہوا ہون اور ومان کی سر زمین پر
کھیلنا گودا ہون مجھے ومان دیکھو و دیوار سے الفت ہو ایضاً اگر زندہ رہتا
تو ہر ایک پر ہر مراعات کرتا میں شام و سحر ہر مراعات ہضم اول نگاہ رکھتا
اور کنگیوں سے دیکھتا مجازاً یعنی رعایت و سلوک شام و سحر رات دن مراد
معنی ہمیشہ مطلب۔ اگر میں جیتا رہتا تو تورانیوں سے ہمیشہ سلوک کرتا ایضاً
پھر بعد میرے مدد اگر سے متعلق مدد تم کار اگر سے مدد ہر ہضم اول تواضع
تلف مہربانی کرتا۔ مدد ہضم اول شراب و ہمیشہ یہاں یعنی دوم۔ آشکارا ظاہر
ہونے والی چیز مطلب۔ اب میرے عوض میرا پاستم تورانیوں سے ہمیشہ متواضع
پیش آئے اور تمام عمر آخر مہربانی کیا کرے یہی میری آخری وصیت ہو ایضاً
جگر خستہ جو کہ اشد مہر کہا بہ تھمتن نے یکسر پذیر کیا بہ جگر خستہ سے مراد یہاں سہرا
ہو۔ دم معنی وقت۔ یکسر بالکل پذیرا بلاتامل پذیر فتن کا اسم مفعول سماعی قبول
کی ہوئی بات مطلب۔ سہرا بنے اُن وقت جو جو کہا وہ رستم نے سب مان لیا
ایضاً جادو راہ بقا غیر از قتلتا نہیں ہو خودی جیتک کہ انسان میں خدا
ملتا نہیں جادو وہ ایک جو چلنے سے زمین پر چڑ جاتی ہو۔ بقا باقی رہنا یہاں
مراد خدا سے ہو۔ قتلتا نہیں اپنی ذات کو کچھ نہ سمجھنا۔ خودی امانیت زمین کچھ چلتا
یہ کہنام مراد غور سے ہو حدیث میں وارو ہو کہ من تو اقبل ان قس تو اقبل
یعنی مرنے سے پیشتر مر جاؤ مطلب۔ جیتک آدمی اپنی ذات کو نیست و نابود
نہیجے اسے خدا کی راہ نہیں ملتی او جیتک مغرور ہو کہسی خدا پرست نہیں ہو سکتا
ایضاً جستجو رہتی ہو دولت کا پتا ملتا نہیں ہر سر پر اگر ناہی چغل تھا ملتا نہیں

شاعر لوگ بسبب تین پر وازی کے قاصد ٹھہرا کر اپنے اشعار میں باندھ لیتے ہیں اور
فرانس میں درہل کیو تر خط لجاتے ہیں مطلب۔ خدا جانے کیو تر ہمارا خط لیکر کہاں
تباہ ہو گیا کہ ہاکی طرح ہمیں دکھائی نہیں دیتا **الغرض** اگر ہی خود منزل مقصود
کی جو رہنما ہو ضرر لجاتے ہیں جبکو رہتا ملتا نہیں ہو مگر ہی راہ بھٹک جانا اور بد
یہاں اپنے کو نیست و نابود سمجھنے سے مراد ہے۔ منزل مقام مقصود جس چیز کا قصد کرتے
مرادی معنی مراد منزل مقصود یہاں خدا یا پی سے فرض ہے۔ رہتا راہ بتانے والا
یہاں مرشد سے مراد ہے۔ ضرر ایک پیغمبر کا نام کہ وہ ابھی تک زندہ اور نظروں سے
پوشیدہ سمجھے جاتے ہیں اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جب کوئی راہ بھٹک جاتا ہے تو
حضرت خضر جو خدا کی طرف سے راہ بتانے پر مامور ہیں بصورت انسان مجسم ہو کر اسے
راہ بتاتے ہیں مطلب۔ آدمی کا گمراہ ہونا بھی گویا مرشد اور راہ نما ہے کہ منزل
مقصود تک پہنچا دیتا ہے یہ دعویٰ ٹھہرانا اسکا ثبوت یہ ہے کہ راہ بھٹک جانے
سے خضر پیغمبر جو بڑے رہنما ہیں لجاتے ہیں پس گمراہی گویا رہنمائی ٹھہری یہ نتیجہ
نکلا۔ دوسرے معنی یہ کہ اگر انسان اپنی خودی سے گمراہ ہو جائے یعنی چھوڑ دے
تو منزل مقصود کا رہنما یعنی خدا اسے فوراً لٹا کر جیسے راہ بھٹکنے سے خضر لجاتے ہیں
یہاں گمراہی کو ترک خودی اور خدا کو خضر سے تشبیہ ہے **الغرض** آدمی کیوں
طالب راحت ہو دو چرخ میں بہ چین دہنے کو زیر استیالمتا نہیں ہو طالب
مکوٹھو ٹرھنے والا اور بلانے والا اور چاہنے والا۔ راحت چین اور پانون کا تلوا
یہاں بسبب تلاش یہ لفظ بطریق ایسا م ہے۔ دو گرگوش و زمانہ۔ دو چرخ
کے باعث سے شعرا نیکی و بدی بتاتے ہیں مطلب۔ انسان یہ فائدہ آسمان کی
گرگوش کے نیچے یعنی دنیا میں یہ بات چاہتا ہے کہ مجھے چین ملے نہیں دیکھتے ہو
کہ جب دانہ چکی کے پاش کے نیچے آتا ہے پس جاتا ہے۔ یہاں انسان کو

دوسرے اور آسمان کو چلی کے پاٹ سے تشبیہ ہو ایضاً **۱۱** گشتن ہستی میں یہ آب
 مروت کا جو قطہ بہ نخل کو پانی پڑے نشوونما ملتا نہیں **۱۲** گلشن باغ بہشتی دنیا۔
 گلشن ہستی استعارہ مینی بہشتی مروت یعنی آدیت۔ آب مروت استعارہ مینی
 مروت۔ قطہ کی تہندی ہنگی اور کال جو۔ نخل درخت۔ نشوونما وہ قوت جس سے
 درخت بڑھیں جب درخت نیا اگتا ہو تو زمین پانی نہیں دیتے اگر پانی دین تو
 جل جائے مطلب۔ دنیا میں لوگ حمایت پیرت ہیں یہاں تک کہ درخت کو بھی نشوونما
 کے وقت پانی نہیں دیتے ایضاً **۱۳** شکل آئینہ نہ پوچھو میری حیرت کا سبب **۱۴**
 خلق صورت ہیں جو معنی آگتا ملتا نہیں **۱۵** شکل مثل۔ حیرت بھوچک ہونا آئینے کی
 حیرانی مشہور ہے کبھی اسکی آئینہ بند نہیں رہتی ہمیشہ ٹکلی ہوئی آئینہ کی شکل پر رہی
 خلق انسان۔ صورت بین ظاہر ہیں۔ معنی آشنا تیر کیب قلب آشنا معنی نبی
 واقعہ کار باطن۔ مطلب۔ میں جو آئینے کی مثل بھوچک ہوں اسکا سبب نہ پوچھو
 اسکے سوا اور کچھ نہیں کہ دنیا تمام ظاہر پرست ہے باطن کو کوئی نہیں دیکھتا یہاں تک
 کہ آئینے میں بھی اپنی صورت ہی دیکھتے ہیں اسی سبب سے آئینہ بھی حیران ہو
 اور میں بھی بھوچک ہوں ایضاً **۱۶** حق اگر پوچھو تو یہ بھی نسخہ اکسیر ہے **۱۷**
 چھلتے ہیں خاک سب مضمون نیا ملتا نہیں **۱۸** حق سچ بات۔ نسخہ وہ برچہ کاغذ
 جس پر طبیب لوگ دوا لکھ دیتے ہیں۔ اکسیر توڑنا اور کیمیا بنانا۔ خاک چھاننا
 اصطلاحاً نہایت تلاش کرنا اور پریشان ہونا۔ مطلب۔ شاعر لوگ تباہ پھرتے ہیں
 اور نیا مضمون نہیں ملتا اگر سچ پوچھو تو نیا مضمون بھی گویا کیمیا کا نسخہ ٹھہرا
 کہ اسکی تلاش میں لوگ خاک چھلتے ہیں اور نہیں ملتا ایضاً **۱۹** روکے
 مانگ۔ اشد سے چاہے جو وسعت رزق کی **۲۰** شیر دایہ دائی کا دودھ۔ بکافیم اول نشوونما
 وسعت بفتح اول بھیلنا اور زیادتی۔ شیر دایہ دائی کا دودھ۔ بکافیم اول نشوونما

جسکو تلاش۔ دولت وہ مال جو ہاتھوں ہاتھ آتا پھر تار ہے۔ سر میر تاج خط و جون ہو جائے۔
 غل کا بندہ اول سایہ۔ ہمارا ایک طائر کا نام جو نیست و نابود ہو رہا ہو لوگوں کو دہم دہم
 کہ ہمارا سایہ چسپڑ چسپڑ جائے وہ بادشاہ ہو جائے۔ مطلب۔ انسان دوڑو دوڑو چسپڑ
 کرتے ہیں کہ کیسے طرح دولت ہاتھ آئے اور نہیں ملتی جس طرح ہر شخص کو یہ خط رہتا ہو
 کہ چسپڑ ہمارا سایہ چسپڑ جائے اور ہم بادشاہ ہو جائیں مگر نہ سایہ چسپڑ ہوتا ہو اور نہ وہ بادشاہ
 ہو جائے ہیں ایضاً^{۱۲} ہر شخص شرط یا ن ملے کو کیا ملتا نہیں۔ پر کہیں دنیا میں
 صادق آشنا ملتا نہیں۔ ہر شخص تجریمی و تلاش۔ شرط بازی ہونا اصطلاحاً یعنی جواب
 و ضرور۔ صادق تجا۔ آشنا دوست۔ مطلب۔ دنیا میں تلاش سے سب کچھ ملتا ہے
 فقط ایک تھکا و دست نہیں ملتا ایضاً^{۱۳} چشم نے کی مدد کون گردش تو پایا
 ایک تل بہ رزق انسان کو مقدر سے سوا ملتا نہیں۔ چشم آنکھ گردش پھرنا۔
 تل دائرہ بند ایک قسم کا قلعہ اور جسم انسان کی وہ چھوٹی سی سیاہی جسکی تاری
 خال ہو اور آنکھ کی پتلی میں بھی ایک چھوٹی سی سیاہی ہوتی ہے اسکی راہ
 نگاہ آتی جاتی ہے اسے بھی تل کہتے ہیں یہاں اُسی سے فرض ہو۔ رزق روزی۔
 مقدر تقدیر و نصیب۔ مطلب۔ آنکھ ہمیشہ گردش میں رہتی ہے مگر اسے ایک
 تل کے دانے کے سوا اور کچھ نصیب نہیں ہوتا اور فی الحقیقت آنکھ میں تل
 موجود ہے جیسا اوپر بیان ہوا اسی طرح انسان کو نصیب سے بڑھکر روزی نہیں
 ملتی ہر ناحی کی سعی سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہاں تل کا لفظ لفظ رزق کے ساتھ
 بطور ایہام ہے۔ انسان کا لفظ بھی اس شعر میں بیکار نہیں کیونکہ آنکھ کی پتلی کو مردم
 کہتے ہیں اگر سچاے انسان کے یہی لفظ مردم شعر میں ہوتا تو خالی لطف ایہام سے
 نہوتا ایضاً^{۱۴} وہ جو محتاجوں کو دینا ہو کہ فرصت ہو اسی بہ ڈھونڈتا ہو
 خاک بین قارون گد ملتا نہیں۔ محتاج احتیاج رکھنے والا یہاں انگال آدمی سے

مراد ہو۔ فرقت فراغت اور وقت۔ خاک بیان زمین کی اندرونی تہ اور قبر سے مراد ہو۔
 کہ ایک مانگنے والا۔ قارون کا خزانہ سمیت وہی کی بددعا سے زمین میں جس جہاں مشہور
 ہو۔ مطلب۔ اگر فرعون کو دینا ہو تو زندگی میں دے لے پھر تجھے کوئی نہ مانگے گا یہی وقت ہو
 جیسے قارون نے موسیٰ کے کہنے سے زندگی میں نہ دیا اب اگر وہ زیر زمین کچھ دیا چاہے
 تو سر دے کیا وہ ان کوئی گدا پٹھا ہو **الضیاء** المدد و موح مدد کا جو یہ ای باد
 مراد ہو۔ ڈوبتی ہوئی کشتی ناخدا ملتا نہیں **المداد** اطلب المدد کا مخفف ہو یعنی
 مدد چاہتا ہوں میں۔ موح جگہ و وقت۔ مدد سہارا دینا۔ باد مراد وہ ہوا جو ہمارے
 موافق ہو جسے باد شمسہ بمعنی شمس بھی کہتے ہیں ناخدا الاح یہ لفظ مرکب ہوا پر
 بیان ہو چکا۔ بیان باد مراد سے غرض خدا مطلب۔ ای باد مراد یعنی ای خدا میں
 تجھے مدد چاہتا ہوں یہی مدد کا وقت ہو۔ کہ میری ناؤ ڈوب رہی ہو اور کوئی لٹاؤ
 نہیں ملتا یعنی میرا دل گناہوں سے لدا جاتا ہو اور تیرے سوا کوئی سچا نہ والا
 نہیں **الضیاء** ڈھونڈتے پھرتے ہیں ہم صحرائین شمل گرد باد و منزلون یاران
 رفتہ کا پتا ملتا نہیں **الضیاء** صحرائین۔ گرد باد مضمون نے اس لفظ کو گرد مبنی خیار اور
 باد مبنی ہوا سے مرکب بنا یا ہو اور مضمون نے ترکیب تو مصیفی مقابوب گرد و کبریاں
 گول چیز اور باد سے مرکب کہا ہے یعنی باد گرد گھومتی ہوئی ہو ابر تقدیر بگولا اسکی ہڈیا
 ہو فارسی میں اسے دیو باد بھی کہتے ہیں۔ منزلون کے بعد حرف (تک) مقدر ہو مراد
 معنی تیری دور تک۔ یا ان رفتہ مرے ہوے دوست۔ مطلب۔ ہم منزل بمنزل
 صحرائین بگولے کی طرح گھومتے پھرتے ہیں مگر کہیں اگلے لوگوں کا پتا اور کونج
 نہیں ملتا کہ کہہ رہے گئے۔

صفحہ ۳۲۔ ہو گیا کیا جانیے یہاں کے خط کس جاتباہ **الضیاء** صورت غفا کیو تر کا پتا ملتا نہیں
 خط چٹھی۔ تباہ باد صورت شمل غفا بفتح اول وہی چاہے مدد م کہتے ہیں۔ کیو تر کو

مختصر

مطلب۔ اگر تجھے روزی کی دنیا دینی منظور ہو تو خدا سے رو رو کر طلب کر کیونکہ بے روئے اور مانگے نہ کما بھی دودھ نہیں پاتا ایضاً شاعر ان حال کیا مضمون نو پائین اس پر
 وہ ہونڈتے ہیں یہی نیا ملتا نہیں بد لو نیا اخص م وہ احم جو شاعر اپنے نام سے
 چند حرف کا ایک لفظ چنکر یا اپنے نام کا ایک جزو لیکر انسانی وزن کے واسطے اخیر
 میں نظم کر لیتے ہیں جیسے جو اس سنگم کا مخفف جو ہر۔ یا ناصر علی سرہندی کا خیر و علی اور
 کہی اپنے نام سے علامہ بھی کوئی اسم مقرر کر کے نظم میں لایا کرتے ہیں جیسے شیخ فطیل
 بلگرامی کا شمس وجد مطلب۔ اس زمانے کے شاعر نیا اخص تو وہ ہونڈتے نہیں پاتے
 پھر نیا مضمون ملتا نہ بہت دشواری ہو۔ یہ مصنف غزل نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے
 کیونکہ لاسیر مولانا جلال اسیر کا اخص ہو اور وہ قاری میں بڑا مشہور شاعر گذر آہ
 ایضاً تنگی غم دل کو آخر با وقت رحمت ہوئی بہ اس قدر ہستی پریشانی جمعیت
 ہوئی بہ تنگی غم کلیتہً رنج۔ باعث سبب۔ رحمت خوشی۔ پریشانی چیلنا اور تردد
 پیدا ہونا جمعیت اٹھا ہونا اور دل کی تسلی مطلب۔ غم نے جب دل کو تنگ کیا
 تو آخر کو آرام نلگیا خدا نے قرآن میں کہا ہو کہ ان مع العین یسیر یعنی بعد تنگی کے
 دنیا میں وسعت اور چین نصیب ہو یہ دعویٰ مشہور اہل کائنات یہ ہو کہ جو اس میں
 متفق تھے جب وہ سمنگر مجمع ہو گئے تو اسکا نام جمعیت مقرر ہو گیا پس دیکھو کہ پریشانی
 سے جمعیت نصیب ہوئی یعنی تنگی غم یہاں خود رحمت نلگئی۔ یہ نتیجہ نکلا۔
 ایضاً چین ایگا کس طرح اسکو زبردستی کوئی بہ مفلسی بھی کیا کسی زردار کی
 دولت ہوئی بہ مفلسی انگلا پن۔ زردار مالدار۔ زبردستی یعنی زبردستی مطلب
 مفلسی کسی مالدار کی دولت تو نہیں ہو بلکہ مجھ غریب مفلس کا مال ہو جسکی کچھ بساط
 نہیں پھر زبردستی چین کر کوئی کیا کر گیا اور کیوں چینے گا ایضاً تیغ قاتل کو
 دیا سر جان غرا ئیل کو بہ تنگ دستی بین کمان قاسم مری ہمت ہوئی بہ تیغ قاتل

مضاف مضاف الیہ جلاوکی تلوار۔ غر۔ اہل فرنگ و کیو۔ مصرع اول کے آخر (دیکھو)
 بیسے معروف۔ مقدر جو رنگہ سستی تکلیف و مفلسی۔ قاصر کی کرنے والی چیز۔ چھٹ ارادہ
 بلند۔ مطلب۔ میرے پاس دو چیزیں تھیں ایک سہ ایک جان پس ہیں سنے
 از رو سے بلند تھی جان تو ملک الموت کے نذر کی اور اپنا سر تیغ قاتل کے حواسے
 کیا مجھے شا باغ کو کہو کہ مفلسی میں بھی میری ہمت بلند نہ کو تا ہی نہ کی ایضاً
 میرے مرنے سے کتنا زندان میں کس کا عذاب ہو ہتھکڑی کو طوق کو زنجیر کو حرمت
 ہوئی ہو زندان قید خانہ۔ عذاب بستی تکلیف۔ زنجیر پٹری ہتھکڑی وہ لوہے کی زبان
 جہین مجرم کے دونوں ہاتھ چنسا دیتے ہیں۔ طوق لوہے کا بھاری حلقہ جو گھنٹھا
 کے گلے میں ڈالتے ہیں مطلب۔ میرے مرجانے سے طوق نے گلے سے اور ہتھکڑی
 نے ہاتھوں سے اور زنجیر نے پاؤں سے فرصت پائی یعنی یہ بیوقوف بیچارے
 میرے باعث قید خانے میں میرے ساتھ تکلیف جھیل رہے تھے ایضاً
 رنگ یک رنگی و وزنگی نے کیا کیا اہستہ ہو رفتہ رفتہ میری صورت
 بار کی صورت ہوئی ہو بیک رنگی و حدت۔ یہاں فنا فی اللہ ہونے سے مراد جو
 اہل تصوف کہتے ہیں کہ عشق کے کئی درجے ہیں ایک فنا فی الخلق یعنی خلق اللہ
 میں اپنے کو نیست و نابود کر کے دکھانا دوسرا فنا فی الذات یعنی آپ اپنے کو کچھ سمجھنا
 جیسے فنا فی الشیخ یعنی مشکر اپنے پیر کی ذات میں مل جانا چوتھا فنا فی الرسول
 یعنی مشکر پیغمبر کے شرک و روح ہو جانا پانچواں فنا فی اللہ یعنی مشکر خدا کی
 ذات لاشریک میں ایک ہو جانا اُس وقت بلاشبک خُلِقَ الْإِنْسَانُ
 عَلٰی صُورَةِ كَا رَنگ نمودار ہوتا ہو یعنی آدمی روز ازل خدا کی شکل پر
 پیدا کیا گیا ہو۔ وزنگی یعنی دوئی یعنی (نوا اور مین اور) یہ سمجھنا۔ آئینہ
 اصطلاحاً بمعنی صاف و ظاہر۔ رفتہ رفتہ یعنی آہستہ آہستہ۔ مطلب۔

مین اور حال مین تمایا اور حال مین یعنی مین خدا کی لڑت سے جدا تھا پس یکنگی یعنی
 وحدت کے سبب سے مین فنا فی اللہ ہو گیا اور انا الحق کا درجہ بکے حاصل ہوا دوسرے
 معنی یہ مین مطلب ہم جدا تھے اور یا جدا پس اُس جدائی یعنی دورگی نے یکنگی یعنی
 عشق کو اقتدر تیز کیا کہ ہم معشوق بن گئے اور یا رہا سے عشق کو دیکھا کہ ہم عاشق ہو گیا
 اور ظاہر ہو کہ کثرت عشق مین بھی امر اکثر نمودار ہوتا ہے کہ بسلی زیادہ تا بعد اسی
 کہ وہ آخر کو وہ خود مطیع ہو جاتا ہے اور ایضاً **۱۸** بھوک کا غم بھوک مین کھایا کیے
 ہم غم بھر رہا جب ہوئی بھوک تلاش رزق بے منت ہوئی بھوک کے غم سے
 مراد تکلیف گر سنگی - غم کھاتا - صبر کرنا - رزق بعینت وہ روزی حسین کیا احسان
 نہ اٹھانا پڑے مطلب - جب بھوک بھوک لگی اور بھوک کی تکلیف سے غم پہنچا
 وہی غم ہم بھوک مین کھا کر بشیر رہے یعنی صبر کیا اور رزق کے ڈھونڈنے مین
 کیا احسان نہ اٹھانا پڑا پس گویا بھوک کا غم ہمارے واسطے رزق بے منت
 ہو گیا ایضاً **۱۹** آئینہ دیکھا اگر پیری مین یاد آیا شباب بے آگے صورت اور تھی اب
 اور یہی صورت ہوئی بے شباب کیا یاد آ گیا جو گذشتہ عمر پر افسوس کرنا مطلب -
 جتنے جب بڑھاپے مین آئینہ دیکھا تو شباب کی باتیں یاد آئیں کہ بے آگے جوانی مین
 کیسا ہمارا رنگ صاف تھا اور چہرہ ہر ہوا اور بال سیاہ اور اب بڑھاپے مین کیسی
 نیل ہو گئی چہرہ کلجھان ہو گیا تمام مجھ پر بال پر گئیں بال سفید ہو گئے افسوس ہے -
 ایضاً **۲۰** جتنے کامل مین فنا کے بعد ہو گئی نمود و خلق سے معدوم جب غفا ہوا
 شہرت ہوئی بے کامل پورا ایمان مرد عالم و دینش سے مراد ہے - نمود ناموری - معدوم
 نیست و نابود و شہرت مشہور ہونا مطلب - کامل لوگ جب مٹ جاتے ہیں تب
 وہ دنیا مین مشہور ہوتے ہیں یعنی خلق اللہ مردہ پسند ہے دیکھو ہا کیسا کامل طائر
 ہے جسکے سائے سے آدمی پادشاہ ہو جاتا ہے وہ جب جہان سے ناپید ہو گیا

تو لوگوں میں مشہور ہوا۔ یہاں کامل کی خفتا سے اور فنا کو خفتا کے عدم سے تشبیہ ہو اخصیاً
بعد مدت قید سے مجبوس چھوٹا ہوا اسیر وہ جسم خاکی سے جو کلی روح کو رشتہ ہوا
مجبوس قیدی۔ اسیر شاعر کا تخلص اور لفظ مجبوس و قید کے ساتھ بطور ایہام
شعر و صنف ہا و دیکھو جسم خاکی بدن انسان جبین خاک کا عنصر نفسیت اور غفروں کے
زیادہ ہو مطلب۔ اسی اسیر چپ میری روح میرے بدن سے نکل گئی تو روح کو نہایت
راحت ہوئی جیسے کوئی قیدی قید سے چھوٹ کر خوش ہوتا ہو۔ یہاں جسم خاکی کو
قید خانے سے اور روح کو قیدی سے تشبیہ ہو۔

صفحہ نمبر ۳۴۔ رکے دنیا میں کیجیے وہ فکر بہ بعد کوئی کثرت بخوبی ذکر بہ مطلب۔ جیسے جی آدمی کو
وہ کام کرنا لازم ہو کہ مرے پر لوگ اسے یاد تو کریں ایضاً یہ لباس حیات فانی ہو بہ
نقش برآب زندگانی ہو بہ لباس حیات استعارہ یعنی زندگی نقش بر آب ہر آدمی مٹی بنا پائندہ
مطلب۔ جسم جو ہم تم کہتے ہیں ایک نہ ایک دن ضرور فنا ہو جائیگا بطرح پانی پر کوئی
نقش کھینچے اور کھینچے گا اور مرے گا اس طرح زیت کا بھی حال ہو کہ آدھرتی ہو اور
جاتی ہو اسکا بر وسائین ایضاً آگے کرتے تھے آدمی وہ کام بہ جسکے باہت رہے
ہمیشہ نام بہ نام رہنا یادگار رہنا۔ مطلب۔ اگلے لوگوں کا یادگار کچھ نہ کچھ رہنا
چلا جاتا ہو انھوں نے ایسے ایسے کام کیے ہیں کہ انکا نام نہیں ملتا جیسا آگے بیان
ہو ایضاً کرتے تعمیر اہل کنت و جاہ بہ پل و مہمان سراے و مسجد و جاہ بہ تعمیر عمارت
بنانا۔ اہل مغنی صاحبان یہ لفظ جگہ مفرد نہیں آتا یعنی ایک شخص کی نسبت
اسکا بولنا رو نہیں یکنیت بضم میم قدرت و توانگری۔ پل مسجد مسافر خانہ کنواں
یہ چاروں چیزیں ہمیشہ وقف ہوتی ہیں یعنی لوگ ثواب کے واسطے خدا کی راہ پر
بنواتے ہیں انپر یہی ملکیت نہیں ہوتی۔ جاہ و جاہ بین تختیں جناس ہر شعر
صفحہ بہ دیکھو مطلب۔ اگلے لوگوں میں جو صاحبان مقدر تھے وہ اسی

ایسی پتیر بن ہو گئے ہیں کہ جسے انکا نام بھی چلے اور ثواب بھی ہوا ایضاً اب نہ وہ
 دن ہیں اور نہ وہ رہن، ہر گز نہیں یادگار وہ باتیں کہ وہ دن رہے نہ وہ رہا نہیں
 سنا اور نہ سنی وہ زمانہ گیا۔ مطلب۔ اب وہ زمانہ گزر گیا مگر نام انکے چلا رہا ہے
 ایضاً موجود تھا ایک شخص مومن خان بہ خور گرجیہ تو اب ہو کہاں بہ خور تاس اور
 سوہم۔ مطلب۔ یہاں تک جو مذہب بیان ہوا آگے مومن خان کی مدح کی طرف
 تشریف کہ شاعر کنوئین کی تعریف کرنے لگا۔ مومن خان ایک شخص مردہ کا نام ہے جسے
 کنوئن ہوا یا تھا ایضاً ایک۔ وہ گز گیا ہے اب کام یہ کہ سدا با جتا ہے اسکا نام
 سدا یعنی ہمیشہ اب مر غیب گوین کی زبان ہے۔ با جتا و جتا مشہور جو ناما محاورہ قدیم
 اب گنوار بولتے ہیں مطلب۔ ہر چند کہ مومن خان موجود نہیں مگر اسنے ایسا کام
 کیا کہ دنیا میں نام کیا ایضاً نزد اہل خرد بھی نہ موات بہ جکا نکلا ہے اس طرح کا
 کوا بہ نزد نزدیک۔ اہل خرد صاحبان عقل۔ موات بجائے مر گیا اب محاورہ محل۔ کوا
 بمعنی چاہ اب اس لفظ کے بغیر وراو کے ماقبل دونوں جگہ حرف نون لکھتے اور
 بولتے ہیں جیسے میر وزیر صبا کہنے ہیں سزاہد کور سے خمیر بخان دور رہے۔
 آمد و رفت سے اندیش کے کنوئن دور رہے۔ دیکھو بخان کے ساتھ کنوئن
 جو قافیہ ہے۔ مطلب۔ عقل مند ایسے شخص کو بھی مردہ نہ خیال کریں گے جکا ایسا
 کنوئن نکل آیا ہے کہ اسکے تعریف آگے کیجاتی ہو ایضاً کیا کنوئن ہو کہ
 جسکی سنکے بنا بہ چھپ کے آوے ہو دیکھنے دریا بہ بنانیو و عمارت۔ آوے ہے
 خلافت محاورہ اب آتا ہے بولتے ہیں مطلب۔ کیا عمدہ کنوئن ہو جسکی تعریف
 سنکر دریا زمین کے اندر ہی اندر چھپکر دیکھنے آتا ہے۔ یہاں دریا کا چھپکے آنا
 کنوئین میں سوت پھوٹنے سے مراد ہو ایضاً انانے آٹھ آنسوؤں سے
 روتے ہیں بہ شرم سے ڈبرے آب ہوتے ہیں نہ نالا وہ بہتا ہوا کم چوڑا پانی ہو

ہندی میں ملتے جاتا ہوتا تھا آنسوؤں رونا بکثرت رہ کر رونے سے مراد ہوا تھا لفظ کا
 مقام پر ایک مرتبہ کہنا نکال باہر اب بکرا آٹھا آٹھا آنسوؤں رونا بولتے ہیں ڈبر
 وہ اوٹھلا اور چھوٹا گڑھا جبین برسات کا پانی جھری ہے۔ آب ہونا شتر منڈہ ہونا۔
 مطلب۔ تلے اس غم سے نہایت روتے ہیں اگر افسوس ہم اس کہنوں میں اک نہ پہنچ سکے
 اور ڈبرے اس سبب سے شتر منڈہ ہیں کہ ہم وہ کہنوں ان ٹیکر کیوں نہ نہوں۔ پہلے
 ایضاً ۱۱ مشعید پر عجیب یہ پیر گردون بہ کہ ہر دم اسکی ہر صورت دگرگون ہوتا ہے
 باز گیر جسکی ہندی بھانتی ہے۔ پیر گردون استعارہ یعنی آسمان سبب درازی قیام
 کے آسمان کو پیر سے استعارہ ہے۔ دگرگون دوسرے رنگ پر۔ مطلب۔ یہ آسمان
 بڑا فریبیلا اور باز گیر ہے کہ ہر گھڑی نئی نئی صورتیں بدلتا ہے ایضاً ۱۲ جفا پیشہ
 شکر فتنہ خوہر بہ براسے رنج ہر کس جیلہ جو ہے جفا پیشہ ہم صفت جکا پیشہ
 یہی ہو کہ ظلم کیا کرے یعنی بڑا ظالم۔ فتنہ خواہ ہم صفت فساد کی عادت رکھنے والا
 براسے واسطے ہر کس ہر ایک آدمی۔ جیلہ جو ہم فاعل سماعی ہنسا نہ بان۔
 مطلب۔ یہ آسمان نہایت ظالم اور فساد ہی ہر شخص کی رنج رسانی کے واسطے
 بہانے ڈھونڈھا کرتا ہے ایضاً ۱۳ اگرچہ پیر ہو لیکن جڑ ہے پیر بہ ہمیشہ
 منقلب ہے اسکی ندیر بہ ہے پیر جکا کوئی نرشد نہوا اسکی بہندی خود منڈا ہے
 اور ولد الزنا و ناخلف منقلب برعکس۔ مطلب۔ آسمان اگرچہ بڑا چڑانا ہے
 لیکن نہایت ہی شریر ہے اسکی ندیر بہ ہر بہشہ الٹی ہو کرتی ہیں ایضاً ۱۴
 کیا خوش نہیں آتا اسے عیش بہ براسے جنگ چرتا ہے یہی عیش بہ ہمیشہ
 خوشی مدامی۔ عیش بالفتح لشکر۔ جنگ لڑائی۔ مطلب۔ آسمان لڑنے
 کے واسطے ہمیشہ طیار اور آمادہ رہتا ہے اسکا لشکر خفا اور فتنہ اور جیلہ اور۔
 ستم ہے اور کیا عیش اسکو پسند نہیں ایضاً ۱۵ ہر اک کے عشق ہیں ہی۔

رخشنہ انداز بہ بیان ہر شیر جو فتنہ پرور رہے عشق پاک اور کسی کو بہت چاہنا اور
 آرزو طلب ایک مرض ہے کہ خوبصورت کے دیکھنے سے شل جنون پیدا ہو جاتا ہے
 تیرہ سو زخ اور شہب اور فساد بخشنہ انداز فساد می اور کسی کام کو غفلت میں
 ڈالنے والا۔ فتنہ پرور نہایت فساد می۔ مطلب۔ آسمان دو شخصوں کو ایک
 جگہ دیکھ نہ ہیں۔ مگنا آپس میں فساد ڈلو اور دنیا اسکا کام ہے **ایضاً** اسدا
 اس سنگ دن کا ہے پشیموہ کہ پھر مارتا ہے دیکے سیوہ پہ سنگدن ہیر جم پشیموہ
 عادت۔ مطلب۔ جب ہیر جم آسمان کی کوچن دیتا ہے تو فوراً رنج و مصیبت
 سے اسکا ہر لبتا ہے **ایضاً** یہ وہ زنبور ہے جو چرخ ستم کیش ہے کہ پہلے نوش ہو
 چھ بڑے پیش ہے زنبور موم کھی اور سبڑ کیش بکسر اول مذہب و طریقہ۔
 ستم کیش ہسم صفت ظلم کا طریقہ رکھنے والا۔ نوش شاست نیش ڈنک مطلب
 یہ ظالم آسمان و زنبور ہے کہ جب ذرا شہد چکھائے فوراً اُسپر ڈنک لگائے
 یعنی جب ذرا رحمت دے فوراً اُسپر مصیبت دے **ایضاً** اگر دن اب
 سکو اس مضمون سے آگاہ ہو کہ جبے رام و سیتا کا ہوا باہ ہے مطلب۔ یہاں تاکہ
 تمہید ہو چکی آگے شاعر قصے کی طرف گزیر کرنا ہے یعنی خوشی سے بعد غم کا ہونا اسکی
 کیفیت سنو جیسے سیتا کے ساتھ رام چند رجب کا پایا ہوا سب وہ ہوا جو
 آئندہ بیان ہے۔

حصہ چہارم۔ بیاشت تھی او دھرمین روز افزون ہو خوشی تھی چاہیوے رہو سکون ہے
 بیاشت بفتح اول شگفتہ رو اور خوش جمع ہونا۔ او دھرمیندوستان میں ایک ملک
 اور اُن ملک میں ایک شہر کا نام جسکو جودھیا پوری بھی کہتے ہیں۔ روز افزون دن
 دونی چیز چار سو چاروں طرف یعنی ہر پہلو پر اتر دھرم۔ رنج جو تعانی حصہ سکون
 بفتح اول سکون کا تمام۔ رنج سکون پُرانی وہی جوا فیہ کی روستہ زمین کا پُرانی

حصہ پانی سے کھلا ہوا اور آتنا ہی مقام بہت اقلیم سے آباد ہوا اور لوگوں کے رہنے کا
 مقام ہوا اور اسے رنج مسکون آبادی کل عالم سے مراد ہوا اور از روئے جغرافیہ پناہ
 بھی کچھ تین حصے سے زیادہ پانی اور ایک چوتھائی سے کچھ کم مٹی ہوا لیکن بہت اقلیم
 خارج از اعتبار ہوا ہر قسم خشکی پانچ حصوں میں منقسم ہوا جنہوں میں ایشیا
 یورپ افریقہ امریکا اوشینیا کہتے ہیں۔ مطلب۔ ہر ام چند رکے
 بیاہ کے سبب اودھ میں شگفتگی اور تمام عالم میں دھوم دھام مچ رہی تھی
 ایضاً سرور و عیش و راحت و مہم تھا۔ اودھ میں بھی خوشی گردون کو
 غم تھا۔ سرور و عیش سطر ص ۱۶۷ دیکھو۔ راحت خوشی مطلب۔ اُنکے بیاہ
 سے تمام دنیا کو خوشی تھی لیکن آسمان جلا مرتا تھا اور رشک کے باعث
 اُسے غم تھا ایضاً کہتے افسوس ملتا تھا سنگرد براب تفرقہ تھا جیلہ پرور
 کہتے تھیلی کہتے افسوس ملتا افسوس کرتا دستور ہوا کہ افسوس کے وقت ہاتھ
 ملتے ہیں۔ تفرقہ جدائی ڈالنا۔ جیلہ پرور نہایت بہانہ باز مطلب۔ آسمان
 خوشی دیکھ کر نہایت افسوس کرتا تھا اور جدائی ڈالنے کی تدبیر میں ہوتا تھا
 ایضاً قصار ایک دن وہ باگیا گھاٹ پہنچا جہاں ایک دم میں سب بی بی بنے
 قصار اتفاقاً جی بات بگاڑنا کیس کا بنانا یا کام خراب کر دینا۔ مطلب۔ آسمان
 بگاڑ دینے کی تو فکر کر ہی رہا تھا کہ اتفاقاً ایک دن اُسے موقع مل گیا بس چکی چکے
 اینٹ کا گھر مٹی کے رکھ دیا ایضاً خوشی سے رام وسینا یعنی اک روز بند
 مکان پاک میں تھے رونق افروز بہ رونق افروز زینت بڑھانے والی خیر مرادی
 مٹھی سیکی تشریف آوری۔ اب اس شعر سے آسمان کی تخریب کا حال بیان ہوتا ہے
 اسلئے شاعر نے یعنی کالفظ کہا ہے۔ مطلب بیان کرنے میں یعنی کو آواز شعر پر
 رکھ کر تو معنی صاف ہو جائیں۔ مطلب۔ آسمان کا گھاٹ کھا اٹھا۔

یعنی خوشی خوشی رام چند رویتا ایک دن ایک مکان میں تشریف فرما تھے بس تھما لے
 وہ گل کھلایا جو آئندہ شعر میں ہوا ایضاً پڑویدار روی رام دیتا ہے قدم رنج
 آیتا ناروئے اس جاہ پڑو واسطے روئے تھمہ۔ قدم تھمہ کرنا پائون کو تکلیف دنیا
 یعنی آتا یہ محاورہ کسی بزرگ کی نسبت کہا جاتا ہے مطلب وہ دونوں شخص ایک
 مکان میں تھے کہ وہاں ناروئے تشریف لائے بس یہی فتنہ برپا ہوا اور یہی
 آسمان کو گمات ملی کیونکہ یہ صاحب بڑے فساد سی اور ہمیشہ زندہ مشہور
 ہین ایضاً سرو و عیش کا لب پر ترانہ یہ میان عاشقان حق یگانہ ہے
 سرو و عیشین راگ اور ایک ساز کا بھی نام یہاں یعنی اول ہے۔ سرو و عیش
 استعارہ یعنی عیش۔ لب ہونٹ ترانہ ایک قسم کا راگ اسکو عام گوئیے
 سلا نہ بولتے ہین۔ یگانہ جسکا کوئی ثانی و مقابل نہ ہو۔ اس شعر میں ناروئے کی حالت کا
 بیان ہو یعنی۔ مطلب۔ اس طرح تشریف لائے کہ ہونٹھون پر مسکراہٹ اور
 دل میں عشق خدا مضبوط جما ہوا ایضاً جو دیکھا رام نے ناروئے آئے ہے
 سراپا اٹھکے با تعظیم لائے ہے سراپا اٹھنا سیدھے کھڑے ہو جانا اور کسی بزرگ
 کی تعظیم کرنے کی علامت ہے۔ با تعظیم غرت کے ساتھ مطلب۔ رام چند نے ناروئے کو
 دیکھا اٹھکے تعظیم دی اور پیشوا کی کر کے بٹھایا ایضاً پرستش کی قدم دھوئے
 ہوئے شاوہ بزرگی انکو بخشی حد سے انرا وہ پرستش پوینا اصل علامت خدمت
 کرنا۔ قدم دھونا خدمت اور پیار کی علامت ہے اور ہندوؤں کا رسم ہے۔ اترا د
 زیادہ مطلب۔ رام چند نے چار باتیں کیں ایک تو ناروئے کی پرستش دوسری
 انکے قدم دھونا تیسرے آپ خوش ہونا چوتھے انکو بے انتہا غرت بٹھانا ایضاً
 مدار سے بہت پیش آئے جب رام کہنا ناروئے نے تب برہما کا پیغام دے دیا
 بضم میہ رعایت اور تواضع کرنا۔ پیش آتا محاورہ خدمت کرنا یہ مطلب۔ جب

رام چندرنے ناروئی کی بہت آؤ بھگت کی تو آنھون نے برہما کا پیغام کہدیا یعنی
 شیاطین کو قہم ہلاک کرتا کہ دیوتاؤں کو رحت ہوا یعنی **۱** تسلی کی کہنا نارو کو
 رخت ہونے کی سیتا سے کہتے خود بدولت بد تسلی والا سادینا خود بدولت اپنی ذات سے
 مطلب۔ رام نے نارو کا کتنا مانکر آنکو رخت کیا اور پھر آپ ہی سیتا سے یوگ کتنے
 جیسا آئندہ شعر میں ہے **۲** یعنی کہ جو ایسا وعدہ مجھ کو منظور ہے کروں دیوتاؤں کو
 دھر سے دور رہا ایسا پورا کرنا۔ دیش پطان دھر زمانہ مطلب۔ اسی سیتا میں نے
 وعدہ کیا ہے کہ شیطانوں کو دنیا سے نکال دوں گا اس بات کو میں پورا کیا ہا ہتا ہوتا
۳ یعنی کہ نہ کیونکر ہوتا مان ہنگامہ برپا ہے گز نارو کا ہونا گا جب ہا ہ ہنگامہ
 مجمع مردم اسکی ہندی پڑ مرادی معنی فادہ ہے۔ برپا قیام کرنا یعنی قائم گزیر
 ہونا۔ ناگاہ یکایک مطلب۔ جہاں نارو کا گز ہوتا ہے وہاں کچھ نہ کچھ فاد
 ضرور قائم ہوتا ہے **۴** یعنی ا جہاں ہو تفرق بیٹھے بٹھائے یہ ہے ضرب اشل
 نارو سن آئے ہے تفرق جدائی و خرابی بیٹھے بٹھائے بلا وجہ اور دفعہ ضرب مارنا
 شل نفجبتین کہاوت ضرب اشل کہاوت کہنا۔ مطلب۔ جہاں کچھ دفعہ نفاق
 پڑتا ہے وہاں لوگ شل کہتے ہیں کہ نارو سن آئے **۵** یعنی شہنشاہ او دھر
 تھائی اکی روز بہ سر پر زرفشان پر رونق افروز بہ شہنشاہ او دھر بیان دہر
 پر رام سے مراد ہے۔ سر پر تخت۔ زرفشان سنہرا۔ رونق افروز زینت بڑھانے والا
 مطلب۔ دسرت ایک دن سنہرے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے **۶** یعنی مرصع
 سر جو نیما تلک زربین عیان چہرے پہ نور ماؤ پر وین ہر مرصع جڑاؤ زیبا بین اہت
 قابلیت ہے رونق دینے والا۔ تاج زربین پادشاہی سنہری ٹوپی۔ عیان
 ظاہر۔ نور روشنی۔ ماہ چاند۔ پروین محاورہ محل میں اسے مہر کا
 پہنچا ہوتے ہیں با فی فرہنگ دیکھو۔ مطلب۔ سر پر تاج جڑاؤ سجے ہوئے

پھر سے نہایت جاگ بجاہٹ ظاہر۔ اس شعر میں دسرت کی حالت کا بیان ہے۔
ایضاً پر آرایش تاج زلفستان بہ کیا آئینہ پیش روئے تابان بہ آرایش
 و دسرت کرنا پیش ساتے۔ تابان تافتن کا اسم فاعل سما می چکنے والا مطلب۔
 سر پر تاج تختے کے واسطے دسرت نے آئینہ اپنے ساتے کیا **ایضاً** لکھا ہوا
 پڑی کاکل پہ اکبار بہ سفید آئے نظر بال آسمین دوچار بہ نگاہ پڑنا دکنیا کاکل
 چاند پر کے بال میان مراد اُس مردانی جوٹی سے جو جسے عوام جھٹیا کہتے ہیں مطلب
 راجہ دسرت نے آئینے میں اپنی جوٹی کے چند بال سفید کھینچے **ایضاً** خزان دیکھی
 بہار زندگی میں بہ امان دیکھی خدا کی بسندگی میں بہ خزان بہت خیر مان
 پناہ اور بچاؤ۔ بندگی عبادت مطلب۔ دسرت یہ بات سوچے کہ زندگی کی بہار
 یعنی جوانی پر خزان یعنی بڑھاپا چھا گیا خلاصہ یہ کہ ہم بوڑھے ہوئے اگر سچا دل
 تو اسی میں کہ سلطنت چھوڑ کر خدا کی بندگی کیجیے۔

صفحہ ۱۴۰ نظر موعہ پیدا آئے جوشہ کو بہ زوال شب ہو معلوم کہ وہ موعہ بال۔
 زوال شب رات کا دھلنا مطلب۔ جب چند بال سفید نظر آئے تو دسرت سوچے کہ رات
 ڈھل گئی یعنی جوانی گزر چکی سفید صبح یعنی بڑھاپا قریب ہو جیسا آئینہ بیان ہے۔ یہاں
 شب کو جوانی سے اور زوال کو جوانی گزرنے سے اور چاند کو دسرت سے تشبیہ ہے۔
ایضاً کہ ادا دل میں کہ آیا دور پیری بہ نہیں نریا ہو اب تاج امیری بہ
 دور پھیرا اور وقت۔ تاج امیری سے مراد یہاں بادشاہی مطلب۔ دل میں سوچے
 کہ بڑھاپے کا وقت آیا اب راج تیاگ کرنا بہتر ہے **ایضاً** مناسب ہے کہ اپنے رب پر
 اب بہ تعلق و تحت بخشش راح کو سب بہ تاج تخت سے مراد یہاں کاروبار سلطنت
 مطلب۔ بہتر ہے کہ اپنے ساتے ہی۔ ام چند رکو گدھی سپرد کر دوں **ایضاً**
 لرین رام اب اور درہن ماوشا ہی کہ کوں صو اہم اہم اہم اہم اہم اہم اہم اہم اہم اہم

سحر انگلی - یاد دہانی خدا کی عبادت - مطلب - اراہم اجدو دنیا میں راج کرین اور ہم گل
 بین پیشیا کرین ایضاً غرض یہ مشورہ شعر کے ناگاہ بد حضور پیر وانا دل گیا تارا
 غرض مطلب - یہ لفظ اور لفظ الغرض اس مقام پر ہوتے ہیں جہاں کسی طول عبارت کا
 خلاصہ کرنا منظور ہوتا ہو مشورہ صلاح - حضور سنے پیر بیان یعنی مرشد اور
 موصوف ہو - وانا دل نہایت تھلندہ اور صفت ہو - پیر وانا دل یہاں شہسٹ
 سے مراد ہو - مطلب - یہ دل بین سوچ سلج کر دھرت اپنے مرشد یعنی
 شہسٹ کے پاس صلاح لینے گئے ایضاً بجا لایا قدم بوسی کے
 آداب بد دل مرشد کیا خدمت سے شاد آداب بد بجا لانا کسی کام کا کرنا
 قدم بوسی قدم چرنا یہ ادب کی علامت ہو - آداب جمع ادب بمعنی طریقہ
 شاد ہر حال میں خوش - آب پانی مثلاً ادب پیر اب تر و تازہ - مطلب - اپنے
 مرشد کے پاس جا کر خردانہ طریقے بجا لائے اور انہیں محفوظ کیا آداب و شاد آداب
 کے قافیہ معمولہ ہیں (قافیہ معمولہ) وہ لفظ کہ سبب کسی تصرف کے اس قابل
 ہو جائے کہ دوسرے لفظ سے ہمعافیہ ہو سکے اور دراصل وہ لفظ وہاں ہوا اور
 اسکی دو قسمیں ہیں ایک معمول ترکیبی (م) دو لفظوں کو مرکب کر کے کسی لفظ
 مفرد کے ساتھ قافیہ بنائیں چاہے اس میں نصف رویت ہو اور نصف قافیہ
 جیسے م مرضی جو وقت ہو خدا کی بد مثلاً جائیگا اپنا جسم خاکی بد و کیو
 (خدا) اور دکی (م) کو مرکب کر کے (خاکی) لفظ اصلی کے ساتھ ہمعافیہ کیا ہو
 دوسرا معمول تحلیل (پ) پہلے ایک لفظ قافیہ میں اصلی لانا پھر ایک لفظ مرکب
 کے دو ٹکڑے کرنا تاکہ قافیہ اول سے ہمعافیہ ہو جائے خواہ اس میں نصف
 رویت ہو اور نصف قافیہ جیسے م کے دریا بان سگ تشنہ یافت بد
 فزون اندر برق دریا تشنہ یافت بد و کیو تشنہ کے مقابل میں جیاش کا

قافیہ معمولہ
 ترکیبی
 تحلیل

قافیہ معمولہ

(تث) اور دریافت کا (نہ) ملاکر سعدی نے ہمتافیہ کیا۔ اس طرح شعر مشعر وہ بین قافیہ
 معمول تکمیل پر کیونکہ شاد خود لفظ اصلی جو۔ قافیہ معمول آگے عیب بین داخل
 متباہر متاخرین کے نزدیک داخل صنعت ہے۔ ایضاً کیا دپیش اپنا
 مقصد دل بہ بہت شادان ہوا اور ویش کا مل بہ شادان خوش ہوئے والا
 تو بمعنی موتی۔ ویش بمعنی مثل۔ درویش موتی کے مثل ڈھلکنے والا یعنی وہ
 فقیر جو ایک جگہ قائم نہ رہے بین سبب یہ لفظ بضم اول ہو۔ مطلب۔ راجہ
 و سر نے اپنا ولی مطلب شست سے بیان کیا وہ سنا کر نہایت خوش
 ہوئے ایضاً کہا شہ سے یہ آئے شاد ہو کر کہ جو تجویز شاہشاہ بہتر
 تجویز جائز کرنا اور شہزائی ہوئی بات مراد سی معنی صلاح۔ شاہشاہ وہ
 بادشاہ جسکے کئی بادشاہ مع جمع ہوں۔ مطلب۔ پھر خوش ہو کر مرشد نے راجہ
 کہا کہ تم نے اپنی حیات میں ام چندر کی تخت نشینی جو تجویز کی بہ نہایت مناسب
 ہو ایضاً اس سے طالع زہے ساعت زہے بخت بہ کہ جس دن رام پٹھان
 بر سر تخت بہ نہ کلمہ تسنیں بمعنی کیا خوب طالع طلوع ہونے والی چیز اسکی
 ہنسی اور ہے اور یہاں مراد اس ستارے سے جو اپنے اس کے موافق ہو
 اس واسطے مراد سی معنی نصیب۔ ساعت یہاں نیک گھڑی سے مراد جو اسکی
 ہندی سبب لگن ہو۔ بخت نصیب۔ برہم اور۔ یہ شعر شست کا مقولہ جو۔
 مطلب۔ رعایا کا سنارہ اور وہ گھڑی اور انکا نصیب کیا خوب ہو جو وقت
 رام چندر تخت پر پٹھان ایضاً کیا جب پیر زمانے یہ ارشاد بہ ہوا شاہشاہ
 آفاق دلشاد بہ دانا عقلمند۔ ارشاد حکم۔ شاہشاہشاہشاہ کا خشت اسکی تعریف
 اوپر بیان ہو چکی۔ آفاق تمام عالم۔ دل شاد اس صفت مرکب دل خوش
 رکھنے والا۔

راجہ دسرت نہایت خوش ہوئے **ایضاً** ۱۱ شمسٹ نامور کو لیکے ہمراہ بہ سوا
 دولتسر آریا شہنشاہ نامور مشہور سوطرت۔ دولتسر اثیر کیب قلب سراسر دولت
 یعنی جو گھر دھن دولت سے رچا بیجا ہو مرادی معنی امیر کا گھر مطلب۔ مگر کوئسا تہ
 لیکر راجہ دسرت اپنے گھر آئے **ایضاً** ۱۲ سونٹ خاں مان کو بلایا بہ اُسے
 مرکز باطن سب چٹایا بہ خانساں اسباب کے برداشت کا مالک اسکو داروغہ
 بھی کہتے ہیں لیکن ایران میں اس مقام پر ناظر بولتے ہیں۔ سونٹ بعضوں کا قول
 ہے کہ یہ رتھوان تھا اور بعض کہتے ہیں کہ داروغہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ راجہ
 دسرت کا صلہ راجہ کا رتھاجے مشیر کہتے ہیں اور بقول بعضے منتری تھا جسے
 وزیر کہتے ہیں لیکن مولف کا قول ہے کہ یہ شخص راجہ دسرت کا ہر ایک
 کام کیا کرتا تھا جسے چاہو سدا ہر ہکا رکھلو۔ مرکز مضبوط جمائی ہوئی چیز
 بیان مراد کے خیال سے ہے۔ باطن چھپی ہوئی چیز بیان مراد دل سے ہے مطلب
 راجہ دسرت نے سونٹ کو بلایا کہ اپنے دل کی تنہی ہوئی بات بیان کی یعنی ہن
 رام کو تخت نشین کیا چاہتا ہوں **ایضاً** ۱۳ غرض شکر شہ عالم کا ارشاد ہے
 سونٹ نامور نے بادل شاہ عالم بیان مطلب۔ راجہ کا حکم شکر سونٹ
 نے خوشی خوشی وہ کہہ سا جو آئندہ شعرین ہو **ایضاً** ۱۴ متیاسب کی
 سلا مان شاہی بہ کیا آراستہ ایوان شاہی بہ متیاطیار و تادہ و موجو د
 آراستہ نیست۔ ایوان پیاسے معروف وہ چھت والا مکان جو بلندی پر ہو
 بیان مراد ہی معنی دربار مطلب۔ سونٹ نے تخت نشینی کا سا مان سبب
 دسرت کیسے بادشاہی دیوانخانے کو خوب جھکا جھک کر دیا **ایضاً** ۱۵
 جو کچھ شہ۔ شہ نامور نے بہ کہا حاضر وزیر پر ہنرنے بہ پڑ ہنر صاحب فن۔ وزیر

وہ سب سونت بنے لاکر موجود کیا **ایضاً** ہر ایک دریا کے آب پاک آئے ہر گل و برگ
 و درختان سب تنگلے بہ برگ پتہ طلب سونت پانی اس واسطے شاید لایا کہ انھیں
 کو نہلائیں یا دیوتاؤں پر پڑ جائیں اور پھول پتے اس واسطے آئے کہ وہ بھی دیوتاؤں
 پر پڑ جائیں۔ یہ تخت نشینی کے وقت ہندوؤں کا رسم ہی **ایضاً** کیا اسباب
 عشرت جملہ حاضر ہوئے اسباب فرحت جملہ حاضر یہ عشرت نہایت خوشی جملہ
 سب۔ ارباب رب کی جمع بمعنی صاحبان۔ فرحت خوشی۔ مطلب۔ جو کچھ خوشی کے
 سبب تھے وہ سب موجود ہو گئے اور گانے بجانے والے سب حاضر ہوئے۔
 یہاں ارباب فرحت ارباب نشاط سے غرض ہی **ایضاً** ہوئی غنا ہر
 اودھ میں جب خبر یہ ہوئے دل شاد و خرم سب کہ وہ بہ خرم خوش۔ کہ
 بکسر اول وہاں مفلوطہ چھوٹا آدمی۔ بہ ہر وزن کہ بڑا آدمی۔ مطلب جب اودھ
 میں۔ ام چندر کی تخت نشینی کی خبر افشا ہوئی تو سب چھوٹے بڑے خوش ہوئے
ایضاً امیران جہان از خاص تا عام بہ سب آئے سب کے حال تشقیر ہم۔
 خاص واسطہ دار لوگ۔ عام کل آدمی۔ تشقیر کا ہندو راجاؤں کے یہاں دستور ہو
 کہ جب کسی کو راجہ بنایا جاتے ہیں تو سب سے بڑا راجہ اپنے دینے پانوں کے
 انگوٹھے میں صندل لگا کر اس گدی بیٹھنے والے کے ماتھے پر لگا دیتا ہے۔ مطلب
 سب راجہ باپوشنکر جمع ہوئے کہ ام چندر کا ٹیکا چڑھتا ہے یعنی انجین راج گدی
 ہوتی ہے۔

صفحہ ۳۶ عریض پادشاہی بن ہوئی دھوم بہ ہوئی خوش بانو فرزندہ مقسوم بہ چرم
 چار دیواری یعنی احاطہ بہان مراد کل سے ہے۔ بانو بواو معروف ہوئی یہاں مراد کو شکست
 ہے۔ فرزندہ مبارک مقسوم جو پیر نصیب ہیں ہر فرزندہ مقسوم مبارک نصیب رکھنے والے

والدہ بہت خوش ہوئیں کہ رام چندر میر سے فرزند کو گدھی ہوتی ہے **ایضاً**
 ہوئی چشم فلک پر خون حسد سے باز آیا وہ اپنے فعل بد سے چشم فلک استعارہ
 یعنی آسمان پر خون سرخ جسکی بکلی دولت کی ہوائی چیتنا۔ فعل بد بجز اکام۔
 چشم پر خون ہونا آنکھوں میں خون اترنا ماحورہ نہایت حسد و رنج پیدا ہونا۔ اگر
 چشم فلک ستاروں کا استعارہ کیا جائے جب بھی صبح ہوگا یعنی ستارہ برگشتہ
 ہوا یہ مراد تقدیر پلٹ جانے سے جو مطلب۔ یہ بلا۔ اور چھلین دیکھ کر حسد سے
 آسمان کی آنکھ میں خون اتر آیا یعنی آسمان کو نہایت حسد ہوا۔ دوسرے معنی پر
 مطلب۔ آسمان نے حسد کھا کر رام چندر کا ستارہ برگشتہ کیا اور تخت نشینی نہونے
 دی اور برائیوں سے باز نہ آیا۔ باز نہ آنا وہی کام کیے پانا جو پہلے کرتے ہوں۔
 باز کے معنی روک **ایضاً** خوشی کا تھا یہاں سامان سارا کہ گیا کچھ غیب
 سے اور ہٹکارا کہ غیب پر وہ اور مقام پر شہید۔ ہٹکارا ظاہر ہونے والی
 چیز۔ مطلب۔ تمام اودھ اور محل شاہی میں دھوم دھماکہ بھی رہی تھی کہ
 آسمان نے اپنی گھات سے درپردہ وہ بات کی جو آئینہ شہید میں ہے **ایضاً**
 اودھ میں دیکھ کر شاہی کا سامان ہو اخیل ملائک دل میں حیران ہوا شاہی
 خوشی اور وہیں بیاہ کے معنی پرست مل پر خیل فیض اول گروہ۔ ملائک ملاک
 کی جمع جسے فرشتہ کہتے ہیں۔ مطلب۔ رام چندر کی تخت نشینی سے جو اودھ میں
 خوشی تھی اسے دیکھ کر تمام فرشتے گمیر رہے تھے کہ اب شاہد رام یہاں نہ آئینگے
ایضاً بعد منت بلایا سرستی کو کہ کہا حال اودھ سب اس سے رد و بدھ صند
 منت اعلیٰ خوش آمد سستی وہی بھگت ہندو قوت ناطقہ بیکر تھن
 کی زبان میں رہتی ہے اور زمین پر بھی ندی ہیکر بہتی ہے رد و وس اور وہ
 قدیم اسب رد و کر بولتے ہیں۔ مطلب۔ نہایت خوش آمد کر کہ

فرشتوں سے سرسختی کو بلایا اور اوہ میں تخت نشینی کی خبر بیان کی اور وہ کہا جو پہنچے
 شعر میں **ایضاً** کہ اس نطق زبان ہر کہ وہ وہ دل روشن پتیر سے ہو بیان
 نطق قوت نطق یعنی گویائی کہ وہ مراد کل آدمی سے حل روشن وہ دل سے
 کسی کا حال نہ چھپا رہے مطلب۔ اس کل آدمیوں کی زبان کی گویائی یعنی اس سرستی
 تیرے دل رہا پر خوب ظاہر ہو جو آئندہ شعر میں **ایضاً** کہ ہر کشتن دیوان
 اعظم دلیا ہو رام سے اوتار آدم بہ کشتن مار ڈالتا دیوان دیو کی جمع وہ آتش
 خلقت جو بہ ہو۔ اعظم فعل تفصیل بڑا ظالم مطلب۔ یہ بات شجر ظاہر ہو کہ کجبت
 دیوان کو مار ڈالنے کے لیے رام چند آدمی نیکر دنیا میں گئے ہیں۔ اوتا نذر ہنگ دیکھو۔
ایضاً کہ دنیا میں گر وہ پادشاہی پڑے خیل لاناگ پر تباہی تباہی
 خرابی مطلب۔ اگر رام دنیا میں پادشاہ نیکر پتیر رہیں اور یہاں نہ آئیں تو ہم لوگ
 تباہ ہو جائیں **ایضاً** قوی ہوں دیو و جن شاہ ملک پر ہا شہ جن سندھ راہ ملک
 پر بہ قوی مضبوط اور جیتنے والا جن آتش خلقت اسکو فارسی میں پری کہتے ہیں
 یعنی آونے والی خلقت سندھ آرا تخت پر بیٹھنے والا یہاں مراد سلطنت کرنے سے
 فلک آسمان مطلب۔ اگر رام چند دنیا میں پادشاہ ہو رہیں تو ہم فرشتوں
 کی پادشاہی جنوں کا پادشاہ جھین لے اور رام ہماری مدد نہ کر مگر **ایضاً**
 نہیں دنیا کوئی تیرے سوا ہو بہ فقط تیرا ہمیں اب آسرا ہو بہ زبان زیب دینے والا
 اور لائق مطلب۔ اس سرستی ہم لوگوں کو تیرا بڑا آسرا ہو تیرے سوا کوئی دوسرا
 اس کام کے لائق نہیں کہ ہم کی تخت نشینی میں خرخشہ ڈالے **ایضاً** چھ لسی
 ہووے قدرت آشکارا بہ خلافت رام کو ہونا گوارا بہ قدرت طاقت یہاں یعنی
 قضاے ربانی آشکارا ظاہر خلافت خلیفہ ہونا یعنی پادشاہ ہونا۔ ناگوارا نا پسند
 مطلب کہ جو خدا کا ہے اسی ظاہر ہو کہ ہم چند خود بخود راج گدھی سے انکار کریں **ایضاً**

اودھ سے آج صبح کو روان ہو رہا تھا امان ہو چکا امان ہو رہا تھا روان روان و رخصت
 امان پناہ اور بچا و مطلب۔ رام چندر آج ہی اودھ سے نکل کر چلے جائیں اس میں
 تیرا بڑا احسان ہو گا اور پہلو خون کے ماتھے سے پناہ ملیگی **ایضاً** ۱۲۔ سناج پناہ مارو
 یہ فسانہ پڑھوئی سوے ۱۱۔ پیدل روانہ پناہ مارو اور چندی جو فیض آباد کے پاس
 ہستی چور اور ہستی کا دودھ نام۔ فسانہ کمانی یہاں مرادی یعنی تیرے۔ یہ بدل
 پناہ پلوہ مطلب جب ہستی نے مرشد تون کی بات سنی تو اودھ کی جانب پناہ
 روانہ ہوئی **ایضاً** ۱۳۔ ہونے باکر و مان پر حیلہ انگیزہ پناہ باکوئی دشمن اس جگہ تیرا
 حیلہ انگیزہ پناہ کا اسم نال سماجی بہانہ کرے۔ ۱۱۔ پناہ انگیزہ پناہ کا رسی کرتا۔
 تیرا چالاک غائب۔ ہستی نے اودھ میں جا کر پناہ کی کیا پناہ گھر سے
 کوئی رام کا چالاک دشمن نہ مانا کہ اسکی صلاح میں نہ یک جہاں **ایضاً** ۱۵۔ گھر
 کیلئے کی منتظر نام پناہ میں تھی وانش سے وہ ناکام پناہ گھر کو تیری کیلئے منتظر
 پناہ کی منتظر چنگ پناہ کی شاہزادی تھی اسوقت پناہ نام ہو باقی نہنگ
 وکیو۔ زبیں بہت۔ وانش وانش کا حاصل مصدر پناہ گھر۔ ناکام نام اور
 جسکی مراد نہ برائے مرادی یعنی بے نصیب۔ مطلب۔ رام پناہ کی دوسری
 مان میں کیلئے کی ایک لوندی تھی جہاں پناہ پناہ پناہ پناہ
 یعنی جو قوت تھی **ایضاً** ۱۶۔ کیا نطق زبان کو ایک اغوا پناہ پناہ پناہ
 بہرہ شاہ اغوا بکا دینا۔ تاشا مشی کرتا یعنی چلنا پناہ مرادی یعنی پناہ۔
 ہستی نے منتظر کی قوت معلقہ کی کل ضروری کہ وہ خود بخود پناہ پناہ لگی
 اور اودھ میں سیر کے واسطے نکلی **ایضاً** ۱۷۔ جو دیکھا پناہ اودھ میں جلوہ
 عیش پناہ حضور کیلئے آئی بہرہ طیش پناہ جلوہ کی چیز کا ظاہر ہونا۔ پناہ
 بہرہ طیش نہایت تا دیکھا کہ مطلب۔ منتظر پناہ پناہ پناہ پناہ

تخت نشینی کی شادی بھی جو پس کیلی کے پاس تاؤ کھا کر آئی ایضاً سر پایا
 تین بین روشن آتش خشم و روان مانند دریا چشمہ چشم و تن تمام بدن روشن
 بشر کی ہوئی۔ آتش آگ خشم لطافت اللغات میں کبر اول اور سراج اللغات میں
 بفتح یعنی غصہ۔ روان جاری چشمہ پانی کا سوتا چشم آنکھ چمکے چشم استعارہ
 یعنی آنکھ دریا کی مثل چشمہ چشم کا جاری ہونا کثرت رونے سے مراد جو مطلب -
 منتہر اکیلی کے پاس بدن شکل گئی کہ غصہ سے آگ بولا اور آنکھوں سے شرابور آہستہ
 جاری اور سبھانے لگی جیسا آگے ہو ایضاً کہایون کیلی سے باغم و آہ و
 کہ کیا غافل ہو تو دعو با نوشا و باغم و آہ نہایت بنجیدہ و غمگین۔ غافل سستی
 کرنے والا اور انجان۔ مطلب۔ رور و کر کیلی سے کہنے لگی کہ اورانی تو غافل
 کیون بیٹھی ہو۔

صفحہ ۳۳۔ ہر ت کو شاہ نے مگر سے کیا دور و بد خلافت ہو بنام رام منظور و بنام رام
 یعنی رام کے واسطے منظور قبول۔ مطلب۔ تیرے قریب یعنی ہر ت کو دوسرے نے رنج
 سے لا دھوی کر دیا انہیں منظور ہے کہ رام راجہ ہوں ایضاً محبت پر ہونا ان
 شہ کی نافرمانی۔ یہ تیرا جو خیال خام مطلق و محبت دوستی۔ نازان گمنڈی -
 نافرمانی بنیادہ خیال خام خیال ناتمام جس سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ مطلب بالکل مطلب -
 سب تجھے دوسرے کی محبت پر بنیادہ گمنڈی جو اس گمنڈی کی بالکل کچھ اصل نہیں -
 ایضاً بظاہر تجھ پر عاشق ہو شہنشاہ و لے باطن میں کوشش لگی کہ چاہا و
 بظاہر دیکھتے ہیں۔ عاشق صورت خوب کا چاہتے والا۔ باطن در پردہ چاہ لگی
 فارسی خواہش۔ مراد ہی پیار۔ مطلب۔ تمہاری دانست میں دوسرے تکو
 پیار کرتے ہیں لیکن در پردہ کوشش کو چاہتے ہیں ایضاً کہ کوشش کا اور
 سب مکر اور فن کہ بیشک موت کی جو موت و شمن و فن و ایویج اور رنگ

محبت

مرادی سنی چالاک سوت ایک مرد کی دو بیویاں باہم سوت کھاتی ہیں۔ مطلب۔
 یہ ساری جلسا ساری کوٹکاما اور رام کی جو کیونکہ سوتیا ڈاڑھ مشہور ہے۔ **ایضاً**
 خلافت کا اگر ہورام کو تاج پہ ترافزند ہوروی کو محتاج بہ خلافت کا تاج ہونا
 پادشاہ ہونا۔ فزندہ اولاد وغیرہ کا خواہ لڑکی یہاں مراد بھرت سے ہے۔ مطلب۔
 اگر ہم چند پادشاہ جو بائین جو پیشک بھرت کو کوئی دو کوڑی کو نہ پوچھے۔
ایضاً پیشک کیلئے بولی غضبناک کہ کیا کہتی ہو تو اس شوخ دیباک ۱۰۔
 غضبناک شخصے ہیں بھرا ہوا شخص۔ شوخ کی ہندی ڈھیلہ ہے۔ دیباک نڈر نہ طلبہ۔
 کیلئے منتھرا پر الٹ پڑی اور گھر کیاں دیکر کت لگی کہ ایک بخت تو کیا کلمہ کہتی ہے
ایضاً اگر ہورام کو تاج خلافت بہ بھرت کو جو نہ ہے فقر و سعادت ہاں
 نہ ہے کیا خوب۔ فقر و غرت۔ سعادت نہ کہ بختی۔ مطلب۔ اگر ہم کو پانچواں
 ہو تو بھرت کے نصیب جاگین **ایضاً** میرے دل کے برآئین۔ مطلب۔
 مطالب بہ بھرت اور ہم ہیں یک جان دو قالب ہاں۔ مطلب۔ طلب کی نشا
 قالب رقع لام صبح فقط سعدی نے کہا کہ ہم کہہ گئے زمین چار شد
 قالب بہ جان شیرین برآمد از قالب بہ۔ یہ لفظ فارسی ہے اسم فاعل عربی
 نہیں ہندی اسکی سانچا مرادی منی جسم۔ یک جان دو قالب ہونا کثرت و تنوع
 سے مراد ہے۔ مطلب۔ رام کی تخت نشینی سے میرے سب مقصد بر آئینگے
 اری منتھرا۔ ام اور بھرت تو دونوں آپس میں نہایت ہی دوست ہیں **ایضاً**
 ہوا نہیں کبھی ہرگز بدائی بہ۔ اگر ہو یک حرف ساری خدائی بہ خدائی دینا۔
 ساری خدائی ایک حرف ہونا اصطلاح کسی کام کے واسطے بہت آدمیوں کی
 خوشن مشی مطلب۔ اگر تمام دینا چاہے تو رام اور بھرت جدا نہ ہوں **ایضاً**
 تو ہر بد باطن و بدکار و بد ذات بہ غضب تو نے کھائی منکوسے بہ بات بہ

با باطنی کینہ در ہر کار رانی اور بد چلن۔ بد ذات ترا آدمی غضب اصطلاحاً کینہ حب۔
 کینہ نہ بات نکالنا اصطلاح مختصر چند کلمے گناہ مطلب۔ اکثر مختصر اتو بڑی کینہ در
 اور نالایق اور شوخ ہو او کو بخت تو بہ تو بہ تو نے یہ کیسا کلمہ کہ **ایضاً**
 کہا پھر منتظر اسے با صفائی بہ بھلائی مین ہوئی حاصل بڑائی بہ صفائی سے
 بیان رہت گوئی مراد ہو مگر اذروے گستاخی مطلب منتظرانے کیلئے کے
 منتظر پر کہہ دیا کہ وہ بیوی مین نیکی کرنے اٹھی تو اس کے پرے بھے بڑائی نصیب ہوئی
ایضاً گوئی ہو پاؤشہ کیا محکم مطلب بد نہیں تو نہ ہی سے بیوی ہوئی مین بات
 کیا مطلب۔ کچھ فرض نہیں۔ بیوی گھر کی مالک حوریت نفعیہ وہ جس کے معنی رائد ہیں
 اسی سے مشتق ہو مطلب۔ چاہے رام پاؤشاہ ہوں چاہے حضرت مجھے کیا فرض
 مین منتظر کی منتظر ہی رہوئی کچھ کیلئے تو نہ بجاؤ گی آپ کو اختیار چہ **ایضاً**
 وے مین ہوں کینہ پاؤشاہ کہ کیا راہ نک خوار سی سے آگاہ بہ پاؤشاہ
 بیان کیلئے سے مراد ہو کوشلا نہیں۔ راہ طریقہ۔ نک خوار سی نک حلالی و طاعت
 مطلب۔ مین آپ کی لوثی ہوں ایک بات میرے ذہن مین آئی مین نے سبب
 خیر خواہی کے آپ کو بتا دیا **ایضاً** کہا مین نے براہ خیر خواہی بہ مبارک رام کو ہو پاؤشاہ
 خیر خواہی نک حلالی و دوستی مصرع دوم بطریق معن ہو مطلب۔ مین نے آپ کی
 بھلائی سمجھ کر یہ بات کہی تھی آپ نہیں مانتے نہیں تو نہیں سہی خدا رام ہی کو پاؤشاہ
 وے مجھے کیا **ایضاً** نہیں خواہش مجھے کچھ سیم و زر کی بہ خطا کی مین نے گرتکو
 خبر کی بہ خواہش خواہش کا حاصل مصدر چاہت و حاجت۔ سیم و زر روپیہ پیسا۔
 خطا گناہ مطلب۔ میری فرض یہ نہ تھی کہ مین جھوٹ موٹ آپ کا جی خوش کر کے
 آپ کو بھلا لوں آپ کان پڑے آپ سے اطلاع کی بس ہی گناہ کیا **ایضاً** مجھے
 مطلب نہیں ہو کچھ کسی سے بہ خوشی اپنی جو مالک کی خوشی سے بہ مطلب

نہ مجھے کچھ راز سے فرض نہ میرے کچھ مطلب چھپیں آپ خوش رہیں اسی میں لذت
 بھی راضی ہو ایضاً اسے کیا کیجیے اس دل کا چارہ بڑا ہی ہو تمھاری ناگوار
 چارہ تدبیر ناگوار نا پسند مطلب - میں دلی خیر خواہی سے ناچار ہوں تمھارے حق
 میں اگر کوئی بھائی دیکھتی ہوں تو مجھے رونا نہیں جاتا ایضاً زمانے میں یہ
 روشن ہو سچوں پر بد کہ دشمن ہو برادر کا برادر ہو روشن طہ پر سبھوں کمال
 باہر اب اس مقام پر فقط (سب) بولتے ہیں برادر بھائی مطلب - تمام
 دنیا میں لوگ جانتے ہیں کہ بھائی کے برابر دوست اور بھائی کے برابر دشمن نہیں
 ایضاً خصوصاً جبکہ ہووے پادشاہی بد مقرر ہو برادر پر تباہی بد مقرر
 ضرور مطلب - بھائی کی دشمنی مشہور ہو اور مخصوص اسوقت جب پادشاہ ہو
 بیشک دوسرے بھائی کو تباہ کر دے تاکہ کوئی دعویدار باقی نہ رہے۔
 صفحہ ۳۸ - زبان چرب سے جب کی یہ تقریر ہوئی تب کیلکی نیزار و دیگر
 چرب چکنی چیز زبان چرب خوشامد آمیز اور بناوٹ بھری ہوئی اور فصیح زبان
 نیزارنا دشمن - و لکیر رسم مفول سما می رنجیدہ مطلب - جب منتھرتے چاہا کہ
 چکنی چٹھری یا تین کین تب تو کیلکی بھی اسکے دم میں آکر گھبرا گئی ایضاً
 شہر و لکیر تب بولی وہ نادان کہ ہر تدبیر اس مشکل کی آسان نہ نادان احمق
 یہاں منتھرا سے مراد ہو - آسان سہل مطلب - منتھرا نادان بولی کہ بوسی و لکیر
 نہو جیسے اس کھن بات کی تدبیر بہت سہل ہو ایضاً کیے ہیں شہ نے
 جو دوشہد کلمہ کہو تم شہ سے ایشب شاد و دوشہم بد عمد افسرار - حکم مضبوط -
 منصب آج کی رات (دم) اب ایسے ضما رفاہی اُڑو وین نہین لائے جاتے
 ایک قریب راجہ و سہرت کیلکی سے بہت خوش ہووے اور کہا کہ کچھ برائی
 انعام نامک اسنے جواب دیا کہ جو وقت میں کہوں میری دو باتیں

آپ ایک برصقبول کر لیں بس یہی بڑا مگنی ہون دسرت نے اقرار کیا تھا۔ پھر
منتہر کا کہ تمونہ جو مطلب اس میں ہوئی تھی جو ذوق اقرار یوس کرتے کو راجہ نے وعدہ
کیا جو وہ آج کی رات تم اٹھے کو اور وہ کہو جو آئندہ بین سکھاؤں ایضاً
میں بھی گھر ام ہوں صحر اکو رہی بہ بھرت کو دیکھے دیہیم شاہی بہ سحر کہ وقت صبح رہی
چلنے والا اور روانہ اور مسافر۔ دیہیم منتخ اول ویاس دوم معروف یعنی تاج شاہ
پادشاہی۔ اس شعر میں منتہر کی سکھائی ہوئی باتوں کا بیان ہے۔ مطلب۔ سحر
راجہ صاحب آپ حکم دیکھے کہ کل ہی رام چندر ہی جنگل کو چلے جائیں بھرت کو پھر
اسکے بعد راج گدی دیکھے ایضاً کیا یوں کیلکئی کو جبکہ اغوا ہے ہوا برگشتہ
بدل پر کیلکئی کا بہ اغوا بکسر اول بہ کانا۔ دل برگشتہ ہونا سوچی ہوئی تدبیر بدلانا
اور نیک نیتی کو چھوڑ کر بد نیتی پر آمادہ ہونا۔ یہ شعر شاعر کا مقبول ہے۔ مطلب۔
جب منتہر نے اس طرح میر دیا تو کیلکئی کی نیت بدل گئی ایضاً عروسی پر چرن میں
کیا چاک بہ ہوئی تہفتہ غلطان برہنہ چاک بہ عروسی پر چرن ترکیب اضافی مقبول وہ
لباس جو دلہن پہنے۔ چاک کرنا۔ پیار ڈالنا۔ تہفتہ برہم و پریشان غلطان
لوٹنے اور ترپنے والا شخص۔ برہم اور مطلب۔ کیلکئی نے اپنے کپڑے پیار ڈالے
اور تار کھا کر خاک پر لوٹنے لگی ایضاً کیے غم سے پریشان مشک بوبال
بچھایا مکر و فن کا خاک پر جاں بہ پریشان اٹھی ہوئی چیز۔ مشک بواہم صفت
مکرب۔ اور بوجھے اہم قائل سما می خوش بودا چیز۔ مکر و فن جب بازی مطلب۔
جنہ بالون بین مشک کی بو آتی تھی وہ کیلکئی نے غم سے پریشان کر دیے گویا
مکر و فن کا جاں بچھایا کہ دشمن راجہ دسرت پھنس جائیں۔ یہاں بالون کو جاں سے
تشبیہ ہے ایضاً بوقت شب ہوا شاہ نکور روز بہ محل میں کیلکئی کے رونق نوز
نکور روز جبکا ستارہ اچھا ہو یعنی طلوع و ر۔ شاہ نکور روز دسرت ہی سے

مراد ہو۔ محل امیرون کا زمانہ مکان یہاں اُسی سے غرض ہو اور محاورہ حال بین
 یہ لفظ بجائے بیوی کے بھی مستعمل ہوتا ہو جیسے غازی الدین کے چار محل تھے یعنی
 چار بیویاں تھیں۔ رونق افزو اسم فاعل سماعی زینت بڑھانے والی چیز
 رونق افزو نہ ہو نا کسی نیرنگ یا امیر کا۔ آنا۔ مطلب۔ جب رات کو راجہ دھرت
 کیلکئی کے گھر نشریت لینگے تو وہ ہوا جو شعر آئندہ بین ہو ایضاً
 پریشان حال دیکھا کیلکئی کا ہوا و لکیر شاہ عالم آراہ عالم آرا اسم فاعل
 سماعی جہاں کو ہر اسے کرفے والا یعنی جسکے باعث دنیا کی رونق ہو شاہ عالم آرا
 یہاں دھرت سے مراد مطلب۔ دھرت نے آکر کیلکئی کا حال نہایت اتر
 دیکھا اور گہرائے ایضاً اس کے عشق بین دیوانہ تماشہ ہوا کہ تھی و شمع اور
 پروانہ تماشہ ہوا شمع بختین و بالفتح موم اور موم یا چربی کی تبی جو روشن کرتے ہیں
 پروانہ ایک چھوٹا سا پروار کثیر اجو چراغ پر عاشق اور ملکہ مر جاتا ہوا شکی ہندی
 پنکھا ہو۔ مصرع دوم بین شمع کے بعد سب فنون بین لفظ (رو) شمع ہوا جو راقم
 کے نزدیک غلط ہو یقیناً اس کے مقام پر (اور) ہو کیونکہ پروانہ شمع پر عاشق
 ہوتا ہو کچھ شمع رو پر عاشق نہیں ہوتا۔ شمع رو وہ شخص جسکا منہ نہایت روشن
 ہو یعنی حسین مطلب۔ راجہ دھرت ایسا کیلکئی پر عاشق تھا جیسے پروانہ شمع پر
 یہاں شمع کو کیلکئی اور پروانے کو دھرت سے تشبیہ ہو ایضاً تھی
 بیتابی معشوقہ منظور نہ کرتا تھا کبھی نزدیک سے دور بہ بیتابی چینی۔
 معشوقہ جس عورت کو پیار کریں۔ منظور پسند۔ نزدیک اور دور بین
 صنعت تضاد جو شعر ہر صفحہ دیکھو مطلب۔ کیلکئی کی چینی دھرت کو
 ناپسند تھی کبھی اپنے پاس سے نہ ہٹاتے تھے ایضاً جو فرش گل پر کرتی تھی
 سدا خواہ بہ اسے دیکھا زمین پر درتب و ناب بہ فرش بچھوٹا۔ گل پھول۔

سدا بہی جیسے زبان مرتبہ لویان - خواب بیند - درخت طربان درسی اردوین ایس
(میں) بولتے ہیں - تاب و تب غصہ اور ٹرپ مطلب جو پھولوں کی سچ پر سوتی تھی
اسے زمین پر ٹرپتے دکھا - **ایضاً** ۱۳ ہوا آشفٹہ خاطر دیکھ کر شاہ بہ سر بالین پروین بہ
گیامہ بہ آشفٹہ خاطر مترود اور فکر مند - بالین سرد خانہ اور ٹکیہ - پروین فرہنگ و کلمہ
مالا چاند - سر بھنی اوپر اور پھر (پ) بعد پروین موجود دونوں میں سے
ایک رائد - مطلب - راجہ و سرت یہ حال دیکھ کر نہایت گھبرائے اور کیکلی کے
سر جانے جا کر کھڑے ہوئے گویا پروین کے پاس چاند پہنچ گیا **ایضاً** ۱۴ کہا ایجان
شاہ عالم آرا بہ ہوا کیا سچ دلیر آشکارا بہ شاہ عالم آرا سے مراد و سرت جان سے
مراد کیکلی - ایجان شاہ عالم آرا یعنی ایجان من مطلب - و سرت نے کہا ایجان
تیرے دل کو کیا دکھ پہنچا جو ذرا بیان کر **ایضاً** ۱۵ ہوا پیدا جہان میں کون کون
ستائے گئے تنجو اوی پریش و ش بہ کسرش شوخ اور مغرور - ویش اور ویش یعنی
مثل - پریش مثل پریش یعنی خوبصورت یہاں مراد کیکلی سے ہو - مطلب - جہان
ایسا کون کسرش پیدا ہوا جسے تنجو ستایا - ای کیکلی یہ کیا ہوا **ایضاً** ۱۶ غلام
اسے کروں کس شے کو اخراج بہ کروں کس بنیو کو صاحب تاج بہ خلافت راج -
اخراج نکال دینا - بنیو اوہ فقیر جو کسی سے سوال نہ کرے یہاں مراد عام محتاج سے
ہو - نو ابھی آواز - صاحب تاج پادشاہ - مطلب - ای کیکلی کس پادشاہ کو
و سلطنت سے نکال دوں اور کس فقیر کو پادشاہ بنا دوں جو تیری رضا مندی ہو وہ
کروں **ایضاً** ۱۷ از روے شکر لوی کیکلی تب بہ کیا تمنے مرا کتنا سدا سب بہ زروے
شکر شکر کے کہیں کا کتنا کرنا بات ماننا - مطلب کیکلی نے و سرت کا شکر ادا کیا
اور کہا کہ تم میرا کتنا ہمیشہ مانا ہوا **ایضاً** ۱۸ کیے تجھے بیشتر دو مجھے اقرار بہ کیے
تمنے وفا اب تک نہ نہا رہا بہ بیشتر پہلے - اقرار وعدہ - وفا پورا کرنا نہ نہا رہا گز -

مطلب۔ تھے مجھے دو وعدے کیے تھے وہ ایک پورے نہ لیے ایسا نہیں ہو رہا ہے
 کچھ مجھ کو امید ہے نہ میں کھتا ہوں مجھ پر آپ کا بھید نہ مطلب۔ آئندہ مجھے آپ سے کیا امید
 ہو کچھ مجھ پر ہر نہیں ہو تا کہ خدا معلوم آپ کے دل میں کیا ٹھنی ہو۔
 صفحہ ۳۹ کہنا دوسرے تھے اور جان شہنشاہ بہادر کو مطلب سے اپنے مجھ کو آگاہ ہے۔ جان شہنشاہ
 یعنی اور جان میں شہنشاہ بہادر کو مطلب سے ہر ہفت ہونے اور کیلکٹی قوم ذرا مطلب اپنا پتہ
 کروا دیتا ہے بجا لاؤن آؤتے بالہ اس و امین نہ۔ دل بیتاب کو بخشو ذرا چہن نہ۔
 اس سرحد میں آنکہ بالہ اس و امین میرے چشم پہ کلمہ نہایت اطاعت کے محل پر
 ہوتے ہیں بیتاب چہن مطلب۔ اور کیلکٹی جو قوم کو میں ستر لکھوں سے بجا لاؤن
 زمین پر نہ لو تو میرا دل تڑپتا ہے اور ایسا قسم جو رام کی گرجاں مانگوں تو حاضر ہو
 نہیں افسوس مجھ کو ہر رام کی قسم یہ طریق ایسا ہے کہ کیونکہ منڈون میں ایک قسم
 جاری ہے۔ افسوس میں نے تامل مطلب۔ مجھے اپنے فرزند رام کی قسم کہ اگر تم جان سے
 پیاری خیر مانگو تو تامل نہ کروں فوراً دیدون مطلب۔ سنکر کیلکٹی باویدہ پڑ
 ہوئی حاضر حضور شاہ اٹھ کر باویدہ تو سدا ہوا شخص حضور پارس مطلب یہ
 بات سنکر کیلکٹی روتی ہوئی آئی اور دوسرے کے پاس جا کر حاضر ہوئی اور
 کہا میں شاہ سے دو مجھ کو مطلب نہ و فاعے عہد چوٹا ہوں کو انسیب نہ و فاعے
 عہد اقرار کیا پورا کرنا۔ انسیب افعول تفصیل نہایت مناسب مطلب کیلکٹی نے
 دوسرے سے کہا کہ میرے دو مطلب آپ سے ایک ہیں اور بادشاہ جو منہ سے
 کہتے ہیں وہ کرتے ہیں آپ اپنا اقرار پورا کیجیے مطلب۔ بھرت کو سلطنت کا
 دیکھ کر کام نہ بیابان میں رہیں چودہ برس رام بہ سلطنت راج۔ بیابان اسکی
 اصل بے آبان ہے یعنی وہ جنگل جمین پانی نہو یہاں مراد بڑے جنگل سے ہو۔
 مطلب۔ میرے دو مطلب یہ ہیں کہ اول تو آپ بھرت کو راج گدی دیکھے اور

دو سب سے پہلے چودہ برس سے واسطے رام چند لون بن باس دیتے رہتا یہ چودہ برس سیما
 قید اس واسطے تھی کہ اتنی مدت میں۔ اون دھنوک کا بھڑی بند بست ہو جائے گویا یہ امر
 عقدری تھا ایضاً ایشنکر ہو گیا بیوش دسرت بہ گرام سے زمین پر تاج دولت
 تاج دولت بادشاہی ٹوپی دولت کا لفظ اکثر شیا سے امر کی نسبت لکھی گئی تھی
 چودہ از رو سے قیغم ہو جیسے در دولت یاد من دولت مطلب۔ چودہ برس بن باس
 نامہ سنکر اچھو بہر تہا ایسے بخود ہو گئے کہ تاج شاہی ہر گز پڑا ایضاً ہوا
 چودہ غم اندوہ سے زرد ہو گیا یون کیٹی سے بادہم سر وہ اندوہ غم آئندہ۔ چہرہ
 زرد ہو جانا چاری اور غم کی علامت ہو۔ دم سر دھندھی سانس مراد آہ سے
 ہو مطلب۔ دسرت کے دل میں بڑی بڑی اسخام ہنیاں سمائیں اور نہایت غم ہوا
 چہرہ دھندھی سانس ہو کر کیٹی سے بولے ایضاً بھرت کو تاج دون اور تاج
 جدا لئی۔ رام کی بسکین جو شکل بہ تاج دینا بادشاہ بنانا۔ راحت دل دل کا
 چین مطلب۔ اچھو کیٹی یہ بات سہل ہو کہ بھرت کو بادشاہ بناؤن لیکن رام کا
 جدا کرنا چہر نہایت شاق ہو ایضاً ننہین قابل سفر کے ہیں ابھی رام بہ
 قیامت تک رہیگا بدتر نام بہ قابل لائق اسکی ہندی جوگ ہو۔ قیامت تک
 یعنی جیتکا دنیا آباد ہو۔ بدتر مطلب۔ رام ابھی کہ سن ہیں سفر کرنے کے
 لائق ننہین دنیا کے لوگ کہا کر نیگے کہ کیٹی نے سو تیا ڈاہ سے رام کو ٹکلو دیا تو بہت
 بدنام ہو گئی ایضاً مناسب ہو کہ اس سے درگزر ہو بہ غضب ہو گر جدا
 سخت جگر ہو بہ درگزر چشم پوشی غضب جو شکل بات ہو سخت جگر کالجے کا ٹکڑا
 مرادی منی لڑکا مطلب۔ اچھو کیٹی تو رام کے بن باس سے چشم پوشی کرینی ننہین
 بن باس نہ دلو اور زند کا جدا ہونا اثر سی بند حب بات ہو ایضاً کہا سنے
 کہ اس شاہ زمانہ نہ ننہین شاہوں کو زیبا ہو بہانا بہ شاہ زمانہ بادشاہ و محمد

یہاں مراد دوسرے سے ہے۔ نیز بالائق۔ مطلب۔ لیکٹی ہوئی کہ اسی دوسرے تم بادشاہ ہو
 بادشاہوں کو حیلہ حوالہ نہ چاہیے **ایضاً** انہیں ہر جھوٹ شاہوں کو منراوار تہ
 نہیں اقرار دینا واجب ہو انکار بہ منراور لائق۔ مطلب۔ بادشاہوں کو جھوٹ
 ہونا لائق نہیں جس بات کا اقرار کیا پھر اس سے مکرنا بہتر نہیں **ایضاً** ہر
 ہے آپ کو کیا دشمنی ہو۔ جو الفت روم کی دلہن تھی جو۔ الفت دوستی۔ دلہن
 ٹھٹھا کوئی تجویز دل میں مضبوط ٹھہرا لینا۔ مطلب۔ ہر آپ کو یوں برا معلوم
 ہوتا جو اور روم سے زیادہ محبت کسواسے ہو وونون آپ کے فرزند ہیں وونون کو
 برابر جانے **ایضاً** وہ بونی تلایون شہ سے ستمگرہ نہ نک چکر کا لب زخم جگر پر یہ
 تلخ کردی چیز یہاں سخت گوئی سے مراد ہر لب زخم گھاؤ کے کنا سے۔ زخم پر ایک
 چھڑکنا نہایت آزار پہونچانا اور غصہ دینا۔ جگر کلچا مطلب۔ لیکٹی کا یہ کہنا کہ شاید
 ہر تے تھیں دشمنی اور روم سے الفت ہو گویا دوسرے کو نہایت بچ پہونچانا اور غصہ
 دینا تھا **ایضاً** کیا ہر چند دوسرے نے بہانا بہا ویکر کہ کئی نہ تہ نہ نا۔ مطلب۔
 دوسرے نے بہت حیلے حواس کیے مگر لیکٹی نے ایک بات بھی نہ مانی **ایضاً** غلطان
 زمین پر شاہ خاموش ہے۔ ہر مطلق تاج و تخت کا ہوش بہ غلامان دراصل اس غلامان
 بعد لام تاسے فوقانی جو یعنی غلامان کیونکہ فارسی میں طاسے مطبقہ نویدن اتقی مگر بسبب
 التباس لفظ غلامان کہہ دینی قلیان ہے اس لفظ کو طاسے مطبقہ لکھتے ہیں اس کے معنی ہونے
 اور ترپنے والا زمین پر غلطان ہونا نہایت بیباکی کی علامت ہے۔ خاموش چکا
 آدمی۔ مطلق بالکل۔ مطلب۔ دوسرے دم بخود ہو کر زمین پر اپنے ترپنے لگے نہ پھر
 نہ ملج شاہی کی خبر رہی نہ تخت سلطنت کا ہوش۔

صفحہ ۴۰۔ سو منٹ آیا بوقت صبح اس جاہ جو یہ حال پریشان شہ کا دیکھا ہے
 جاہگہ حال پریشان تباہ حال۔ مطلب۔ سو منٹ وزیر نے صبح آکر دوسرے کا

ایسا حال چاہتا رہا تو وہ کہا جو تیندھن میں ہوا ایضاً کہا روئے ادب سے اسی
شہنشاہ یہ ہو گیا آپ کا یہ حال ناگاہ یہ روئے ادب بطریق تعلیم نہ لگا دیکھا ایک مطلب
سو منٹ نے ڈرتے ڈرتے کہا کہ میں خداوند وقتہ آپ کا کیا حال ہو گیا ایضاً
کہا تم رام کو لاؤ شہنشاہی یہ پتھر کہ پوچھنا حال خرابی یہ شہنشاہی جلد ہی خرابی تباہی
دیر باؤی مطلب - دیرت بوسے ذرا پہلے جیت رام کو تو لاؤ پھر مجھے خانہ
ہرادی کا حال پوچھنا ایضاً وزیر نامور یہ شہنشاہی گفتار یہ حضور رام آیا بادل
نامور شہنشاہی گفتار بات چیت مندر تباہ و ناتوان مطلب - سو منٹ دیرت
کی بات سن کر رام کے پاس نہایت فکین آیا ایضاً کہا اے صاحب
مکرمین و ایجاد یہ شہنشاہی نے کیا ہو آپ کو یا وہ تکوین موجود کرنا اور وہ دن میں
خدا ہونے لگی کہ تمام دنیا پیدا کی یہ سان رہز ازل سے مقصود ہو - ایجاد دنیا پیدا
کرنا وہ بھی روز ازل جو آئندہ کا مالک سمجھ کر شاعر نے بقائد خود صاحب مکرمین
و ایجاد رام کا لقب شہنشاہی ہو - یا ذکر ناگاہنا - مطلب - سو منٹ نے آکر کہا
اے راجہ رام چندرجی آپ کو ہمارا جہ دیرت نے بلایا ہو ایضاً آئے یہ
شہنشاہی شادان شاہ کو نہیں یہ کیا حکم پدر بالہ اس والہ میں یہ شادان میں اہل
و نون فاعلی ہو خوش ہونے والا - کون ہو جانا - کونین دو کون مینی و دوستی حوالہ
و نیا و آخرت سے - کیا مہمان بجالانے کے محل پر ہو مطلب - رام چندر باب کا
حکم سن کر خوش خوش آئے اور حکم پدر بجالائے ایضاً پدر کے سامنے آئے
شہنشاہی بہ زبں حال پدر دیکھا پریشان بہ شہنشاہی ان اسم حالیہ ڈورتا ہو ا
ترس نہایت - پریشان پرگندہ و اتیر مطلب - باب کے پاس مجھنا چیت آئے
اور نہایت مجھ سے حال دین بایا ایضاً زمین پر مضطرب بچر کل ماہی
کہیں کلنی کہیں ہوتا ج شاہی یہ مضطرب بقرار - فکل مثل - ماہی مھلی -

کلفتی وہ پیش کی چوٹی جو تاج پر لگنے کے مثل استادہ کرتے ہیں مطلب۔ جیسے
 پھل کو پانی سے نکال کر زمین پر ڈال دو اور وہ تر پھٹنے لگے اس طرح دھرت تر پڑے تھے
 کلفتی کہیں پیری تھی تاج کہیں پڑا تھا کچھ خبر نہ تھی بخود وہ بیوشش تھے۔
 ایضاً زمین پر اس طرح تھا شاہ کا حال بہ ہوا غلطان ہو گیا بے پرواں ہو
 گویا بچاے حرف تشبیہ آتا جو یعنی جیسے۔ پر کی مہندی ٹیکہ۔ بال پرندوں کے بازو۔
 مطلب۔ راجہ دھرت رام کے غم میں کلفتی اور تاج پھینک کر زمین پر ایسے
 لوٹے تھے جیسے کوئی تہا پر و بازو پناہ ہوا خاک پر تڑپے۔ یہاں کلفتی اور تاج کو
 ہما کے پر و بال اور دھرت کو ہما سے بے پرواں سے تشبیہ ہو کر چونکہ آٹھا کلفتی
 اور تاج الگ پڑا تھا ایضاً اس کتاب رام نے با شکبار سی ہا کہ ہر
 کسوڑے پہ سوگوار سی ہا شکباری آئو بہانا۔ سوگوار جو اوجھول ماتم آہیں توفیق
 سائیں ہر شعور صفہ، وکیو۔ سوگوار ماتم زدہ۔ سوگوار سی ماتم زدگی یعنی ماتم۔
 مطلب۔ رام چند نے باپ کا حال دیکھ کر رو رو کر کہا کہ یہ ماتم زدگی کیسے ہو۔
 ایضاً جو ہو قصیر میری وہ عطا ہو بہ بجا لاؤن جو صاحب کی رضا ہو بہ
 قصیر کی کرنا مروی معنی گناہ۔ عطا بخش کرنا یہاں مراد ہی معنی معاف کرنا۔
 صاحب یعنی مالک۔ رضا کہہ راوی خوشنودی فرام۔ مطلب۔ اگر میری
 کچھ قصیر ہو تو معاف کیجیے جو جناب کی رضا مندی ہو وہ بجا لاؤن ایضاً
 نہیں بیکار ہوگا وافر و خفت بہ رضا والدین ہو حاصل نجات۔ ہر کار
 ضروری۔ افسر بادشاہی ٹوپی۔ والدین مان باب۔ چمبہ تشبیہ جو اسکاؤن
 شاعر نے غنہ کر ڈالا اور۔ اصلاً جائز نہیں کیونکہ (نون غنہ) فوجی ہو سکتا ہے
 جسکے ماقبل حرف علت ہو اور حرف علت وہ جو جسکے ماقبل کی حرکت
 اسکے موافق ہو یا اسے تنہائی کے موافق کسر چاہیے اور یہاں ایسا نہیں

بلکہ والی پر فتح ہو یہ مصرع صحیح یوں ممکن تھا ع رضا مان باب کی ہو حاصل قیمت :-
 حاصل قیمت نصیب کا فائدہ بطلب بجھے نہ تاج کی خواہش ہو نہ تخت کی مان
 باب کی خوشی میں اپنی سماعت سمجھتا ہوں ایضاً ۱۳ وہی ہر نیک لڑکا اس ہر
 عین :- دست ماورید رکی جو رضا میں :- سرا گھر یہاں مراد دنیا سے ہو ۔ ماورمان :-
 پر باب بطلب ۔ دنیا میں وہی لڑکا خلف اصدق یعنی سپوت ہو جو مان باب کی
 رضا مندی کا طالب ہے ایضاً ۱۴ خدا دلشاد ہو ایسے پس سے :- نہ نو جو شرف علم
 پر سے :- دلشاد اہم صفت مرکب معنی خوش ۔ پس دنیا ۔ خوف گریختہ وہ بظاہر بطلب
 خدا بھی ایسے لڑکے سے خوش ہو جو باب کے حکم سے نہ تابی نکرے ایضاً ۱۵ سنی جب
 رام کی شیریں یہ تقریر :- اٹھاروے زمین سے شاہ دلگیر نہ شیریں بیشی حیرت بیان
 مراد میاضی فصیح ۔ تقریر بات چیت ۔ روست زمین زمین کا اوپری پہاڑ :- دلگیر ٹھاہوا
 شاہ دلگیر دست سے مراد ہو بطلب جب رام کی ایسی ستہ تقریر دوسرے نے سنی
 گوز میں سے اٹھے اور ہوش میں آئے ایضاً ۱۶ جو آیا دیکھنے سے رام کے ہوش :-
 ہوا باگریہ و زاری ہم آغوش :- گریہ آنسو بہانا مارسی شور و قرا و کرنا :- خوش
 گود ہم آغوش ہونا گلے ملنا ۔ بطلب ۔ جب رام کو دیکھ کر دوسرے ہوش میں آئے
 تو روئے پیٹھے ہوئے رام کر گئے لگایا ایضاً ۱۷ دس غمت نہ تھا یا راسے گفتار بہرہ را
 مانند بکس خود دیدار :- یا ر اداقت گنتہ تار بولنا ۔ بکس ایک پہول کا نام ہو جو کھلی
 پہلی آنکھ کی شکل پر ہوتا ہو اور خزان میں پہولتا ہو جو تاجا تا وہ دم ہونا ۔ و پیرا
 و کیفنا جب غم کی کثرت ہوتی ہو کر گلے آواز نہ شکل گنتی ہو :- ہندی ہا پرنا :- ترا
 بند حنا بولنے میں بطلب ۔ جب روتے روتے کثرت غم سے دسرت کی گیمکی
 بند گھٹی تو حیران و شہد ہو کر گھٹکی باندھ کر رام کا منہ نکلتے لگے اور زبان بند ہو گئی
 ایضاً ۱۸ کہتا رام سے مان نے یہ مضمون :- بھرت سے بکو تم پیار سے ہو اور ونا

مان سے غرض سوتیلی ماں یعنی کیکلی والدہ بہت مضمون و درمیان میں ڈالی ہوئی
 چیز اور مطلقاً عبارت و مطلب و گفتگو کے گزشتہ افراد و افراد کا اہم مقول
 سماجی یعنی زیادہ۔ یہ شعر بطریق تمہید ہے۔ مطلب۔ کیکلی بطریق ولد ہی رام چندر
 سے کہنے لگی کہ تم مجھے اپنے فرزند سے زیادہ پیارے ہو ایضاً کہتے تھے شاہ نے
 دو بچے اقرار کیا وہ قانون انکی اب ہر صفت انکار ہے وہ پورا کرتا صفت باطل مطلب
 تمہارے باپ نے مجھے دو باتیں مان لینے کا وعدہ کیا تھا اب انکے پورا کرنے میں
 اتھین یا کھل انکار ہے۔

صفحہ ۱۴۱۔ اگر دنیا میں چاہو بول بالا ہو بجا لاؤ قرار شاہ والا بول بالا ترقی و
 شہرت و نیکنامی۔ قرار یعنی صبر ہو بیان شاعر نے غلطی سے بجائے اقرار نظم کیا ہے اگر اس
 مقام پر وہ عمدہ کہا جائے تو رفع غلط ہو۔ شاہ والا پادشاہ ذی رتبہ بیان دوسرے
 مراد ہے۔ مطلب۔ اگر دنیا میں اپنی نیکنامی چاہو تو اپنے باپ و سر سے اقرار
 پورا کرو ایضاً کہ شاہ دو عالم نے نہ بخت بہ مبارک ہو بخت کو افسر تخت
 دو عالم دین و دنیا شاہ دو عالم رام چندر سے مراد۔ نہ بخت کیا خوب چار ہی صحت
 افسر تاج شاہی۔ افسر و تخت مراد ہی معنی راج۔ مطلب۔ رام چندر نے کہا میرے
 نصیب جاگین اگر بخت پادشاہ ہوں بہت خوب اتھین کو راج گزری بلاتامل
 و تیکے مبارک ہو۔ مطلق۔ جب کسی دوست کو کوئی چیز ملے تو بطریق دعا یہ
 کلمہ کہتے ہیں اور کہنی بطریق طنز ایضاً یہ کہ شاہ سے نصبت ہوئے رام
 پڑا دولتر اسے شہ بین گھرام شاہ سے مراد و سر۔ دولتر امیر کا گھر گھرام
 رونے کا شور یعنی اسے اسے پچھا۔ مطلب۔ کیکلی سے یہ بات کہ رام چندر اپنے
 باپ سے نصبت ہوئے اور محل میں اسے اسے پچی ایضاً ہوئے ماور سے نصبت
 رام جا کر بہت روئی گلے ملے ماور بہ ماور سے غرض بیان کو شلا۔ مطلب۔

پھر اپنی مان مٹی کو شلا سے جا کر دوا ہوئے وہ گلے لگا کر بہت روئی ایضاً شقاق
 اسپر ہوئی جس فرقہ رام بہ زمین پر مان گری بے صبر و آرام بہ شقاق یعنی وشوار
 وقت ناگوار میں یہاں بھی اسقدر فرقہ جدائی۔ زمین پر گرنا پچھاڑین کھانا پکھڑ
 غم کی علامت ہے بے صبر و آرام بقرار مطلب۔ رام کی جدائی کو شلا پر ہتھ دخت
 گدڑی کہ بقرار ہو کر زمین پر پچھاڑین کھانے لگی ایضاً جدائی بیتاب سیتا
 تنگے پر مال بہ پریشان صورت سنیل کے بال بہ بیتاب بے طاقت وہ چین سیتا
 شاید اسکی اصل سیر تارہ کیونکہ سیر ایک آئے کا نام ہو کہ ہل میں پھانکے پاس لگایا جاتا ہو
 مشہور ہو کہ ایک خشک سالی میں راجہ جنک اپنے ماتر سے ہل چلا رہے تھے کہ سیر کے
 سامنے زمین کے اندر سے ایک لڑکی زندہ نکل آئی اسکو جنک نے سیتا نام رکھ کر پالا۔
 بال پریشان کرنا یہ اتم میں رسم ہے۔ صورت مثل بسنیل ایک خوشبو دار گھانسی
 سیاہ رنگ اسکی ہندی با پھڑو اور بعض نہیں راجہ تنگے میں اسے موئے ہرے
 تشبیہ ہے مطلب۔ جب سیتا زوجہ رام نے اپنے شوہر کے بن باس کا حال سنا تو بال
 پریشان کر کے وہاں بیان دینے لگی ایضاً ہوا جینا اسے بے رام شکل بد نہ لائی
 تاب ہر گل عنادل بہ تاب لانا صبر کرنا ہر بفتح اول جد کرنا ویکسہ اول جدائی۔
 عنادل عند لب کی جمع ہے یعنی بلبلین یہاں سیتا ذرت واحد ہے اور عنادل صیغہ
 جمع پر تشبیہ غلط محض و محض غلط ہے مطلب سیتا گو یا بلبلین تھیں مٹی بلبل تھی اور
 رام گو یا پھول جس طرح بلبل کو پھول کی جدائی کی تاب نہیں ہوتی اسی طرح سیتا
 بھی رام کی جدائی اٹھائی اسکی ایضاً سیا پھڑی پیش ماور رام بہ پریشان ہو
 زلف عفرین خاتم ہے سیا سیتا کا دوسرا نام مگر راقم کے نزدیک یہ لفظ سیتا کا نہ تھا
 ہے سوے بال۔ زلف انوی مٹی اسکے رات کا حصہ اصطلاحاً وہ بال جو کان کے
 پاس خمدار شکل لام تنگے ہوں۔ غیر ایک قسم کا سیاہ رنگ خوشبو دار

سوئم ہوگا مین گیل جاتا ہو۔ مخبرین مین دین (میں) یعنی خوشبو و سیاہ فام رنگ
 مطلب۔ کو شلا کے پاس سیتا سر کے بال پریشان کیے ہوئے آئی ایضاً
 ہوئی پا بوس خوشدامن ادب سے بد ہوئی رخصت کی خواہان رو کے سب سے بد
 پا بوس قدم چومنا اور قدم چومنے والا خوشدامن ساس۔ پا بوس خوشدامن
 ترکیب اضافی ساس کے پائون چومنے والی خواہان مانگنے والا شخص۔ مطلب۔
 سیتانے اپنی ساس کے پائون چومے اور کو شلا حاضرین جاس سے رو رو کر ارم کے
 ساتھ جانے کی رخصت مانگی ایضاً ہوئی دلگیر خوشدامن یہ سنکر بدگسار
 راحت و لہاسے مضطرب و دلگیر ٹلگین۔ و لہاسے مضطرب و دلگیر کہ پھر ہون راحت۔
 و لہاسے مضطرب یہاں سیتا کا لقب۔ مطلب۔ ساس یہ سنکر نہایت ٹلگین ہوئی
 اور کہا اسی سیتا وہ مناسب ہو جو آگے مین کہوں ایضاً سیاہان مین نہیں
 عورت کا ہر کام بد نہ کر برباد ناحق تنگ۔ اور نام بد برباد تباہ۔ ناحق بے سبب
 تنگ شرم۔ تنگ و نام آبروے خاندانی۔ مطلب۔ جنگل مین عورت کا رہنا بڑا ہی
 لوگ تیرے خاندان کو بدنام کرنے کے آبرو پر پانی پھر جائیگا ایضاً رہو تم پاں
 میرے بادل شاو بد رہے تاحانان شاہ آباد بد خاندان گرہستی مرادی معنی ٹھرا۔
 شاہ سے مراد اس شعر مین دسرت۔ مطلب۔ اسی سیتا تم میرے پاس خوش و خرم
 رہو ناکہ میری نشانی قائم رہے لڑکانہ سہی ہو پاس سہی ایضاً کہا سیتا
 اسی خوشدامن پاک بد شہون جانے سے میرے آپ غمناک بد پاک سے مراد یہاں
 پاک دامن یعنی نیک بخت۔ غمناک غم مین جسرا ہو شخص۔ مطلب۔ سیتا نے کہا
 آپ میری جانب سے غم نہ کیجیے ایضاً نہیں بہتر ہو اس سے کوئی دیر نہ
 کرے عورت جو شوہر کی اطاعت۔ بد عورت وہ بدن جبکا چھپا ناشر عا و جب ہر
 اور مجبازاً یعنی زن شیوہر یعنی خاوند۔ اطاعت تا بعد اسی۔ مطلب۔ و نہایت

اس سے بہتر عورت کے واسطے کوئی دولت نہیں کہ اپنے خاوند کی تابعداری میں
 حاضر رہے۔ **ایضاً** اگر بایک شب وہیں شوہر ہو زن سے کہ کہیں سایہ جدا ہوتا ہے
 تن سے ہوا بے نشیخ اول یہیدن کا اسم فاعل سماعی چھوٹے والا وہاں لباس کا
 کنارہ زن عورت تن بدن مطلب۔ کوئی عورت اپنے خاوند کا ساتھ نہیں چھوڑ
 دیتی جیسے جسم کا سایہ جسم سے جدا نہیں ہوتا۔ مصرع دوم گویا پہلے مصرعے کی تشبیہ ہے
ایضاً نہیں دل کو مرے ہو تا بفرقت نہ عطا کر خوش دلی سے مجھ کو نصرت
 تا بفرقت جدائی کی برداشت عطا کرنا دیتا۔ خوش دلی رضا مندی۔ مطلب یہیں
 راحم کی جدائی برداشت نہ کر سکوگی آپ ہنسی خوشی مجھے نصرت عنایت نہ کیجے۔
ایضاً آخر بیتا کی شے کے شاہ و قہر ہم بد ہوا دل میں بہت بیتاب و طاقت بد طاقت
 یعنی بی طاقت۔ مطلب جب دسرت نے سنا کہ سینا بھی جاتی ہیں تو نہایت حین
 ہوا دسرت کی آخر اسے غلو طی ہو طاقت کے ساتھ اسکا قافیہ غلط ہو **ایضاً** بڑا یا
 جانکی گویا غم و آہ بہ کہما سب اس سے رنج و محنت راہ بہ جانکی نوسوب بہ نیک نہ گئے
 باپ اور وطن کا نام ہو مراد سینا سے ہے۔ رنج تکلیف نصرت نہتی کی آواز ایشیں۔
 مطلب۔ راجہ دسرت نے کلیجا تمام کر بٹا کو بٹا کر کہا کہ تم سے راہ کی تکلیف اور
 سڑکی سختی بھیلی جائیگی۔

صفحہ ۲۴ کہما سینا نے خار کلفت و شت بہ مجھے ہر دم کے ہمراہ گلگشت بہ خار کلفت
 کلفت یعنی اول کہہ دیت اور رنج۔ شت جنگل۔ ہمراہ ساتھ۔ گلگشت باغ کی سیر۔
 خار کلفت استعارہ شہرہ صفحہ ۲۴۔ وکیو یعنی کلفت مطلب۔ سینا بولی کہ اگر راحم کے
 ساتھ جنگل کی تکلیف کاٹا نہ کر مجھے نصیب ہو تو میں اسے باغ کی سیر سے بہتر سمجھتی ہوں
ایضاً شہنشاہ نے زین غم سے ملے ہاتھ نہ ہوئی سینا کل کر ہم کے ساتھ
 ہاتھ ملنا افسوس کرنا مطلب۔ دسرت افسوس کرتا رہا اور سینا فوراً ہم کے ساتھ

کل کھڑی ہوئی ایضاً وہ نکلے اس طرح دونوں وطن سے کہ غصت ہون گل بیل
 چین سے بہ وطن رہنے کی جگہ غصت ہونا جانا۔ چین باغ مطلب۔ رزم اور پیشا اور
 سے اس طرح نکلے جیسے پھول اور بیل خزان میں باغ سے نکل جاتے ہیں یہاں گل کو
 رزم سے اور بیل کو سیتا سے اور وطن کو چین سے تشبیہ میں ہیں ایضاً ہو چھپت
 جب یہ اشکا۔ ایدہ ہو اب رزم رہنا ناگوار ایدہ چھپن سنسکرت میں دشمن ہر جیل جیل
 چھپن یعنی عادات نیک رکھنے والا شخص باقی فرزند گ دکیو۔ آشکارا ظاہر ہونے والی
 چیز۔ ناگوار انا پسند و درہم مطلب۔ جب چھپن برادر رزم پر بات گئی کہ رزم چند
 کو بن باس ہو اتوارنگو بھی اور دھکار رہنا گوار انہو ایضاً ازل سے تھے جو باہم
 شرط و اقرار ہو اور جب وفاتے عمدہ ناچار بہ ازل سیدن کا آغاز نہو یہاں مراد
 اس روز سے جو چین رومین پیدا ہوئی ہیں۔ باہم آپس میں وفاتے عمدہ افسار
 پور کرنا۔ ناچار لاچار ضرور تھا نہو جب رما او تار ہو اتوار شی وقت سے
 چھپن آگے مددگار بفر ہوئے تھے اور یہ وقت باہم اسکا اقرار ہو گیا تھا مطلب۔
 روز نزل جو رزم چند اور چھپن سے اقرار ہو تھا کہ ہم تم ساتھ رہیں گے اسکا پورا
 کرنا چھپن پر واجب ہوا ایضاً ہوئے پیش پر حاضر ادب سے بہ کیا معروض
 شاہ جان بلب سے بہ پیش سامنے حاضر موجود۔ ادب قاصدہ۔ معروض عرض
 کی ہوئی چیز۔ معروض کرنا کسی کم رتبہ آدمی کا ذی ترسم آدمی سے بات بیان
 کرنا جان بلب جسکے ہونٹھون پر جان ہو یعنی اور مور شاہ جان بلب دسرت کا
 لقب اس واسطے ٹھہرایا کہ انکو نہایت رنج تھا۔ مطلب۔ چھپن دسرت کے
 سامنے سر جھکائے حاضر ہونے اور عرض کیا جو آئندہ بیان ہو ایضاً اچھے بھی
 حکم ہوا صاحب گنج بہ نہو کچھ رزم کو تار او میں رنج بہ حکم مالک کا کہنا۔ گنج خزانہ
 صاحب گنج مجاز یعنی ہاؤ شاہ یہاں دسرت سے مراد ہو۔ مطلب۔ اسی شہنشاہ

۱۱۱
 منجھے بھی حکم دیجیے کہ ہم چند رکے ساتھ جاؤں تاکہ انہیں خدنگار کی حکایت نہ ہو۔
 برادر کی پہلی ہونیک بختی بد رہے پیش برادر وقت بخشی بد پیش برادر بھائی کے
 ساتھ۔ وقت بخشی وقت شکل مطلب۔ وہی بھائی نیک بخت ہو جو مصیبت میں
 اپنے بھائی کا شریک ہو۔ **ایضاً** سلف سے عالموں نے امر خرد ور بد کہا جو
 قوت بازو برادر بد سلف بختیں زمانہ گذشتہ عالم جانتے والا یعنی دانندہ خرد
 عقلمند۔ مطلب۔ قدیم زمانے سے لوگ کہتے چلے آئے ہیں کہ ایک بھائی دوسرے
 بھائی کا مددگار ہوتا ہو۔ قوت بازو مرادی معنی مددگار **ایضاً** غرض
 چھمن ہونے یہ کہنے رخصت بد ہوئیں بے نور ہر دو چشم دسرت بد نور روشنی
 ہر دو دونوں چشم آنکھ شاعر نے ہر دو چشم دسرت کا بے نور ہو جانا
 اس واسطے کہا جو کہ ان کے دونوں چشم یعنی دویشے جدا ہوئے ہیں۔ مطلب۔
 الغرض آدمی چھمن یہ بات کہ رخصت ہوے کہ برادر کا قوت بازو
 برادر ہو اور دوسرت کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئیں ہندون کا قول
 ہو کہ راجہ دسرت کی یہ نابینائی دو اندھوں کی بد دعا تھی جلے ڈر کے کو جبکانام
 دسرتون اتھا دسرت نے ٹھکار کے دھوکے مار ڈالا تھا۔ یہاں بھی دسرت
 اور رخصت کا قافیہ غلط ہے **ایضاً** بد پیش رام آئے شا د چھمن بد
 ہوئے یک جا پہ باہم جلوہ افکن بد بد پیش کے باے موعده زائد۔ شا د
 ہر حال میں خوش۔ باہم آپس میں۔ جلوہ افکن وارد ہونے والا شخص مطلب۔
 پھر تو چھمن خوش خوش رام کے پاس آئے اور دونوں ایک ہی جگہ رہے۔
ایضاً کہا شد نے سونت پر خرد سے بد کہ تو آگاہ ہو سب نیک و بد سہ
 پر خرد عقل سے مالا مال یعنی نہایت عقلمند۔ آگاہ خبر دار۔ نیک و بد اوچ نیچ۔
 مطلب۔ دسرت نے سونت سے کہا کہ تو مرد جہان دیدہ ہو پس وہ کہ جو بیانیہ

کہون ایضاً دیکھا کہ چاروں بن کا تماشا ہوا اور وہ میں پھیر لانا باؤس لایا۔
 بن جنگل تماشا سیر پھیر لانا واپس لانا۔ دلاس اسلی مطلب۔ اسی سو منٹ چند
 روز جنگل کی ہوا اٹھا کر ان سب کو اور وہ میں واپس لانا ایضاً وہ لایا رتھر
 حکم شاہ دوران بہ چڑھا کر لیچلا سوے بیابان بہ رتھر چاہیوں کی گاڑی آگے
 رجوڑوں کی سواری اسی پر ہوتی تھی اور لڑائی میں بھی رتھر جایا کرتا تھا لیکن یہاں
 چاروں طرف برچے لگائے جاتے تھے اور یہ خوب تحقیق ہو کہ رتھر کو گھوڑے کھینچتے تھے
 جیسے اب لگی۔ دوران پھرنے والی چیز مرادی معنی زمانہ شاہ دوران سے مراد
 دسرت۔ سوے بیابان جنگل کی طرف مطلب۔ دسرت کے حکم سے سو منٹ رتھر
 لایا اور رام چندر وغیرہ کو چڑھا کر جنگل کو لیچلا۔ یہاں سے ثابت ہو کہ سو منٹ نے
 رتھوانی کی ایضاً ہوئے سب رام کے در پر جزو کل بہ رنگ خار پکڑا دین
 گل بہ در پر کسیکے پیچھے پڑنا۔ جزو کسی چیز کا ٹکڑا۔ کل سب۔ جزو کل خرد و بزرگ۔
 برنگ شل۔ دھن گل پھول کی پتھری مطلب۔ جیسے کانٹا گلاب کے درخت
 بن پھولوں کی پتھریوں سے ملا رہتا ہو اس طرح لوگوں نے رام کا دھن پکڑ کر
 روکا۔ یہاں نماز کو لوگوں کے نیچے اور دھن گل کو رام کے دھن سے اور
 گل کو رام سے تشبیہ میں ہیں ایضاً جد جبدم ہونے وہ غیرت باغ بہ
 دل دسرت نے کھایا لالہ سان داغ بہ غیرت رشک غیرت باغ حسین یہاں
 رام اور رام کے ساتھیوں سے غرض ہو۔ لالہ ایک سرت۔ رنگ پھول حبلی
 چاروں پتھریوں پر چار۔ سیاہ داغ ہوتے ہیں اور انھیں کے درخت کو بھی
 کہتے ہیں سان شل۔ داغ دھتیا۔ مطلب جبدم رام و کچھ ہیں وستیا جد
 ہو کر صحر کو چلے تو دسرت کا دل لالے کی طرت شمس سے داغدار ہو گیا ایضاً
 پڑا شہر اور وہ میں شور و شیون بہ چلے ہمراہ گدیان مرد اور زن بہ شیون بیسے

مجموعہ نالہ ونوحہ و ماتم۔ گریان اسم حالہ روتے چلا تے ہوئے مطلب۔ اوجھیا پور
 مین ایک گنہ گار مچ گیا اور مرد و عورت سب روتے ہوئے پہونچانے سا تھر چلے
 ایضاً اور دھرمین یہ ہوا رونے سے سیلاب بہہ ہوئے ہر جا لبالب نہر و تالاب
 سیل بفتح اول بہیا۔ آب پانی۔ سیلاب بفتح اول پانی کی بہیا۔ رونے سے سیلاب
 ہونا کثرت گریہ سے مراد ہو۔ لبالب ہونا ستر بھری ہوئی خیر۔ تال جلتہ رنگ کے پیالے
 مراد ہی منی حوض۔ تالاب دراصل تال آب تھا پانی کا حوض۔ مطلب۔ اوجھیا پور
 کے لوگ استغدر رونے کہ سبستی مین جل تمل بھر گئے ایضاً رواق و طاق و
 منظر کا اڑ رنگ بہہ ہوا غم سے مشبک سینہ سنگ بہہ رواق بضم و نیز یک۔ اول
 سائبان اور چھتیا۔ طاق بنائے خمیدہ اور محراب۔ منظر کی مہندی جھروکا مشبک
 سورخ و اسی نہ چھاتی سنگ تپھر اکثر امر کے مکان مین آمد و رفت ہوا کے لیے تپھر کی
 جالیان کا ٹکڑ لگاتے ہیں پس سینہ سنگ کا مشبک ہونا اسی سے مراد ہو۔ مطلب۔ اوجھیا پور
 وغیرہ کی خوبت سے چھتیا اور محراب اور جھروکا سب اُداس دکھائی دیتے تھے اور تپھر کے
 تخت کلیجے مین بھی غم سے سورخ پڑ گئے تھے۔ دستور ہو کہ جہین آدمی رہتے
 ہوں اور وہاں سے جائیں تو وہ مکان نہایت سونا اور جیسا نک
 معلوم ہوتا ہو۔

صفحہ ۴۴۔ زیریں تھے غم سے گریان سق و دیوار بہہ نظر آتے تھے روزن چشم خونبار بہہ
 سق بسین حملہ مفتوح چھت۔ روزن مکان کے روشنہ ان چشم خونبار خون
 رونے والی آنکھ یہ کثرت گریہ سے مراد ہو۔ مطلب۔ چونکہ تمام در و دیوار غم کی
 زیادتی سے گویا رو رہے تھے لہذا مکان اور چھت کے روشنہ ان روتی ہوئی
 آنکھ کی شکل پر تھے ایضاً مکان شاہ کے ہر طاق و منظر بہہ پڑ گریہ تھے
 شکل دیدہ تر بہہ پڑ واسطے۔ گریہ رونا۔ شکل مثل۔ دیدہ تر روتی ہوئی آنکھ۔

مکان شاہ راجہ دست کا مکان مطلب طاق و منظر کی شکل گئے ہونے کے سبب سے
 آنکھوں کے مثل تھی مگر گہری آنکھیں جو روتی ہوئی ہوں ایضاً ہزاروں چشم سے
 روتا تھا ورنہ جہاں سے ہوے وید سے سراپا ہزاروں آنکھوں سے روتا
 نہایت روتا جہاں پانی کا بلبلہ۔ ویدہ آنکھ کا ڈھیللا۔ سراپا بالکل مطلب۔ کوئی
 دو آنکھوں سے روتا ہو مگر کما گھر اندری جو او دھر کے پاس ہر ہزاروں آنکھوں سے
 روتی تھی اور ہزاروں آنکھیں اسکی کیا تھیں ہزاروں بلبلے جو تھیں اُٹھتے تھے۔
 ایضاً کیا غم سے سحر نے پیر بن چاک ہڈ اڑائی سر پر اپنے شام نے خاک ہڈ
 سحر صبح پیر بن لباس۔ چاک پیر سے پیر سے اور شوق سر پر خاک اڑانا اصطلاح
 کسی کا ماتم کرنا۔ صبح کی پو پھٹنے کی شکل گریبان چاک کرنے کی سی ہو اور شام کو
 بسبب دھندلا ہونے کے غبار سے لٹ یہ ہو۔ مطلب۔ اُمدن پو پھٹتی تھی بلکہ سحر نے
 غم جدائی سے اپنا گریبان چاک کیا تھا اور اُمدن سورج نہ ڈوبا تھا بلکہ شام نے
 گویا ماتم فرقت میں اپنے سر پر تاریکی کی خاک اڑائی تھی یعنی شب و روز اندھیر
 ہو رہا تھا ایضاً جہاں گریبان تمنا سے آہ و فغان سے ہڈ فرشتے کا فغان
 تھے آسمان ہے ہڈ جہاں سے مراد یہاں اہل جہاں۔ فغان صاحب غیثا نے
 اسکو بضم اول بتایا ہو یعنی فریاد گر۔ اقم کے نزدیک بفتح اول ہو اور اسمین بڑا
 نکتہ ہو جن الفاظ کے ماقبل الف زاید ملا یا جاتا ہو تو اُنکے شروع کی وہی حرکت
 اُنکے ماقبل کو دہرائی ہو جیسے سکندر سے اسکندر و شتر سے اشتر و فلاطون سے
 افلاطون پس اس صورت میں اگر لفظ فغان پر الف بڑھایا جائے تو
 افغان بضم اول چاہیے اور ایسا نہیں ہو بلکہ خود غیثا الدین نے
 افغان کو بفتح اول لکھا ہو اسلئے محقق ہو کہ فغان بفتح اول ہو۔ فرشتہ کبوتر
 اسکی اصل فرستہ بین مملہ اور اسکی اصل فرستادہ بھیجا ہو انھیں اور

صاحب سراج اسکی اصل پرستہ بختیں بتاتے ہیں مبنی عبادت کنندہ پرستیان بکاشنق
 مگر ٹوٹ کے نزدیک قول اول صحیح ہو کیونکہ پرستہ ظاہر پرستیدہ اسم مفعول کا مخفف
 معلوم ہوتا ہے اور سراج میں مبنی فاعل پر مطلقاً وہ خلقت نوری کہ جو نہ مرد ہیں نہ
 عورت انکا کھانا ذکر خدا ہے اور خدا کی طرف سے رسولوں کے پاس آتے تھے گلشنان
 پھول پرلے والے مطلب۔ تمام جہان کے لوگ داویلا کر رہے تھے لیکن فرشتے
 نہایت خوشی سے گلشنان تھے کہ شیاطین یعنی راون وغیرہ اب نیست و نابود
 ہونگے **ایضاً** نہ کھولی آنکھ ایسی شہنے کی بند بند یکا یکا جبکہ چھوٹے و دونوں
 فرزند بہ شہ سے مراد راجہ دمرت۔ آنکھ بند کرنے سے یہاں مراد راجہ دمرت کا اندھا
 ہو جانا۔ یکا یکا اکبار کی مطلب۔ جب دفعہ رام چندر و بھیم راجہ دمرت سے
 جدا ہوئے تو پیرہہ روتے روتے اندھے ہو گئے **ایضاً** زمین پر شاہ تھا
 اس طرح بیتاب ہے کہ جو جس طرح سے آتش پر سیما بید بیتاب ہیں پھر ار۔
 آتش آگ سیما پارہ۔ مطلب۔ دمرت غم سے ایسے تڑپتے تھے جیسے آگ پر
 دھرنے سے پارہ پھرا ہوتا ہے **ایضاً** فزون تھے ہر گھڑی درد و غم و آہ بہ بہ
 سخت جگر شکون کے ہمراہ بہ فزون زیادہ۔ سخت جگر کلیجے کے ٹکڑے اشک انسو۔
 مطلب۔ درد و غم ساعت پر ساعت بڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ دمرت کے
 کلیجے کے ٹکڑے آنسوؤں کے ساتھ بہنے لگے۔ یہ کثرت غم سے مراد ہے یا یہ معنی کہ
 دمرت کے سخت جگر مبنی فرزند آنکھوں کے سامنے سے آنسوؤں کی طرح رواں دواں
 ہو گئے **ایضاً** لہو تھا ہر بن فرکان سے جاری بہ پند آنکھوں کو آئی شکباری
 بن بغم آون جڑ۔ مرہ کی ہندی برنی اور اسکی جمع فرکان۔ اشکبار۔ ہی نہایت
 رونا۔ مطلب۔ آنسوؤں کے بدلے آخر کو آنکھوں سے خون بہنے لگا اور راجہ دمرت کو
 سوے رونے کے اور کچھ کام نہ تھا **ایضاً** او دھین زرخ نالان بن مین بلبل ہے

اُس کے کائنات یہاں پہونے وہاں کل پہونے کو۔ تالان چلانے والا۔ بیل کے بعد تالاکا
لفظ مقدر ہو۔ یہاں سے مراد ابو دھیا پنو رہی۔ وہاں سے مراد جنگل اس شعر پر
صفت لفت و نشر مرتب ہو لفت و نشر لفت کے معنی لپٹنا اور نشر کے معنی پھیلنا
اور اصطلاحاً و صفت کہ اول چند چیزوں کو مفصل یا مجمل ذکر کرے اُس کے بعد چند
چیزیں اور بیان کرے کہ پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں مگر اس طرح کہ ہر ایک
کی نسبت اپنے منسوب الیہ لفظ اُسکی دو تین ہین اول لفت و نشر مرتب
اسکا نشر اپنے لفت کے موافق ہوتا ہو اور کچھ بھی اسمین آلت پھر نہیں ہوتا جیسے
میر شمس صاحب لب چشم کا جسکو چار دیکھا کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا
یہاں لب کے موافق پوچھنا اور چشم کے موافق دیکھنا علی الترتیب ہو اور کبھی ایک
لفظ کی نشر کو پھر لفت بنا کر پھر نشر اسکا لاتے ہین اور ایسے کئی دورے ہو کر تیز
بھاگ کا ہین بھی یہ صفت آئی جیسے آئین ہلاہل مدھرے سویت شیا م
رشت نار بہ جلیت مرث جھک جھک پرت جیو نہر جوت اکبار بہ ایہن آب حیات
وہ سویت یعنی سفید ہو اور جلاتا ہو۔ ہلاہل زہر وہ شیا م یعنی سیاہ ہو اور
مارڈا لتا ہو۔ مدھر شراب وہ رت نار یعنی سرخ ہو اور جھکا جھکا دیتی ہو پس
معشوق کی آنکھ کی سفیدی ایہن اور اُسکی سیاہ پتلی ہلاہل اور اُس کے آنکھوں کے
لال ڈورے مدھر ہین۔ دوسرے لفت و نشر غیر مرتب اسمین لفت کے
موافق نشر نہیں ہوتا بلکہ اُسکی ترتیب میں بمقابلہ لفت اختلاف ہو کر تاز
جیسے مولف کا شعرے روئے پیٹے مرے ماتم ہین وہ اتنا مرقہ رہ
ہاتھ کی منہدی چھٹی آنکھ کا شہر چھوٹا مدھرونے کے موافق ہاتھ کی منہدی کا
چھوٹا اور پیٹنے کے موافق آنکھ کے سرے کا چھوٹا نہیں یعنی آلت پلٹ
ہو گیا ہو یہی ترتیب میں اختلاف ہو۔ کو توں کا کثرت سے بولنا ویرانی

لف و نشر

لف و نشر

لف و نشر

کی پہچان ہو۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ زناغ کو دھرت سے تشبیہ ہو۔ بلبل کا چمکنا آندہ ہاں ز کی
 علامت ہو کوئی یہ نہ سمجھے کہ بلبل کو رام سے تشبیہ ہو۔ مطلب۔ اوجودہیا پوری بین
 رام کی جدائی سے کتے بول گئے تھے اور خچل بین رام کے جانے سے گویا بہار آئی تھی
 اودھ خارستان ہو گیا تھا اور خچل گلستان یعنی شہر اوجودہیا ویران تھا اور
 بن آباد **ایضاً** چلے جسد اودھ سے رام دیکھیں بد گرا لٹکا بین سر سے تلخ راون ہند
 لٹکا فرہنگ دیکھو راون رونے سے غصوب یعنی لوگون کارولانے والا یعنی ستانے والا
 باقی فرہنگ دیکھو۔ مطلب۔ ہندوؤں کے عقائد میں جب رام اور بھگن اودھ سے
 چلے تو خود بخود راونا کے سر سے تلخ شاہی گر پڑا اسکی مراد یہ تھی کہ تو یا مال کیا جا گیا
ایضاً ہوئی بنید اور اگر کو بدشگوننی بد دکھائی نیک بختی نے زبونی بدید اور اگر
 ظالم بیان مراد راون سے ہریشگون اسکی اصل شگن نصبتین ہر فال لینا اور اصل
 یہ ہندی لفظ ہر بیں مہملہ (سویے تلفظ واو) بمعنی خوب و بہتر جیسے سو پھل اور
 دگن (نغمہ کاف فارسی بمعنی اثر سے مرکب ہو۔ بدشگوننی بد فالی۔ زبونی رشتی و
 بد بختی۔ مطلب۔ راون کو تاج گرنے کے سبب سے گویا بدشگوننی ہوئی اور طالع بد
 بد بختی سے اور اقبال شاہی ادباج سے بدل گیا یعنی اسکے نصیب چھوٹ گئے۔
ایضاً ہوئے جہن چاہے وارورام جا کر نہ ہوئے شب باش مردوزن و نان پڑ
 وارور اترنے والا اور پہونچنے والا شب باش رات کو رہنے والا مطلب۔ جہان
 رام چند پہلی منزل میں پہونچے اسی مقام پر سب اودھ کے لوگ رات بھر
 رہے **ایضاً** تشفی رام نے کی سبکی اس جا نہ کہا ہر ایک سے دیکر دلا سا
 تشفی شفا دینا مراد سی یعنی تسلی۔ مطلب۔ رام چند نے سبکو سمجھایا بھجا یا
 اور آتشو پیوستھے اور دلاسا دیکر وہ کہا جو آئندہ شہر میں ہو **ایضاً**
 سوخسانہ جو تم سب رونق افسر روز بد نہو دشت صومیت میں غم اندوز بد۔

رواقِ افروزِ زینتِ بڑھانے والا یعنی آنے جانے والا۔ دشتِ جنگلِ صعوبتِ سختی و دشواری۔ غمِ اندوزِ غم اٹھا کرنے والا یعنی شریکِ غم۔ مطلب۔ تم سب اپنے اپنے گھروں کو لیٹ جاؤ اور تکلیف و مصیبت کے جنگلِ بین میرے ساتھ غم نہ بھیجی لو۔
ایضاً او وہ بین تم رہو بادشاہِ دامانی کہ کرو عیش و طرب سے زندگانی کہ شادمانی خوش رہنا۔ زندگانیِ مزیدِ علیہ زندگی۔ مطلب۔ تم لوگ اچو دھیا بین بنتی خوشی سے رہو اور چین سے زندگی بسر کرو۔ **ایضاً** سفرینِ رنج ہو اندوہ و غم ہو کہ وطن کا چھوٹنا یا روستم ہو کہ اندوہِ غمِ آئندہ۔ ستم ہو محاورہ بڑی بڑی بات ہو۔ مطلب۔ اچو یا روستمِ بین نہایت تکلیف ہوتی ہو درحقیقت غریب الوطنی بڑی آفت ہو۔ **ایضاً** نہ دکھلائے خدا رنجِ غریبی کہ ہو رہنا وطن کا خوش نصیبی کہ رنجِ تکلیف۔ غریبی مسافرت۔ مطلب۔ خدا کسی پر سفر کی تکلیف نہ ڈالے وہ شخص بڑا خوش نصیب ہو جس کی عمر وطن ہی میں کٹے۔
ایضاً ایشہ کونین نے کی جب یہ تقریر کہ ہونے پیر و جوان سب سنے ولگے کہ ایشہ کونین سے مراد رام چندر۔ پیر و جوان چھوٹے بڑے۔ مطلب۔ جب رام چندر نے اس طرح سمجھایا سمجھایا تو سب چھوٹے بڑے اور گہرام چپانے لگے۔

صفحہ ۱۶۸۔ فراقِ رام کی کب تھی انہیں تاب نہ رہے غم سے پریشان ہو جو خوابِ فراقِ جدائی۔ تابِ طاقت۔ پریشان پرانندہ۔ یہ جو خواب بھوکا پیاسا جاگتا ہوا شخص یہ کثرتِ غم کی علامت ہو۔ مطلب۔ رام کی جدائی کی بھلا ان لوگوں کو کب برداشت تھی غم کے سبب سے نہ کسی نے کچھ کھایا نہ کوئی سویا۔ ات یونین کاٹ دی۔ **ایضاً** چشمِ لطیف و یکھارام نے جب کہ مری وقت میں نالانِ خلق ہو رہا چشمِ لطیف مہربانی کی نظر۔ فرقتِ جدائی۔ خلق پیدا ہو سے لوگ۔

مطلب جب رام چندر نے اسے مہربانی غور کیا کہ میری جدائی میں سب خلق اشد
تباہ ہو تو وہ کیا جوئیدہ ہو **ایضاً** مری وقت انہیں ہر ناگوار اور
دہان کی اپنی قدرت آشکارا ہے قدرت طاقت یہاں مراد حکمت ربانی -
آتشکار اظہار مطلب جب رام سوچے کہ لوگوں کو میری جدائی شاق ہو
تو اسوقت اپنی قدرت نہائی کی **ایضاً** ہوئے غافل جوان و پیر کو دکھ
نقاہ لفظ شب جب وہ ہوئے حاکم بہ غافل انجیت - کو دکھ کم ہوش لڑکا -
شب بمعنی رات - حاکم پھیل ڈالنا اور ست جانا مطلب جب لوگ سو گئے
اور تارے ڈھل گئے تو وہ ہوا جو آئندہ شعہ بین ہو لفظ شب سے یہاں
عرض شین اور باے موعده نہیں بلکہ گویا شب کو لفظ کے ساتھ استعارہ
کیا ہو یعنی شب کیا تھی گویا ایک لفظ تھا اس لفظ کے نقطے مٹ گئے
یعنی تارے جاتے رہے پس صبح ہو گئی - یہاں تاروں کو نقطوں سے تشبیہ
ایضاً وہاں سے تب سوخت و رام و بچمن بہ ہوئے سوئے بیابان
جلوہ افکن بہ سوخت بیابان دشوار گزار خشک - جلوہ افکن مراد می جانیو
مطلب - قریب صبح سوخت اور رام اور بچمن اور سیتا سب ساتھیوں کو
سوتا ہوا چھوڑ کر خشک کو چل دیے **ایضاً** قریب میرٹھ پہونچے شتابی -
یہاں وقت سحر آئی خرابی بہ شتابی جھٹ پٹ - وقت سحر ٹرکے - خرابی تباہی
سرنگ میر پور ایک چھوٹا سا گائون فی الحال فیض آباد سے جانب جنوب و تین تار
پر ضلع پرتاب گذرہ میں متصل سلون موجود و آباد ہو اور بعض لوگ اسے میر پور
بیابے موعده دیاتے تختانی مجھو کہ صبح جانتے ہیں - مطلب - چارون شخص کو بچ کر کے
جھٹ پٹ سرنگ میر پور کے پاس پہونچے اور اُدھر کا حال سنیے کہ جو لوگ
رام چندر کو پہونچانے آئے تھے اور سوتے رہ گئے تھے انہیں صبح کو قیامت ٹوٹی

جیسا آئندہ بیان ہوا ایضاً ہوئے سب عاشقانِ رام پیدا ہوئے سب نشانی
 غفلت سے ہشیار رہے عاشقِ خوبصورت کا چاہئے والا بیان مراد در دند سے ہو۔ پیدا
 جاگئے والا۔ نشانی قبول صاحبِ غیاث بصورت و وزن پشہ وہ بیہوشی کہ شراب و
 ننگ کے استعمال سے پیدا ہو اور اولعت کے نزدیک اسکی اصل نشوۃ ہزار رو
 تحلیل و اولعت سے بدل گیا اور شاہ ہو گیا۔ شاہ غفلت استوارہ یعنی غفلت
 مطلب۔ جب رام کے دوستوں کے سرست غفلت کا شاہ آکر گیا اور ہشیار
 ہوئے یعنی جاگئے تو وہ ہوا جو آئندہ شمعِ دین ہوا ایضاً پنا یا پکڑ نشان
 رام و گچھین۔ دل و جان سے نظر آتے تھے وہ تن بہ نشان تیا۔ وہ تن سے
 مراد رام و گچھین و سہتا۔ جان کے بعد اسے پہاے مہولہ حرف تشبیہ جمع ہر
 یعنی سہل۔ ظاہر ہو کہ دل اور جان ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں۔ مطلب۔
 جب لوگ جاگئے تو انکا کچھ کموت بھی نہ پایا گویا رام وغیرہ مثل دل اور
 جان کے ائمہ بن سچر پڑنے تھے یعنی نظروں سے پوشیدہ ہو گئے ایضاً
 وہ ان صحرائین تھے یوں بادِ ازل نہ رہا۔ اسے ہر ہیکل جس نسبت مارہ و وان
 دوڑتے والا۔ مہرہ کی ہندی شکارا ایک شمع کا پھر جس سے سانپ کا
 ڈنسا ہوا اچھا ہو جاتا ہے یہی نہر مہرہ اور نیز مشہور ہے کہ شب کو سانپ اپنے
 منہ سے ایک گولی سی اگل دیتا ہے اور شب کی روشنی میں پھرتا ہے اسکا
 ہندی میں من کہتے ہیں یہاں وہی مقصود ہے مار سانپ۔ مطلب۔
 لوگ رام وغیرہ کی تلاش میں جنگل جنگل اس طرح پریشان پھرتے تھے
 جیسے سانپ اپنا من رکھ کر دوڑتا پھرتا ہوا ایضاً سیا بان دینا تھے
 ہون ہر عمت پویان ہر پیا سا جس طرح ہوا آب جو ایاں ہر سمت
 ہر طرف۔ پویان پوئیدن کا اسم حالیہ دوڑتے ہوئے۔ پیا مافی زمانہ

پیا سے مخلوط اسلفظ ہر جیسے آتش سے نہ تو بھوکے ہی ہوئے تھے نہ تو پیاسے پیدا ہو گئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا ہوا جو یاں جو نیدن کا اسم فاعل سپاسی ڈھونڈنے والا شخص۔ مطلب۔ جنگل میں لوگ رام چندر کو اس طرح ڈھونڈتے تھے جیسے پیاسا پانی تلاش کرے۔ **ایضاً** ۱۲۔ اتر پتا تھا کوئی صحرا میں غمناک۔ مثال ماہی دریا سرخاک۔ غمناک غم میں بھرا ہوا شخص۔ مثال ماہی مچھلی۔ سرخاک زمین پر۔ مطلب۔ جیسے دریا کی مچھلی خشکی میں لانے سے تڑپتی ہو اس طرح غم سیدہ لوگ جنگل میں بقرار تھے۔ **ایضاً** ۱۳۔ فراق سروپین کوئی لب جو بہ بزرگ فاختہ کرتا تھا کو کو بہ۔ فراق جدائی۔ سرو ایک چوٹی دار درخت کا نام کہ اسے قد اور مرد جوان سے تشبیہ ہے۔ کنشربانی کے کنارے اگتا ہو۔ لب جو ندی کا کنارہ۔ بزرگ نسل۔ فاختہ ایک طائر کا نام جسکی ہر چند ہی پتہ کی ہو۔ اور قمری دونوں سپڑیاں۔ وہی عاشق مشہور ہیں کو کو یہ فاختہ کی بولی ہوا کے لفظی معنی کسان کسان۔ مطلب۔ کوئی شخص رام کی جدائی میں ندی کے کنارے فاختہ کی طرح غل مچاتا تھا کہ اور رام تو کسان ہو۔ یہاں رام کو سرو تشبیہ ہے۔ **ایضاً** ۱۴۔ تلاش گل میں گریبان شکل میل بہ میان دشت کرتا تھا کوئی غل بہ تلاش ڈھونڈنا۔ گل پھول۔ گریبان روستہ والا اگر کسی اس کے نالان ہوتا تو خوب تھا کیونکہ طائر کا انسو بہانا خلاف عادت۔ میان بیچ۔ دشت جنگل۔ غل شور مچانا۔ مطلب۔ کوئی میل کی طرح اپنے گل یعنی رام کی تلاش میں نالان تھا۔ **ایضاً** ۱۵۔ آئے جب نظر وہ غیرت گل بہ ہوئے آوارہ نکل نکست گل بہ غیرت گل پھول کا رشک دینے والا شخص مرادی معنی خوبصورت اور یہاں رام وغیرہ سے فرض ہو۔ آوارہ تباہ و پریشان۔ شکل مثل۔ نکست

بجات عربی خوشبو جو ہوا میں ملی ہو اور اسی سبب سے وہ پھیلی ہوئی رہتی ہے جو جہان
 جہان ہوا جاتی ہے نکمت بھی جاتی ہے یہ لفظ عربی ہے اور وہ ام کے اجاب سے تشبیہ ہے
 مطلب۔ جب رام چندر وغیرہ نہ تو ان کے اجاب نکمت کی طرف تمام
 جنگل میں آوارہ و پریشان پھرتے رہتے نکمت کی آوارگی جیسی اوپر بیان کی
 مشہور ہے **ایضاً** خراب و خستہ و غمگین و مضطرب پھرے سو سے اور وہ
 بادیدہ تر بہ خراب تباہ شخص خستہ گھائل مرادی معنی غمگین و پریشان مضطرب
 بقرار۔ بادیدہ تر روتے ہوئے۔ مطلب۔ سب لوگ بجات تباہی و غمگینی و
 بقراری رام چندر کو ڈھونڈ رہا تھا کہ وہ کھڑے ہوئے اور دھیا کی طرف پلٹ
 چلے **ایضاً** ہوئے داخل اور وہ میں بادل ہلکے وعدے پہ کرسنے
 زینت ناچار بہ داخل گھستے و **ایضاً**۔ وعدے سے مراد رام چندر کا وعدہ کہ
 انھوں نے لوگوں سے کہا تھا کہ ہم چوڑا دیرس بعد اور وہ میں آئیں گے طاہر
 معلوم ہوتا ہے کہ چندر کوٹ تک لوگوں نے رام چندر کا پیچھا کیا پھر واپس آئے
 اور یہ مقام اب آباد ہے تین منزل پر جانب جنوب آباد ہے۔ زینت زندگی مطلب
 آخر کو سب لوگ غمگین ہو کر اجودھیا میں پہنچ گئے اور رام کے وعدے پر
 دن کاٹنے لگے **ایضاً** اب سانسے میرے جو کوئی پیر و جوان ہے وہ دعویٰ
 نہ کرے یہ کہ مرے سخن میں زبان ہے پیر و جوان سے غرض دنیا کے سب
 لوگ۔ دعویٰ خواہش کرتا ہے سخن میں زبان ہونا مرادی معنی شاعر و ادیب زبان
 ہونا مطلب۔ جو شاعر میری ملاقات کو آئے تو ہرگز میرے مقابلہ پر یہ ٹھنڈ
 نہ کرے کہ میں شاعر ہوں ورنہ اسکی کرکری ہو جائیگی **ایضاً** میں حضرت
 سودا کو سنا بولتے یا رہا۔ اشد رے اشد یہ کیا نظم بیان ہے۔ حضرت
 سودا سے مراد تہ و سودا۔ میں کے بی۔ علامت قائل یعنی (نے) مقدر ہے۔

یہ پڑانا سگہ ہوا اب کس سال باہر ہو۔ اشد زہے اشد قدیم محاورہ اب فقط اشد اشد
 بولتے ہیں کلمہ تحسین معنی کیا خوب۔ نظم بند و سبب یہاں شمسٹ الفاظ سے
 مراد ہوا اور نیز معنی کلام موزون ہو سکتا ہو۔ مطلب۔ بین نے میان سودا کے
 شعر سے بین انکی بندش کا کیا کہنا سبحان اشد یا اس طرح۔ مطلب۔ بین نے
 سودا کی شاعری دیکھی ہو سبحان اشد ہو بیان جو نظم ہو اسکا کیا کہنا۔ کبھی شاعر
 اپنے کو شخص غیر فرض کر کے بھی کلام کہتے ہیں جیسے نظیری نیشاپوری کا شعر
 سے نظیری را بہ مصل بر دم امروز و غصب کر دم بہ مرار سواے عالم سناست
 چشم گریہ لودش بہ۔

صفحہ ۵۴ میں کیا عرض کہ فرمائیے حضرت بہ آرام سے کتنے کی کوئی طرح
 یہاں بہ یہاں بھی بین کے بعد وہی عیب ہو جو شعر صدر بین بیان کیا
 افسانہ ممکن الاوسط بنا و عمارت و طریقہ یہاں سے مراد دنیا۔ مطلب۔ بین نے
 یہ دہا سے کہا کہ یا حضرت یہ تو کیسے کہ دنیا میں چین سے زندگی بسر ہونے کی بھی
 کوئی صورت ہو یا نہیں ایضاً اسکا کہنے کے خاموش ہیں۔ یہاں بہ اس
 امر میں قائم تو فرشتوں کی زبان ہو بہ خاموش چکا آدمی۔ امر حکم و کار و سخن
 قاصر کی کہنے والی چیز اور رہ جانے والی۔ فرشتہ خلقت نوری اسکی تحقیق اوپر
 ہو چکا۔ مطلب۔ سودا نے جواب دیا کہ بس بس چپ رہیے اگر فرشتے بھی یہ امر
 بیان کرتے لیکن تو گو گنگے ہو جائیں ایضاً کیا کیا میں بناؤں کہ زمانے کی
 کئی شکل ہو جو وہ معاش اپنی سوچکا یہ بیان ہو بہ زمانہ وقت یہاں مراد
 اہل زمانہ سے ہو۔ کئی شکل طرح بہ طرح۔ وجہ سبب۔ معاش جاے بیش مراد ہی
 معنی روزی۔ مطلب۔ بین آپ سے کیا کہوں کہ دنیا داروں کی کئی طرح سے روزی
 چلتی ہو اسکا بیان میں نے ایضاً گھوٹا لے اگر نوکری کرتے ہیں کیسی بہ تنخواہ کا

پھر عالم بالا پر نشان ہو جائے بجائے لیکر نکال باہر۔ عالم بالا پر تخواہ ہونی اصطلاح
تخواہ نہ ملتی اور مطلب پورا ہونے کو کہتے ہیں۔ مطلب۔ اگر گھوڑا لیکر سواروں میں
لو کر ہی کر دو تو تخواہ ندارد ایضاً گزرتے ہو سدا یوں علت و دانہ کی خاطر شمشیر
جو گھر میں تو سپر چنے کے یاں ہو بد گزرتے ہو متروک گذرتی ہو مستحسن۔ علت یاں
چارہ۔ یاں کے معنی گھر اب یاں اس محل پر درست ہو۔ خاطر واسطے شمشیر
تلوار یہ لفظ مرکب ہو شمشیر یعنی تاخن و شمشیر درندہ معروف سے چونکہ بشکل ناخن
ہوتی ہو لہذا یہ نام پایا۔ سپر ڈھال۔ مطلب۔ گھوڑے کے دانے چارہ سے
کے واسطے اس طرح اوقات گنتی ہو کہ اگر تلوار اپنے پاس موجود ہو تو ڈھال
نیچے کے گھر گر و پڑی ہو ایضاً ثابت ہو جو دگلا تو نہیں ہونے میں کچھ حال
تیر وں میں ہو پر گیری تو بے چلہ کمان ہو بد ثابت مضبوط۔ دگلا و روی کا
اگر کھما۔ موزہ گھٹنوں تک جو تار پر گیری تیر کا شہر وہ چنہ پر جو ہوا بھرنے
کے واسطے سو فار کے پاس تیر میں لگاتے ہیں۔ چلہ وہ رو دہ سپر تیر کا سو فار
رکھ کر چکی سے کھینچتے ہیں۔ کچھ حال نہونا محاورہ کم قوت و کم جان ہونا اور
بوسیدہ اور خراب ہونا مطلب۔ اگر دگلا ثابت ہو تو موزہ بوسیدہ
اور تیر وں میں شہر ہو تو کمان پر چلہ ندارد ایک چیز ہو تو دوسری نہیں
غرض سواروں کا یہ حال ہو ایضاً کتا ہو نفسہ فرے کو مصروف سے
جا کر بد بیوی نے تو کچھ کھایا ہو فاقے سے میان ہو بد نفسائیس۔ غرہ بضم
غین معجم پیشانی اور نمینہ کی پیشانی یعنی پہلی تاریخ۔ مصروف پر کھینچنے والا
مرادی معنی مہاجن۔ فاقے کی ہند سی آپاس۔ میان شوہرا و رکیمنہ
ملازم و غلام اپنے آقا کو بھی میان بولتے ہیں۔ مطلب۔ مہینے کی پہلی تاریخ
سائیس مہاجن سے قرض مانگنے جانا ہو اور گھ۔ کی عسرت بیان کرتا ہو

مصرع دوم سائیں کا مقولہ ہوا **ایضاً** یسکے دیا کچھ تو ہوئی عید و گرنہ عید
 شوال بھی پیر ماہ مبارک رمضان ہو۔ شوال رمضان کے بعد کا مہینا اسیکی
 پہلی تاریخ عید الفطر ہوتی ہو۔ رمضان یقیناً وہ مہینا جنہیں اہل اسلام پر
 روزہ رکھنا واجب ہو روزے کی برکت کے سبب اسکو ماہ مبارک کہتے ہیں مطلب
 اگر مہاجن نے سائیں کے ماتھوں کچھ بھیجا تو خیر صبح سے گھر میں عید ہو گئی اور جو
 اسے ملکا سا جواب دیدیا تو عید کا مہینا بھی جن دنوں عیدیش ہوتا ہو ماہ رمضان
 کی طرح فقر و فاقہ میں کٹ گیا **ایضاً** اس رنج سے جب چڑھ گئے چھتیس سال
 مہینے بدتخواہ کا پھر بنتا تو اس شکل سے بیان ہو بد شکل بمعنی طرح مطلب۔ اس
 طرح فقر و فاقہ میں تین برس کی تنخواہ چڑھ جاتی ہو تو آخر سب اس طرح کچھ
 تھوڑی بہت بنتی ہو جیسا کہ آگے بیان ہوا **ایضاً** لیتے ہیں باین روسی
 وہ تو دو ماہ بدنگ و حونس و دھڑکے کی جنہیں تاب و توان ہو بد روسی
 روسیا ہی کا خف ہو بمعنی شامت۔ دو ماہ دو مہینے کی تنخواہ۔ نک بغم اول
 تھوڑا محاورہ قدیم اب اس مقام پر ذرا بولتے ہیں۔ و حونس و جھکانا دھڑکانا
 مشد و بر وزن تیرا دھنی دیکر بیٹھنا محاورہ قدیم اب بے تشدید بر وزن بھرنا
 بولتے ہیں بمعنی دھڑلینا وہی قید کرنا اور گرفتار کرنا ٹھہرا گنوار لوگ اسکو دھٹکا
 بے راسہ مہملہ و تشدید نون بولتے ہیں۔ تاب و توان طاقت مطلب۔ جھکو
 دھکانے اور دھڑکانے کی عادت منجھی ہوئی ہو وہ بہ کمال فنیحتی و دھڑکانا
 بیٹھکر اور اپنی جان دینے کی دھکی دیکر تنخواہ وصول کر لیتے ہیں مگر تین برس
 چڑھکر وہی مہینے کی تنخواہ ملتی ہو اور پھر ۳ مہینے چڑھتے رہتے ہیں۔
ایضاً ملا جوا ذرا دے ہو تو نمہ موند کے امکا کہتے ہیں کہ خاموش
 سلمانی کمان ہو بد ملا جو کتب میں لڑکے پڑھائے اور مسجد میں اذان بھی

وہ ہے۔ اذان وہ چند کبیرین کہ قبل از نماز چلا کر پڑھتے ہیں تاکہ اور نمازی آگاہ
 ہو کہ نماز پڑھتے آئیں۔ موندنا گسالا یا ہر بندہ کرنا صحیح۔ مسلمان یعنی اسلام۔ وہ ہے
 غلط دینا جو صحیح۔ مطلب۔ اگر موزن اذان دیتا ہو تو لوگ اسکا منہ بند کر کے کہتے ہیں
 کہ چپ بھی رہ کہیں اسلام کا نام و نشان بھی باقی ہو تو ناحق چلاتا ہو ایضاً
 سیکھے ہو گدھا آٹھ پر گھر میں خدا کے ہونے ذکر نہ صلوات نہ سجدہ نہ اذان ہو۔
 ریگنا بیاسے بھول و کاف تازی گدھے کی بولی کو کہتے ہیں جیسے گھوڑے کی
 بولی کو نہناتا۔ خدا کا گھر مرادی منی مسجد۔ ذکر تعریف۔ خدا بیان کرنا صلوات
 بقیعتین صلوات کی جمع یعنی نماز فارسیوں نے اسکے نام کو جیسا اس شعر میں ہو
 ساکن بھی استمال کیا ہو۔ مطلب۔ اب اسلام پر تباہی چھائی ہو مسجد و نہ
 نہ خدا کا ذکر نہ نماز نہ سجدہ نہ اذان بلکہ اسکے عوض دن رات و مان
 گدھے بول رہے ہیں مسجد میں کیا گویا خرگا میں ہو گئیں ایضاً اور
 وہ جو ہیں کمزور سوداں آنکھ بیٹھے ہستے کے جو آگے کی ہر ایک دکان ہو
 کمزور ناتوان اور کنگال آدمی۔ مطلب۔ جن سواروں کو کچھ طاقت تھی
 انھوں نے دھرنے اور دھکی سے تنخواہ کچھ نہ کچھ لے لی اور جو انہیں غریب ہیں
 انھوں نے یہ تدبیر کی کہ شاہراہ کی دکانوں میں بیٹھ رہے اس مراد سے
 جو آئندہ بیان ہو ایضاً اسٹور اسٹور کے دکھاتے ہیں انھیں حال
 وہ اپنا بہ دربار و اس عہد میں جو شد و کلان ہو۔ دربار و دربار
 دین و دینے والا اسے درباری بھی کہتے ہیں مرادی منی بیان امر۔
 عہد زمانہ۔ خر دو کلان چھوٹے بڑے مرادی منی سب۔ مطلب۔ جب
 امر تیرہ یا ذی تربہ درباری اس شاہراہ پر ہو کر نکلے تو وہ پچارے سوار
 اسٹور اسٹور اپنا چٹا مال دکھاتے ہیں کہ شاید انھیں کے وسیلے سے

سنخواہ کی نکاحی ہو ایضاً **۱۵** یون بھی نہ ملا کچھ تو ہر اک پالکی آگے بہ اس سب سے رسالہ کا
 رسالہ ہی روان ہو بہ بعد لفظ پالکی کے (م) مقدر ہو۔ سب وضع و طریقہ رسالہ سواروں کا
 لشکر۔ رسالے کا رسالہ محاورہ بالکل رسالہ۔ روان روانہ۔ مطلب۔ اگر شاہراہ کی
 دو کانوں پر ٹھنٹے سے بھی کچھ مطلب نہ نکلا تو ہر ایک امیر کی فتن کے آگے تمام
 سواروں کا رسالہ اس طرح فریادی جاتا ہو جیسا آگے بیان ہو ایضاً **۱۶**
 کوئی سر پہ کیے خاک کوئی چاک گرد بیان ہو کوئی رونے پر تنہا پیٹ کوئی نعرہ زنان ہو بہ
 کوئی کی یاے اول کا سقوط ناجائز سر پر چاک کرنا ترجمہ فارسی سر پر چاک ڈالنا اردو
 محاورہ اور ماتم کی حالت ہو۔ چاک گرد بیان اسم صفت مرکب ماتم زدہ۔ رونے پر
 بچاے روتا ہو نکال باہر۔ نعرہ زنان ہاے ہاے کرنے والا تنہا پیٹ محاورہ
 قدیم اب تنہا پیٹ کر بولتے ہیں۔ مطلب۔ اُس درباری کے فتن کے آگے سواروں کی
 یہ حال ہو کہ کوئی خاک اڑتا ہو ا کوئی گرد بیان پس اڑتا کوئی تنہا پیٹ کر
 روتا ہو ا کوئی ہاے ہاے کرتا ہو ا چلا جاتا ہو ایضاً **۱۷** ہندوے و مسلمان کو پیر
 اُس پالکی اور بہ ارٹھی کا تو تہم جو جنازے کا گمان ہو بہ بیان بھی پالکی کے بعد ملتا
 اضافت یعنی (کے) مقدر ہو۔ ارٹھی اسکی اصل رٹھی ہو وہ ٹکٹی جیسر ہندو اپنا
 مردہ اٹھاتے ہیں۔ تو تہم وہم دین پڑنا۔ جنازہ وہ کھلا ہو تخت جیسر مسلمان اپنا
 مردہ بچلین۔ گمان شک۔ مطلب۔ سواروں کی ہاے ہاے مچانے سے ہندو
 تو اُس پالکی کو ارٹھی سمجھتے ہیں اور مسلمان جنازہ اور امیر صاحب کو مردہ
 ایضاً **۱۸** یہ سخرگی و کیلک جب صاحب ارٹھی پہ کرتے ہیں وہاں عرض تو فرما ہو
 سخرگی جو سخرگی دل لگی اور سخرابن صاحب ارٹھی سے مراد وہ حضرت جو پالکی
 میں بیٹے جاتے آرام کر رہے ہیں۔ وہاں سے مطلب دربار حاکم و بادشاہ۔
 مطلب۔ جب اس سخرابن کو دیکھ کر وہ امیر دربار شاہی میں جا کر عرض کرتا ہو کہ

اسی تخواہ نہ ملے سے شہرین برابر لونگ بجا ہو تو وہاں سے نہ کوئی یہ کہتا ہو کہ ہم نہ دینگے
 اور نہ کوئی یہ کہتا ہو کہ مان تخواہ دینگے غرض سنی آن سنی ایک کرتے ہیں (نہا)
 باشباع فتحہ نون حرف نفی معنی نہیں ایضاً اگر ہو جے جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
 اسی تو اذیت نری ہی آفت جان ہو بد عمدہ ایسے آدمی مصاحب شریک
 جاسم - اذیت ایذا و آزار ہو نجانا - نری بکسر نون بالکل و خالص مطلب -
 اب آگے مصاحبت کی نوکری کی کیفیت سنو کہ اگر کسی امیر کے مان ہو نیچر اسکے
 مصاحب بنے تو وہ نوکری نہیں بلکہ اپنی جان کے واسطے اذیت اور آفت
 خرید کرنی ہو۔

صفحہ ۴۴ - وہ جاگے جو راتوں کو تھپے ہیں دوزانو بد کیسا ہی اگر اپنے تئیں خوب
 گراں ہو بد دوزانو ٹھینا گھٹنے توڑ کر ٹھینا یہ ادب کی علامت ہو - خواب گراں
 سخت نیند جکی ہندی مٹی نیند ہو - مطلب - اگر امیر کو زیادہ رات تک جاگنے کی
 عادت ہو تو پیارے مصاحب کو بھی ضرور جاگتا پڑے چاہے مارے نیند کے لکھیں پھوٹی
 ہوں ایضاً بوقت خورش اسکے چوہو اپنے تئیں بھوک بد تو کیا کون جیسے کہ
 مصیبت کا بیان ہو بد خورش حاصل مصدر کھانا یہاں وقت طعام سے مراد ہو مطلب
 اگر آقا سے نامد ابر بوقت کھانا کھاتے ہیں تو یہ پیارے بھوکے مصاحب مصیبت
 میں پڑے ہیں ایضاً گھڑیاں کی چپ بیٹھے ہوئے گنتے ہیں گھڑیاں ۱۰
 اور ریح قطار و دون میں جیون اسپ و وان ہو بد ریح وہ بخارات جو اتون
 میں دوڑیں - خلا یہاں آنت اور معدے کا خالی ہونا - رو وہ آنت جو موٹی
 ہو - اسپ گھوڑا - وان دوڑنے والا - مطلب - میان مصاحب کھانے کے
 انتظار میں گھڑیاں کے گنتے گن رہے ہیں کہ دیکھیں کب وقت آئے اور کب
 جین کھانا نصیب ہو خالی انتظار میں ہوا شد پڑھ رہی ہیں یعنی

ریاح سے آواز نہ رہی ہو اور گھوڑے کی طرح ریح دوڑتی ہوتی ہو ایضاً **نیمازہ**
 پر نیمازہ ہو اور چرت اوپر چرت پہنتم صورت سو فار کمر شکل کسان ہو **نیمازہ**
 انگڑائی چرت کی فارسی فائزہ معنی جاہی۔ اوپر بے تلفظ واو غلط ہو تلفظ واو
 بر وزن سویم صحیح۔ اول چرت کے بعد علامت اضافت مقدار اور غلط۔ سو فار
 تیر کے آخری سرے کا شگاف جو چلے کو گرفت کرتا ہو۔ مطلب۔ مصاحب کا
 یہ حال ہو کہ نیند اور بھوک کے مارے جا ہیوں پر جا ہیان اور انگڑائیوں پر
 انگڑائی ان آرہی ہیں جا ہیوں سے سو فار کی طرح منہ کھلا ہوا اور انگڑائیوں
 سے کسان کے مثل کمر خمیدہ ایضاً **صینے** کا طبابت کے بعد آدمی نوکر ہو سو
 دوسو روپہ کا جو کسی عمرہ کے مان ہو **صینہ** نعت میں اصل کو کہتے ہیں مرادی
 معنی پیشہ۔ طبابت طبعی اسکی ہندی بیدک۔ مطلب۔ اگر پیشہ طبابت میں
 خیر کسی طبیب نے سو دوسو روپہ ماہوار ہی پر کسی امیر کے بہان نوکری کر لی
 تو اسکا وہ حال ہوتا ہو جو آئندہ شہر میں ہو ایضاً **صحت** ہو یہ اُس سے
 اگر آقا کے تین چھینک ہو آوے تو وہ اسکو بخشونت نگران ہو **صحت** ایک
 ستر رہنا۔ آقا معنی خداوند بخشونت دشمنی و درشتی۔ نگران دیکھنے والا
 مرادی معنی بہان گھر کتے والا۔ مطلب۔ پیچارے طبیب کو ایسے شخص سے
 صحبت ہوئی ہو کہ اُسے اگر چھینک بھی آئی ہو تو وہ طبیب کو ناحق گھر کیاں
 دیتا ہو کہ بین تم میسے رہے اور مجھے چھینک آئی ایضاً **دیتے** ہیں
 شکار تیر و کسان یا تھریں اسکے **نمنڈی** ہوا آنے کا اگر اسوقت گسان ہو **نمنڈی**
 ہوا **نمنڈی** اسکا الف جیسا اس شہر میں دب گیا جائز نہیں کیونکہ فارسی
 ہو۔ مطلب۔ اگر آقا کے نامدار کو پیشہ ہو کہ شاید سرد ہو آئے
 اور یہ از کام تر ہو جائے تو تیر و کسان منگا کر طبیب کو بندھا دیتے ہیں

کہ غیر وار و دھرم ہوا آئے تو کاشکار کرنا ہرگز نہ آئے پائے ایضاً اور ماحضرا پر
 جو وہ نواب کو دیکھے کہ کھانا تو وہ کھاتے ہیں پر انکو خفقان ہو گا۔ ماحضرو چیز
 کہ ماحضر ہو مرادی معنی موجود کھانا۔ ماحضر کے بعد حرف و کے مقرر و ناجائز
 خفقان بختین دل کی ڈھک وہ ایک مرض ہو۔ مطلب۔ باوجود اس قدر
 احتیاط کے جب دستار خوان پر طبیب کھانا کھاتے ہوئے نواب صاحب
 کو دیکھتا ہو تو اسے نہایت تر و دیدا ہوتا ہو کہ اللہ اکبر آقا سے نادر یہ یہ
 بد پر ہیریاں کر رہے ہیں جیسا آگے بیان ہو ایضاً مطبوع ہیں ہو
 خیر پڑہ اور خیر پڑے پر وودھ ہو وودھ پر پھیلی بس اور پر گا و زبان ہو
 خیر پڑہ اول کلان۔ پڑہ بضم باے مودہ معنی میوہ شیرین۔ خیر پڑہ
 میوہ کلان شیرین مشہور اسے ہندی میں خیر پڑہ کہتے ہیں اور بعضوں نے
 خور معنی آفتاب و پڑہ بضم باے فارسی پڑہ ن کے اسم مفعول سے مرکب
 بتایا ہو کیونکہ یہ ماہ گریما میں پکتا ہو۔ بس اور پر نکال باہر اب اس جگہ
 (چیر) بولتے ہیں۔ گا و زبان ایک قسم کی روٹی جو شکل زبان گا و ورا
 ہوتی ہو اور بقول بعض اسپر خشتاش لگا کر پکاتے ہیں۔ مطبوع پکائی ہوئی
 چیز مرادی معنی کھانا۔ خیر پڑہ کھا کر وودھ کھانے سے پریشان معنی
 کاناور کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہو اور وودھ کھا کر مچھلی کھانے سے بدبھی ہوتی ہو
 اور بعض لوگ جذام کا لگان کرتے ہیں راقم کے نزدیک اسکی کثرت البتہ
 شاید مولد جذام ہو۔ بدبھی میں ثقیل روٹی مثل تافتان یا شیرمال یا
 گا و زبان کھانے سے جیتہ ہو جاتا ہو۔ مطلب۔ طبیب صاحب دیکھتے ہیں
 کہ آقاے نعمت خیر پڑہ کھا کر وودھ پھر اسپر مچھلی پھر اسپر گا و زبان نوش جان
 فرما رہے ہیں لہذا طبیب کو خفقان ہو جاتا ہو کہ حضرت اب نہ پھیلے ایضاً

یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہوتی ہے ان سب پر تفتن کے لیے مہینے نان ہر روز
 تہی چین۔ تفتن فن و فن اور شاخ و شاخ ہونا مرادی معنی کہیں کسی
 شے سے کہیں کسی چیز سے دل بہلانا۔ مہینے نان عین کی روٹی جبین پیاز
 شامل کر کے پکاتے ہیں۔ مطلب۔ اوپر کی چارون چیزیں نواب صاحب
 کھانیاں تھیں جب بھی چین ہو بلکہ وہ تو اسپر بھی باز نہیں رہتے اسودگی خاطر
 کے واسطے مہینے روٹی کھاتے ہیں اور وہ نہایت تفیل ہوتی ہے اس سے
 یقین ہوتا ہے کہ اب نہ مرین تو وہ بھیجا ہیں ایضاً اس میں جو کہ مہینے درد
 اختلاط میں آگے۔ پھر بو علی سینا ہر نو دان محمد ان ہر۔ بو علی سینا ایک
 حکیم حاذق کا نام سینا بفتح و کسر اول بو علی کے بعد کا نام ہر باقی فرنگ۔
 دیکھو پھر ان وہ شخص جو کچھ نجاتا ہو مرادی معنی نالائق مطلب۔ اس
 مابین میں اگر نواب صاحب کے پیٹ میں درد آٹھا اور بو علی بھی دو اکرنے
 قبر سے اٹھ آیا تو وہ نالائق بن گیا خلاصہ یہ کہ اپنی خلاصہ جاتے ہیں اور طبیبان کو
 چھٹا لگاتے ہیں ایضاً رکتے ہیں غرض مرگ سے لڑنے کو سپاہی بہرگز نوکری
 سمجھو یہ طبابت کی کہان ہر۔ مرگ موت۔ مطلب۔ الغرض امیر لوگ
 طبیب نہیں نوکر رکھتے ہیں بلکہ سپاہی نوکر رکھتے ہیں کہ وہ انکی موت۔ یہ
 لڑائی لڑا کرین یہ طبابت کہان ٹھہری بلکہ سپاہ گری ٹھہری ایضاً
 سوداگری کیجے تو ہر اس میں مشقت۔ دکان میں بکے وہ جو خرید صنفان ہر۔
 مشقت کلچا توڑ کر سخت کرنا۔ خرید خریدہ کا مخف مولی ہوئی چیز۔ صنفان
 اصنفان کا مخف فارس کا قدیم دارالسلطنت دکن سے مراد رہا سہو۔
 ناگپور۔ حیدرآباد وغیرہ مرہٹوں کے سبب سے وہاں گھوڑے کی تدر بہت
 تھی۔ اصنفان کا گھوڑا مشہور اور دراصل وہ گھوڑا ترک کی ہوتا ہے۔ مطلب۔

کوئی سوداگری پیشہ اختیار کرے تو اوشیں میں مشقت ہے کہ اصفہان اتنی دور سے
گھوڑا لائے اور دکن اتنی دور لیجا کر بیچے پھلوں میں وہ فرشتے لگے ہیں جو آئندہ
بیان ہیں ایضاً ۱۴ صبح یہ خطرہ ہے کہ طبعی منزل چہ ہر شام بدل و سوتا
سود و زیان ہے خطرہ و مشقت طبعی نشا - منزل طر کرنا راہ کاٹنا اور سفر کرنا -
بدل دل ہیں - و سوسہ وہ مرد و عین امیر و عیم ہو - سود فائدہ زیان نقصان
مطلب - راہ میں جو صبح کو اٹھے تو منزل کاٹنے کی فکر ہے اور جہان شام کو
پہنچے وہاں یہ کھٹکا کہ دیکھیں گھوڑوں میں کچھ فائدہ ہوتا ہے یا نقصان
ایضاً ۱۵ بیجا جو کسی عمدہ کی سرکاریں دے جس سے یہ درد جو شینے تو عجب طرفہ
بیان ہے - سرکار ساختہ ہندوستان یعنی خاندان اور بجائے حضور جس میں
قسم اور خرید و فروخت کی چیز - طرفہ بضم اول نا در اور چنبے کی چیز -
مطلب - اگر کسی امیر کی سرکاریں کوئی چیز لیجا کر فروخت کیے تو اسکا بیان
عجیب طرح کا ہے ایضاً ۱۶ قیمت جو چکاتے ہیں سو اس طرح کی ثالث ہے
بگھے ہو فروشنده یہ دزدی کا گمان ہے - ثالث وہ تیسرا شخص جو بائع و مشتری
کے بیچ میں پڑ کر مول چکانے سے دلال بھی کہتے ہیں - فروشنده کی مرضی
بائع اور مہندی بیچنے والا - دزدی چوری بگھے ہو بجائے سمجھتا ہے خلافت
معاورہ حال - مطلب - اس جس کی قیمت استقدر سستی چکاتے ہیں کہ
گویا دلال بیچنے والے کو چور بناتے ہیں خاصا ہر جو کہ چوری کا مال سستا
بکتا ہے ایضاً ۱۷ جب مول شخص ہو مرضی کے موافق ہے پھر
پیون کا جاگیر کے عامل پشان ہو شخص تجویر اور طو شدہ - پیون
سے مراد قیمت مال - جاگیر کا عامل اسے اب غلیبہ رکھتے ہیں - نشان
و مانیدہ مطلب - جب مال کا مول بھی مرضی کے موافق ہو گیا تو اسکی

قیمت کی دہائیہ علاقہ جاگیر کے عامل پر ہوتی ہے۔ جاگیر وہ علاقہ جو سرکار
شاہی بنے صاف ہوتا ہے اور ایضاً پر وانیہ لکھا کر گئے عامل کے جوتہ
کشتا ہو وہ پیسہ ابھی مجھ پاس کسان ہو پڑ پر وانیہ خط حکم تمام عمال وغیرہ۔
کنے زبان دکن بمعنی پاس۔ مجھ پاس نکال باہر یعنی میرے پاس
میچ۔ مطلب۔ جب اس سرکار سے قیمت مال کا پر وانیہ لکھو اگر عامل کے
پاس گئے تو وہ کشتا ہو کہ ابھی میرے پاس روپیہ نہیں جو تھیں دوں۔
ایضاً اور سے پھر آنے کو کما جنس جی لجاؤ۔ دیوان بیانات یہ کہتے ہیں
کہ ان ہو۔ اور حیرہ لفظ داوہ وزن سوم محاورہ قدیم اب بے اشتباہ
ضمہ میچ۔ دیوان بیانات خراج خانگی کا مقصدی۔ گران منگی چیز مطلب۔
جب عامل سے جواب پا کر پھر خریدار کو جاگیر اتو وہ کشتا ہو کہ اپنی چیز نہی
پھیر لو اور مقصدی بیانات مان بین مان اور ملائے ہیں کہ یہ تو بڑی منگی ہو
دوسرے معنی یہ کہ جب خریدار سے قیمت کا پھر تقاضا کیا تو وہ کشتا ہو
آٹا دال ہی اسکے عوض لے لو جب اس پر بھی راضی ہونے تو مگر کے دیوانچی
فرماتے ہیں کہ تنے وہ پھر نہایت گران جی ہو اس قابل نہیں کہ اسکی
قیمت بین تمہیں آٹا دال بھی ملو او یا جائے۔ معنی اول نہایت صاف
اور معنی دوم بین خریدار کی اچھی ہو جوتی ہو اور اس معنی بین جنس کے
معنی آٹا دال۔

صاف ہے ہم۔ آخر کو جو دیکھو تو نہ پتہ ہیں نہ وہ جنس۔ ہر اک مقصدی سے میان
اور میان ہو۔ آخر انجام کار مقصدی بضم میم و فتحین مقصدی یعنی پیش آمدن کا قائل ہو
مراوی معنی پیشکار ہر اک بین ان کے بعد یا سے تختانی بنجا ہے ورنہ مقصدی ورنہ سے
اگر کہ مقصدی ہو کر غلط ہو جائیگا۔ میان مانع مہل۔ میان ٹپا ہونی جب گرا فسا و

اور گالی گلوچ ہونی مطلب۔ انجام کار نہ قیمت ملتی ہو نہ مال واپس ہوتا ہو
 سرکار کے مفیدی سے نفٹ کی گالی گلوچ اور پٹا ڈنگی ہوتی ہو ایضاً
 ناچار ہو پھر جمع ہوئے قلعے کے آگے بہ جو بالکی بالکی تو یہ فریاد کنسان ہو بہ قلعے سے
 مراد شاید وہی کالا قلعہ چین بادشاہ رہتے تھے۔ فریاد کنسان ہاے ہاے
 چھانے والا اور ناشی۔ مطلب۔ مجبور ہو کر قلعے کے دروازہ پر سوداگر جمع ہوئے
 جہاں اندر سے کوئی پالکی نکلی تو اپنا سر دھنا اور ناش کی مگر کون پوچھتا ہو
 ایضاً دوپیل کی جا کر جو کہیں کیجیے کھیتی ہو اور نہ بھی موافق ہو
 تو تو یہ سمان ہو بہ سمان بند ہی بمعنی کیفیت و چیل و چاہ و غیرہ شاید
 اسکی اصل سم ہو جسکے معنی ٹھہراؤ اور خاموشی مطلب۔ اگر دوپیل مول
 لیکر ایک ہل کی کھیتی کیجیے اور پانی بھی وقت پر برسے تو پھر وہ کیفیت ہو
 جو آئندہ بیان ہو ایضاً ہیں خشکی و غرق کے تفکر میں شب و روز نہ
 فراموش ہوں دل کے تئیں فرجی کو امان ہو بہ خشکی سو کھ جانا۔ غرق ڈوب جانا۔
 امن فتح اول چین۔ امان پناہ۔ تفکر کر کرنا۔ تئیں محاورہ قدیم اس
 کو بولتے ہیں۔ مطلب۔ کبھی یہ کھٹکا ہو کہ خشک سالی سے کہیں ہمارا
 کیفیت سو کھ نہ جائے اور کبھی یہ دھڑکا ہو کہ طوفان کے سبب ہمارا کیفیت
 کہیں دریا بڑو نہو جائے نہ دل کو چین ہو نہ جان کو آرام یہ کشتکاروں کا
 حال ہو ایضاً اگر خان و خوانین کی کرے کوئی وکالت نہ ہو کھٹکا تو بیان
 کیسا کروں تجھے کہ عیان ہو بہ خان پادشاہان خا و تاتار کا لقب۔ خوانین
 خان کی جمع۔ خان و خوانین سے مراد امرا۔ وکالت مختاری۔ عیان ظاہر۔
 مطلب۔ اگر کسی آسیر کی وکالت کیجیے تو ظاہر ہو میں کیا کہوں جو مصیبت
 گذرتی ہو عیان سبب بیان پر مثل ہو اس مقام پر بولتے ہیں جہاں کیسا

حال لوگوں کو بخوبی معلوم ہوا ایضاً ہر عہدہ کے دروازے پر گرین پوش پہنٹھا ہوا
پوچھے ہو ہر ایک شہر سے نواب کمان پر بہ زمین پوش وہ غلام رنگین جو گھوڑے
کے زین پر زینت کے واسطے ڈال دیتے ہیں اور کبھی وہی آتا کر زمین پر جمنا کہ
ہمیشہ بین شدہ یعنی خوشخبری پس ان یعنی انسان لغتین چاہیے مطلب -
وہ وکیل ہر امیر کے دروازے پر ٹھٹھا ہوا رہا قہر کرتا ہو کہ کیسے اس گھر کے
مالک کمان ہیں، ہمیں آنے کو مطلب ہو۔ پوچھے ہو نکال باہر پوچھتا ہو
درست ایضاً ہر گھر میں وہ چاہے کہ مین فوارہ سا چھوٹا ہو بہ
ہر کوپے میں جیون آب چک آلودہ دو ان ہو بہ فوارہ وہ اچھلتا ہو اپانی
جو زمین کے اندر اندر سے لایا جاتا ہو اُسے ہزارہ بھی کہتے ہیں۔ چک آلودہ
گول دوڑتا ہو اپانی جیسے قلے کی کھائیوں میں ہوتا ہو ٹولف کے نزدیک
اسکی اصل شاہ چکر آہو چکر ہندی میں گول چید اور آب سنسکرت و
فارسی میں پانی کو کہتے ہیں اور واو اسمین نسبتی ہو دو ان دوڑنے والا -
مطلب - وہ وکیل ہر گھر میں فوارہ کی طرح چھوٹا پھرتا ہو یعنی رسانی
چاہتا ہو اور گلی گلی آب چک آہو کے مثل گھومتا ہو۔ خلاصہ یہ کہ ہر جگہ وارد
ہوٹا ہو اور سب سے میل کرتا ہو کوچہ مورچوں میں آنے کی راہ کو بھی سہولت
اور وہی سلامت کوچہ کھلتا ہو ایضاً دیوان کے بنجشی کے بیوتات کے
حاضر بہ ماتہ کنیہا کے جہان دیکھو تہاں ہو بہ دیوان یعنی صاحب عدالت
جو مقصدی صاحب دفتر بنجشی وہ شخص جو فوج کی تنخواہ باستے۔ بیوتات وہ بہ
جسمین خرب خانہ داری لکھا جائے۔ کنیہا انکا اصلی نام کہ دشمن ہو بہ بہ
یعنی متھرا وغیرہ میں قبول ہنود دشمن کا اوتار ہوئے ہیں انکے محل ہیستے
ایک عہد میں نار و منی نے اُسے ایک بیوی مانگی جواب دیا کہ میں چنچش کو

جسکے پاس نہون وہ تہ پہر پہل ہو الغرض تارونے پر آن واحد انکو ہر محل میں
 موجود پایا اور اپنی درخواست سے شرمسار ہوئے۔ مطلب۔ اہیں وکیل کو حسوت
 دیوان یا بخشی فرج یا داروغہ بیوتات کے پاس ملاش کر وکنیا کی طرح
 ہر جگہ موجود پایا وہ ایسا ہر بابی اور ہر شخص پر ایضاً ہر بات پلٹتا ہو
 لیے صبح سے شام پچھیل کے پتوں کی طرح منہ میں زبان ہو بد صبح سے
 پچھیل شام تک تمام دن سے مراد ہو مگر اب لیے کے مقام پر لیکر بولتے ہیں پچھیل کا
 پتو، جہین باریک لا بنی نوک ہوتی ہو اُسے اب پچھیل کا پتہ بولتے ہیں
 وہ نوک ذرا سی جنبش یا دین نہایت جلد جلد پ لپاتی ہو۔ مطلب۔ صبح
 سے لیکر شام تک وہ وکیل ہزار بابا تین بدلتا ہو اُسکی زبان کیا ہی طرار
 چلتی ہو گو یا زبان کی جگہ پچھیل کا پتہ کے منہ میں ہو اُسکی بات کا کچھ ٹکانا
 نہیں ایضاً لاوے جو کچری سے وہ دھون کا سیاہہ پچھیل لپا دے
 موکل کو کیا خوب مکان جو دھون کا سیاہہ وہ کاغذ حساب جسکی اصل
 دوسری جگہ موجود ہو اور یہ ٹھیک اُس سے ملا ہو اور وہ کپ کاغذ جہین
 مساجن اپنا کل حساب اتار لیتے ہیں۔ موکل جسکا کوئی وکیل ہو مطلب۔
 جب وہ وکیل کچری سے کاغذ کا ملان کر کے موکل کے قرضے کی جو سرکار
 میں اٹھا ہو کاسی کر لاتا ہو یا حکم دانیہ لے آتا ہو اُسوقت موکل کو لاپچ
 دلاتا ہو اور اُنجا رہتا ہو کہ فلان مکان جو بکتا ہو کیا نفیس اور سستا ہو
 اُسکی غرض یہ کہ جو روپیہ کچری سے ملا ہو میں اسے دم دلائے میں ٹیٹ
 کروں ایضاً سوما ہے پیٹھے ہوئے پانسو روپیہ چ اور زر
 کے اجارے کی بھی اردو میں دکان ہو سوما ہے یہاں اُس جاگیر سے
 مراد ہو جو موکل کے نام بارہ سو روپے سالانہ پر سدکار سے مقدر ہو۔

اتجار ہٹیکا۔ اردو بمعنی بازار۔ مطلب۔ بیان موکل صاحب کی آمدنی فقط سو روپے
 مہینے کی جاگیر اور فضول خرچی اس قدر کہ پان سو روپے مہینے کا خرچ اس پر ہر
 کہ روپے کا ٹھیکہ سرکار سے لیا ہو کہ جو کچھ قرض درکار ہو گا مین دو گنا تیر
 سب دو لاکھ گئے کی باتیں ہیں ایضاً التجار سے غرض پیسے اڑا کر ہوئے
 روپوش ہر گھر جا کے پکارے جو کوئی لالہ کہاں ہو بہت تبا فریب۔ پیسے اڑانا
 کسی کا مال ہضم کر کے بیٹھ رہنا۔ روپوش ہضم چھپانے والا یعنی بھاگ جانے والا
 شخص۔ مطلب۔ خرید مکان کے واسطے فریب دیکر موکل سے وکیل روپیا
 لیجاتا ہو اور چھپکے غائب نہ ہوں ہوتا ہو پھر جب موکل اپنے کسی آدمی کو اس کے
 گھر ملاش کے واسطے بھیجتا ہو تو وہ صد آتی ہو جو آئندہ ہر شعر میں ہو۔
 ایضاً جو وقت سنا یہ وہیں آواز بد لکھ۔ آپ ہی کہا ٹھہرین سے
 کشن چند کے مان ہو پکشن چند بیان فرضی نام ہو اس نام اکثر مہاجرون اور
 راجاؤں کا ہوتا ہو۔ مطلب۔ جب موکل کے آدمی نے دروازے پر پکارا
 کہ لالہ صاحب وکیل صاحب۔ تو اس کے جواب میں بیان وکیل یہ چالاک
 کرتے ہیں کہ اپنی آواز دوسرے آدمی کی سی بنا کر چلا کرتے ہیں کہ وہ تو بیان
 موجود نہیں ہمارا کشن چند کے بیان گئے ہیں ایضاً پھر ہو جو موکل
 سے کہیں راہ میں جھٹنا۔ استاد کا جاگیر پر اس سے یہ بیان ہو بہت
 ملاقات۔ استاد اس لفظ میں جیتک ضمہ الف کا اشباع نہ کیا جائے تو بعد
 الف واو لکھنا خلاف استاد ہی ہو اصطلاح میں فریبی و چالاک شخص کو
 بولتے ہیں بیان وکیل سے فرض۔ مطلب۔ اگر اس وکیل کو راہ میں موکل پہنچے
 تو وہ مراد استاد یعنی وکیل جاگیر کے حق میں فوراً وہ بات بنائے جو آئندہ بیان ہو
 ایضاً عرضی ہو اسی سیاست ہو جو رحیم پور و انہ میں تم پر ہونے والی

مری جان ہو۔ جب کہ یہ کام طلب ہو کر نامعلوم ہوتا تھا تو زمانہ شاہی میں اس کے
 کا فخر پر جیم بناتے تھے یعنی جاری نمائندگی پر پروانہ ہونا اس پر فدا ہونا۔ مگر صرف
 وکیل کی زبان سے موکل کے حق میں خوشامد کوئی ہو۔ مطلب۔ موکل سے وکیل
 اتفاق نہ رہا۔ بین ملکہ یہ خوب دیکھا کہ وہ عرضی جو جاگیر کے بارے میں آپ کی
 طرف سے گزرائی تھی اسکے حساب کتاب کا وقتہ سرکاری سے مقابلہ
 ہو گیا اور روپیہ ملنے کا حکم چڑھ گیا دیکھئے یہ یہی کارگزاری ہو بین تو آپ کا
 دل و جان سے تابعدار ہوں **ایضاً** کا ہے کی غرض عرضی ہو اور کس کا
 سیاہ ہو کہ یہ ہر چہ وہ پروانہ وہ جاگیر کہاں ہو کہ یہ ہر چہ ورنہ بیہم محاورہ
 قدیم اس کے ہر بے لفظ تختانی بولتے ہیں۔ یہ شورش عہد کا مقولہ ہو۔ مطلب۔
 نہ کوئی عرضی ہو کہ یہ سیاہ کی اصل نہ پروانہ جاری نمائندگی کا کچھ کچھ نہ جاگیر کا کچھ
 تیار یہ باتیں بنے اصل اور وکیل کی گڑھی ہوئی ہیں **ایضاً** ان بات
 جو کچھ تو نہیں اسکی بھی تقصیر یہ سب ماحصل ان باتوں کا ایک پارچہ
 مان ہو نہ ماحصل جو چیز کہ حاصل ہو مرادی صنی نتیجہ۔ پارچہ نان روٹی کا ٹکڑا۔
 مطلب۔ اگر سچ ہو تو اس وکیل بچا رہے گی بھی کچھ خطا نہیں ان فریبوں
 سے اسکی مراد ہو کہ یہ طرح میں اپنا پیٹ چلاؤں **ایضاً** شاعر جو سننے
 جاتے ہیں مستحق الاحوال بہ دیکھتے جو کوئی فکر و تردد تو یہاں ہو نہ مستحق یہ پروا
 نہ مستحق الاحوال وارستہ فرمان مطلب۔ مشہور ہو کہ شاعر فقیرانہ مشرب
 اور بیوقوف اور تارک الدنیا ہوتے ہیں مگر اس رہنے میں انکو بھی تردد و
 دغلیہ ہو **ایضاً** مشتاق ملاقات انھوں کا کس و نا کس بہ ملنا انھیں
 آنے جو فلان ابن فلان ہو بہ مشتاق شوق رکھنے والا اور آرزو مند کس کس
 عاقل۔ نا اقل۔ فلان ابن فلان امیر ابن امیر اور مشہور شخصہ اسکا

سیان شاعر صاحب ایسا عمدہ مثنوی کہدین کہ پیر میان سکیں کو کوئی دو کوٹری کو
 نہ پورے ایضاً ملائی اگر کچھ تو ملا کی ہو یہ قدر ہوں دور و سنی اسکے
 جو کوئی مثنوی خوان ہو نہ ملائی پڑ جانے کی نوکری۔ ملا کی فارسی اخوند اور
 ہندی سیانجی۔ مثنوی خوان وہ شخص جو مولوی روم کی مثنوی کے سبب و شہر
 پڑھا ہو اور مثنوی زبان فارسی مضامین تصوف سے بھری ہوئی ہو پس سبب
 ہر ایک اسے نہیں جان سکتا۔ مطلب۔ اب پڑ جانے کی نوکری کی یہ عزت
 شہری ہو کہ جو کوئی مولوی مثنوی کی مثنوی پڑھا ہو اور اسکی تنخواہ دور و سنی
 ہوتی ہو ایضاً اور حاضر اخوند کا اب کیا میں بتاؤں نہ اک کا سہ والی
 حدس و جوگی دو تان ہو نہ حاضر مرادی مثنوی طعام۔ کاس پیالہ۔ حدس مسور۔
 مطلب۔ معلوم کو کھانا جو ملتا ہو اسکی کیفیت سننے کہ پیالہ ہر مسور کی وال اور
 جوگی دور و تان آئندہ خیریت وہ تنخواہ شہری یہ کھانا شہر اسپر محنت کا حال
 سننے جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً دن کو تو سچا رہ وہ پڑھایا کہے
 لڑکے بہ شب خرچ لگے گھر کا اگر بندہ سداں ہو نہ سچا رہ غلام یہ تنخواہ
 نہیں بچا رہ صحیح غریب آدمی شب کے بعد علامت مفعول فیہ مقدر ہو
 یعنی (کو) بندہ سداں (فلیکس جلتے والا) مگر میان یعنی حساب دان
 نظم ہو ہو۔ مطلب۔ وہ معلوم دن بھر لڑکے پڑ جانے اور رات کو گھر کا خرچ
 اور خانگی حساب و کتاب لکھا کہے بشرطیکہ حساب جانتا ہو ایضاً شہر
 پستم ہو کہ نہالی تے اسکے بہ لڑکوں کی شرارت سے سداں خاں نہان ہو بہا
 بچاے جس نکال باہر پستم ہو محاورہ اند میر جو۔ نہالی بچو نا شرارت شوخی۔
 خاں کا مٹا۔ نہان پوشیدہ۔ مطلب۔ باوجود ان مصیبتوں کے ایک اور
 اند میر سننے مفت دین استاد کے بچھونے کے تے کتب کے لڑکے

بہ ذاتی سے کانتے لالا کر رکھتے ہیں تاکہ مولوی صاحب کے بدن میں میوہ جائیں
ایضاً سب کے یہ عمل کر کے جو شیطان کا لشکر و دیوانہ کوئی ہاتھ نہ تھا قیب میں
دوان ہو یہ عمل کام شیطان کا لشکر بسبب بہ ذاتی کے لڑکوں سے مراد ہر
دیوانہ یہاں مراد معلم سے ہو۔ کوئی ہاتھ تھوڑی دور تھا قیب چھا کرنا۔ دوان
دوڑنے والا مطلب یہ بہ ذاتی کر کے جب لڑکے بھاگتے ہیں تو آستاد دیوانہ
تھوڑی دور آئے پیچھے دوڑ کر ٹھک کر بیٹھتا ہوا ایضاً اب گیسے نصیحت
کہ جبکی ہو یہ اوقات بہ آرام جو چاہے وہ کرے وقت کہ مان ہو یہ اوقات
زندگی لب کرنا مطلب جبکی حقیقت ہو اسے آرام کجا اور وقت آرام
کمان پھر اگر لڑکے نہ ترمین تو معلم کی کیا خطا جائے انصاف ہو ایضاً
جس روز سے کاتب کا لکھا حال میں تب سے بہ ہر معنی کا غزہ قلم خشک نشان
ہو یہ کاتب لکھنے والا۔ میں کے بعد اسے علامت قاعل و تقدیر اور خلافت
معاورہ حال جو غزہ ورق کا ایک طرف۔ خشک نشان آستو پکانے والا۔ قلم کا
کاغذ پر خشک نشان ہونا روشنائی پکانے سے مراد ہو اور وہ لکھنا ٹھہرا۔
مطلب جسے میں نے کاتب کی پریشانی کا حال لکھنا شروع کیا تو قلم کو استقدر
غیر ہو چکا کہ دیکھو وہ رو رہا ہو یعنی حال لکھ رہا ہو ایضاً وہ بیٹے کے سیکوے
لکھنے کو محتاج بہ خوبی میں خطاب ہکا بہ از خط بتان ہو یہ خط وہ بال جو صوبے
رنگ کے عین شباب میں رخساروں پر کلین۔ بتان معشوق لوگ مطلب
جس کاتب کے ہاتھ کا خط معشوق کے رخساروں کے خط سے بہتر ہو وہ شخص
ایک ٹکے کے عوض سو شعر بھی لکھنے کو محتاج ہو کوئی نہیں لکھتا ایضاً
وہ بھی میں تکلف ہی سے کہتا ہوں وگرنہ بہ آفاق بین ان جیہ ذرت کی
اب قدر کہسان ہو یہ تکلف نہایت محنت و بناوٹ آفاق گردا گرد عالم۔

قدر غریب۔ مطلب۔ یہ بات جو ادب پر بین نے بیان کی وہ بتاؤ مطب سے غائبی نہیں
 سچ پوچھو تو دنیا بین اب لکھنے تیرے کی کچھ آبرو نہیں ہو ایضاً **۱۳** اجازت ہو
 موتی کا زمانہ بین نے سربہ خطاط کی اتنی ہی سہے قدر جو یان ہو بہ اجازت نہ
 ہونا۔ موتی بالغ مقصورہ وسیع مفتوح میست کی جمع ہر سٹے سر محاورہ بھی
 دوبارہ خطاط صیغہ مبالغہ بہت لکھنے والا مطلب۔ اگر مردہ قدر دان لوگ
 پھر اس سر نوچی اٹھیں مینی یہ غیر ممکن بات بھی ہو جب بھی کوئی خوشنویس
 کو دو کوڑی کو نہ پوچھے ایضاً **۱۴** ہر یہ ہو سوا پانچ لکے گڈری مین جا کر *
 یا قوت پکارے جو کھاؤ یہ قرآن ہو * یہ کسی پاک خیر کا بکنار گڈری چھوٹا
 بازار غار اسکی اصل گڈری ہو مینی گڈر گاہ ہر کہ دم۔ یا قوت خوشنویس کا
 نام باقی فرہنگ و کیو۔ قرآن میں الف محدودہ چاہیے۔ بروزن قرآن یہاں
 غلط نظم ہوا ہو مطلب۔ اگر یا قوت یہ صد ادب ہے کہ لو بکاؤ یہ قرآن ہو تو سوا
 پانچ لکے سے زیادہ اسکی قیمت نہ اٹھے ایضاً **۱۵** ڈمری کو کتابت لکھیں جیسے کہ
 قبلا * پیشے ہوے وان میر علی چوک جہان ہو * کتابت خط مینی نامہ۔
 تبالہ بفتح و تیر کبہ سہ قاف ضامنی نامہ اور کسی خیر کے بکے کا کاغذ میر علی ایک
 خوشنویس کا نام مطلب۔ چوک میں ٹھیکہ میر علی صاحب ڈمری پر خط لکھ
 دیتے ہیں اور وہیلے کے بڑے قبلا لکھتے ہیں۔ یہ لکھائی کی قدر ٹھہری رہی۔
 ایضاً **۱۶** پاسہ جو کوئی شیخ نے بہ فراغت بہ چھپتے ہی تو شعر اکادہ مطون
 زبان ہو * شیخ بہ زیادہ و موفی۔ بہرو اسٹے فراغت چین سے لبو کرنا۔
 چھپتے چھوٹے کا حقیقت اصطلاحاً بجائے فی الفور آتا ہو۔ شعر کا عین متحرک
 چاہیے یہاں ساکن غلط نظم ہر شاعر کی جمع مطون طعنہ زدہ و بدنام مطلب۔
 اگر کوئی میثقت۔ اور فراغ روزی کے واسطے سہ زیادہ سے تو لکھا

چھٹ پٹ شاعر لوگ انکی ہجو کر کے اسے بدنام کر دیں ایضاً اور اسکو جو دیکھے
 کوئی وہ بہرغیشیت ہے اس فکر و تردید ہی میں ہر ایک زمانہ ہر بہرغیشیت عیش سے
 زندگی بسر کرنا مطلب۔ اگر میان صاحب کو دیکھے تو ہر وقت اپنی غیشیت
 کے واسطے اسی فکر اور تردید میں پڑے ہیں جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً
 پوچھے ہر مریدون سے یہ ہر صبح کو آشکر ہے جو آج کہ طرعرس کی شب روزگمان
 ہو پوچھے ہر نکسال باہر اب پوچھتا ہو بولتے ہیں۔ مرید چلیا عرس بغم اول
 آخر سین حملہ وہ تاریخ جسدن کوئی بزرگ و رویش مر جائے ہمیشہ اسی تاریخ
 مجلس جمع کر کے اسکا فاتحہ دلا کر کھانا تقسیم کیا کرتے ہیں اور اس میلے کو بھی
 کہتے ہیں جو کسیکے فرار پر ہمیشہ اسکے مرنے کے دن ہو اگر سے مطلب۔ وہ پیر اپنے
 مریدون سے ہر روز پوچھتا ہو کہ آج دن کو کسکی قبر پر عرس اور کھانا تقسیم ہوگا
 اور شب کو کمان ہم لوگوں کو کچھ معلوم ہو یا نہیں ایضاً تحقیق ہو۔
 عرس تو کہہ ڈر می بین کنکھی ہے نے خیل مریدان گئے وہ نرم جہان ہو بہ مصرع
 اول بین کر کے بعد کے اکاذف خلاف محاورہ۔ خیل بفتح اول گروہ۔ نرم مجلس
 مطلب۔ جب عرس کی پکی خبر ملگئی تو ڈر می بین کنکھی کر کے مشایخ نہ
 صورت بنا کر مریدون کی جماعت ساتھ لیے ہوئے حال و قال کی مجلس میں
 جا پہنچے۔

صفحہ ۴۹۔ اور حاصل اس رنج و مصیبت کا جو پوچھو وہ والا ہوا وان وال تو وہ
 قلیہ نشان ہو نہ خود چنا۔ قلیہ فی الحال اس بچے ہوئے گوشت کو کہتے ہیں جہین یہ کچھ
 ترکاری پڑی ہو مگر اہل دہلی اس گوشت کو جہین ہلدی وغیرہ پڑی ہو قلیہ کہتے ہیں
 اور جہین ہلدی نہ ہو اسے قورمہ اور اہل کشمیر قورے کو روغن جوش بولتے ہیں
 مطلب۔ الفرض یہ صاحب کی تکلیف کرنے کا خاص مطلب یہ کہ مجلس

قبول کیا کہ اگر آپ امیر کو یہ بھی ہو گئے تو اس سے یہ نہ سمجھے کہ جان کو چین ملا بلکہ
 اس سے دن پر بھی وہ گزرتی ہو جو نیت و بیان ہوا **ایضاً** کہ کینا
 منصور علی خان جی کا احوال یہ چھاتی ہے کہ کب بجلی ہو اور شیر و مان ہو +
 ملک بمبئی ذرا اب تک سال باہر۔ منصور علی خان اودھ کے صوبہ دار کا نام
 باقی فرہنگ دیکھو۔ جی ہند سی بمبئی صاحب۔ کہ کب بجلی ایک تہسوار کا
 نام جو از قسم کٹار ہوتا ہو۔ شیر و مان وہ پیش قبض جس کا دستہ شیر کے چرسے
 کے مثل ہو اور اس تیر و شاخ کو بھی کہتے ہیں جو تر چھا پیل کر پڑے۔
 اگلے لوگ سینے کے قریب جا سہ یا چکن پر کمر باندھتے اور اس پر کٹار یا
 پیش قبض لگاتے تھے۔ مطلب۔ منصور علی خان اگرچہ امیر کویر ہیں لیکن ان پر بھی
 یہ مصیبت گزر رہی ہو کہ سینے پر کمر باندھے ہوئے آئین کٹار اور پیش قبض
 لگائے ہوئے رو بروئے بادشاہ ہر دم طیار و زادہ رہتے ہیں **ایضاً**
 آرم سے کہتے کہ اساتو نے کچھ احوال یہ جمیعت خاصہ کوئی صورت ہو کمان ہو +
 کٹار زندگی سب ہونا جمیعت خاطر بمبئی خاطر جمی و تشفی و تسلی مصرع دوم
 بطریق سوال و جواب جو۔ مطلب۔ اسی مخاطب تو نے زندگی سب ہونے کی
 کیفیت سنی جس طرح میں نے اس قصیدے میں بیان کی پہلا خاطر جمی کی طرح
 بھی ممکن ہو۔ سچ تو یہ ہو کہ ہرگز نہیں ممکن۔ یہ قصیدہ دراصل شہر آشوب ہو
 (شہر آشوب) وہ نظم جہین کسی شہر یا کسی زمانہ یا کسی سلطنت کے
 ہر یونگ کی کیفیت بیان کی جائے بشرطیکہ جو یہ ہو اور دراصل ہر یونگ کے
 معنی غدر و آشوب و ہنگامہ۔ اور شہر آشوب کے لغوی معنی پریشان کتندہ
 شہر۔ یا غدر و پریشانی شہر۔ معنی اول میں یہ لفظ اسم فاعل سما می ہو اور
 معنی دوم میں مرکب اضافی مقلوب **ایضاً** اور شہنشاہ آسمان اور ملک +

میں

منھن جو اور اس میں امت و نون فاعلی ہو کذا فی انیض شد۔ مگر اقم کے نزدیک
 خود انھن روشن میں منرت انھن فاعلی مکرر و شتا ہو ایسے ہر اس سے ہر اس دو گوار
 سے گوارا بنو ابنت ثابث کی حج ہو وہ تارے جو گر و شس نہ کہ بن جیسے کل تارے
 جو دکھائی دیتے ہیں سب سیارہ چھوڑ کر ستیا رہ کر نے والا اور وہ تار جو گر و شس
 کرنے جیسے سرخ و زحل وغیرہ تحقیق بطریق سبب ہین اور بوجہ نظام
 تیشا خوریں انکی تعداد گیارہ ہو شعرہ صفحہ ۴۴۔ دیکھو مطلب۔ ای شہنشاہ تھا
 توجہ سے مجھسا ایک ذرہ حقیر بھی ستاروں کو رونق دینے لگا یعنی ستاروں
 سے بھی بلند اور رونق دار ہو گیا ایسے طالع جاگے ایضاً اگرچہ از روئے
 سنگ بے ہنری بد ہون میں اپنی نظر میں اتنا خوار ہو از روئے یعنی بسبب
 سنگ شرم و غیرت۔ بے ہنری کوڑ منوری چھوڑ لیل مطلب اگرچہ میرا یہ حال ہو
 کہ مجھ میں کوئی ہنر نہیں اور اس کوڑ منوری کے سبب سے مجھے اس قدر سنگ
 و غیرت ہو کہ میں اپنے دل میں خود اپنے کو اتنا ذلیل و خوار سمجھتا ہوں جیسا
 آئندہ بیان ہو۔ یہ شعر اپنے مابعد سے قطع بند ہو ایضاً کہ گرا اپنے کو
 میں کہوں خاکی ہو جانتا ہوں کہ آئے خاک کو عار ہو اپنے کو دہلی و اسے
 بجائے ذات خود استعمال کرتے ہیں اور اہل لکھنؤ اس مقام پر آچکے بولتے ہیں
 اور قدما اس محل پر اپنے تئیں کہتے ہیں مولف شہین بیان اہل دہلی کا
 اور نظم میں لکھنویوں کا مقلد ہو۔ خاکی خاک کا بنا ہو شخص عازن سنگ و شرم۔
 مطلب یہ کہ اپنے کو میں یہ کہوں کہ خاکی جسم رکھتا ہوں اور خاک یہ بات
 سن لے تو خاک کو بھی غیرت آئے کہ ناحق مجھے ایسا بشر پیدا ہوا جو اتنا بے ہنر
 ایضاً انشا ہوں بیک اپنے جی میں کہ ہوں یہ پادشہ کا غلام کار گزار ہو پلے
 مصرع کا (ہوں) دوسرے مصرع میں لگا کر پڑھو تو معنی شعر آئینہ ہین۔ کار گزار

قابل و لائق مطلب۔ باوجود ہندو دلت کے بین اپنے دل میں اس بات پر خوش ہوں کہ تم مجھے اپنا غلام سمجھتے ہو اور پھر کیسا غلام کہ لائق ایضاً خانہ زاد اور مرید اور مذاہن تھا ہمیشہ سے یہ عرفیہ نگار بہ خانہ زاد اصطلاحاً بمعنی غلام زادہ و استمالاً بجا کے کمترین مرید چلا۔ مذاہن تعریف کرنے والا مراد شاعر سے بھی لیتے ہیں عرفیہ نگار خط لکھنے والا بہان مراد اس قطعہ گوشت سے ہی مطلب میرے واسطے تین خدمتیں مقرر تھیں ایک تو آپکا میں خانہ زاد تھا یعنی میرے باپ دادا اسی خاندان کے پرورش یافتہ تھے دوسرے میں آپکا مرید تھا تیسرے میں آپکا مذاہن تھا۔ واضح ہو کہ بہادشاہ یا دشاہ اخیر دہلی کو مذہب صوفیہ کی طرف نہایت توجہ تھی خود بدولت پیر بنے تھے اور چند عمامہ کو اپنا مرید بنایا تھا ان لوگوں نے بھی اس کو تصنع مریدی اختیار کر لی تھی چنانچہ حضرت استاد نام مرحوم نور اللہ مرقہ نے بھی از روئے تقیہ یہ امر گوارا کر لیا تھا۔ غلام کار گزار اور عرفیہ نگار سے مراد یہاں خود حضرت غالب ایضاً بارے نوکر بھی ہو گیا صد شکر بہ نسبت میں جو گلیں مشخص چار بارے دفعۃً اتفاقاً نسبت آپس کا لگا و مشخص تجویز مطلب۔ تین باتوں میں بندہ آپ سے منسوب تھا جیسے اوپر خبر دی اب میرے نوکر ہو۔ جس سے مجھ میں اور آپ میں گویا چار نسبتیں تجویز و مقرر ہو گئیں ایضاً ان سے آپ کو کس سے کہوں بہ مدعا سے ضروری الاظہار بہ ضروری الاظہار مدعا وہ مقصد جسکا بیان کرنا ضروری اور واجب ہو۔ تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں یہ اصطلاح اپنے مطلب کو بخوشاد بیان کرنے کی حالت میں لاتے ہیں۔ اور اس سے بعض حال اور سماعت مطالب میں تاکید ہو جاتی ہے مطلب۔ پر ضروری مدعا اگر آپ سے نہ کہوں تو کون سننے والا ہو ذرا سمجھ کر توجہ فرمائیے کہ میرا مقصد آپ کے بیان ہے ایضاً پیر و مرشد اگرچہ مجھ کو نہیں بہ ذوق آرائش سر و دستار بہ پیر و مرشد

منادی بیجاے خداوند نعمت آتا ہو اسکے ساتھ حرف ندا مقلد لاتے ہیں۔ ذوق ذائقہ و شوق۔ آرائش و رستی اور بنا دوسو ستار پگڑی مطلب۔ ایسی ہر طرح اگرچہ محکم اپنے سر کی آرائش کا شوق نہیں کہ پگڑی سے اسے آہستہ رکھا کر دن اور پگڑی کی آرائش کی کا بھی ذوق نہیں کہ ہمیشہ عمدہ ہی پگڑی باندھا کر دن ننگے سر پہن تو وہ ماہ اور میلی کچی موٹی مبین جیسی پگڑی ملے آپس پر امنی مگر کچھ تو مجھے ضرور چاہیے جیسا آگے مذکور ہوا **ایضاً** کچھ تو جاڑے میں چاہیے آخر بہ تانہ باد و زمریرہ اندازہ آخر اصطلاح میں ضرور کے محل پرتا ہوا۔ باد ہوا۔ زمزمہ ہر شعر صفحہ ۲۲۔ دیکھو۔ ہاؤز مہر پر ہوا۔ آواز بکلیت و جاری۔ مطلب۔ چاہت سر پہ نہ رہوں چاہے موٹی جھوٹی پگڑی ہو یہ باتیں گوارا ہو سکتی ہیں مگر جاڑوں میں ننگے بدن تو نہیں رہا جاتا رفا فی دگلا وغیرہ کچھ تو ضرور نصیب ہونا چاہیے تاکہ جاڑا نکھائون۔

صفحہ ۲۵۔ کیون نہ درکار ہو مجھے پوشش بد جسم رکھتا ہوں جو اگرچہ نزار نہ درکار ضروری۔ پوشش پہننے کے لیے یہاں جڑا دل سے مراد بد جسم بدن۔ نزار و بلا مطلب۔ اگرچہ سیر بدن و بلا ہو مگر بدن تو ہر کچھ لکڑی سی پتھر نہیں بلکہ ضعیف اور لاغر کہ ہر دو زیادہ اور بلند تر کرتی ہو پھر مجھے کپڑوں کی ضرورت اور جڑا دل کی حاجت کیونکر ہو آپ ہی داد دیجیے اور تم کیے **ایضاً** کچھ خرید انہیں جو ایک سال پہ کچھ بنا یا نہیں ہو ایک بار بہ خرید از صدر خریدنا کا ماضی مطلق تحسن الثرب یعنی خرید کیا۔ بنانا محاورہ ہے لفظ (کپڑے) بھی کیے بنانے کے محل پرتا ہوا اور غلام ہوا اس لفظ کو نکھانا یا نکھانے کے خام پر استعمال کرتے ہیں اور گستاخ و بیہوشی شعر کہنے کی جگہ پر پڑتے ہیں اور اصطلاحاً کسی کو بیوقوف بنانا یہاں بھی اول جو مطلب میں نے اب کے جاڑوں میں کچھ کپڑے امول نہیں لیا کہ دم ہی گرہ میں نہ تھے

اور کچھ بڑا دل نہیں بنائی کہ کچھ راہی نہ تھا چاند اندام دہن از کجا آرم غرض جاڑا
 کھارنا جو ان ایضاً رات کو آگ اوروں کو دھوپ + بجائو بین جائین ایسے
 ہیں و نہارہ بجائو بین جانا اب کھا دیا کل خلی کے وقت دور ہونے کے محل پر
 ہوتے ہیں۔ لیل شب۔ نہارہ روز۔ لیل و نہار ایا م زندگی۔ مطلب۔ رات بھر آگ اور
 دن بھر دھوپ کے سہارے زندگی بسر کرتا ہوں ایسے زندگی کے دن خدا اور کرنے
 تو بہتر یعنی اس تکلیف سے مرنا اولیٰ ہو ایضاً آگ تاپے کہاں تلک انسان +
 دھوپ کھائے کہاں تلک چاند اور + مطلب۔ آدمی سے نہ بھر بھر آگ تاپ کر
 زندگی بسر کجاتی ہو اور نہ ہمیشہ دھوپ کھا کر دن کاٹے جاتے ہیں پھر جسے کیونکر
 ہو سکے ایضاً دھوپ کی تابش آگ کی گرمی + وَقْنَا كَمَا بَنَّا عَذَابًا لِّكَ
 تابش تافتن کا حاصل مصدر بیان دھوپ کی تیزی سے مراد ہو۔ مطلب۔
 یہ دھوپ کی تیزی اور یہ آگ کی گرمی چپ۔ پڑنی ہو گویا ہم جہنم میں دن رات
 جل رہے ہیں پس اے ہمارے پروردگار اس دوزخ کے عذاب سے ہمکو بچا لے
 وَقْنَا كَمَا بَنَّا عَذَابًا لِّكَ یہ ایک دعا کا جملہ جو شاعر نے بطریق تضمین اپنی نظم میں
 ملا لیا (تضمین) غیر کا کلام اپنے کلام میں ملا لینا مگر اس خوبصورتی سے کہ
 دونوں ملکر سننی میں ایک ڈال ہو جائیں اور یہ امر داخل صنعت ہو اگر
 اس کلام کو لوگوں نے اس کے مصنف کے نام سے کم سنا ہو تو قائل کا نام
 بھی بیان کرنا پڑو ورنہ جو جیسے ناسخ کا مصرع حضرت غالب نے لیکر اٹکا نام
 کہدیا ہے غالب اپنا بھی عقیدہ ہو بقول ناسخ + آپ بے بہرہ ہو جو معتقد
 ہیں نہ ہیں + تضمین ایک جیب کا بھی نام ہو شعر ۱۳ صفحہ ۱۰ دیکھو۔
 ایضاً میری تنخواہ جو قسر ہو + اس کے لئے کا جو عجب ہنجا رہا ہنجا رہا
 لائقہ وقاعدہ و رسم و راہ۔ مطلب۔ میرا مینہ جو آپ نے مقرر کیا ہو +

تضمین
 عذبت

وہ عجیب طرح سے ملا کرتا ہے جیسا آئندہ مذکور ہے **ایضاً** رسم ہر مردے کی چھ ماہی
ایک چھ مہینے کا ہے اسی چلن پر مدار ہے رسم قاعدہ و قانون قومی چھ ماہی
وہ فاتحہ جو مرنے کے چھ مہینے کے بعد ہوا درود ایک ہی بار ہوتا ہے پھر اس سے
چھ مہینے کے بعد فاتحہ کرتے ہیں اسے برسی کہتے ہیں۔ مدار جاسے و و ر
یہاں یعنی عمل ہو۔ مطلب۔ مردے کی چھ ماہی کا ایک ہی بار دستور ہوا و ر
خلق اللہ کا اسی قاعدے پر عمل چلاتا ہے **ایضاً** محکوم دیکھو تو ہوں بقیہ
حیات بہ اور چھ ماہی ہوا سال میں دو بار یہ محکوم دیکھو یعنی میرے حال پر خیال
کر و یہ ماوراء مغرب کو متوجہ کرنے کے واسطے لاتے ہیں۔ بقیہ حیات ہونا طریق
استعارہ یعنی زندہ رہنا مطلب۔ میرے حال پر ذرا خیال کیجئے کہ باوجود کہ
زندہ ہوں مگر ایک سال میں دو بار چھ ماہی ہوتی ہے جو بات مردے کے واسطے
نہیں ہوتی وہ میرے واسطے ہوتی ہے یعنی چھ مہینے چڑھ کر حضور کی سرکار سے
متخوہ ملا کرتی ہے واضح ہو کہ بہادر شاہ کی سرکار میں شش ماہ تقسیم ہوتا تھا
ایضاً بسکے لیتا ہوں ہر مہینے قرض بہ اور رہتی ہے سود کی تکرار بہ
بسکے نہایت مطلب۔ میرے ہر مہینے میں قرض لینے اور سود بڑھنے کے
سبب سے وہ ہوتا ہے جو شعر آئندہ میں ہے **ایضاً** میری متخوہ میں
تہائی کا بہ ہو گیا جو شریک ہو کار بہ ایک چیز کے تین برابر کر کے
ایک حصے کا نام تہائی ہے۔ شریک ساجھی۔ سا جو کار مہا بن۔ مطلب۔
تہائی متخوہ میری سود ہی میں جگت جاتی جو سا جو کار گیا ہو گویا میری
تخوہ کا شریک پیدا ہوا ہے یعنی اس کا ایک تخوہ پر میں اور سا جو کار دونوں
آپ کے نوکر ہیں **ایضاً** میری متخوہ کیجئے ماہ بہ ماہ تا نہو محکوم زندگی دشوار
ماہ بہ مہینے مہینے میں برابر وصول ہونے والی متخوہ۔ دشوار سخت و ناگوار

و شکل مطلب - ماہ بہ ماہ میری خواہ ادھا کر دیا کیجئے تاکہ میں قرض دوام بخوبی زندگی
 بسر کیا کروں **ایضاً** ۱۲ ختم کرتا ہوں اب دعا پہ کلام بدشاعری کے مجھے
 نہیں سروکار بد ختم تمام شاعری سے فرض یہاں بے اندازہ مدح - سروکار
 فرض و مطلب - مطلب - اب میں یہ قطعہ دعا پر ختم کرتا ہوں یعنی اس عرضی کے
 آخرین ایک دعائیہ شعر لکھ کر عرضی بند کرنے کا ارادہ ہو زیادہ شاعری یہاں مجھے
 خرچ کرنی نہیں منظور ہوں دینے سے کیا مطلب فقط دعا کافی ہو **ایضاً** ۱۳ تم
 سلامت رہو ہزار برس بہ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار بہ سلامت ہو - ا
 رہنا مراد ہی ماضی زندہ رہنا - یہی دعائیہ شعر ہو جسکا ذکر شعر ماقبل میں آچکا ہو مطلب -
 دنیا میں ہر ایک سال تین سو گلیٹھ دن کا ہوتا ہو مگر میان شاعر کی مراد ہو
 کہ خداوند قدیر ایک ایک سال پچاس پچاس ہزار دن کا بنا دے اور پھر
 پادشاہ کی عمر انھیں دنوں کے حساب سے ہزار برس کی ہو - اس حساب سے
 پادشاہ کی عمر بقیہ ایک لاکھ چھتیس ہزار نو سو چھیاسی سال سے کچھ زیادہ ہوگی
 ایسی زیادہ گوئی کو فن شعر میں اغراق کہتے ہیں **ایضاً** ۱۴ خان صاحب
 شفق و الانشان بد نظر طفت و انیس و مہربان بہ خان قدیم میں پادشاہان
 ترکستان و خا کا لقب تھا و نیز قوم افغان کا لقب ہو اور ہند میں خیر
 اسم امر میں یہ لفظ بطور خطاب داخل کیا جاتا ہو جیسے سید جان خان -
 شعر ہذا میں اسکا نون اعلان کر کے بروزن کھان پڑھو تو شعر موزون ہو -
 شفق مہربانی کہنے والا - و الانشان کسی رتبہ - نظر جاے نمودر - بطقت مہربانی
 انیس محبت رکھنے والا - مہر محبت بان کلمہ فاعلیت - مہربان محبت رکھنے والا -
 مطلب - یہ پورا شعر القاب ہو یعنی خان صاحب شفق و الانشان بد نظر طفت

لکھتا ہوں جلی پد بید کیجے۔ اطراف ہر کدنا۔ متناسے ولی دل کی آرزو۔ در علامت
 طرقت فارسی۔ نامہ خط۔ جلی روشن و صاف۔ پہلا مصرع بطریق آداب ہو دوسرا
 مصرع شروع مطلب مطلب۔ ولی آرزو خواہ کرنے کے بعد آپ کے خط کے
 جواب میں صاف صاف اپنا مطلب لکھتا ہوں **المیضۃ** یا تحفہ میں ہر
 خامہ گوہر نشان پد تا کروں دُرِ ریزی معنی بیان پد خامہ قلم۔ گوہر نشان
 موتی برسانے والا۔ دُرِ ریزی موتی برسانا۔ معنی باتین۔ معنی کو دُرِ ریزی سے
 استعارہ اور بیان دل کے مطلب سے مراد مطلب۔ میں سنے ماتھو میں وہ
 حکم اٹھایا ہو جو موتی برساتا ہو یعنی بہت عمدہ آبدار عبارت خوش خط لکھتا ہو
 اور اسکا نتیجہ یہ کہ میرے باطن کے احوال کو موتی بنا کر برسا دے یعنی باطنی
 لکھ دے **المیضۃ** معنی رنگین اگر لبریز ہو پد صنوبر قرطاس سب گلر زربو پد
 معنی رنگین معنی شگفتہ جسکے سننے سے طبیعت کو خوشی حاصل ہو۔ لبریز چمکتا ہو
 قرطاس کاغذ۔ گلر زربو اسم فاعل جمعی پھول اُچھالنے والا اور تشبازی
 کی پہلجوری کو بھی کہتے ہیں مطلب اگر معنی رنگین خط میں صبر و دوں تو
 کاغذ کا صنوبر خوشی سے پھول اُچھالنے لگے معنی خط دیکھتے ہی جھٹ پٹ مطلب
 سمجھ میں آتا جائے۔ بیان معنی رنگین کو گل سے استعارہ ہو **المیضۃ**
 کیون نہوشیرین کلامی کا اثر پد بند بند اسکا ہو مثل فیشکر پد شہیرین کلامی
 بیٹھی بیٹھی معنی خلق آمیز باتیں کرنا۔ بند لکڑی کی پور پد فیشکر گشتا۔ مطلب۔ کاتب
 کی شہیرین کلامی یہ اثر کر لگی کہ قلم کی ہر پور گئے کی طرح بیٹھی ہو گئی معنی عبارت
 لطیف لکھنے لگا۔

صفحہ ۵۔ اگرچہ ہر قمر خوشی بردمان پد یک قلم جو کام میں اسکی زبان پد قمر
 خوشی بردمان ہونساکت او بچکا رہنا پد قمر بہ فارسی ہو اردو میں فقط قمر پر

ٹھہر گائینا بولتے ہیں۔ ایک قلم بالکل۔ کام تالو۔ زبان قلم سے غرض یہاں قلم کی جتنی بھی چیز
 شکاف کے سبب سے قلم میں دوپڑے ہو جاتے ہیں اول (اسی) قلم کے جس پہلے کی
 نوک اونچی ہوتی ہو اور کھڑکا غلہ کو پہلے وہی چھوتی ہو اس بار ایک خط لکھنے کے لئے ہوتی ہیں
 دوسرے روشنی (قلم) کے اس پہلے کی نوک جو نیچے ہوتی ہو اور کھڑکا غلہ کو جب چھوتی ہو
 کہ جہدم قلم پورا لگاؤ۔ اگرچہ قلم بالکل خاموش ہے مگر غور کرو اس کے تالو میں
 اس سے سوراخ کے پاس سے فقط زبان ہی زبان پیدا ہوتی ہو۔ مطلب۔ قلم کو
 کوئی گونگنا نہ سمجھے کیونکہ خدا نے اسے تالو کے عوض میں بھی بالکل زبان ہی عطا
 کی ہو پھر اس کی طراری کا کیا کسنا **ایضاً** غور سے دیکھو نظر آتا ہے صاف بد حیون
 اور مقصود ہے سینہ شکاف بد و موقی یہ مقصود مطلب۔ سینہ شکاف جب کا سینہ
 چاک چاک ہو۔ اور مقصود استعارہ یعنی مقصد۔ مطلب۔ جس طرح لفظ مقصود کا
 سینہ یعنی صا کا سراجو اس لفظ کے جو زوج واقع ہے شکاف فتنہ ہے اس طرح
 قلم کا سینہ بھی شکاف دار ہے یہاں صا کے سر سے میدان قلم کو تشبیہ
 کامل ہو۔ دوسرے معنی یہ کہ جہد بد ہوئے موقی کے سینے میں بسبب
 سوراخ کے شکاف ہو تا ہے اس طرح قلم کا سینہ بھی شکاف دار نظر آتا ہے۔ اس
 معنی میں لفظ مقصود دیکھنا ہو جاتا ہے اور معنی اول میں لفظ دیکھنا۔ مگر بسبب
 استعارہ معنی اول چند ان نامعلوم نہیں بلکہ عہدہ ہیں **ایضاً** رفتہ رفتہ
 پاسے لیکر تالو فرق بد مشق لغت میں سدا رہتا ہے فرق بد رفتہ رفتہ یعنی دفعہ دفعہ
 فرق اصل میں نام کو کہتے ہیں اور مجازاً یعنی سر مشق کسی کام کو صاف ہو جانے
 کے واسطے برابر کیے جانا۔ فرق ڈوبا ہوا۔ مطلب۔ لغت و عشق میں جس طرح
 آدمی پر محبت رہتی ہے اسی طرح قلم بھی سر سے لیکر پائوں تک لغت کی مشق

اور اُس بجائے کا ہمیشہ سرگشتا ہو یہی اُس کو مشق الفت ہو ایضاً سب یہی کہتے ہیں اُس کو اہل فن ہے جو بجا شیر نستان جن بہ اہل فن صاحبان ہنسے۔
 نستان کلک اور نر کل کا جگل اس جگل میں بسبب سے دی کے اکثر شیر کا رہنا مشہور ہے جن نظم و نثر سے مراد ہے نستان جن استعارہ یعنی سخن مطلب۔
 یہ نظم و نثر کیا ہو گویا ایک نستان ہے اور اُس جگل کا شیر کون ہے وہی قلم معنی خامہ نظم و نثر کا مالک ہے ایضاً اگرچہ سینہ صاف بان رکھتی ہے لوح ہے لیکن اسکے سامنے ہوتا ہے لوح ہے سینہ صاف رہنا بیگینہ رہنا۔ لوح سختی۔ سادہ لوح بیوقوف مطلب۔ اگرچہ لوح کے سینے میں شکاف نہیں اور قلم کے مثل سینہ چاک نہیں اُس کا سینہ صاف ہے اور ہمیشہ بیگینہ رہتی ہے مگر قلم کے مقابل میں احمق ہے یعنی خامہ جو تحریر چاہتا ہے اُس پر کھینچ لیتا ہے وہ روک نہیں سکتی اور قلم سے کچھ بڑا نہیں مانتی ایسی بے کینہ ہے ایضاً برسرِ تحریر خط ہے دل یہ اب ہے موبو کیجے قسم احوال سب ہے کیسے برسرِ ہوتا اُس پر آمادہ ہوتا مگر یہ محاورہ ترجمہ فارسی ہے۔ موبو یعنی ذرا ذرا اور باطل۔ رقم کو ناکھنا۔ سر کے سبب خط اور مودونون لفظوں میں ایسا م ہے شہدہ ۱۔ دیکھو مطلب۔
 اب خط لکھتے پر دل آمادہ ہے اور ذرا ذرا حال میں آگے لکھتا ہوں ایضاً آپ کا پڑھ کر خط بہت نط ہے کچھ ہوئی تسکین نہ اس دل کو فقط ہے بہت بفتح اول خوشی و تازگی۔ نط فرش و دستور بہت نط اسم صفت مرکب خوشی پھیلا بنے والا تسکین آرام پانا۔ فقط مرکب (ف) بمعنی پس اور (ق) بمعنی پس و کافی۔ فقط بمعنی پس کافی مراد ہی معنی صرف مطلب۔
 آپ کا خط دیکھنے سے خالی دل ہی کو خوشی نہیں ہوئی بلکہ وہ ہوا جو آئندہ شعریں ہے ایضاً شکل نرگس ہے چشم انتظار نہ رنگینی واد دیکھ کر بے اختیار

شکل نخل شکر گس کو انکے سے تشبیہ ہو۔ انتظار لفظ کر نامرادی منہ کی سیکی راہ دیکھتا۔
 واکشادہ مطلب یہ انکے بھی جو انتظار خط کی راہ دیکھ۔ جی منہ میں نامہ دیکھ کر گل بر سر
 کی طرح بسبب کثرت شادی حیران ہو کر گھٹی ہوئی رہ گئی۔ حیرانی میں پلک کم
 جھپکتی ہو ایضاً یہ خیال اس دل میں بان تک آپ کا ہے۔ ابتدا کو ہو
 نہ جھپکی انہما ہے ابتدا شروع۔ انتہا تہائی مطلب۔ آپ کا خیال میرے دل
 میں اس قدر جم رہا ہے کہ جسکے آغاز کو کچھ انتہا اور حد نہیں یعنی یہ نہیں معلوم کہ وہ
 خیال کب سے شروع ہوا ہے اور کب تمام ہو گا ایضاً کیا لکھون بیتابی درد
 فراق ہے دیکھئے کا ہر نما سے اشتیاق ہے بیتابی بقراری۔ فراق جدائی۔ اشتیاق
 شوق رکھنا مطلب۔ جدائی کے درد میں جو بقراری ہے وہ میں آپ کو کیونکر
 لکھون اندوے خلاصہ یہ کہ کہتا ہوں کہ تمہارے دیکھئے کا کمال شوق جو اسی سے
 سمجھ لو کہ مجھے کس قدر بقراری ہو ایضاً اب تاب دور کی نہیں ہے دل کو
 تاب ہے یوں جلون ہوں جیسے دن کو آفتاب ہے پہلے تاب کے معنی سوزش
 اور دوسرے تاب کے معنی طاقت ہے بدین سبب ان دو لفظوں میں تھنیں تمام
 ہر شعر اصفہ ۷۔ دیکھو۔ جلون ہوں نکال باہر اب جلتا ہوں بولتے ہیں مطلب
 سوزش فراق کی دل کو برداشت نہیں جیسے سورج دن کو جلا کر تاج اور گرم
 دکھائی دیتا ہے اس طرح میں ہمیشہ چمکا کر تاج ہوں ایضاً آپ سے صاحب
 نہیں کچھ دور ہوں کہ گردش افلاک سے مجبور ہوں کہ گردش افلاک آسمانوں کا
 گھومنا جیسا بطیمس نے مانا ہے۔ شعر ۸۔ صفحہ ۲۰۶۔ دیکھو اور شعر اسی بے نیکی و
 بری بگھنے ہیں۔ مجبور ہے اختیار مطلب۔ ۱۔ صاحب میں جو آپ سے جدا
 ہوں یہ میری کچھ خطا نہیں بلکہ گردش افلاک نے یہ قیامت مجھ پر اتاری ہے
 ایضاً ۳۔ شمس سا دور رشق افق تراہ بدست درخشہ کہ تیرے ہر دم

شعاع حرم اور رسوم کی تہی جسے روشن کرتے ہیں۔ ریشہ وہ سوت جو شعاع کے اندر چھوڑا
 اور وہی جلتا ہو و نیز باہمی قرابت۔ روشن عناصر زبان معنی مثل مدام ہمیشہ۔
 مطلب۔ بسبب پر ظاہر ہو کہ تمس ہمیشہ مجھے الفت کا رشتہ لگا رہتا ہو یعنی الفت
 ہی جیسے شعاع کو پروانے کے ساتھ محبت کا رشتہ ہو یہاں رشتہ و روشن دونوں
 بطریق ایہام واقع ہیں شعر ۶ صفحہ ۸ دیکھو **ایضاً** مختصر کر کے کروں کیا
 میں رقم قصہ فرقت نہیں ہوتا جو کم بہ مختصر کرنا کسی چیز کا یا بیان طویل کو کوتاہ
 کرنا۔ رقم تحریر۔ قصہ داستان۔ فرقت جدائی۔ مطلب۔ میں مختصر کر کے کہا اتنی
 بیان کروں جدائی کی کہ سانی تو بڑھتی جاتی ہو **ایضاً** آپ نے لکھا تھا
 ہے چند خطہ مکوں مجھے یاں نہ ہوئے ہو غلط۔ مطلب۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا
 کہ اے سودا ہے تھو چند خطہ مجھے لیکن سنئے وہ بیان نہیں ہوئے مجھے
 آپ کا لکنا غلط معلوم ہوتا ہو **ایضاً** خطا کرتا تو لکھتا میں جواب
 اے کریم فرماے من و وہیں شتاب کہ مفراسے سن مجھ پر مانی کرنے وہاں
 شتاب جلد۔ اس شعر بھر میں عیب تعقید ہو (تعقید لغوی معنی اس کے گروہ
 ڈالنا و غلط کرنا اور صلاً حلاً الفاظ کو ایسے مقام پر پشت دینا جہاں
 انکی جگہ نہ ہو یعنی غفلت کو الٹ پلٹ کر بیان کرنا اس کے سبب سے موسیقی
 ویرانم ہو جاتے ہیں اور یہ کلام کے واسطے سخت عیب ہے جیسے جامی
 دشمن چو شنیدے نہ نچو ز نشاط کہ در پوست کہ دل ز بندہ برداشتہ یعنی
 دشمن چون شنید کہ از بندہ دل برداشتہ از نشاط در پوست نمی گنجد۔ دیکھ
 شاعر نے دشمن کو علیحدہ اور کلام سمیع دشمن کو دور اور گنجیدہ کو الٹ
 اور از نشاط ایک طرف اور در پوست کو کہین کا کہین پینک دیا یہی تعقید
 ہے اس طرح اس شعر کی عبارت یوں چاہیے ہو (اگر خطا آتا تو اے کریم فرماے)

ہیں وہیں مشتاق جو اب لکھتا اس مقصود کو شاعر نے اپا پٹ کر بیان کیا جس سے معنی غلط اور گرا دار ہو گئے باوجودیکہ بے تنقید بھی اس طرح نظم کرنا ممکن تھا اس خط اگر تا توہین وہیں مشتاق ہے اور کرم فرماے ہیں لکھتا جواب وہ وہیں ہر وزن موہین غلط وہیں بیک واد ہر وزن چہین صحیح - مطلب - آپ نے کوئی خط ہی نہیں بھیجا ورنہ خط لکھتا اور میں جواب نہ لکھتا تھا مگر فوراً لکھتا ایضاً صورت مہر فافہ چشم یاں ہے انتظار خط میں ہو واد صراحت ہے مہر بضم اول کندہ نام کا نشان - لغافہ لپٹی ہوئی چیز اور وہ غلاف کاغذ جہیز خط بند کرتے ہیں - مطلب - جیسے لفافے کے اوپر کی مہر کھلی ہوئی آنکھ کی شکل پر ہو اس طرح میری آنکھ تمہارے خط کے انتظار میں واد معنی کشادہ رہتی ہو کہ دیکھے کیسوقت خط آتا ہو - آنکھیں کھلی رہنا کثرت انتظار سے مراد ہو ایضاً یہ نہ تھا معلوم کچھ کیجے یقین ہے ڈاک بیٹھی ہو آج سہ کو یا نہیں ہند ڈاک بیٹھنا محاورہ ڈاک کی آمد و رفت کا جاری ہونا - مطلب - آپ چاہے کچھ اپنے دل میں سمجھے مگر حقیقت یہ ہے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کے مسکن کی طرف ڈاک جاری ہوئی یا نہیں ایضاً خط کے آنے پر نہ کرتا انتظار ہے نہ تھا اسے شوق لکھتا لاکھ بار ہے نہ خط نہ تھا اسکی جج ہو - لاکھ بار کثرت شمار سے مراد ہو - مطلب - اگر ڈاک جاری ہونے کی خبر بھی پہنچتی تو میں آپ کے خط آنے کی راہ نہ دیکھتا اور شوق آئیر نامے ہی لکھ چکتا -

صفحہ ۵۲ - گر پہنچ سکتے نہ جلدی ڈاک میں ہے یک قلم ز گسٹ وہ ناک میں ہے یک قلم بالکل - قلم خامہ اور وہ شاخ جو دوسرے درخت میں پیوند کیا ہے - خط کے معنی دستور اور دستور محاورہ اردو میں معنی مثل جو کمال تکلف ہو گیا لکھنے کے عوض لکھنا

یہ نقل و نقل کا بار نہ اٹھاتا اور نرگس کی قربت سے مفت کا ایک ایہام ملتا۔ تاک
 عین وقت اور درخت انگور قلم و تاک یہاں بطور ایہام ہیں شعر ۲، صفحہ ۲۔ و تلخو۔
 مطلب۔ اگر میرے خط آپ کو ڈاک میں جلد تر نہ پہنچتے تو بالکل عین مثل نرگس عین
 وقت پر دہ کر گذرنا جو آئندہ مرقوم ہو ایضاً پہنچتا با آرزو ہائے تمام ہند
 اپنی آنکھوں سے تعین ایوینکنا م ہند پہنچتا کی ہائے ہوز ساکن ہو گئی اور یہ غلط
 ہو اسکی (تہ) متحرک چاہیے۔ آنکھوں سے کوئی کام کرنا عین اطاعت سے کام
 لیا لانا۔ با آرزو ہائے تمام نہایت آرزوؤں کے ساتھ۔ نیکنام اسم صفت مرکب
 جو شخص نیک مشہور ہو مطلب۔ اگر خط نہ پہنچتے تو عین عین اطاعت سے آپ کی
 خدمت میں خود پہنچتا ایضاً کیا لکھوں بس حال مجبوری بھلا ہند جب
 قلم کا سینہ شق ہونے لگا ہند مجبوری ہے اختیاری۔ شق چاک۔ قلم کا سینہ شق
 ہونے سے شکاف قلم کا پھیل جانا مقصود ہند کثرت تحریر میں شکاف پھیل جانا ہند
 اور پھر اس سے لکھنا نہیں جاتا سینہ شق ہونا کثرت غم سے بھی مراد ہو مطلب۔
 عین اپنی یہ اختیاری آپ سے کیا عرض کروں جب حال غم لگتے لگتے قلم کا سینہ
 پھٹنے لگا تو پھر کیونکر لکھوں مجبور ہوں ایضاً چاہیے اپنی خبر لکھنا کہ وہ
 بقراری و ورہوشکین ہو ہند مطلب۔ آپ کو لازم ہو کہ اپنی خبر خیریت مجھے
 لکھ بھیجیے اس سے دل کی بقراری رفع ہوتی ہو اور چین آتا ہو ایضاً
 روکے کتاب قلم اب مجھ کو تمام ہند ختم کرتا ہو یہ لکھ کر و اسلام ہند قلم کے
 رونے سے حروف کا ٹکنا مقصود ہو۔ مجھ کو تمام یعنی مجھے روکے۔ ظاہر ہو
 کہ جب کوئی روتے روتے بیہوش ہونے لگتا ہو تو اسے تمام لیتے ہیں
 ختم تمام۔ مطلب۔ قلم رو رو کر مجھے کتاب ہو کہ اسودا میں بیہوش ہو ا
 جاتا ہوں مجھے روکیے یہ لکھنا تمام کہ کتاب ہو زیادہ سلام فقط ایضاً

نہر کو مفلسی ہرگز فر نہیں کہ نہیں بد چنار کو تہیدستی سے نقص جو ہر کا بد ہنر وہ
 صنعت جسکا تعلق ہاتھ سے ہو۔ مفلسی کنگلا پن۔ ضرر نقصان۔ چنار۔ ایک درخت کا
 نام فرہنگ دیکھو۔ تہیدستی خالی ہاتھ ہونا مراد می معنی افلاس۔ نقص کسی
 چیز کی کمی اور نقصان۔ جو ہر بیان لکڑی کا ریشہ جو اوپر سے نمایاں ہو۔ ۲۱۰
 شعر کے پہلے مصرعے کو دوسرے مصرعے سے تھین ہوا اور یہ میومہ ہے جو
 شعر ۱۳ صفحہ ۷۔ دیکھو۔ مطلب۔ چنار کا پنجہ اگر چہ خالی ہو یعنی اسکے ہاتھ میں
 کچھ مال و زر نہیں لیکن یہ تہیدستی اسکے جو ہر کو جو اسکی لکڑی میں ہے کچھ نقصان
 نہیں کرتی اسے طرح اگر انسان میں نہ ہو تو اسے مفلسی کچھ ضرر نہیں
 پہونچا سکتی ایضاً فتادگی میں یہ عزت جو دیکھو اور سرکش بد کہ نیک و
 بد نے کیا نقش یا کورا ہوتا بد فتادگی افتادگی کا مخفٹ مراد می معنی عاجزی
 سرکش مغرور نقش پا وہ قدم کے نشان جو راہ چلتے۔ سے زمین پر
 پڑتا ہے۔ ہیں۔ راہ ہمارا ہوتا ہے والا اور مرشد۔ مطلب۔ لوگ پاؤں کے
 نشان دیکھو دیکھو اسی پر چلے جاتے ہیں اور اپنے مطلوب کا کھیر لگا بیٹھے
 ہیں پاس نقش پا کو ہر شخص نے گویا اپنا رہتا تصور کیا جو اور نقش قدم کہ
 رہنمائی کا مرتبہ اسی سبب حاصل ہوا کہ وہ زمین پر پڑا رہتا ہوا سب سے
 سرکش دیکھو کہ عاجزی میں کیا رتبہ حاصل ہو کہ نقش پا سے بڑھیں۔ فتادہ
 مرشد کہلا یا ایضاً نیکی زینت دنیا سے شخص شکل تری بد لباس۔ زر کو ہنار
 ہو تو یوم طلا بد زینت آرائش۔ خر۔ ایک امبد می ناسو یا شکل مہرور۔ لباس
 نہ رستہ نہ کپڑے۔ یوم طلا وہ کپڑا وغیرہ جسکی زمین سہری ہو اور پہلی پونٹے
 اسپریشیم وغیرہ اور رنگ کے ہونے سے وہ لباس کا باہر چربی طلا۔
 بخلاف کتاب اس صورت میں یہ لفظ بیک اضافت سے نہ کہ بیک

بوم یعنی زمین اسکی ترکیبی معنی عطائی زمین رکھنے والا کپڑا جب آدمی سنہرے کپڑے پہن لے تو زمین گویا عطائی شہری اور اپنے نقش و نگار یعنی آنکھ ناک کان پیشانی ناخن پائٹون وغیرہ جو کھلے رہتے ہیں اور رنگ کے شہرے پس انسان بھی بوم عطلا ہو گیا یہ مطلب - اسی مغرور دنیا کی آرایش سے تو نخوس صورت کھلا لگا جب تو شہنشاہ کپڑے پہنے تو بوم عطلا بن گیا اور نہ کچھ سہمی یہی سہمی کہ تیرے اس نام سے خواست شکستی ہو - اُنکو کو بھی بوم کہتے ہیں اور اُسے بدبین جانتے ہیں - **ایضاً** انہیں ہر کام مجھے شعروشاعری سے وے بدخود نے مجھکو نصائح سے بار بار یہ کہا بدخود عقل نصائح نصیحت کی جج - بار بار مکر یہ شعر اپنے مابعد سے قطعہ بند ہو - مطلب - مجھے یہ غرض نہیں کہ خواہی خواہی شعر کسا کروں لیکن کیا کروں کہ عقل مجھے یہی سمجھاتی رہتی ہو جو آئندہ شعر میں ہو - **ایضاً** زبان پر لائن خوب کو نہ رکھو دل میں نہ کہ اُس گھر کی نہیں قدر جو صدف میں رہا نہ زبان پر لانا بیان کرنا اور حسان جانا سخن خوب اچھی بات یہاں مراد شاعری سے ہو - دل میں رکھنا کسی بات کا چھپا ڈالنا گھر موتی - قدر غرت - صدف سیپ جبین موتی رہے - مطلب - اسی سودا عمدہ اشعار کو کیوں چھپائے ڈالتا ہو تو نہیں دیکھتا کہ جتنا کہ موتی سیپ اپن پوشیدہ رہتا ہو اُسکی کچھ قدر نہیں ہوتی اور پادشاہ کے تاج تک نہیں پہنچتا یہاں سخن خوب کو موتی سے اور دل کو صدف سے تشبیہ ہو **ایضاً** ایک عکس سبکبار بحر دنیا میں بدخود کہ موج حوادث نہ دیوے نہجکو بہانہ بزرگ شل - عکس پر چھانواں - سبکبار جو کسی برہنہ سے چھٹی پا گیا ہو - بحر سمندر - بحر دنیا استعارہ یعنی دنیا - بحر دنیا سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ پانچوں بحر درون میں سے ایک سمندر - موج لہر - حادثہ نئی بات

مرادی منی آفت ناگمانی حوادث اسکی جمع ہو۔ مطلب۔ آدمی کو عکس کی طرح
دنیا میں سبکدوش رہنا چاہیے تاکہ کوئی بلا اس پر کارگر نہ ہو سکے تو نہیں دیکھتا کہ اگر
دخت وغیرہ کا عکس کسی پانی پر پڑے اور ہزار بار اس پر لہریں گزریں تب بھی وہ
عکس اپنی جگہ سے ہلکا اور کسی مقام پر نہیں ہٹ جاتا یہ شبکی کا سبب ہو اس طرح
تو بھی اسباب دنیا سے سبکبارہ تاکہ کوئی آفت ناگمانی سمجھ نہ تو۔ تشبیہ جو تو
پریشان نہ ہو۔ یہاں عکس کو سبکباری سے تشبیہ اور موج کو حوادث سے تشبیہ
ہو۔ اس شعر کے دونوں مصرعون میں عیب تفسیر ہو افسوس! ایک دایہ
شکنی سے جو خوش کرین دل کو نہ وہ کون لوگ ہیں کیسے ہیں ناہیاں نہ ہو بلکہ بنا
دل شکنی دل توڑنا مرادی منی آرزوہ خاطر کرنا۔ مطلب۔ جو لوگوں کو آرزو
نما کر کے خوش ہو کر تے ہیں وہ کون قوم ہیں انکی صورت کیسی ہونی چاہیے
انکا کیا مطلب نکلتا ہو اور مخاطب تو ذرا سمجھے بتا تو دے افسوس! افسوس
تو جان گیا توشت دل مراد وہیں جو خار چھکے مرے پانوں میں ذرا ٹوٹا
یہاں آجی پیسہ کو ٹھیک دل سے مان لیسا۔ دل ٹوٹنا آرزوہ خاطر اور
اس آواز دے۔ دو بہن بر وزن چوبہن غلط وہیں بر وزن بین صحیح۔
تاکہ نکلتا ہو مطلب۔ کسی چلی دل شکنی تھے پسند نہیں یہاں تاکہ اگر کانٹا
میرے تلے دیاں میں نہ جکڑ توشت جاتا ہو تو اسکی چٹکستگی دیکھ کر میں اپنا آزار
جو لیا جاتا ہوں اور دل میں سوچتا ہوں کہ جو چہ میرے پانوں سے
توشت میں توشتا گیا اس پر تیرا ظلم ہو انہایت افسوس ہو افسوس!
میرے چٹکستہ ہی اس میں تیر کو بھساں۔ قدح طبع کا اگر تو بے شک
توشتا ہو گیا۔ نہماستن کا حاصل صدر ٹوٹنا یہاں مرادی منی کہ تیر
بہاں پسند میں نا۔ بھائی۔ یا سے بھول نکسال باہر اب بھائی جو بوستے ہیں۔

حساب و جبر مقابلہ و جبر ثقیل و مساحت و اخلاق و تاریخ و فلاست و کیمیا یعنی علم طبیعی
و جغرافیہ و ہیئت و سبب علم حکمت بین و داخل بین اور فی زمانہ بھی مدارس سرکاری
میں جاری۔ فن کی فارسی ہندوہ صنعت جسکا تعلق ہاتھ سے ہر جیسے کاری گردن کا
کام۔ آب و تاب چمک و مک۔ آبر و غر۔ پشعراپنے مابعد سے قطعہ بند ہے۔ مطلب۔
آدمی موتی کے مثل ہے اور علم و ہنر اسکی آبداری ہے یہ علم آدمی جیسے ہے آب موتی
جسکی غرت خاک نہ دھول۔

صفحہ ۳۵۔ کیونکہ سب خریدنے ہیں اور آبدار کو بے آب کا خریدنا کوئی نہیں
خریدتا مگر غیر مضمونی شخص اگر کہ کیونکہ کے بعد کاف بیانیہ مقرر۔ پشعراپنے مابعد سے قطعہ
شیرت ہے مطلب ہے علم آدمی بے آبر و ہوتا ہے کیونکہ تم دیکھتے ہو کہ جب کوئی خرید
کرتا ہے تو آبدار موتی کو خرید کرتا ہے اور جب کوئی پوچھتا ہے تو عالم کو پوچھتا ہے نہ کوئی
بے آب موتی تلاش کرتا ہے نہ کوئی جاہل کی راہ کرتا ہے اور ایضاً دل صاف ہے
وہ حسین کہ ایمان کا نور ہے نہ اندھا ہے نہ سلی آئینہ میں نور بصر نہیں ہے ایمان امان
وینا اسکی ہندی و حرم ہے نور روشنی۔ بصر سے مراد ایمان بصیرت یعنی بینائی
باطن۔ مطلب۔ اسی دل کو صاف کہو جو با ایمان ہو اور اسی شخص کو پناہ
جسے باطنی بینائی ہو۔ یعنی خدا کو پہچانتا ہو ایضاً علم و تواضع و ہنر و داد
یا دحق نہ جس شخص میں یہ وصف نہیں وہ بے بین نہیں ہے علم شعرا صفحہ ۵۲
دیکھو۔ تواضع کے ضد کو غمہ اپنے کو سب سے کم سمجھنا۔ ہنر یعنی کاریگری۔ داد
انصاف۔ یا دحق خدا کی عبادت۔ وصف تعریف چاہے نیک ہو چاہے بد مطلب
صرع اول کی پانچون چیزیں جس شخص میں نہ ہوں وہ آدمی نہیں بلکہ حیوان
ہو ایضاً ہر شے میں یا ر و جو ہر ذاتی کو ہی قیام ہے دیکھو فروغ بخش ہمیشہ
فی نہیں ہے شے چیز۔ یا ر و جمیع بحالت مملوئی۔ جو ہر وہ چیز جو بذات خود قائم ہو

جو ہر ذاتی مراد ہی خود اپنا کمال - قیام پایداری - فروغ بخش اسم فاعل ہماری
 روشنی پہنچے والا - قمر وہ کرہ جو سبارے کے گرد اگر دگھوے اسکی ہندی چاند -
 مطلب - ہر ایک چیز میں اپنا ہی کمال پائدار رہ سکتا ہے پرانی ناگی ہوئی چیز ہرگز
 قیام نہیں کرتی جیسے چاند کو دیکھو کہ سورت کی طرح ہمیشہ روشن نہیں رہتا تین
 دن تک اسکی چاندنی دکھائی بھی نہیں دیتی سبکو محاف بکسیم کہتے ہیں اسکی
 وجہ یہ ہے کہ چاندنی روشنی مستعار ہے جب سورج اپنی شعاع قمر کو دیتا ہے تب وہ
 روشن ہوتا ہے چاندنی اصل میں دھوپ کا عکس ہے جیسے کوئی آئینہ آفتاب
 کے مقابل رکھے سائے کی طرف اسکا رخ پھیرے تو سائے میں بھی بقدر مقابلہ
 آئینہ دھوپ - اگر ٹپتی ہے یہی حال آفتاب اور چاند اور چاندنی کا ہے پس جب
 قمر میں دوسرے کی روشنی ہو تو اسکا کیا اعتبار وہ ہمیشہ فروغ بخش کیونکہ
 رہے چاند میں اپنا ذاتی کمال نہیں انفس مانگے کی چیز بھی کچھ نہیں ہوتی -
 ایضاً ظالم جو کہجھو نہ کجھو نامراد ہے ہوتا نہ مال ظلم کبھی بارور نہیں ہے
 ظالم ظلم کرنے والا کجھو محاذہ قدیم دہلی اب کبھی بولتے ہیں - کجھو نہ کجھو ایک مذ
 ایک مرتبہ - نامراد جسکی مراد حاصل نہو - نہ مال درخت - نہ مال ظلم استعارہ یعنی
 ظلم - بارور زمین پھل ہو - مطلب - جو شخص ظالم ہو وہ ایک نہ ایک دن زندگی
 سے نامراد ہو جائیگا جہاں کہ ظلم کا درخت پھلتا پھولتا نہیں ایضاً غفلت
 سے باز آہو سسیم وزر کو چھوڑ دے وارفتا ہو شیر پہ سونے کا گھر نہیں ہے غفلت
 انجیت ہونا یہاں مراد ہی معنی ترک حسنہ - باز آنا کسی کام کا نہ کرنا - ہوس
 حرص نسیم وزر روپیہ پیسا مال و دولت - وارگھر - فدا مت جانا وارفت
 مراد ہی معنی دنیا شیر شاعر کا تخلص - مطلب - اوس شیر بہ دنیا سونے یعنی
 نقصان کا گھر نہیں کہ تو اسمین نواب غفلت سے مدہوش ہو - یا یہ وارفتا

ایضاً اس نے طاعون یا وبا آئے ہوئے پر آفت و بلا آئے ہوئے طاعون ایک مادہ زہر دار ہو چکی ہے۔ میرے برابر فوطہ اولیستان اور زیر نعل اور چھون میں پھسیان پیدا ہوتی ہیں سرخ یا نیلی یا سیاہ اور آئین نہایت سوزش اور فز اور بپ آنکی علامت ہے جو جس عضو میں پیدا ہوں اسے بیکار کر دین ہو اسے زہر دار آنکا باعث ہو اور کتب سہرہ میں یون مذکور ہو کہ یہ عارضہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے پہل فرعون کے لشکر میں پیدا ہوا تھا بعضوں کا قول ہے کہ انسان خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک شخص میرے برجمی لگا رہا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے تو اسی مقام پر جہان سنسان کی نوک خواب میں لگتی دیکھتی تھی دانے نمود ہو جاتے ہیں اور اسی طرح کئی بار ہو کر تا ہو آئسہ کو دم کل جاتا ہے۔ طعن کے سنی برجمی کی ضرب طاعون اسی سے مشتق ہے۔ وہاں یہ عارضہ بھی کثرت بہت ہو اسے پیدا ہوتا ہے تو اور ہمال شدت اس کی علامت ہے۔ یہ اور طاعون دو ٹون پیغام اجل ہیں وہاں بھی فسرعی فوج کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا تھی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا فَلَہُ نَاج - ہوا کے زکا دے زمین بھی ایک عارضہ بار ب ہیں بچاؤ جسے گسان لوگ گروی کہتے ہیں یہ بھی آئب کی مور کی طرح شاخ و برگ میں پیدا ہو جاتا ہے اور اُس سے درخت خشک ہو جاتے ہیں مطلب۔ اگر ہو اُر کہ جائے پائسہ ہو جائے تو دنیا میں طاعون اور وبا در قحط اور غلہ کی آفت پیدا ہو ایضاً اَللّٰهُمَّ کُنْ قُدْرَتُہُ اے عباد باد حسن مذہبیز جو جنبش باد بہ مکمل جاننا ہر ہو جانا یہ قدرت حکمت ربانی و طاقت۔ عباد یکسر عین مجبوسہ بمعنی بندہ حسن تدبیر خوبی و عمدگی فکر جنبش باد ہو اچلنا مطلب۔ اوپر کے بیانون سے خدہ کی قدرت کا حال اظہار۔ مگسا کہ وہ اکا طہ ہے ایک عمدہ تدبیر ربانی اَللّٰهُمَّ اَخْرِسْ

پسید کی بجائے بین و دون بہ حکمت اصل ہو اکی بجائے کون بہ حکمت و زمانی اور اصل
 وجہ۔ اصل کے معنی خبر اور مراد ہی معنی کسی چیز کو خاص وجہ مطلب چننش باد گویا
 ایک راہ جو اسکی خبر بین بجائے بتاتا ہوں اور ہو اکیون پسید اہوئی ہو اسکی
 اصلیت ہی بجائے سن ایضاً فی حقیقت صد اہو ایک اثر بہ متصل ہونے کے
 وہ بیکہ بگرہ فی حقیقت و حقیقت اور دراصل۔ صد اوہ آواز جو کسی چیز میں
 گونج کر نکلے اور مطلق آواز۔ اثر نشان بیکہ بگرہ باہم متصل ہونے والی چیز۔
 مطلب حقیقت بین آواز ہی ایک اثر جو کہ وہ باہم ایک وال ہو کر وہ کرتی ہو
 جو آئندہ مذکور ہو ایضاً کرتی ہو پیکر ہوا میں نقوذ کرتی ہو جو ہر ہوا میں
 نقوذ بہ پیکر جسم اور جسم وہ شو جو ماتر سے چھو جائے سفوذ ٹھنڈا اور پھیلنا۔
 جو ہر اصل چیز مطلب۔ آواز باہم ملکر ہوا سے چھو جاتی ہو اور اندرون ہو اور اصل
 ہوتی ہو ایضاً جب ہو اس صد اکو پانی ہو۔ قوت سامع بین لاتی چیز
 قوت سامع وہ قوت جس سے آدمی سن سکے مطلب۔ جب ہو اسے آواز
 مل جاتی ہو تو ہوا اسکو لیکر اڑاتی ہوئی کان تک پہنچا دیتی ہو اس طرح میری
 آواز تم تک اور تمہاری آواز مجھ تک ہوا کے وسیلے سے آتی جاتی ہو مثلاً
 کوئی مغرب میں چلا کر پکاسے اور اسوقت ہوا کا جھکورا مشرق سے مغرب کو
 جاتا ہو تو پکاسنے والے کی آواز مجھ والوں کو زیادہ معلوم ہوگی ایضاً
 باہم انسان دہر روز شب بہ کتنے بین اپنے اپنے مطلب سب بہ باہم آپس
 میں دہر زمانہ۔ روز و شب کے مراد ہی معنی ہمیشہ۔ مطلب۔ ہوا کے وسیلے سے
 و حرات و نیا کے آدمی ایک سے دوسرا اپنے اپنے مطلب بیان کر سکتا ہو
 مثلاً ایک شخص نے کوئی بات کہی اور وہ اس کے منہ سے نکلتے ہی ہوا میں ملی اور

کی ہو اچوتی ہو اور والوں کو تو پس کی آواز زیادہ سنائی دیتی ہو ایضاً
 رہتا ہاٹون کا جو ہوا میں اثر بہ حروف رہتے ہیں جیسے کاغذ پر یہ مطلب - اگر باتوں کا
 اثر ہوا میں اس طرح رہتا ہے کاغذ پر تحریر سے حروف قائم رہ جاتے ہیں تو وہ نقصان
 ہوتا ہے شعر آئندہ میں ہو ایضاً تو صد سے جہاں بھر جانا نہ کام و شور ہوتا
 لیکن کام نہ بھر جانا لبالب ہو جانا نہ شور و شکل مطلب - اگر یہ آئین آواز جمیت کر
 رہ جاتی تو آخر میرے جوتے تمام جہاں آواز سے لبالب ہو جانا پھر ہوا اس قابل نہ رہتی
 کہ ایک کی بات دوسرے کو پہنچا دیتی - تمام جہاں میں آواز کا لبالب ہو جانا اس
 کما گیا کہ ہر جگہ ہوا موجود اور ظالم حال ہو جب ہوا آواز نہ پہنچا سکتی تو لوگوں کی
 ہمار گزاری شکل ہوتی -

صفحہ ۵ - ہوتے محتاج سب پر پا کے غل بہ کرین تازہ ہوا کو کر کے بدل بہ محتاج
 احتیاج رکھنے والا غل نقصان - بدل تبدیل کرنا مطلب جب یہ غل پڑتا کہ کار پر
 نہ ہو سکتی تو خود ہی فخر ہی سب کو اس امر کی احتیاج ہوتی کہ پرانی ہوا بدل کر کبیرین سے
 نئی ہوا لے آئین اسکی مثال آئندہ شعر میں ہو ایضاً جیسے جو وقت بہرے میں
 کاغذ بہ لوگ تبدیل کرنے میں کاغذ بہ تبدیل بدل ڈالنا مطلب - آواز بھری ہوئی
 پرانی ہوا کو نئی ہوا سے بدلنے کی حاجت اس طرح پڑتی جب طرح کاغذ کی وصلی جب
 شق کرتے کرتے بھر کر حروف سے سیاہ ہو جاتی ہو تو لوگ اسے دھوئے یا بھین
 ایضاً باتیں کرنے کا ہوا و آواز ہوا بہ ہوتی کاغذ سے احتیاج ہوا بہ ہوا
 رونق اور قاعدہ و رسم و راہ مطلب - ہمیشہ ہوا کے بدل ڈالنے کی ضرورت
 نہایت ہی رہا کرتی - کیونکہ لکھنے سے زیادہ دنیا میں باتیں ہوتی ہیں یعنی تحریر سے
 تقریر کا کام بہت رہتا ہے بس بہرت میں تازگی ہوا کی ضرورت کاغذ سے
 بھر زیادہ رہا کرتی ایضاً یعنی انسان باتیں کہتے ہیں بہ اکثر

اس سے جو کہتے رہتے ہیں کہ اکثر زیادہ مطلب۔ یہ شعر ماقبل کی تصریح ہی
الضیض اس کے ہو خالق و حکیم خدا۔ بدنگنی کا غذایطیف ہوا۔ ہذا خالق پیدا کر نیوالا۔
 حکیم عقلمند روانا۔ طیف سبک و صاف مطلب۔ خدا بڑا دانا و پروردگار ہی کہ
 اسے ہوا کو مثل کا غذا کے بنایا مگر کیسا کا غذا جو نہایت طیف ہوا و کیسا طیف
 جو ان کے و کھائی بھی نہیں دیتا اور آپر سبب لطافت کے باتون کا نشان
 بھی قائم نہیں کیا **الضیض** جقدر آدمی ہو کہ سکتا ہے ہرقی ہو حامل تن
 وہ ہو ۱۔ وہ حامل ہو چھو آٹھانے و اشخاص مطلب۔ جو جو باتیں لوگ کہتے جاتے ہیں
 ہوا انہیں لیتی جاتی ہو اور وہ کرتی ہو جو آئندہ ہو **الضیض** اس سے
 بنتا ہو گفتگو کا اثر ہے ہوتی ہو صاف اور خالص تر یہ گفتگو کا اثر باتون کا
 نشان یہاں مراد صدا سے کلام سے ہو۔ خالص بے میل مطلب۔ جو ہوا
 میں آواز ملتی ہو تو اس سے کلام بنکر لوگوں کے کاٹون تک پہنچ جاتا ہو
 اور پھر ہوا پاک صاف ہو جاتی ہو اور انہیں گفتگو کے گذشتہ کا اثر باقی
 نہیں رہتا **الضیض** اس کے انسان نا کچھ اور بھی بات ہے۔ یہ اشغال
 گفتگو و زرات ہے۔ اشغال شغل کی جمع اور اس کے معنی بے نصرتی مطلب۔ جو اہر
 ہر وقت باتون کا اثر اپنے جسم سے پھینک پھانک کر ملکی ہو جاتی ہو تو اسکی
 مراد یہ ہو تاکہ آدمی اور باتیں جو کرین تو میں انکو لیا کر سامنے کے کاٹون تک
 پہنچا دوں اور یہ باتون کا سلسلہ برابر جاری رہے **الضیض** کیا ہوا میں جو
 قدرت صانع ہے نہیں ہوتی وہ کنتہ و ضائع ہے صانع کا ریکر بیان مراد ہوا
 ہے۔ کنتہ چھوٹی چسندہ ضائع مٹ جانے والی شے۔ صانع و ضائع ہیں مجھیں
 جناس ہو شعر ۱۱ صفحہ ۷۔ دیکھو مطلب۔ یہ بھی خدا کی عجیب قدرت ہو کہ

ایک جال پر پڑتی ہے اور ایضاً ہر وہ بھی یہی نسیم ہی ہے جس نے غیرت کو اور جو
کافی ہے ہوا وہ باد جو ہر جگہ بھری ہوئی ہو ساکن ہو نسیم آہستہ آہستہ چلنے والی ہو
جس بہت غیرت کی اصل غیر اور اسکے معنی منفیت پہنچنا اور زمین کا پانی سوکھ
لینا۔ کافی پورا اور تمام ہونے والا کام یہ مطلب جو ہوا تھمری ہوئی یا روان ہو
وہ دونوں ایک ہی ہیں لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور زمین کا پانی سوکنے کے
واسطے دونوں کافی ہیں ایضاً جو مصالح ہوانے پانے ہیں یہ فائدے
جو تجھے سنائے ہیں یہ مصالح مصلحت کی جمع نگویم ان مطلب جو جو عملتیں ہوا
دین ہیں اور اسی ہوا کے بیان میں جو جو ہیں تجھے اوپر سننا چکا ہوں وہ یہ بھی
ہیں جو ہمیشہ بیان کرتا ہوں ایضاً اس سے جو زندگانی ابدان ہوا اس سے
جو نفع صحت انسان ہے ابدان بدن کی جمع اور بدن وہ چیز جو ہاتھ سے محسوس
ہو سکے۔ نفع فائدہ یہ مطلب جو دنیا میں جتنے اجسام ہیں ان سبکی زندگی اسی ہوا
سبب سے ہوا اور انسان کی صحت کا نتیجہ بھی ہوا کی خوبی پر مشتمل ہے۔
ایضاً ناک سے جو تن میں جانی ہے وہ زندگی اس سبب سے آتی ہے کہ
جو فہر پرچہ کا غلو شکی ہندی پول۔ جو تن جسم کی اندرونی سطح جہاں دل ٹیکہ
آنتیں عروق وغیرہ قائم ہیں یہ مطلب جب ناک کی راہ سے آدمی کی سانس
کھینچنے میں گذرتی ہوئی آنتوں اور رگوں میں داخل ہوتی ہے تو اس سے آدمی
کی زندگی بڑھتی ہے بقول سعدی۔ ہر نفسے کہ فرومی رود مدحیات است ایضاً
خارج تن میں لگتی ہو یہ اگر حق میں ابدان کے ہر محل تربہ خاص نکلتے والی
چیز خارج تن میں جسم کی یہ رونی سطح جیسے کمال وغیرہ۔ مصالح بضم اول کو کسر ثالث
دست کرنے والی چیز تر زیادہ مطلب جب باہر کی ہوا برونی پوست پر
لگتی ہے تو وہ جسموں کے حق میں نہایت مفید ہے ایضاً جو صد ازمین ہوتی ہے

۱۰۔ سر اور اوہ دور سے حاصل ہوتا ہے۔ جو آواز ہو اس کے جوہر میں داخل ہوتی ہے وہ بڑی بڑی دور سے اس میں سرایت کرتی ہے مثلاً چار کوس پر ایک نوپ دنی اور اسکی آواز پہاں تک پہنچی تو گویا چار کوس تک وہ آواز ہو اس کے جسم کو برمائی چلی گئی۔ **ایضاً** کان کو وہ صد اسنائی ہے جو بوسے خوش تشائے کو لاتی ہے نہ شام وہ قوت جس سے سونگہ سگین۔ مطلب یہ کہ آواز کو تھوڑے قوت شام تک خوشبو کو ہوا ہی پہنچاتی ہے۔ بوسے خوش کا استیسا اس لیے کہ ہر لو سے ہر کوئی بد دماغ ہو کر ناک سے کھڑا ہوا اور زمین سونگہ **ایضاً** زمین تو دیکھتا ہے صبح و شام جس طرف سے زیادہ آئے ہوا ہے مسا وقت شام و شام و صبح کی ہوا موہب تندرستی ہے۔ مطلب ذرا غور کرو کہ جس رخ سے صبح یا شام کو زیادہ ہوا آتی ہے تو وہ کرتی ہے جو آئندہ مذکور ہے۔ یہ شعر اپنے مابعد سے قطع بند ہے **ایضاً** فصل جاتے کی ہو کہ گرمی کی ہے ہوتی ہے موجب صلاح و ہیئت موجب سبب۔ صلاح یہاں یعنی صحت و تندرستی مطلب۔ کسی فصل میں جس رخ سے ہوا آتی ہے اسی جانب رہنے سے طبیعت بکاش ہوتی ہے **ایضاً** اندھیون کے جو چلتے ہیں بھونکے بہ سبب ہوا سے نکلنے ہیں بھونکے بہ جو نکا ہوا کا پیٹیرا۔ مطلب۔ اندھی کا سبب زور شور ہوا ہی کے باعث ہے ہوتا ہے یعنی جب ہوا زیادہ تند چلتی ہے تو اسکا نام اندھی ہے۔ ہوا چلنے کی خاص وجہ بخار ہے جب بخار است ہوا کے جسم سے اٹس پار ہو جانا چاہتے ہیں تو ان کے صدمے سے جسم ہوا اہل جاتا ہے اسکا نام ہوا چلنا ہے جس قدر بخار است بکثرت و شدت صدمہ دگرتے ہیں اسی قدر ہوا میں زور ہوتا ہے۔

صفحہ ۵۵۔ جسم کی جان کی ہوا سالیس ہے اس سے انسان کی ہوا سالیس ہے

آسائیش آسمون کا حاصل مصدر معنی آرام۔ مطلب۔ ہوا کے باعث سے جھون کو
 بھی تازگی حاصل ہوتی ہو اور جان بھی آسائیش پاتی ہو اگر ہوا نہ چلے تو غذا ہرگز
 خون نہ بنے اور خون کسی رگون میں روان نہواں گشت کر مر جائیں ایضاً
 ہر جگہ سے یہ ایز لاتی ہو کہ ابر کو ابر سے لاتی ہو چہ ابر بادل۔ مطلب۔ ہوا کی
 بجش سے بادل کے ٹکڑے پتنگ کی طرح اڑتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری
 جگہ جاتے ہیں اور اکثر چھوٹے چھوٹے ابر کے ٹکڑے کو ہوا اکٹھا کر دیتی ہو اور
 پھر وہ سب ایک ڈال ہو کر گھٹا ٹوپ بادل ہو جاتا ہو ایضاً ربط
 پاتا ہو ابر با ہم جو بہ گھیر لیتا ہو سارے عالم کو بہ ربط ملاپ با ہم آئیں ہیں۔
 عالم جہان۔ اس شعر میں صنعت ذوالقافیتین ہو شعر ۱۔ صفحہ ۱۲۔ دیکھو مطلب۔
 جینا اور پیمان ہوا کے طرح ابر کے ٹکڑے ملتے ملتے تمام آسمان پر ایک ابر
 جھا جاتا ہو اور درود و تکبیل جاتا ہو ایضاً ابر سے منہ جو ہو برس
 چکنا چکرتی ہو ٹکڑے ابر کے یہ جدا بہ منہ برستا ہو پانی۔ مطلب۔ جب پانی
 برس کر نکل جاتا ہو تو پھر ہوا اس گھٹا ٹوپ بادل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے علحدہ علحدہ
 اڑا دیتی ہو اور مطلع صاف ہو جاتا ہو ایضاً پھلتے ہیں سب درخت
 اکباری ہد کشتیان اس سے ہوتی ہیں جاری بہ اکباری دفعۃً بار کے
 معنی پھل کے بھی ہیں بدین سبب اس لفظ میں ایہام ہو شعر ۲۔ صفحہ ۲۔ دیکھو۔
 کشتی جھون نے آسمان کاف فارسی بتایا ہو منسوب گشت یعنی پھرنے والی
 چیز اور غیاث الدین کی تحقیق سے آسمان کاف عربی اور سین معلوم ہو کشتی سے
 منسوب شکی نہندی زبانا بہر صورت اسے ناؤ بھی کہتے ہیں۔ جاری بہنے والی
 چیز۔ مطلب۔ ہوا کے باعث سے سب درخت پھلتے ہیں اور ہوا ہی کے
 سبب سے بادبان والی کشتیان پانی میں چلتی ہیں ایضاً اس سے

ہو تا ہوا طعم ذوق طعام نہ پہنچتے ہوئے بہن اس سے مراد تمام بد لطف مراد ہی یعنی
 کیفیت - ذوق مرہ طعام کھانا - پہنچتے ہوئے کھانا - تمام کی چیزیں مطلب - اگر ہوا
 نہ چلے تو کھانا سٹراور بگڑ کر ہوا نقد ہوا اور اصل پیلاری کی رطوبات بہت خشک
 نمون اور ہوسے ہرگز وہ کہیں **ایضاً** خشکی یا یونین پن لاتی جو بد آتش مردہ
 کو جلاتی ہو بد خشک **ایضاً** کہ قال السعدی ع تو فحشہ خشک در دم نیم جوش
 اسکے معنی سرد خشک بین یا بے نسبتی ملکہ خشکی بنا بمعنی سردی آتش مردہ
 - بھی ہوئی آگ - یہاں جلاتا نفع جیم یعنی سو فتن نہ پڑنا چاہیے ہر چند کہ معنی
 جم جائیگے مگر لفظ (مردہ) بیگانہ ہو جائیگا لہذا جلانا کہ جسم یعنی زندہ کردن آتا
 ہو یعنی آگ دہکانا اور بیکار کھانا مطلب - ہوا ہی کے سبب سے پانی ٹھنڈا
 ہو جاتا ہوا اور ہوا ہی کے سبب سے بھی ہوئی آگ دھک اٹھتی جو تم نہیں
 دیکھتے کہ جب مشعل نکل ہو جاتی ہو تو مشعلی ٹھنڈے سے چونک کر روشن کر لیتے ہیں
 شمع کی چونک جبکی فارسی دم جو آخر ہوا ہی تو جو **ایضاً** نہیں رہتی
 شری کسی برہین بد خشک کہتی ہو کپڑے دم بھر میں بد تری گیلیا ہونا - پردہ
 زمین جہاں پانی نہ ہو دم بھر اصطلاح بمعنی فوراً مطلب - ہوا چلنے کے
 سبب سے زمین خشک ہو جاتی ہو اور اس سے کمیٹی وغیرہ کا بڑا مطلب
 کھانا جو اور ہوا ہی سے گیلے کپڑے سو کر جانے ہاں تاکہ آدمی بخوبی صاف
 کپڑے پہن کے **ایضاً** یہ ہو کہنے سے حاصل مطلب بد جتنی بہن اس
 ہو اسے چیزیں سب بد حاصل مطلب بات کا نتیجہ مطلب - خلاصہ نتیجہ کلام
 یہ ہو کہ ہوا سے سب چیزیں زندہ ہوتی ہیں **ایضاً** جو ہوا کو زندہ نہ کرتا
 خالق بد یعنی خالق ہوا نہ کرتا خالق بد خالق کہنا پیدا کرنا - خالق پیدا
 کرتے والا - دونوں مصرعے بمعنی واحد ہیں مطلب - اگر خدا ہو کو پیدا کرتا

تو وہ ہوتا جو آگے شعر میں جو ایضاً التازگی جسم و جان میں کب آتی بہ گمانس
 کنبطاتی خلق مر جاتی بہ تازگی نیا ہونا اور خراوت مطلب۔ اگر ہوا نہوتی تو سب
 بدن لاغر ہو جاتے اور تمام جانیں ضیعت ہو جاتیں نباتات ہرے نہوتے حیوانات
 کیا کھاتے بسو کون مر جاتے ایضاً اسب یہ بے آب و تاب ہو جاتیں بہ
 سارسی چیزیں خراب ہو جاتیں بہ آب و تاب رونق ہو جاتیں صیغہ جمع نموش
 غائب ماضی تمنائی مجہول مثبت مطلب۔ اگر ہوا نہ خلق ہوتی تو جتنی چیزیں
 اوپر بیان ہوئی ہیں سب بے رونق ہو کر خاک میں مل جاتیں ایضاً این ایک
 فارسی دان سے کہا کہ اب مجھ کو بہ ہوئی پسندش اشعار فرس و ہن نشین بہ
 میں کے بعد روم خلاست فاعل مقدر اور نکسال باہر۔ فارسی دان زبان فارسی
 جاننے والا بندش نشست الفاظ۔ فرس بنیم اول ملک فارس کے رہنے والے
 لوگ۔ و ہن نشین ہونا سمجھ میں آنا۔ مطلب۔ میں نے ایک فارسی دان سے
 کہا کہ اب اہل فارس کی بندش سیری سمجھ میں آگئی جو یعنی میں فارسی
 کہنے لگا ہوں ایضاً جو آپ کیجیے اصلاح شعر کی میرے بہ نیائے غلطی
 تو محاورہ میں کہیں بہ اصلاح درست کرنا۔ غلط تحریر و تقریر میں خطا کرنا اسکی
 دو قسمیں ہیں اول غلط عام (کیقدر سمجھ دار لوگوں کا خطا کرنا اور بعضوں
 کے نزدیک جائز ہو مگر اسکا ترک اولیٰ ہو۔ دوم غلط عوام (تحریر و تقریر میں وہ
 خطا کرنا جو کبھی کسی ثقہ شکلم نے نہ کہا ہو جیسے لفظ قالب سعدی نے کہا۔ لام
 کہ لیا ہر چند کہ بفتح لام صحیح ہو پس سعدی کا کہنا گویا غلط عام ہو یا جیسے آفتاب
 کو آفتاب بے مد کہنا یہ غلط عوام ہو کیونکہ کسی مستند کی زبان سے نہیں سنا
 غلط عوام ہرگز جائز نہیں۔ محاورہ اسکے لغوی معنی باجم کلام کرنا دجوابی
 کرنا اور اصطلاحاً وہ کلمہ یا کلام جو چند ثقافت نے اکٹھا ہو کر کسی معنی کے واسطے

خط عام
خط خاص

اُسے موضوع کر لیا ہو خواہ وہ اُس معنی پر ہو یا نہ ہو جیسے حیوان سے کل جانندہ ۱۔
 مقصود ہیں اور محاورے میں غیر ذوی العقول کو حیوان کہتے ہیں اور ذوی العقول
 کو انسان بطلب۔ اگر میرے شعر میں آپ اصلاح دین تو فارسی محاورے
 سب صحیح یا کمین میں ایسا عمدہ کتا ہوں **ایضاً** ۵۱ ہواور زیر فلک ذات
 میرزا فاخر بہ سلامت اُنکو رکھے حق یہاں بروے زمین بہ زیر فلک سے مراد غائم۔
 ذات یعنی ہستی و شریعت۔ میرزا فاخر کمین ایک ولایت و اشاعر کا نام۔ حق خدا۔ رو
 زمین زمین کا اوپری پرست اُس سے بھی تمام دنیا غرض ہو۔ روے زمین اور زیر فلک
 بہ صفت تقاد ہو شعر صنفہ۔ وکیو۔ مطلب۔ اگرچہ میرزا فاخر ابھی زندہ
 موجود ہیں اور خدا اُنکو ہندوستان میں قائم رکھے لیکن اُسے اصلاح لینے میں
 وہ نقصان ہو جو آئندہ بیان ہو **ایضاً** ۵۲ سوکب اُنھوں کو ہر اصلاح کا
 کیسے دماغ بہ قبول کب کرے اُنکی سنانت و تکلیف بہ اُنھوں محاورہ قدیم
 یہاں پر اب اُن بولتے ہیں۔ دماغ مراد ہی معنی توجہ و خیال۔ سنانت استوار کا
 فہم۔ تکلیف بزرگ بنے بیٹھے رہنا۔ سنانت و تکلیف سے مراد یہاں کم توجہی
 وغرور بطلب۔ اگر کوئی میرزا فاخر سے شعر میں اصلاح لیا چاہے تو کم توجہی
 وغرور سے وہ اصلاح دنیا قبول نہیں کرتے لہذا آپ ہی اصلاح دینا
 قبول فرما لیجئے **ایضاً** ۵۳ کہا یہ بعد تامل کہ دون جواب تجھے بہ جو میری
 بات کا ای یا شجھو کو ہووے یقین بہ تامل سوچ کرنا مطلب۔ اُس فارسی دان
 نے سوچ بچار کر جواب دیا کہ اگر میری بات کا تمکو یقین ہو تو سنو **ایضاً** ۵۴
 جو چاہے یہ کہے ہند کا زبان دان شعر بہ تو بہتر اُسکے لیے ریختی کا ہو ایلین بہ ہند
 بمعنی سیاہ اور ہندوستان۔ زبان دان شاعر۔ ریختہ زبان اردو۔ آئین فرنیہ
 دوست۔ مطلب۔ اگر ہندی نژاد شاعر شعر کہا چاہے تو اُسکو اردو ہی

کتابنا سب ہو۔

صفحہ ۵۹۔ وگرنہ کیسے وہ کیوں شعر فارسی ناحق بہ ہمیشہ فارسی دان کا ہو مورد
تقرین بہ باقی بیفائدہ۔ مورد جس مقام پر کوئی چیز وارد ہو۔ تقرین کی ہندی بھٹکار
بکسر اول ہو۔ مطلب۔ ہندوستانی آدمی فارسی شعر کہ کر فارسی لوگوں کی نصرت نہایت
کیونکہ سے وہ اردو ہی شعر کیون نہ کہے ایضاً کوئی زبان ہو لازم ہو خوبی مضمون
زبان فرس پر کچھ منحصر سخن تو نہیں بہ زبان بولی۔ خوبی مضمون عمدگی معنی۔
زبان فرس فارسیوں کی زبان میں منحصر گھیرا ہوا یہاں موقوف کے محل پر ہی سخن
یہاں کلام موزون سے غرض ہو۔ مطلب۔ چاہے کسی زبان میں شعر کے مضمون
کا عمدہ ہونا شرط ہو یہ کچھ ضرور نہیں کہ جب فارسی زبان ہو بھی انسان شعر
کہہ سکتا ہو استفراشد ایضاً اگر نفیم ہو تو چشم دل سے کر تو نظر بہ زبان کا
مرتبہ سعدی سے لیکے تا بہ خزین بہ نفیم سمجھ دار چشم دل استعارہ یعنی دل۔ نظر
غور و تامل۔ مرتبہ درجہ و غرت۔ تا بہ خزین یعنی خزین شاعر تک۔ مطلب۔ اگر تو عقل مند
ہو تو سعدی کے زمانے سے لیکر خزین اصفہانی کے وقت تک زبان فارسی کے
رہنے کو دل سے خیال کر کہ یہ زبان کہاں سے کہاں تک پہنچی اور کیا سے کیا
ہو گئی اس باب میں بین کیسے کیسے عمدہ فارسی شاعر پیدا ہوئے جنھوں نے
فارسی زبان کو کیسا چمکا دیا ایضاً کہاں تک انکی زبان تو درست
بولیگا بہ زبان اپنی میں تو باندہ مضی رنگین بہ معنی باندہ حنا شعر کہتا۔ معنی رنگین
وہ معنی شعر جسے شکر طبیعت شگفتہ ہو جائے (زبان اپنی میں) محاورہ قدیم
اسمیں تنقید ہو شعر ۱۹ صفحہ ۵۱۔ دیکھو۔ مطلب۔ تو ہر چند مشق کرے مگر ٹھیک
ٹھیک ولایتیوں کے محاورے بولنا معلوم پھر اپنی اردو زبان میں عمدہ مضامین
کیونکہ نہیں باندہ حنا ایضاً ویا رہند میں دوچار ایسے ہو گزرے۔ جنھوں نے

باز رکھنا مضحکہ سے اپنے تئیں بہ دیا ریشخ اول یعنی احاطہ کرنا اگر وہ جمع دیر کی ہو
 مراد ہی منی اطراف۔ باز رکھنا سچا جانا۔ مضحکہ مسخر اپنی تئیں محاورہ قدیم اب (کو)
 بولتے ہیں مطلب۔ ہندوین دو چار ہی شاعر البتہ ایسے گذر گئے ہیں جن پر کسی
 ولایتی نے خندہ زنی نہ کی ایضاً چنانچہ خسرو فیضی و آرزو سے و فقیر۔
 سخن انھوں کا منہل کے ہو قابل تحسین۔ چنانچہ جیسے کہ۔ مغل باشندگان تانہ
 ارال مگر کل اہل فارس و تانہ سے غرض ہو۔ قابل لائق تحسین وہ وہ او
 تعریف مطلب۔ جن پر کوئی ولایتی نہیں ہنسا وہ یہی تین چار ہند کے شاعر ہیں
 جیسے خسرو و فہوسی فیضی اکبر آبادی خان آرزو اکبر آبادی شمس الدین فقیر و
 بلکہ ان کے کلام پر مغلون نے واہ واہ کی ہو ایضاً سوائے ان کے کوئی
 اور بھی ہو پر شاعر۔ سواد ہندوین وہ ہی ہیں بامزہ نکلیں۔ مصرع اول
 میں عیب تحسین ہو شوہر اصغر۔ و لکھو۔ سواد کی ہندی ڈانڈا۔ بامزہ قابل
 پسند۔ نکلیں شوہر جن مراد ہی منی شوخ و چرب و تیز مطلب۔ ان چاروں کے
 سوائے اگر کوئی اور بھی ہو تو شاید ہو مگر میرے نزدیک ہندوستان میں وہا
 شاعر خوش گو گذرے ہیں جنکا ذکر شعر صدر میں ہو چکا پھر تم کیا فارسی شعر کہو گے
 ایضاً ہو چرخ جیسے ابلق ایام پر سوار۔ رکھنا نہیں ہو دست عنان
 بیک قرار۔ چرخ گھومنے والی چیز مراد ہی منی آسمان۔ ابلق چٹلا۔ ابلق ایام
 شب و روز مراد ہی منی زمانہ۔ دست عنان وہ ہاتھ جس میں گھوڑے کی باگ رہے
 بیک قرار بیک قیام پر مطلب۔ جب سے آسمان کی گردش کے سبب سے
 شب و روز ہوتا ہو یعنی دنیا پیدا ہوئی ہو جی سے آسمان اس زمانے کی
 باگ ایک طریقے پر نہیں رکھتا کبھی کسی طرف موڑ دیتا ہو اور کبھی کسی طرف
 یعنی کبھی کسی کا زمانہ اچھا ہوتا ہو اور کبھی کسی کا زمانہ موافق۔

ایضاً کتب طویلے چ کئی دن کی بات ہو + ہرگز عراقی و عربی کا نہ تھا شمار نہ
 طویلہ وہ مقام جہاں گھوڑے بندھیں یہ لفظ طویل سے مشتق ہو چونکہ بہت گھوڑے
 باندھنے کے واسطے یہ مکان طویل یعنی لانا دو رنگ بتایا جاتا ہو اس واسطے طویل نام
 ہو اور کمین میں طویلے کو پایگا کہتے ہیں طویلے چ نکال باہر اب طویلے
 میں بولتے ہیں - کئی دن کی بات ہو اصطلاح یعنی تھوڑا زمانہ گذرا ہو - عراقی
 اسب ترکی - عربی اسب تازی شمار گنتی مطلب - تھوڑے دن گذرے ہیں
 کہ جو لوگ امیر تھے اور انکے اصطلح میں ترکی و تازی گھوڑے بہت تھے انکا وہ حال
 ہو اور جو شعر آئندہ میں ہو ایضاً اب دیکھتا ہوں میں یہ زمانے کی
 خبر بیان + سوچی سے کفش پاکر گشتا ہے میں وہ آوارہ زمانہ یہاں گردش فلک
 سے مراد ہو - خبر بیان یہاں برہیل ظہر ہو یعنی بڑا بیان - سوچی زری کا جو تا
 بنانے والا کفش پایا جان کی جوتی مطلب - میں زمانے کی بڑا بیان یہ
 دیکھ رہا ہوں کہ جہاں میرون کے دروازے گھوڑے جموم رہتے وہ اب ایسے
 لگال ہو گئے کہ جوتیوں میں چونکہ لگا کر پہنتے ہیں بلکہ جوتیوں کی گشتائی بھی
 نصیب نہیں ہوتی ایضاً تنہا دسے نہ دہرے عالم خراب ہو + خست
 نے اکثر ان سے اٹھا یا چونگ و عار + تنہا اکیلا اور فقط - دے لیکن - وہ
 زمانہ یہاں گردش فلکی سے مراد ہو - عالم جہاں - خست کنجوسی - تنگ و عار
 شرم مطلب - فقط کچھ گردش آسمانی ہی کے سبب سے یہ افلاس آئندہ
 نہیں چھپا یا بلکہ لوگ نہایت بخیل اور کنجوس ہو گئے ہیں اور تمام شرم و لجاجت
 جاتا رہا اس سبب سے بھی عالم تباہ ہو ایضاً پیشکے چنانچہ ایک ہمارے
 بھی مہربان + پاوے سزا جو انکا کوئی نام لے نہا رہا ہیں حرف ربط کوئی
 فعل نہیں جو اس سے مستقبل بن کے پس پیشکے کے مقام پر فقط ہیں کافی

اور ہینگے غلط۔ مہربان دوست۔ ہمارے فارسی ناما رہی یعنی رہت کا باسی نمبر۔ لوگ
 بے کچھ کمال سے بخیل کا نام نہ ہے کھانا منہوس جانتے ہیں۔ یہ شعر گریز کا ہے
 شعر صفحہ ۲۱۔ دیکھو مطلب۔ اُن خیس بنے شرمون بین ایک ہمارے ہی دوست
 ہیں اگر سویرے سویرے کوئی اُنکا نام لے تو دن بھر کھانا نصیب نہوا **مضامین**
 کو کر ہیں سو روپے کے دنائت کی راہ سے مد گھوڑا کے ہیں ایک سوا تان ذیل و خوار
 دنائت بکسر اول و فتح ہمزہ یعنی حرف چہارم ہر وزن اعلیٰ گینگی اور کچھوسی اور
 پست جہتی۔ راہ مرادی منی وچ و سبب۔ رکے ہیں نکال باہر رکتے ہیں صحیح۔
 ذیل خیر و تباہ۔ خوار ناتوان و خراب مطلب۔ میرے وہ دوست اگرچہ سو روپے
 ماہواری پاتے ہیں لیکن بخیل اور کم حوصلگی کے سبب سے ایک ہی گھوڑا اُنکے
 پاس ہے وہ بھی اب کجخت اور ڈبلا جیسا آگے بیان ہوا **مضامین** ذوانہ و
 نہ کاہ نہ تیمار نہ سسٹیں مد رکھتا ہے جیسے اسپ گلی طفل شیر خوار مد کاہ لکھنا
 تیمار جیہا کی خدمت کرنا یہاں گھوڑے کی خبر گیری سے مراد ہے۔ اسپ گھوڑا۔
 گلی مٹی کی چپڑ۔ طفل شیر خوار و دودھ پیتا ہوا لڑکا یہاں کس سے مراد ہے مطلب
 جیسے مٹی کا گھوڑا لڑکوں کا کھلونا کہ اُسکو دانہ چار خدمت سائیس کچھ درکار
 نہیں ہوتا اس طرح وہ بخیل اپنے گھوڑے سے پیش آتا ہوا **مضامین** ناطقی
 میں اُسکی کہانتاک بیان کروں مد فاقون کا اُسکے اب میں کہاں تک کروں
 تم راہ ناطقی ضعت۔ فاقہ کی ہند ہی آس۔ شمار کرنا گنتا مرادی منی
 بیان کرنا مطلب۔ اُسکے ضعت کا حال تم سے کیا کہوں اور اُسکے فاقے
 کہاں تک گنتوں اتنے دیے گئے ہیں کہ مراتب اعداد سے وہ فاقے باہر
 ہیں **مضامین** مانند نقش نعل زمین سے بجز فنا مد ہرگز نہ اٹھ سکے وہ
 اگر مٹے ایکبار مد نقش وہ نشان جو کسی چیز میں یا کسی شے میں اُبھر آوے۔

نفل اور ہیکل ہلالی شکل جو گھوڑے کی ٹاپون میں لٹکائے جاتے ہیں۔ بجز سوارے۔ فنا
 لٹکا اور مرنے کا مطلب جب گھوڑے کے نفل کا نشان خاک سے اٹھاؤ تو خاک کا پتھر
 بین آجاتی ہو اور وہ نقش مست ہوتا ہو اور زمین سے نہیں اٹھتا اس پر حرف و گھوڑا
 بیشک بے حرفے اور شے نہیں اٹھتا جب بیٹھا تو مری جاتا ہو ایضاً اس
 حرف کو بھوک سے پہونچا ہو اسکا حال یہ کہ مرنے پر اکب اسکا جو بازو زمین
 گذار ہو مرتبہ مرادی منی حد و درجہ۔ اکب سوار۔ گذار سیر اور زبانا۔ مطلب۔
 بھوک سے اس گھوڑے کا حال پتلا ہو کر اس حد کو پہونچ گیا ہو کہ اگر اس پر سوار
 ہو کر بازو زمین جاؤ تو وہ ہوتا ہو جو اپنے ہند کو رہو ایضاً اس قصاب
 پر چھتا ہو مجھے کب کرو گے یا وہ امیدوار ہم بھی ہیں کہتے ہیں یون چار ہو۔
 قصاب گوشت بنانے اور بچنے والا۔ چار حرفے کا کام کرنے والا۔ مطلب۔
 بازو زمین ایک طرف قصاب کہتا ہو کہ یہ گھوڑا ہمیں کب دیکھے گا تاکہ فوج کر کے
 ریح لین اور ایک طرف چار اپنی ہانتے ہیں کہ یہ گھوڑا کب مر گیا کھال کے امیدوار
 ہم بھی ہیں۔

صفحہ ۵۵ عیدن سے اس قصائی کے کھوتے بند جاہو وہ گذرے ہو اس خط سے
 ہر میل و ہر نہار یہ قصائی گوشت کا دینے والا محاورہ ہے یہ حرف و ظلم شامل ہو
 قصائی کے کھوتے بند نہا کسی یہ حرف ظلم سے پالا پڑنا گذرے ہو کس سال باہر گذرنا ہو بولنا
 درست خط و دستور لیل رات۔ نہار روز۔ یہ شعر اپنے مابعد سے قلم بند ہو قصائی سے
 یہاں وہی صاحب مقصود ہیں جبکہ گھوڑے کی جو جو رہی ہو مطلب۔ جسے وہ
 گھوڑا اس ظلم کے نیچے بین جھنسا ہو تب سے اسکی زندگی اس طرح کشتی ہو
 جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً ہر رات اخرون کے تین دانہ بوجھ کر دیکھے ہو
 آسمان کی طرف ہو کہ پھر رات آخر ستارہ کے تین ان خلافت محاورہ حال

اب اس مقام پر رگوم پہنتے ہیں۔ جو بجکر قدیم محاورہ اب جانکر کہتے ہیں۔ دیکھے ہو
 نا جائز و کیتا ہو جائز۔ مطلب۔ ات گھوڑے پر اس طرح گزرتی ہو کہ ستاروں کو
 دانتہ بجکر آسمان کی طرف بیقرار ہو کر نکال کر تا ہو۔ یہاں اختر کو دانستے تشبیہ ہو
 ایضاً شعلہ شعلہ کو وہ بھروسہ گیاہ بہ ہر دم زمین پر آپ کو ٹپکے ہو یا رہا
 خط شعلہ سورج کی کرن سیجور کے بعد رگم مقدر ہو اور یہ بھی سکے قدیم۔
 دستہ گیاہ گھانس کا بولا یہاں خط شعلہ کو دستہ گیاہ سے تشبیہ کا مل ہو
 ٹپکے ہو گھال باہر ٹپکتا ہو چاہیے۔ مطلب۔ دن اس گھوڑے کو اس طرح
 کھتا ہو کہ سورج کی کرنوں کو گھانس کا بولا جانکر شک بے گیاہی سے زمین
 پر اپنے کو دے دے ٹپکتا ہو ایضاً تنکا اگر کہیں پڑا دیکھے ہو گھانس کا
 ٹپکنے کو انکھیں موند کے دیتا ہو سنبھار بہ چلنا عائر کا دانہ کھاتا اور چوند کا
 تھوڑا تھوڑا کر کے چار۔ چرنا۔ موندنا بند کرنا کے محل پر محاورہ قدیم۔ مطلب۔
 وہ گھوڑا ٹپکے دیکھ کر چلنے کے واسطے منہ میل کر رہتا ہو اور وضو کے سبب
 شکا بھی نہیں اٹھا سکتا ہو ایضاً دیکھے ہو جب وہ تو بڑا و تھان
 کی طرف بہ کھوڑے ہو اپنے سم سے کنوئیں ٹاپین مار مار بہ دیکھے ہو
 گھال باہر دیکھتا ہو درست۔ تھان وہ مقام جہاں ایک گھوڑا بندھے
 شاید اسکی اصل تھان ہو جسکے معنی جگہ۔ کھوڑے ہونا جائز لھوڑا ہو چاڑھ۔
 سسم جانور کا وہ تلوا جو کہیں سے پھٹا نہو۔ مار مار یعنی مار مار کر۔ مطلب۔
 جب تو بڑا اور تھان کو دیکھتا ہو تو مارے بھوک کے ٹاپون سے تمام تھان
 میں گھرے گڑھے دانتا ہو۔ یہ بھوک کے گھوڑے کی علامت ہو ایتا نا توان
 گھوڑے کی ٹاپون میں اسقدر طاقت بیان کرنا کہ جس سے کنوئیں کھد جائیں
 استاد ہی کے خلاف ہو ایضاً ہوا اس قدر ضعیف کہ

اگر چاہے باد سے پوچھیں گے اس کے تھان کی ہو دین نہ استوار بہ غنیمت یہاں مراد ہی
 معنی ڈبلا۔ باد ہوا۔ استوار مضبوط مطلب۔ اگر اس گھوڑے کی تھان کی پوچھیں
 مضبوط نہ گذری ہوں تو یقین ہو کہ ہوا اسے اڑا جائے وہ ایسا ڈبلا اور خشک
 ہو رہا ہو ایضاً اگر استخوان نہ گوشت نہ کچھ اس کے پیٹ میں ہو۔ دھونکے دھ
 دم کو اپنے کہ جیون کمال کو لہا رہا۔ استخوان ہڈی دھونکے ہو کمال
 باہر دھونکتا ہو صحیح۔ دھونکتا کسی چیز سے جلد جلد آگ کو ہوا دینا۔ کمال سے
 مراد یہاں وہ چتر جس سے لہا آگ کو دھونکتے ہیں۔ مطلب۔ لہا رکی
 دھونکتی بین کمال کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور سوائے دم کے اسٹین اور
 کچھ نہیں سی طرح یہ گھوڑا جو کہ پیٹ خالی ہڈی گوشت عمارد چتر ہی چسٹا
 خالی مانپ رہا ہو ایضاً پیدا ہوئی ہو تس پہاگن بادا ہند رہا۔ ہرگز
 وہ رخ اسکو تو ست جان زمینہار بہ تس غلط احوال جس صحیح۔ اگن باد
 گھوڑے کو ایک عارضہ ہو جاتا ہو جو وقت کھرہا کرتے ہیں یا جب کوڑا مارتے ہیں
 تو اس کے بدن سے چنگاریاں نکلتی ہیں یہ عارضہ دن کو نہیں معلوم ہوتا
 اور گرمی کی علامت ہو۔ دروغ جھوٹ۔ رہنہا ہرگز مطلب۔ وہ
 گھوڑا لاغری سے لہا رکی دھونکی بن گیا ہو اسپر یہ طہم کہ اگن باد پیدا
 ہوئی ہو تم یقین جاتو کہ ایسی اگن باد ہو نہیں آئندہ مذکور ہو۔ یہ شعر
 اپنے مابعد سے قلم نہ ہو ایضاً گزرے وہ جس طرف تو کبھو اس طرف
 نسیم باد ہوم ہووے وہیں گر کرے گذار بہ نسیم باد نرم و سرد و خوشبو۔
 باد ہوم کی ہندی لو مطلب۔ وہ گھوڑا جس کو بچے میں ہو کر نکل جائے اور
 چھروان ہواے سرد بھی آئے تو اسکی اگن باد کے اثر سے لو بجائے اس
 کبخت خاشقی گھوڑے میں ہندو تعفن اور حرارت ہو ایضاً سمجھا جاو

یہ کہ وہ ابلق ہو یا سترنگ بہ خارشست ہے۔ جبکہ ہر مجروح بیشمار رہے ابلق و سترنگ
سترنگ وہ گھوڑا کہ ہمتیں سترخ ہو یعنی بال گردن پر کے بال اور دم سب
سترخ رنگ ہو۔ خارشست اسکی تاسے فوقانی محل تامل کیونکہ خار صینہ استعمال
خاریدن کا اس میں شین مجرب لگا کر فقط خارشس ہو سکتا ہے شاید کثرت استعمال
سے اس میں تاسے فوقانی بڑھ گئی یہ لفظ غلط اسام ہو غلط العوام نہیں شیعہ ۱۱۔
صفحہ ۵۵۔ وکیو۔ جناب مولانا استاد نامہ غالب صاحب قدس سرہ کا
یہی عقیدہ اس لفظ میں تھا استعمال ثقات میں برابر یہ لفظ بتاے فاقانی آیا ہے
جیسے خارشستی کہنے کی جگہ خارشکی کتا ہرگز نہ کہیں گے الغرض اسکی ہندی کھاج ہے۔
مجروح زخمی بیشمار نہایت مطلب۔ وہ گھوڑا خارشست سے اس قدر زخمی ہو کہ
ایک بال نہیں رہا کوئی بال بھی جب نہ تو کیونکہ بچان ملے کہ وہ ابلق تھا یا
سترنگ۔ ظاہر ہے کہ خارشستی گھوڑے کے سب رونگٹے اور بال گر جاتے ہیں جب
خارشست کی کثرت ہوتی ہو تو چمڑا ہی چمڑا دکھائی دیتا ہو اور کوئی اصلی رنگ
پہچانا نہیں جاتا البتہ ہر زخم پر جبکہ بھٹکتی ہیں کھیاں بہ کہتے ہیں
اُسے رنگ کو گسی اس اعتبار سے کہ بہت کھینوں کا بھٹکتا بہت کھیاں
اکٹھا ہو کہ انکا بولنا اور کبھی گندہ ہونے کے محل پر یہ محاورہ آتا ہو گسی بھتین
چاہیے جو گھوڑا پہلے سبز ہوتا ہو وہ آخر کو نہ بنا ہو جاتا ہو یعنی بال اور کھال
مائل سبزخی پھر سرخا بڑھ چلے ہیں نہایت بد رنگ ہو جاتا ہو تمام بدن پر
ایسی سیاہ چٹیاں پڑ جاتی ہیں کہ دور سے نرمی کھیاں سی اسپر پڑھی ہوئی
معلوم ہوتی ہیں اسی خیر رنگت کا نام گسی ہو۔ مگر شاعر کی غرض یہاں
یہ ہے کہ مطلب۔ یہ گھوڑا اور اصل گسی نہیں لیکن کھیاں بھٹکنے کے سبب سے
انکا نام گسی پڑ گیا ہو۔ یہاں گسی ہونے سے کثرت زخم خارشست

مقصود ہے۔ اس اعتبار یعنی اس اعتبار سے ایضاً یہ حال اسکا دیکھ کر غرض بیک
 کے ہو خلق بے شکل سے موزی کے تو چھڑا اسکو کر دگا رہے دیکھ کے بعد مجا ورہ حال
 اکرم اور چاہیے۔ کہ ہو غلط کہتی ہو درست۔ خلق خلقت چکل بفتح اول نجمہ۔
 سے غمی انڈا یعنی تکلیف دینے والا یعنی ظالم۔ کر دگا رخصت۔ مطلب۔ گھوڑے کا
 یہ حال دیکھ کر خلق اللہ کو ترس آتا ہو اور سب وعائنیں مانگتے ہیں کہ خداوند
 اس موزی کے پیچھے سے گھوڑا چھوٹ جائے جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً
 ایجاوے چوریا مرے یا ہو کہیں یہ گم۔ ان تین بات سے کوئی سی ہو دے
 آشکارا گم کھوجانا۔ آشکارا ہر مطلب۔ یارب اسے چوریجائے یا یہ گھوڑا
 مر جائے یا اس ظالم کے پاس سے کھوجائے ہماری ان تین دعاؤں سے
 کوئی دعا تو قبول ہو ایضاً اتنا نہ اس کے غم سے جو دل تنگ تنگ زین ہے
 خوگیر کا بھی سینہ جو دیکھو تو ہو فگار رہے تنہا صرف دل تنگ آزرہ خاطر تنگ
 زین وہ کپڑا یا تھما جس سے زین کھینچتے ہیں خوئے پسینا۔ خوگیر ہم فاعل
 سما می پسینا جذب کرنے والا۔ اصطلاحاً اس ندرے کو کہتے ہیں جو زین کے
 نیچے پسینا سونکنے کے واسطے گھوڑے کی پیٹھ پر ڈال دیتے ہاں اس میں دو
 قاشین ہوتی ہیں بیچ میں تین مقام پر ایک ایک علاقہ لگا کر سی و تین
 اس کے سبب سے وہ خوگیر دو چھپرے کی طرح گھوڑے کی پشت پر دھرا
 رہتا ہو پس خوگیر کے دونوں قاشوں کے درمیان جو ہرز ہوتی ہو
 اسکو شامہ غر نگار یعنی زخم سینہ سے تشبیہ دیتا ہو۔ سینہ فگار ہونا بہت
 چڑنا اور نہایت مغموم ہونا مطلب۔ فقط گھوڑے کا تنگ کچھ غم اسب
 سے دل تنگ نہیں ہو رہا ہے بلکہ خوگیر کے سینے میں بھی اس غم کا اثر
 ہو چکا ہے زخم تر گیا ہو ایضاً انقصہ ایک دن تو بھگے کام تھا ضرور رہا

آیا یہ دل میں جاسیے گھر ہے یہ ہو سوار بہ القصدہ قصدہ کوتاہ و مختصر ہو سوار یعنی سوار
 ہو کر مطلب۔ قصہ مختصر یہ کہ ایک دن مجھے ضرورت پڑی میں سوچا کہ اسپر سوار
 دیکر جانوں **الفصل ۱۶** رشتہ تھے گھر کے پاس قضا را وہ آشنا بہ مشہور تھا
 بخون کئے وہ اسپر نا بکار بہ قضا را اتفاقاً آشنا دوست کئے کے معنی
 پاس یہ دکن کی بری ہی۔ نا بکار میں باسے موعده ہو کام میں نہ آنے والا
 یعنی نکتا مضطلاحاً یعنی نالایق یہ اسم صفت ہو مطلب۔ اتفاقاً وہ دوست
 چکا وہ گنجت گھوڑا مشہور تھا میرے پڑوسی تھے پھر خد اکا کرنا وہ ہوتا ہو
 جو آیت مذکور **الفصل ۱۷** خدمت میں آنکے میں نے کیا جا یہ التماس ہو
 گھوڑا مجھے سوار کی کو اپنا دوست قرار بہ التماس عرض کرنا مستعار
 سنگنی مانگی ہوئی چیتہ مطلب۔ میں نے ان آشنا سے جا کر کہا کہ اپنا گھوڑا
 مجھے مانگے دو میں اسپر سوار ہو کر کہیں جاؤں گا **الفصل ۱۸** فرمایا تب
 انہوں نے کہ اے مہربان میں آپے ہزار گھوڑے کروں تپہ میں شمار ہو
 مہربان میں میرے دوست شائق بیان ہونا مطلب۔ دوست نے جواب
 دیا کہ اگر ایسے ہزار گھوڑے ہوں تو تمہیں شمار کر وہ بات ہو جو آیت مذکور
 شعر میں **الفصل ۱۹** لیکن کیلئے چرھنے کے لائق نہیں ہے یہ واقعی
 ہو اسکو نہ جانو گے انسا رہ اسپر گھوڑا۔ واقعی ٹھیک ٹھیک۔ انسا زہایت
 عاجزی سے بات کہنا مطلب۔ میں از روئے انسا زہایت نہیں
 بتاتا ہوں بلکہ ٹھیک ٹھیک یہ امر ہو کہ وہ نالایق گھوڑا کسی کے چڑھنے
 کے لائق نہیں۔

صفحہ ۵۸ صورت کو جبکی دیکھتا ہو گور خر کو رنگ بہ سیرت سے جسکے نص ہو
 سنگ شگین کو عار بہ گور خر باضافت مقلوب خردشتی مشہور ہو کہ گھوڑے اور

گڑھے سے بننا ہوتا ہو پست گردن دراز گوش قلعہ یعنی صندلی رنگ سیاہ یا بال
 و دم پشت پر بال سے دم تک ایک سیاہ سیلی۔ بد شکل تیز رنگ۔ ہندی دین شاید
 یہی اے سہرا کہ کہلاتا ہو آگے اسکو نکا کر کے کھاتے تھے بہرام گور اسی سبب سے
 مشہور ہوئے۔ رنگ شرم۔ سیرت عادت۔ نیت محاورہ قدیم یعنی چاہیہ۔ سگ گستاخ۔
 خشکیاں قصہ در۔ عارض یعنی رنگ۔ مطلب۔ اسکی صورت ایسی کہ گور خرد و کیکر شرمائے
 اور عادت وہ جس سے ہمیشہ کنہا گستاخ شرم کھائے ایضا۔ بزرنگ بیسے لیدر
 بدبو جو چوہن پشاپ۔ بدین یہ کہ اسطبل اور جر کرے ہزار ہا بدبو اہم صفت کرب
 گندہ چیز پشاپ پشاپ کا مخف یہ تخفیف نکساں باہر۔ بدین خمس قدم اسطبل
 کی با سے مودہ ساکن چاہیے میان متحرک غلط ہو یعنی طویل۔ اوچتر زبان قدیم
 یعنی ویران اب اجازت بولتے ہیں مطلب۔ لیدر سے بزرنگ او پشاپ سے زیادہ
 گندہ ایسا خمس قدم کہ ہزاروں طویلے اجاز دے۔ شاید یہ گھوڑا سورنگ تھا
 یعنی خاکی رنگ لیدر سے مشابہ۔ اہل ہند کا قول ہے کہ سور گھوڑا جس مویلے دین
 بندرے اسکا ناس کر دے اور ایک قسم کی بونری بھی بعض گھوڑے کی پشت پر
 ہوتی جو اسے (چیت رنگ) بولتے ہیں اب گھوڑا سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے
 ایضا۔ مانند پنجو کے لکھڑن جو تھان پر بہ لاجب سوہ زمین سے۔
 ہو جو ن میخ استوار ہو پنجو وہ آلہ جس سے میخ ٹونک کر زمین دین کاٹتے ہیں
 لکھڑن لائین مارنے والا۔ لاجب فرنگ و کچو مطلب۔ وہ گھوڑا تھان پر
 دو لہٹیاں ایسی بھاڑتا ہے جیسے کوئی میخ میخ پر دے دے چکے ایضا۔
 خشری جو مقدار کہ بھڑاسکی پشت پر بہ و تبال اپنے منہ کو سپہ کر کے ہو
 سوار بہ خشری ایک قسم کا گھوڑے دین ماہر و عیب جس سے وہ خوب
 کھل کر زمین چلتا چلتے دین دست جھٹکا کھاتے ہیں اور کبھی شامنے کے پامی سے

لنگ کہ تاہو خشر بعد مرگ دوبارہ زندہ ہونا یعنی روز قیامت خشر و خشری دین
 تنہیں مطرف ہو شعرا صنفہ۔ دیکھو۔ و جال فرنگ و کیونب تب تنہیں و جال کی
 سواری گھوڑے پر پرور خشر کی گئی تاکہ خشری کی رعایت قائم رہے ورنہ اسکی
 سواری پرور خشر گدے پر ہوگی۔ مطلب۔ وہ گھوڑا ایسا خشری ہو کہ خشر کے
 دن اسکی پشت پر و جال اپنا سہارا لاکر کے سوار ہو یا یہ معنی کہ وہ گھوڑا نہین بلکہ
 گدھا ہو اور گدھا بھی کسکا کہ و جال کا ایضاً اتنا وہ سرنگون ہو کہ سب
 اڑ گئے ہین و انت۔ یہ جڑے پہ لیکہ ٹھوکر دن کی انت پری ہو مارا۔ سرنگون
 اسم صفت مرکب سرنیہ ہوا کر چلنے والا یہ گھوڑے کا عیب ہو اسکو پست
 گردنا بھی کہتے ہین۔ جڑ اور اڑ۔ انت باب۔ نون یعنی ہمیشہ محاورہ قدیم۔
 و انت اڑنا و انت گردنا یہ پیری کی علامت ہو۔ مطلب۔ کوئی یہ نہ
 سمجھے کہ بڑھاپے سے اسکے دانت گرے ہین بلکہ سرنگون رہتا تھا اس عیب پر
 سوار نے موزے کی ٹھوکرین اسکے جڑے پر لگائیں اس باعث سے اسکے
 دانت اڑ گئے ورنہ پیری کی کچھ ظاہر نہین ایضاً ہو پیرا سقد کہ جو تیل لگے
 اسکا سن بہ اول وہ لیکے ریگ بیا بان کرے شمار بہ پیر بوڑھا۔ سن
 یعنی سال و عمر۔ ریگ بالو۔ بیا بان لق و دق جنگل مطلب۔ یہ گھوڑا
 اسقدر بوڑھا ہو کہ اگر کوئی اسکی عمر بتا یا چاہے تو پہلے تمام جنگل کی بالو
 سیٹ لائے جتنے اس ریگ ہین ریزے گئے سنے کلین اتنے ہی برس کا
 یہ گھوڑا ہو انرض مراتب اعدا سے اسکی عمر بڑھی ہوئی ہو اشد برسے
 جڑا ہے ایضاً آئینک مجھے زروے تواریخ یا دہو بہ شیطان اسی پہ
 کھلا تھا جنت سے ہو سوار بہ تواریخ تارخ کی حج اور اسکے نوحی مسنی
 کسی چیز کا وقت ظاہر کرنا اور صلاحا کسی ٹہرے امر گذشتہ ہے لیکر دوسرے

امر گزشتہ تک مدت مقرر کرنا۔ از روئے تواریخ یعنی کتب تواریخ کے دیکھنے کے سبب سے
شیطان روح بد اور پیمان اہلین سے غرض ہو و ملیں ساپ بنکوتا و کس ہنشی کے
منہر میں ٹھیکہ بہشت میں ہو نچا اور وہاں سے مرنے اگل دیا پھر شیطان نے
بصورت اصلی مجسم ہو کر حضرت آدم کو ہیکایا اور گیہوں کھلا دیے جسکی او کو
ممانعت تھی اس خطا پھر شیطان اور آدم اور سانپ اور طماؤس خست ہر ہو گئے
آدم کو لٹکایا گرے اور سانپ اصفہان میں اور طماؤس ہندوستان میں
اور شیطان تمام دنیا میں مطلب۔ مجھے اسکا سہرہ ٹیک ٹیک نہین معلوم
مگر یہاں تواریخ عالم دیکھنے سے اتنا یاد پڑتا ہو کہ جب سے شیطان جنت سے
نکالا گیا ہو اس واقعے سے پیشتر کا یہ گھوڑا ہو بلکہ یہ اسوقت جو ان اور قاب
سواری تھا جب تو شیطان اس پر سوار ہو یعنی جب سے دنیا آباد ہوئی
اس سے قبل یہ گھوڑا پیدا ہوا تھا اسقدر اسکا سن جو ایشیا
مکمر ہو اسقدر کہ اگر اسکی نعل کا بد لو با گلا کے تیغ بنائے کوئی ہمار
مکروفتن کا اسم فاعل سماعتی نسبت چلنے والا اسکی ہندسی مٹھا ہو۔
تیغ تلوار مطلب۔ یہ گھوڑا اب مٹھا ہو کہ اگر اسکی نعل نکلا کر کوئی ہمار
تلوار بنائے تو اس تلوار کی وہ کیفیت ہو جو آئندہ شعر میں ہو۔ یہ شعر اپنے
مابعد سے قطع بند ہو ایضاً ہو مجب کو یہ اینہن کہ وہ تیغ روز جنگ
ستم کے ہاتھ سے نہ چلے وقت کارزار ہو روز جنگ لڑائی کے دن میں۔
ستم ایک بڑب زور آور پہلوان کا نام باقی فرہنگ دیکھو۔ کارزار مرکب۔
کار فارسی میں اور کام اردو میں بجائے مرگ منحل جیسے فلان بکار آمد یا کام
آیا یعنی مرگیا مگر علامت طرف جیسے گلزار پس کارزار کے معنی موت کا
مقام وہی میدان جنگ مٹھا مطلب۔ اسکی نعلوں کی گلی جوئی تلوار

رستم بھی لڑائی میں چلائے تو اُس گھوڑے کی کمر وی کے اثر سے وہ تلوار نہ چل سکے
 یعنی وہ گھوڑا تو چلتا ہی نہیں پھر اُس کے نعلوں کی تلوار کیونکر چل سکے اُس کے نشست
 پائوں کا اثر نعلوں میں کمان تک اور نعلوں کا اثر تلوار میں کب تک نہ آئیگا
 ایضاً مانند اسپ حادثہ شترنج اپنے پائوں بد جزومت غیر کے نہیں
 چلتا جو زینہار بد شترنج کبیر اول شاید ہندی الاصل ہو اسکی اصل چترانگ
 چتر کے معنی چار اور ٹانگ یعنی جسم چونکہ سواسے شاہ اور فرزین کے اس میں چار
 جسم یعنی چار ہرے اور ہوتے ہیں یعنی فیصل و اسپ و رنخ و پیادہ لہذا
 چترانگ نام ہوا اور وہ سرب ہو کر شترنج ہو گیا جھمبہ ابن و ابراہن فیلسوف
 حکیم شاید اسکا باقی تسابین سبب اسکی ہندی الاصل ہونے میں راقم کو
 تامل ہو کیونکہ بانی اسکا یونانی ہو۔ اپنے پائوں یعنی اپنے پائوں سے۔ جس
 سواسے۔ دست غیر دوسرے کے ماتر سے۔ زینہار ہرگز۔ مطلب۔ جس طرح
 شترنج کا گھوڑا اپنے پائوں سے نہیں چلتا ہو بلکہ جب کوئی شخص ماتر میں اٹھا کر
 اسے حادثہ شترنج میں رکھ دیتا ہو تب اسے چلنا کہتے ہیں اس طرح یہ گھوڑا
 بھی سبب نشست رفتاری کے اپنے پائوں سے نہیں چل سکتا بلکہ لوگ
 اٹھا اٹھا کر بیان سے بیان و مان سے بیان رکھ دیتے ہیں جب
 اسکو چلنا کہتے تو اسکو ایضاً اک دن گیا تھا مانگے یہ گھوڑا برات میں ہو۔
 دولہا جو بیاتنے کو چلا اسپر ہو سوار ہو۔ یہ شعر اپنے مابعد سے قطع بند ہو۔ مطلب۔
 ایک دن کا قصہ سنو کہ کسی برات میں دولہا کی سواری کہے جو اسطے
 یہ گھوڑا مانگے گیا اور دولہا اسپر ہو کر شسرال کو بیاتنے چلا پھر وہ ہوا
 جو آئندہ شعر میں ہو ایضاً خبر سے خط سیاہ وسیع ہو اسفید ہو۔
 تھامس و ساجو قد سو ہوا شاخ باردار ہو سبزو وہ بال جو آغاز جوانی میں

بھرتے رنگ کے وارھی اور نوچکے مقام پر چلتے ہیں اسے اصطلاح میں سین
 بیگنا کہتے ہیں۔ سرو سا قد سیدھا اگر ہو جوانی کا قد۔ شاخ بار وار ہونا
 قد کا کہ جبکہ کر خمیدہ پشت ہو جانا کیونکہ چل آنے سے شاخ خمیدہ ہو جاتی ہے
 اور یہ معنی کی علامت ہے۔ مطلب۔ دو ٹھکانی سین بیگی ہوئی سیاہ گھٹین
 سے چرخہ سے سیاہ سپید ہو گئے یعنی آغاز جوانی سے بھری جوانی آئی
 اور بھری جوانی گذر کر پیری نمود ہوئی بڑھاپے سے کہ جبکہ گئی ایضاً
 پہونچا فرض عروس کے گھر تک وہ نوجوان پیشینوخت کے درجے سے کہ اس
 طرف گذرے عروس نفع اول و لمن۔ نوجوان سے فرض دو ملتا پیشینوخت پس اس
 برس سے آخر تک مرادی مٹی پیری۔ درجہ پایہ و حصہ مرادی جتنی سن مطلب
 دو ملتا اس وقت دو لمن کے گھر پہونچا جبکہ پیشینوخت کا بھی سن گذر گیا یعنی مرمر
 پہونچا پس گھوڑے کی سست روی کے سبب سے ہوا ایضاً
 تو اس قدر ہے وہ جو کچھ کہ تم سنا ہے لیکن اک اور دن کی حقیقت کہون میں یا رہے متھا
 گھر دوست۔ تم کے بعد آنے (علامت فاعل مقدر اور غلط حقیقت احوال
 مطلب۔ اسکی سستی جیسی بیان ہوئی تھے سنی مگر ایک دن کا حال اور
 سنو ایضاً دہلی تک آن پہونچا تھا جس دن کہ مر پٹا ہے مجھے کسا
 تعیب نے آکر ہر وقت کار بہ مر پٹا ملک مہاراشٹر کا رہنے والا۔ راجو تر
 انکا سب سے بڑا بادشاہ پیشوا نام جبکہ دار سلطنت شہر پونا تھا۔ مر پٹون کو
 اورنگ زیب کے عہد سے نمود ہوئی شاہ عالم ابن عالمگیر سے ملک کا چوتھا
 محصول انجمن نے اپنے نام بطور معافی لکھوایا۔ پھر محمد شاہ کے عہد میں
 مر پٹون نے دہلی کو آکر لوٹ لیا۔ صاحب خزانہ عامرہ کا قول ہے کہ جب سعد
 جاس نے فارس کو فتح کیا تو نوشیروان کی پر پوتی مسماہ شہسہر بانو

۱۱۱
 اس کا نام ہے کہ وہ شہسہر بانو کی پر پوتی تھی

گرفتار ہو کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ انکا نکاح ہوا انجین سے سادات حسینی کی نسل قائم ہوئی
 اسی گیر و دار کے چنگ سے بین اولاد نوشیروان کا ایک شخص بھاگ کر ہندوستان
 میں آیا اسی سے مرہون کی نسل قائم ہوئی۔ مرہٹے اصل بین آتش پرست تھے
 اور اب بہت پرست ہیں۔ بحساب صد مرہٹے اور سادات حسینی بھائی بھائی ہیں
 جب عرب فارس پر دوڑ لائے تو وہاں یزدجرد پادشاہ تھا نوشیروان کا پوتا
 شہر پالو کا باپ مرہون کا جد القریب تھی شخص بہ نقیب لغوی معنی تور بہت
 کرنے والا اور غلام خانہ جو بد ار جو وقت تقسیم تنخواہ ہر سپاہی کا چہرہ بکارتے
 اور میدان جنگ میں گڑ کا بھی کہتے ہیں اور پادشاہ کی سواری میں تادیب
 کے واسطے بولتے جاتے ہیں۔ وقت کار سے مراد وقت کارزار یعنی وقت
 جنگ۔ مطلب۔ جب مرہون نے دلی پر چڑھائی کی تھی تو اس دن نقیب
 مجھے بلانے آیا **ایضاً** مدت سے کوڑیوں کو اڑایا جو گھر میں بیٹھ رہے ہو کر
 سواری پر سوار ہونے کا راز نہ کھڑیاں اڑانا محاورہ بازاری یعنی مال
 مارنا اور رفت میں تنخواہ چکھنا۔ گھر میں بیٹھ کر یعنی بیٹھ کر مطلب۔ گھر میں بیٹھے بیٹھے
 مفت تنخواہ کھایا کیے جو اب وقت پڑا جو ڈرا گھوڑے کی پیٹھ پر چالو اور چلکر
 حریف سے مقابلہ تو کرو **ایضاً** ناچار ہو کے نب تو بندھایا میں اس پر
 زمین بہتھیار باندھ کر میں ہوا جا کے پر سوار ہونا چار بھور میں کے بعد (نے)
 خلافت فاعل مقدر اور ٹاساں باہر۔ زمین سواری کی کاٹھی۔ مطلب۔ کیا کروں
 مجبور حکم حاکم مرگ مفاجات گھوڑے پر کاٹھی کھنچو اگر تھیں سار لگا کر سوار ہوا
ایضاً جس شکل سے سوار تھا اس روز اس میں بہ دشمن کو بھی خدا نکرے
 یوں ذلیل و خوار نہ ذلیل و خوار سوار پریشان۔ مطلب۔ میری سواری کی

آج دن جو شکل تھی خدا ایسی دشمن کو بھی نصیب نہ کوسے اُس روز نہایت ہی رونا اور تباہ ہوا **ایضاً** ۱۹ چابک تھے دونوں ہاتھ میں پکڑے تھا ستر میں باگ ۔
 ٹنگ سے پاشنہ کے مرے پانٹون تھے نگار بہ چابک چالاک اور تازیانہ یعنی کورٹ
 پکڑے تھا نیلی پکڑے ہوئے تھا ۔ ٹنگ ٹنگ اڑتے وقت گھوڑا مانگنے کی آواز ۔
 پاشنہ یہاں یعنی اڑی نگار زخم مطلب ۔ دونوں ہاتھوں میں دو تازیانے تھے
 لہذا میں باگ ستر میں تھا ہے تھا اور گھوڑے کو برابر اڑی نگار تھا اُس سے
 تمام اڑیاں زخمی ہو گئی تھیں ۔

صفحہ ۵۹ - آگے تو توبرہ اُسے دکھلائے تھائیں پوچھے نقیب ہائیکے تھا
 لاشی سے مارا رہے نقیب کے معنی اوپر بیان ہر پکے مطلب ۔ اُس گھوڑے کے آگے
 سائیں توبرہ دکھاتا تھا تاکہ دانے کے لالچ پر چلا آئے اور سچے پادشاہی چوہدا
 عصا سے پیٹتا تھا تاکہ مار کھا کر سب گتاپلے **ایضاً** ۲۱ ہرگز وہ اس طرح
 بھی نہ لانا تھا روبراہ ۔ ہلتا نہ تھا زمین سے ماتر کو ہر بار ۔ روبراہ لانا
 آگے بڑھنا اور چلنا اور راہ پر آنا اور درست ہونا یہاں معنی اول ۔ کو ہر بار
 جس مقام پر بہت پہاڑ ہوں مرادی معنی کوہ سلسلہ مطلب ۔ نہ توبرہ دکھاتے
 سے وہ آگے بڑھتا تھا نہ لاشیان مارتے سے وہ دوڑتا تھا پہاڑ کی طرح
 زمین پر جم گیا تھا ہرگز جگہ سے نہ ہلتا تھا **ایضاً** ۲۲ اس نفع کے کو دیکھ ہوے
 جمع خاص و عام ۔ اکثر مدبروں میں سے کہتے تھے یوں پکار ۔ ہنر مند سحر اپن
 اور دل بلی ۔ دیکھ یعنی دیکھ کر خاص و عام شریف و زویل ۔ مدبر صاحب
 ہریر ۔ یعنی مختلف ۔ پکار کے بعد (کر) اور چاہیے مطلب ۔ یہ دل بلی دیکھ کر
 پوٹے بڑے اکٹھا ہو گئے اور دوست کٹے کٹے اس طرح بہت سی ہوتی
 ہریر بن جاتے تھے ۔ پشہر اپنے مابعد سے قطع نہ ہوا **ایضاً** ۲۳

پہلے اسے لگاؤ کرنا ہووے یہ روانہ یا بادبان باندھنوں کے دو اختیار ہوتے
 روان جاری اور چلنے والا۔ بادبان وہ پیر ہر اوجہ ہوا پھرنے کے واسطے کشتی پر
 لگاتے ہیں اسے پال بھی کہتے ہیں۔ باندھ کے بعد وکرم اور چاہیے۔ پون ہوا یہ
 ہندی لفظ ہے۔ کیلے اختیار دینا کسی پر کسی چیز کو چھوڑ دینا ظاہر لفظ اختیار کے بعد
 ہون علامت طرف یعنی (دین) مقدر ہے۔ یہ شعر مدبروں کا مقولہ ہے۔ مطلب :-

شاید یہ گھوڑا سب سے پہلے کا تاں لگا ہو یا سے پال کی ناو جب تو نہیں چلتا پیسے ہمیں
 لگاؤ یا بادبان اس پر چھا کر ہو اور چھوڑ دو تو شاید سچے۔ یہاں چھتی کے طور پر
 گاڑی (اونٹ) سے گھوڑے کو تشبیہ ہے (چھتی) اس کے نفوی معنی چھینا یعنی زیبا
 و مناسب ہونا اور مصلحا وہ ریکہ اور ذیل تشبیہ چھین کھنڈن اور مسخر
 اور مضحکہ و تعصن ملا ہے سحر کا شعر گوری آئے منہ میں دیکے یہ چھتی کھی
 منے یہ تعجب کی جگہ ہے چونکہ کوثر میں کافی ہے یہاں پان کو ایک واپس ات
 چیز یعنی کافی سے تشبیہ ہے اور پھر وہ کیسی کافی جو بہشت کے شے میں پڑ گئی ہو
 گویا از روئے شعر تشبیہ دیکھی یہی چھتی ہے یا جیسے میر یا علی کا شعر ہے اور
 کیا چھتی کہوں بن آئے ہو لنگور سے یہ و اثری سند و اوہین ہاں آیا خدا کے
 نور سے یہ یہاں انسان کو لنگور سے تشبیہ ہے اور یہی چھتی ہے جب کسی پر
 چھتی کہتے ہیں تو اس مقام پر اکثر چھتی کا لفظ بھی بول لیتے ہیں (مضہ)
 میں آگے کیا کہوں کہ ہر اک اسکی شکل دیکھو۔ تیغ زبان سے کاٹ کے
 کرتا تھا گل نثار بہ دیکھ کے بعد علامت ماضی معطوفہ یعنی (کرم) مقدر اور علامت
 محاورہ حال تیغ زبان استعارہ یعنی زبان۔ گل کا ثنا تعجب آمیز باتیں کرنا
 اور چنبیسے کا کام کرنا اس محل پر گل کتنا بھی بولتے ہیں جیسے آج صیاد
 جفا کا رہے کیا گل کترے یہ دور لہجہ کے چمن سے پر بلبل کترے یہ مطلب :-

اب لوگ جو اُس گھوڑے پر بٹھیاں کتے تھے مین زیادہ اُسکا حال کیا جان کر نون
 عجیب عجیب بانین کر رہے تھے جیسے اگلے مذکور ہین ایشیا کہتا تھا کوئی
 ہو نہ کوئی نہیں یہ اسپ کہتا تھا کوئی ہو گا ولاسیت کا یہ ہمارا نہ کوئی پہاڑ
 کبیری اچکی فارسی نرغالہ ہر یہ جانور بدرنگ پسٹ قد ہوتا ہو پہاڑوں کے دون
 یلین رہتا ہو پست قاستی کے سبب سے اُس گھوڑے پر نرغالے کی بھتی ہو
 ہمارا گدھا مطلب کہ کوئی کہتا تھا یہ گھوڑا نہیں بلکہ نرغالہ ہر ایسا چھوٹا ہو
 اسیکا قول تھا کہ یہ ولاتی گدھا ہوتا دراز گوش ہر ایشیا کہتا تھا
 گھوڑی مجھے ہو اچھے کیا گتہ نہ کہتو ال نے گدھے پر بٹھے کیون کیا سوار
 کہتو ال کو تو ال کا مختلف اور تہذیب تکال باہر وہ حاکم عہد شاہی جس سے
 مفسدین شہر کا بندوبست متعلق تھا اُسکی عربی مس اور انگریزی بیٹی مجھڑ
 ہو سیٹی یعنی شہر مجھڑت حاکم فوجہ اسی ہندوستان مین جب کوئی
 سخت خطا کرتا ہو تو اوہ حاکم کا لاکر کے گدھے پر چڑھا کر کو تو ال اُسے شہر مین
 ہنڈاتا ہو مطلب کہ کوئی مجھے بھتی کے طور پر کہتا تھا کہ اچھے شخص نے مجھے
 کو تو ال نے گدھے پر چڑھا کر کیون ہنڈایا ہو مجھے کون ایسی خطا ہوئی -
 کہنے والے کا مطلب یہ کہ گھوڑا نہیں بلکہ گدھا ہو اور سوار نہیں بلکہ گنگار -
 جیسا آگے بیان ہوا ایشیا کہنے لگا پھر اُسے مجمع مین ایک شخص -
 مرکب نہ یہ گدھا نہ یہ راکب گناہگار - پھر ایسی چپراکر - مجمع انہوہ خلایق
 اُسکی ہنڈی بیٹھ ہو مرکب سوار سی کی چپراکر راکب سوار ہونے والا
 شخص مطلب اسی ہنگامے مین ایک صاحب اور وارو ہوئے و و
 کیا فرماتے ہین کہ سنا صا جو تم سب کا کہنا غلط مین جو کمون وہی درست
 فی الحقیقت نہ یہ گھوڑا گدھا ہو اور نہ یہ سوار گناہگار بلکہ میری اسے یہ ہو

جو آئندہ مذکور ہو ایضاً سمجھوانا ہوا بدین نوبہ کہ سپاہی کے بھیس میں
 ڈائن چلی ہو تو کہو سپہری پر سوار ہو سمجھوان ہوں غلط سمجھنا ہوا صیح -
 بھیس ہندی بمعنی وضع - ڈائن جو جب تھنق صاحب فیاضہ انجلی ناما ہو گھنا -
 ہو وہ جادوگر فی عورت کہ ایک نظر دیکھتے ہی جادو کے زور سے آدمی کا کلیجہ کاٹ کر
 کھا جاتی ہو اور معلوم نہیں ہوتا اور نقتار بندہ کو بھگتے ہیں بھیرے کے برابر
 چو پاپہ ہوتا ہوتے اسکی خوراک ہیں چونکہ ڈائن ہندو بمعنی انفار کو جادو سے
 مسخر و مطیع کر کے اہر سوار ہوتی ہو بدین نسبت انفار - ڈائن کو بھی کہتے ہیں -
 چرخ بقول فیاضہ الدین شکر کے برابر پاکسٹھا شکاری لیکن بعض محققین کے
 نزدیک وہی ہندو چرخ ڈائن چرخ ہوتا ہے جو اسے شاعر نے یہاں چرخ کو کہتے
 سے تعبیر دی ہو (تحقیق مؤلف) اگر چرخ پڑے ہو تو جو پاسے یعنی گھوڑے
 سے شاعر اسے کیونکر تعبیر دیکھتا اسلئے چرخ بیشک ہندو ہی کو کہتے ہیں -
 یہاں راکب کو ڈائن سے اور ڈائن کو سپاہی سے تعبیر ہو گیا بھنی کے طور پر -
 مطلب - میرے ذہن میں یہ آتا ہے کہ یہ راکب سپاہی بنا ہوا گھوڑے پر سوار
 نہیں بلکہ ڈائن سپاہی کے جاسے میں ہمالی ہو اور گویا چرخ پر سوار ہو کہ گھٹ کو
 چلی ہو ایضاً اس مجھے میں تھا ہی کہ ناگام ایک اور بہ فتنے کو آسمان نے کیا
 مجھے پھر دو چار بہ منصفہ جاسے خصوصیت مرادی معنی جھگڑا اور کھینچا - ناگاہ قوت
 مرادی معنی دفعہ - فتنہ عذاب و دیوانگی مرادی معنی ہمارے ناگہانی - دو چار
 کرنا مقابل کرنا مطلب - یہ جھگڑا بھی چمکانہ تھا کہ ایک نیا فساد اور اُٹھ کھڑا ہوا
 جیسا آئندہ بیان ہو ایضاً دھوبی کھار کے گدے اُس دن ہوئے تھے
 گم بہ اس باجرے کو سن کیا دونوں نے دان گزار بہ کھار بھی شہر میں گدے
 اور چھپ پائے ہیں اُپر اپنے بیچنے کے باسین لا کر بازار کو لیجاتے ہیں

ماجرہ جو چیز جاری ہو مروی معنی احوال یہ مطلب کہ سین و حویلی اور کھمار کے
 آئینہ گدھے کھو گئے تھے جب اُنکے کان آواز پڑی کہ ایک عجیب خلقت جانور پر
 دوڑ پڑتی ہے کہ کہہ سہہ ہیں تو وہ بھی اپنے گدھوں کی فکر میں وہاں آکر موجود ہوئے
 اڑتے ہیں ۱۲ ہر اک نے اُسکو اپنے گدھے کا کیا خیال یہ پکڑے تھا و حویلی کان تو کھینچے
 تھا آدم کھار بہ پکڑے تھا غلط پکڑتا تھا صحیح - کھینچے تھا نکساں باہر کھینچتا تھا درست -
 مطلب - دھو باہر سمجھا کہ یہ میرا گدھا ہے کان پکڑ کر کھینچنے لگا کہ جل سے ۱۳
 کھار سوچا کہ اس گدھے کا مالک ہیں ہوں گھوڑے کی دم پکڑ کر کھینچنے لگا تاکہ
 اپنے گھر لے جائے ۱۴ افس ۱۵ دریا کے کشمکش ہوا اُس ان موج زن بہ تھا غصہ
 ڈوبے خفت سے اک کنارہ کشمکش کھینچا کھینچی اور چین چھٹ دریا سے
 کشمکش اتھارہ یعنی کشمکش - ان وقت موج زن جوش کرنے والا - خفت
 نہ است - کنار کنارہ - مطلب - ہیں و حویلی اور کھار کی چین چھٹ سے قریب تھا
 کہ آدم ہو کر کہیں ڈوب مروں افس ۱۶ بد نشی اسکی دیکر کے کد خرس کا خیال
 اڑے بھی وان تھے جمع تماشے کو بشمار بہ بد نشی بڑے اوہوٹے روگئے ہو جانا اور
 یہ گھوڑے کی بد صورتی جو خرس پر چڑھ - خیال کر یعنی خیال کر کے - تماشا مروی معنی
 سیر مطلب - اُس گھوڑے کے روگئے اسقدر بڑے بڑے تھے کہ ڈر کے سمجھے یہ گھوڑا
 نہیں بلکہ یہ چھوڑا اور تماشا دیکھنے کو اکٹھا ہو گئے افس ۱۷ رکتا تھا کوئی
 لائے شپاری کو منہ کے نیچہ - موٹے تن سے کوئی اکٹھا رہے تھا بار بار بہ
 شپاری چھالیا ڈولی - منہ کے نیچہ یعنی منہ میں - موبال - من جسم - اکٹھا رہے
 تھا خلاف محاورہ اکٹھا رہتا تھا محاورہ - دستور ہے کہ جب پرچھو والا پھستد
 ہداری پرچھ لاتا ہے تو لوگ یہ چھ کے منہ میں چھالیا ڈولی رکھکر اور پھر وہ نکالکر
 لڑکوں کے کھیلے میں ڈال دیتے ہیں اور نیز پرچھ کے ہال اکٹھا کرکے تو یہ نہا کر

لڑکوں کو پہنا تے ہیں اور یہ دونوں باتیں خوف اور نظر بد کے واسطے د فیہ ہیں
 مطلب۔ کوئی اس گھوڑے کے ستر میں سپاری رکھتا تھا تاکہ پھر لکڑیوں کو
 پہنائے اور کوئی اس کے بدن سے پال اکھیرتا تھا کہ تو پڑ جائے ان دونوں باتوں
 سے یہ فرض کہ گھوڑے پر ریچھ کی پھٹی بخوبی جم جائے ایضاً کتے بھی
 بھونکتے تھے کھرے اس کے گرد و پیش یہ سنا تھیں سندھو خیمہ کے ہو چشم
 چارہ گرد و پیش اس پاس۔ سندھو گھوڑا جبلی رنگت صندلی مائل زبردی
 ہو یہاں مراد عام گھوڑے سے ہو خرس نہا ریچھ کے مثل۔ سندھو خرس نہا
 فرنگ دیکھو چشم چارہ ہونا دید بازی ہونا۔ دوسرا مصرع بطریق ترکیب
 فارسی ہو مثلاً فارسی غفر اسکی یون بنے گی دبا آن سندھو خرس نہا دو چار گشتہ
 سگان عفت عفت می کردند مطلب۔ کتے بھی اس عجیب انخلقت کو دیکھ
 سمجھ کر اس پاس بھونکتے تھے۔ یہ فعل گھوڑے کی بدشچی ظاہر کرتا ہو۔
 چشم چارہ یعنی چشم چارہ ہو کر ایضاً کتا تھا کوئی مجھے کہ بھلو بھی
 لے چڑھا۔ دو گنا کتا تھے میں ہو نو چند اتوار بد ٹکا دو پیسے۔ نو چند
 دن رہا کہلاتا ہو جو چاند دیکھ کر پہلے پڑے جیسے نو چند ہی جبراست یا
 نو چند جبکہ یا نو چند اتوار ایسے اتوار میں اگر ریچھ طباے تو لوگ بچوں کو
 اس دن اسپر سوار کرنا نیک سمجھتے ہیں اور اس کے ستر کی بجائے لڑکوں کو
 دلاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اس سے لڑکا ڈھیٹھ اور نڈر ہو جاتا ہو۔ مطلب۔
 کوئی لڑکا مجھے کتا تھا کہ آج نو چند اتوار پہنچے ایک ٹکا دو گنا بھائی
 مجھے بھی اس ریچھ پر چڑھائے۔ اتوار بروزن بے کمان غلط اتوار بروزن
 ارشاد صحیح ایضاً اسوقت میں نے اپنے نصیبوں پر کی نظر بد
 کہنے لگا خدا سے یہ روترو کے زار زار بد نصیب قسمت و تقدیر۔ نظر

کنا کھنڈیا اور خیال کرنا خداوندانہ کثرتِ روعے کا تار پاندھنا۔ مطلب -
 اسوقت مجھے یہ خیال گذرا کہ بن بڑا بد نصیب ہوں جو ایسا گھوڑا میرے پاس
 بڑا اس سوچ میں رو رو کر خدا سے یہ شکایت کرنے لگا جو آگے نہ کور ہو۔
 یا ایضاً **۱۹** جملگروں میں دھرمیوں سے کہ لڑکوں کو دون جواب دہ کتوں سے
 یا لڑکوں کہ مردوں اپنا بیٹا مار دے اپنا پیٹ مانا اپنے کو آپ ہلاک کرنا مطلب
 میں کب تک دھرمیوں سے کہوں کہ جگہ حائنین اور جنگا مہمچاؤں اور
 کہان تک لڑکوں سے کہوں کہ یہ ریچہ نہیں نہیں نہیں خیرہ دونوں
 تو سمجھ دار تھے مگر کتوں کو کیا کروں انکے زمین میں کیونکر اتاروں کہ یہ
 سمندِ حرس نما جو عرس نہیں چھین چار بیکسا اپنے کو آپ ہلاک
 کروں کیا کروں۔

صفحہ ۲۰۰ - بارے دعا ہوئی مری اسوقت متجاہد ہوں سے بہرہ کیا جنگاہ تک
 گذر رہا ہے اتفاقاً متجاہد قبول کر دہ شدہ۔ بہرہ ہر ایک دستور و طریق سے -
 جنگ لڑائی گاہ جگہ جنگاہ مرکب میدان جنگ آہن پہلا گات دوسرے گات میں
 ادغام ہو گیا جو اسکی ہندی رن ہو مطلب - اتفاقاً میری دعا اسوقت قبول
 ہو گئی اور بہرہ صوبہ وہ اڑیل ٹو موہ پے تک پہونچا **۲۱** دست دعا
 بڑھلکے یہ چھ وقت روز جنگ نہ کہنے لگا جناب آہی میں یوں بکھا رہا دست
 وہ ناخر جو دعا کے واسطے پھیلاؤ میں۔ وقت روز جنگ وقت مضاف روز
 مضامین رلیہ سپر روز مضاف جنگ مضاف رلیہ لڑائی کے دن کا
 وقت جناب جنب کی جمع جنب پہلو اور دروازے کے بازو جناب
 کے مردوی منہ درگاہ و سرکار مطلب - میں نے لڑائی کے وقت خدا
 کی درگاہ میں وہ دعا مانگی جو آئندہ بیان ہو۔ یہ شعر اپنے ما بعد سے

تسلیم بند ہو ایضاً پہلے ہی گولی چھوٹے اس گھوڑے کے لگے یہ ایسا لگے نہ
تیر کہ ہووے نہ تن سے پار یہ مطلب جب دشمن کی طرف سے پہلے بندوبست دے
تو بارب اسکی گولی اسی گھوڑے کے لگے اور وہ تیر کس کام کا جو اسکے لگے اور
توڑ نہ جاسے بلکہ ایسا تیر لگے کہ اس گھوڑے کے بدن سے پار ہو جاسے یہ گھوڑے
کے حق میں بددعا ہو اور بتا کہ ایضاً یہ کہنے میں خدا سے ہوا مستعد
بجنگ یہ اتنے میں مرہٹا بھی ہوا مجھے آدو چار یہ مستعد مادہ - جنگ
لڑائی پر مجھے کے بعد اگر کم چاہیے - دو چار ہونا مقابل ہوتا - مطلب - میں نے
خدا سے وہ دعائیں جو اوپر بیان ہوئی اور پھر دشمن سے لڑنے کو مستعد ہوا
الغرض مرہٹے سے سنا ہوا ایضاً گھوڑا تھا بلکہ لاغر و پست و ضعیف
و خشک یہ کہ تاہو یوں ضعیف مجھے وقت کا رزار یہ لاغر و خشک یعنی دُ بلا -
پست نیچا ضعیف ناتوان خیف نامدم و شرمندہ - کارزار لڑائی - مطلب -
چونکہ وہ گھوڑا چھوٹی کھوٹی کا اور نہ طاقت اور بہت دُلاتھا جیسا نرکل مجھے
لڑائی میں وہ ایسا شرمندہ کرتا تھا جیسا آگے مذکور ہو ایضاً جاتا تھا
جب ڈپٹ کے میں اسکو حریف پر یہ دوڑوں تھا اپنے پائوں سے جیون
طفل فرسوار یہ ڈپٹنا جھپٹنا - حریف مقابل مراد ہی معنی دشمن - دوڑوں
تھا غلط ڈوڑتا تھا معنی طفل لڑکا فرکل اور بانس - مطلب - جب
میں اُسے جھپٹا کہ دشمن پر حملہ کرتا تھا تو مجھے اپنے پائوں سے دوڑنا پڑتا تھا
اور گھوڑا میرے ساتھ گھٹتا جاتا تھا جیسے لڑکے بانس کو گھوڑا
بنا کر اُسپر چڑھتے ہیں اور گھسیٹے ہوئے دوڑتے اپنے پائوں سے جاتے ہیں
پھر اس امر پر سوچتے ہیں کہ ہمارا گھوڑا خوب دوڑتا ہو پس میرا بھی
یہی حال ہوتا تھا کہ گھوڑا نہیں دوڑتا تھا بلکہ میں خود ہی دوڑتا تھا

ایضاً جہت یکھائیں کہ جنگ کی یاں یوں ہندھی ہو شکل ہے جوتیوں کو ماتھریں
کوڑا نعل میں مارہہ بین کے بعد (نئے) علامت فاعل مقدر اور غلط - شکل
بند حنا ڈھنگ جتنا - ما کے بعد (کرم) مقدر و غلط - جوتیان ماتھریں اور
کوڑا نعل میں دبا کر چل دینا بھاگے ہوئے سواروں کی شکل ہو - نعل میں مارنا
نعل میں دبا لینا مطلب - جب میں نے دیکھا کہ لڑائی بگڑی جاتی ہو اور گھوڑا
کام نہیں کرتا تو ننگے پاؤں کوڑا لیکر بھاگ کھڑا ہوا - راقم کے نزدیک کوڑے
کے مقام پر گھوڑا ہوتا تو خوب تھا یعنی وہ گھوڑا ایسا خشک اور دہلا تھا کہ میں
اٹھا کر نعل میں دبا لیا اور جوتیان ماتھریں لیکر بھاگ کھڑا ہوا - اگر کوڑا رہی
بجھا جائے تو پھر مالک اس کے پاس گھریں پہونچ کر وہ گھوڑا کہاں سے آتا
جو آئندہ تیسرے شعر میں سو دے سے گھوڑا دے دینے کا وعدہ کیا جاتا وہ تو بھاگ
میں رہ گیا ہوتا سو اس کے (گھوڑا) کہنے میں گھوڑے کی لاغری کی اچھی
ہجو ہوتی ہو ایضاً و مرد و عکا وان سے لڑتا ہو اشہر کی طرف بہ القصہ
میں نے آنکے گھریں لیا قرار بہ و مرد و عکنا چلہ نیا مگر جلد اور دوڑ کر - القصہ
قصہ مختصر - تو رالینا دم لینا مطلب - قصہ کوتاہ و مان سے لڑتا ہو اشہر کو چلا
اور گھریں آکر دم لیا ایضاً گھوڑے مرے کی شکل یہ چوتھے جو سنی بہ
اس پر بھی دل میں آوے تو اب ہو جیسے سوار بہ (گھوڑے مرے کی) ہمیں عقیدہ ہو
شعر ۱۰ صفحہ ۵۱ - دیکھو یعنی میرے گھوڑے کی چاہیے شکل صورت و حال - دل
میں آنا سوچنا اور خیال میں آنا اور منظور ہونا مطلب - میرا گھوڑا اب جیسا
آپ نے سنا اگر اس پر بھی منظور ہو تو بسم اقتد سوار ہو جیسے ایضاً سنکر
تب اس سے میں نے یہ قصہ دیا جواب بہ آتنا بھی جھوٹ بولنا کیا ہو ضرور
یار بہ قصہ کی ہندی کہانی مراد ہی معنی احوال مطلب - میں نے یہ باتیں سنکر

دوست سے کہا کہ لا حول ولا قوۃ اتنا جھوٹ بولتے سے کیا فائدہ **المیضہ** **المیضہ** گفتن
 یہیں بس سہت کہ اسپ من ابلق سہت + سمجھو گھا اپنے دل میں اگر ہوں میں ہوتا
 گفتن کہنا یہیں بھی بس سہت کافی ہو۔ اسپ من میرا گھوڑا۔ ابلق سہت
 چٹلا ہو۔ ہوشیار فہیم اور سمجھ دار مطلب جب نہ دنیا منظور ہو تو اتنا ہی بہانہ
 عقلمند کے واسطے کافی ہو کہ (اسپ من ابلق سہت) میں خود سمجھ لوں گا کہ دنیا منظور
 نہیں ورنہ یہ بھی کوئی بات کہنے کے لائق تھی۔ دوسرے معنی یہ کہ لفظ اسپ من
 ابلق سہت اسوجہ سے کہنا زیب ہو کہ وہ گھوڑا کٹی رنگ بدلتا ہو کبھی گھوڑا ہو
 کبھی سپرغ ہو کبھی بزرگوئی ہو کبھی گدہ ہو کبھی پرچہ ہو کبھی سدا گت ہو
 کبھی کسی ہو کبھی گاڑی ہو کبھی ناؤ ہو کبھی شہر ہو کبھی گھوڑا ہو کبھی ہمار
 کی دھونکتی وغیرہ ہو جیسا تمام قصیدے میں بیان ہو چکا غرض دورنگا
 گھوڑا ہو اسے ابلق کہنا مناسب ہو **المیضہ** **المیضہ** سودا و قبیلہ
 کہا سن یہ ماجرا + ہو نام اس قصیدہ کا تفحیک روزگار + قصیدہ مطرہ
 صفحہ ۹۹ مجموعہ سخن حصہ دوم دیکھو سن کے بعد علامت ماضی معطوفہ
 یعنی (کرم) درکار ہو اور اسکی تقدیر خلافت محاورہ حال۔ ماجرا مراد ہی
 معنی کیفیت تفحیک روزگار زمانے بھر کا سفر اپن مطلب جب گھوڑے کا
 یہ قصہ سودا کے کان تک گیا تو انھوں نے گھوڑے کی ہجو میں ایک قصیدہ
 کہا جسکا نام تفحیک روزگار ہو (سودا نے یہ قصیدہ کہا) یہ مقولہ سودا
 شاعر ہی کا ہو اور کسی غیب کا نہیں اور شاعر اکثر ایسا کہہ جاتے ہیں
 شعر ۱۱ صفحہ ۱۱۱ کا بیان دیکھو **المیضہ** **المیضہ** کس قدر مغرور کرتا ہو مرا
 فیض زبان + خامہ بل کرنے لگا مثل فران نوجوان + مغرور گھمنہ کرنے والا
 فیض بخشش مرادی معنی برکت خامہ قلم۔ بل کرنا غرور کرتا مطلب۔ میری

نہ جان سکے فیض و برکت سے یعنی میرے اشعار کلمہ کلمہ ایسا مغرور ہو گیا کہ نوجوان
 آدمیوں کے مزاج کی طرح ہلن پڑ گیا۔ قلم کی پشت چونکہ غیدہ نہیں اس لیے
 مزاج نوجوان سے اسے تشبیہ و انقیاد گھورتی ہوئی مضمون شکل افنی بار بار
 پوچھتی ہوئی کون دیکھے گا مر حسن نہان بہ گھورنا آنکھ لڑانا نہ رفت مضمون اسٹارہ
 یعنی مضمون شکل مشکل۔ افنی کا لاناگ۔ حیل مناسب کو جب و جھکاؤ تو
 وہ بھاگتا نہیں بلکہ سینے کے بل پھن اٹھا کر کھڑا ہو جاتا ہو اور لوگوں کو
 گھورا کرتا جو حسن نہان سے فرض یہاں معافی ہیں۔ مطلب۔ میرے
 مضامین کالمے کی طرح لوگوں کو گھور کر شامہ کرتے ہیں کہ ان ہمارا حسن
 پوشیدہ کون دیکھا جاہت ہو ذرا سامنے آئے یعنی ہمارے معنی کون سمجھا
 جاہتا ہو ہماری عبارت میں غور کرے ایضاً فکر کہتی ہو خیال
 پاک دامن کی قسم ہمیں کہ مجھ کو تصور یہ خیال اسکی کہان بہ فکر یہاں
 وہ سوچ جو شعر کہنے میں مروت ہو۔ خیال پاک دامن وہ نمایاں شاعر
 جھکی بندش دوسرے شاعر نے نہ کی ہو۔ مس کرنا چھوٹا۔ تصور وہ صورت جو
 خیال کرنے سے دماغ میں گئے۔ مجال طاقت۔ مطلب۔ میری فکر کا قول ہو
 کہ تصور یہ خیال اور تاب نہیں رکھتا کہ مجھ کو چھو بھی پائے اس بات کی
 تصدیق پر وہ فکر خود خیال پاک دامن کی قسم کھاتی ہو۔ اسکا خلاصہ یہ کہ
 جو مضامین میری فکر سے نکلتے ہیں انکو کوئی دوسرا شاعر نہیں پاسکتا۔
 ایضاً شوق کہتا ہو سداؤندین وہ چیز ہوں بہ پاس ہر مغرور
 میں چنانچہ برون بیڑیاں بہ ماؤ اللہ خدا کی پناہ۔ مطلب۔ میری
 طبیعت کا شوق یہ ڈینگ مار رہا ہو کہ تو بہ تو بہ میں وہ بلا سے بے درمان
 ہوں کہ خامہ اور مضمون اور فکر کہنے یہ مغرور ہیں سب کو اپنی قید میں کر لوں

اور انکا کفر تو ذکر دیکھ ہی لون میرے آگے ان سبکی کیا اصل ہو۔ خلاصہ یہ اگر بین
 چاہوں تو وہ مضامین جو آج تک کسی نے نہ باندھے ہوں باندھ لون ایضاً
 خاطر نازک یہ کہتی ہو تو وقت چاہیے بہ وقت نظم مدح ہو جائیگا سب کا
 امتحان بہ خاطر نازک وہ طبیعت جو کسی سختی کی برداشت نہ کر سکے۔ تو وقت
 ٹھہرنا مراد ہی معنی مائل وقت نظم مدح ترکیب اضافی یعنی تعریف کے
 نظم کرنے کا وقت۔ مطلب۔ اوپر کی سب باتیں سنکر میری خاطر نازک یہ کہتی ہو
 کہ اچھا میں ذرا مائل کرتی ہوں جب بادشاہ کی مدح کا وقت آئیگا اُس وقت
 خامہ و مضمون و فکر و شوق ان چاروں کا امتحان کر لیا جائیگا جو انہیں بڑھا
 ہوا ہو گا کھل جائیگا ایضاً مرجعاً جو جس صادق ہو کوئی دم آشنا
 جہذا اوشوق تو بہر خدا ہو مہربان بہ مرجعاً و جہذا دونوں بڑھا دینے کے
 کلمے ہیں جیسے ہندوستان میں کیا بات اور کیا کہنا اور ناتھ لانا بولنے ہیں
 جوش صادق بگی آسنگ۔ آشنا ہونا ملنا اور روشناس ہونا مراد ہی معنی توجہ
 کرنا۔ مطلب۔ اچھ میرے دل کی خواہش دم بہر مجھے موافقت کر اور ہی میرے
 شوق خدا کے واسطے بچھہر رحم کر یعنی میری سچی آسنگ اور شوق دونوں مجھ
 میں پیدا ہو جائیں۔

صفحہ ۶۱۔ ثرودہ اے دل فیض استاد ازل ہو جوش پر بہ ہمت اے طبع سلی ہو
 زمان امتحان بہ ثرودہ خوشخبری۔ فیض مراد ہی معنی برکت استاد ازل تہ طبع حدیث
 الشہداء تلامذہ تلامذہ کے خدا سے مراد ہو یعنی شاعر لوگ خدا کے شاگرد ہیں۔ جوش ترقی
 طبع سلی اونچی طبیعت۔ مطلب۔ اے دل تمہیں مبارک کہ استاد ازل کا فیض ترقی
 پر ہو اور امتحان شعر کوئی کا وقت آہو نبی پس اے طبیعت بلند ذرا بچھہ ہمت
 بندھا دے ایضاً باش اے خامہ کہ حسن مدعا ہو جلوہ گر بہ صفحہ قرعہ

ہو آئینہ رو سے بتان بہ باش کلمہ تہیہ اردو بین اس مقام پر (ہیں) بولنے ہیں
 تمامہ قلم حسن مدعا بیان کی خوبی۔ جلوہ گرد کمائی دینے والا صفحہ ورق کا
 ایک طرف۔ قسط اس بابہ اول کاغذ۔ آئینہ رو استعارہ یعنی چہرہ بتان مشوق
 لوگ مطلب۔ اے قلم بس ترک جا کہ مقصد کی خبر بصورتی نمود ہونے لگی کاغذ کا
 صفحہ مشوقوں کے رخسار کے آئینے کی طرح چمکنے لگا اور اس کا غدی آئینے میں
 حسن مدعا کمائی دینے لگا یعنی کاغذ پر میرے دل کا مقصد تحریر ہونے لگا
 ایضاً شوخیان دکھا رہی ہو فکر رنگین کی بہار بہ کثرت گلہاے
 مضمون سے ہو سینہ بوستان بہ شوخی ہر چیز کی تیزی فکر رنگین جس سے
 مضامین شگفتہ گل سکین۔ بہار کی شوخی مراد ہو بہار کے خوب تیرا و چہانے
 رنگ سے کثرت زیادتی۔ گلہاے مضمون استعارہ یعنی مضمون۔ بوستان
 پھولوں کا باغ مطلب مضمون کے پھولوں کی کثرت استعارہ میرے دل
 میں ہو کہ سینہ اس کے سبب سے گویا ایک چمنستان بن رہا ہو اور اس باغ
 کی بہار کون ہو وہی فکر رنگین۔ خلاصہ یہ کہ فکر شعر کرنے سے میرے سینہ میں
 کہ مقام دل ہو نہرا ہا مضمون بھرے ہوئے ہیں ایضاً نوجوانان
 چین استاد وہیں چالاک و چیت بہ نغمہ زار ہو نا لہاے عندلیب خوش بیان بہ
 نوجوانان چین و جوانان چین درختوں سے مراد ہو خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے
 سرور و گل اور بچان سب پر جوانان چین کا اطلاق ہو سکتا ہو حافظ
 اچھا لکڑچوانان چین بازرسی بہ خدمت ماہرسان سرور و گل و بچان را بہ
 استاد قائم چالاک و چیت آمادہ۔ نغمہ زار آگ پیدا کرنے والا نغمہ سہانی
 آواز۔ نا لہاے عندلیب طبل کے شور یہ خبر و موصوف اور خوش بیان اسکی
 صفت مطلب۔ فصل بہار کے سبب درخت لہلہا رہے ہیں اور

لیل کے طور سے عجیب رنگ پیدا ہوا ایضاً اس پر ہر میلیون پریرق ہو بتیاب
 حال پہنچے ہیں طائران خوش نوا کے ہر زبان پر انگلی کی گنگر اکڑا کر اسے چلنا بہتر
 اسکی عربی ہو۔ بتیاب حال اسم صفت وہ شخص جسکے حال سے چینی غا ہر سو طائر
 پرندہ خوش نوا کی ہندی ستریا مطلب۔ بادل ہوا پر ناز سے اُسٹر جلا جاتا
 بجلی تڑپتی ہو جیسے کوئی چینی شخص۔ چریان چھپاتی ہیں ہر وقت باغ کی کیفیت
 ہو ایضاً ہو کہین لطیف تبسم ہیں کسی جانتے ہو کوئی مینا درجیل کوئی
 سب پر پاسبان ہو طعنت غرہ او کیفیت تبسم وہ نہی صہون آواز ننگے اور
 تھوڑے تھوڑے دانت و کھائی دین سب دکھلین اسکی ہندی سکراہٹ ہو
 قہقہہ وہ نہی صہون ویرنگ شہو سے آواز ننگے ہندی ٹٹھا ہو۔ مینا بوتل مینا۔
 بغل اسم صفت شیشہ بغل مین و بائے ہو سے سبو طبع اول و و او معروف گڑا
 پاسبان کی ہندی رکھوالا مطلب۔ اقصہ بہار مین کوئی مسکراتا ہو کوئی قہقہہ
 مارتا ہو کوئی بوتل مین و بائے ہو سے کہ شراب دو کوئی شراب کا گڑا ایسے
 بیٹھا ہو کہ شراب کو پھیلین ہو رہی ہیں ایضاً ہر زبان نہاد صد سالہ
 صرف اسخز ہو۔ دیکھ کر ندون کی باہم کیفیت مہین مستیان ہو نہاد صد سالہ
 بڑا پڑانا پر ہیر گار۔ اسخز خدا کی پناہ۔ زبان کسی خیر مین صرف ہونا معا و رہائی
 خیر کار ابرو کو کیے جانا۔ رند وہ شخص جو جان بوجھ کر شرع و شاستر پر عمل
 نہ کرے بلکہ اُس سے منکر ہو۔ کیف نشاہ وستی اور جو چیز کہ بیوشی پسند
 آئے اور نشاہ کی کیفیت اسکی ہندی ترنگ ہو۔ مطلب۔ شراب کے
 نشاہ مین رندون کی ہوتی دیکھ کر سو سو برس کے نہاد خدا کی پناہ مانگتے ہیں
 اور خوف ہو کہ کوئی بڑبڑستی شراب نہ پلاوے ایضاً اسکے ہو
 پیش نظر ہر دم یہ طعنت و لغز بہ ہو کیا عجیب بیباختہ مسخر سے اگر ننگے غمان ہو

مطلق و غریب دل لہجائے والی کیفیت بسیار ختم خود بخود۔ نفعان قبول غیاث بظہر
 اول تحقیق ثلوث بفتح اول وہ آواز جو نالے سے بھی سخت ہو مطلب۔ چونکہ بہار کا
 مطلق جیسے دل فریفتہ ہو ہر وقت دکھائی دے رہا ہو اور غمان کرنا عاشق کا کام
 ہو اس واسطے کچھ تعجب نہیں کہ باتوں کے بدلے منتہ سے فریاد نکلتے لگے۔ خلاصہ یہ کہ
 بہار کی کیفیت دیکھ کر اگر لوگ دیوانے ہو جائیں تو کچھ تعجب نہیں رہی وہ
 بہار آئی ہو ایضاً **۱** خاطر نازک و فوری شوق سے بیتاب ہو بہر کہتی ہو
 کچھ تو بھی کہ یہ مطلق محبت پسہ کہان بہر خاطر نازک وہ طبیعت جو کڑی بات
 کی متحمل نہ ہو اور مضامین خیالی اُس سے پیدا ہو سکیں۔ و فوری یادتی۔ مطلق
 صحبت جلے کی تھلین۔ پھر کہان یعنی پسہ تنوگ مطلب۔ شوق
 اس قدر بڑھا ہو کہ طبیعت پیمین ہو کر کہتی ہو کہ اچھو نیم تو بھی شو کہ ورنہ اب
 بیکس پر نصیب تنوگ ایضاً **۱** حسرتوں سے آج تو خالی کوئی دم ہو
 کتنا زہد کھول دے بند نقاب روئے معنی بیان بہر حسرت ڈاؤ اور فسوس
 کتنا رگو و نقاب بیکس اول وہ پردہ جو چہرے پر ڈالین۔ روئے معنی بیان
 استعارہ یعنی بیان مطلب۔ بھلا اتو تھوڑی دیکھ لے اچھو نیم تیرا آغوش
 حسرت سے خالی ہو یعنی حسرت دور کر اور بیان کے منتہ پر جو پردہ پڑا ہو اُسے
 اٹھا دے یعنی تعریف پاؤ شاہ بیان کر۔ یہ شعر خاطر نازک کا مقولہ ہو ایضاً **۱**
 مطلق کو رخصت عطا ہو مدح غل اللہ کی بہرے متنا لفظ نیکر جو سہ کام و زبان بہر
 مطلق گویائی۔ رخصت عطا ہونا اجازت ملنا۔ مدح تعریف نیک غل اللہ کے
 معنی خدا کا سایہ مضطرباً پاؤ شاہ کو کہتے ہیں۔ تننا آرزو۔ کام تالو مطلب۔
 پاؤ شاہ کی تعریف کہنے کے لیے سخن کو اجازت ملے اور دل کی آرزو گویائی
 نیکر تالو اور زبان کو چوم لے کیونکہ اُس سے پاؤ شاہ کی تعریف نکلتے والی ہو۔

یہ امر از روئے ادب ہوا **ایضاً** بیگ کرتکے لب اظہار مطلب کی اُننگ بہ یون
 و کسائے جوش مضمون باریش ابر بیان بہ لوب اظہار مطلب استعارہ یعنی مطلب کا
 ظہور۔ اُننگ جوانی کا جوش اُننگ کا بیکنا سین بیکنے یعنی سبزہ خطبے کے منور
 ہونے سے مراد ہوا جوش مضمون مضمون کی ترقی۔ باریش بارید کا حاصل مصدر
 اُسکی ہند ہی بھڑی ہو۔ ابر بیان استعارہ یعنی بیان۔ مطلب۔ بیان کی
 توضیح سے مضمون میں ایسا جوش ہو کہ اظہار مطلب خود تو جوان ہو جائے۔
 خلاصہ یہ کہ بیان سے ایسا مضمون پیدا ہو جس سے دلی مقصد ظاہر ہو جائے
ایضاً اعتبار از فرش زیت تاج و نگین۔ یادگار خسرو ان واجد علی
 شہا بہ جان۔ اعتبار کی ہندی سا کہ۔ آفرینش آفریدن کا حاصل مصدر زیت تاج و نگین
 تاج کے معنی پادشاہی ٹوپی۔ نگین پادشاہ کا سکہ و مر۔ خسرو فتح۔ اسے حملہ
 یعنی پادشاہ بعض اسے کسری کا مندرجہ بہین بدین صورت خاصے مجسمہ
 کسور چاہیے ورنہ مضموم۔ مطلب۔ واجد علی شاہ کے باعث سے خلق اللہ کا
 اعتبار ہوتا ہے اور کہ شاہی کو رونق ہو یہ پادشاہ اگلے پادشاہوں کی
 نشانی ہو۔ پہلے تین سبط واجد علی شاہ زمان کے القاب ہیں۔
ایضاً اول بڑے سینے سے استقبال کو دل سے امید بہ جس طرف
 رخسار تابان کے نظر آئین نشان بہ استقبال پیشوائی کرتا۔ رخسار تمام
 چہرہ۔ تابان روشن۔ مطلب۔ جس طرف پادشاہ کے منہ کی جھلکی دکھائی دے
 اُس طرف دل اور دل کی امید دونوں بڑھ کر پیشوائی کر کے اُسے دل میں
 لے آئیں **ایضاً** اگر طواف آستان میں ہو تو تھمت ایک دم ہانگہست
 اگل پر پرین سوج صبا کی قچیان بہ طواف گردا گرد گھومنا و ستہر ہو کہ جب
 کسی چاہے مقدس مثل کعبہ وغیرہ میں جاتے ہیں تو از روئے تعظیم سات بار

اسکے گرد پھرتے ہیں اسکو طواف اور طواف بولتے ہیں ہندی اسکی پرکرامان ہر
 استان و استانتہ یعنی وہ پتھر ہندی دیوڑھی - توخت شہرنا - نکست بکات عربی
 خوشبو - موج صبا ہوا کے جھونکے - فچی کوڑا مطلب - اگر پھول کی خوشبو
 بادشاہ کی درگاہ میں طواف کرنے آئے اور وہاں ذرا بھی شہر جاسے تو ہو
 اس بے ادبی پر خوشبو کو کوڑے لگائے یعنی اڑا لیجائے - موج کو بسبب
 درازی اور طہ زنی کے فچی سے تشبیہ پر ایضاً بیضہ فولاد سے نکلے
 صدرے عندیلب بہ گلشن عارض کو ہوا عجاز کا اگر امتحان بہ بیضہ فولاد وہ
 لوسے کا بیضوی گولاجو مکانوں کی چمکت میں علی الخصوص قبروں پر گنبدوں کے
 اندر ایک زنجیر کے علاقہ میں زینت کے واسطے لٹکتے ہیں اور اکثر اسکے عوض
 شتر مرغ کا اندا بھی لٹکا دیتے ہیں اور تیکہ دن میں اسکے بدلے گھنٹا بھی ہوتا ہے
 اور نیز ایک قسم کا خود سر شاہید اسکو ہندی میں کھوپڑی بولتے ہیں - صدر آواز
 عندیلب عربی یعنی بلبل - عارض کی ہندی گال - گلشن عارض استعارہ یعنی
 عارض - عجاز کوئی خلاف عادت امر و کما کر شک کو عاقر کر دینا بیسے مردہ جلانا
 یا چاند کو شہارہ نگشت سے دو ٹکڑے کرنا یہ مخصوص انبیاء کے واسطے ہے اگر
 عجاز غیر انبیاء سے صادر ہو تو اسے خرق عادت اور کرامات کہتے ہیں مطلب -
 اگر بادشاہ کے عارض اپنی کرامات کا امتحان لیا چاہیں تو اس سبب سے
 کہ وہ عارض باغ میں لوسے کے انڈے سے بھی بلبل پیدا ہو جائے -
 ایضاً عرب شوکت سے گلستان میں زبانیں بند ہیں بہ فتنہ سر بستہ
 کہ سکتا ہے نہ از نہان بہ عرب بقیم اول خوف تہلک عوام اسکو رعاب بولتے ہیں
 شہر گت قوت وود بہ فتنہ سر بستہ کہیلی ہوئی کلی - راز نہان چھپا ہوا ہمسید -
 مطلب بادشاہ کے دیدہ کے ورسے باغ دینا بھر خاموش ہو یہاں تک

کہ غنچہ سحر جی جو زبان کی شکل ہو۔ از نہان بیان نہیں کر سکتا چونکہ افشاہے
 از عیب اور اسلئے پادشاہ سے ڈرتا ہوا فیض ۱۸ قدرت حق سے یہ جسم طہری
 پیدا کیا۔ چشم عاشق نگین ہر فعل کی حیرانیاں۔ قدرت طاقت۔ حق خدا۔
 جسم بدن۔ طہری و کماٹی دینے والا۔ چشم آنکھ۔ حیرانی سہو چاک ہونا۔ جسم چشم
 بین تجلیں جناس ہو شعر ۱۱ صفحہ ۷۔ دیکھو مطلب خدا کی قدرت سے دیکھنے پہن
 پادشاہ کا ایسا بدن خوبصورت اور سزاوارت کہ قتل مردم حیران ہو کر عاشق کی
 نگاہ سے دیکھا کرتی ہو یعنی پادشاہ کے جمال سے عقل حیران ہو کہ ایسا
 آدمی دیکھنے میں نہیں آیا فیض ۱۹ اگر حدیث جرأت سلطان عالم بین کھوٹ
 محو کردن بہمن و دارا کی ساری داستان۔ حدیث باتین اور ذکر اصلا حاً
 قوانین۔ جرأت بہادری سلطان عالم و جان عالم و اجد علی شاہ
 کے لقب بہن۔ محو شانا بہمن و دارا فرہنگ دیکھو مطلب۔ اگر پادشاہ
 کی بہادری کا تذکرہ کر دے تو بہمن و دارا ان دونوں کی کہانیاں لوگ
 سہول جائیں۔

صفحہ ۶۲ جسم اعداد اگر غلش دیکھے سنان تیر کی۔ ہر جرأت آفرین کے واسطے
 کھولے و مان۔ اعداد و کی جمع یعنی دشمنان۔ غلش کھٹک سنان تیر مضات
 مضات الیہ یعنی نوک تیر اگر معطوف و معطوف الیہ کہکشاویہ و غافلہ در بیان ہیں
 پڑھ لو جب بھی خوب مگر حالت ثانی میں سنان بر جمعی سے مراد ہوگی۔ جرأت
 زخم۔ آفرین دہا دہا۔ دمان نمر مطلب۔ اگر دشمن کے بدن پر تیر لگیں تو
 ہر زخم تیر مثل دہن اور ہر تیر مثل زبان بنکر آفرین کرنے لگے فیض ۲۰
 خواب اجل مصداق بخشہ قسم کو۔ بوہراک آفرین جو ہر منزل آدم جان۔
 راحت چین۔ اجل موت۔ خواب اجل استعارہ یعنی مرگ۔ مصداق تلوار۔

خصم دشمن۔ آغوش جو ہر ستارہ یعنی ہر چہرہ ہر وہ باریک باریک سیماہ سرین جو وہ
 کی عمدگی سے تلو، پر نمود ہوں۔ منزل جاسے نزول اور گھر مطلب۔ جو ہر کے
 آغوش میں جان دشمن مقام کرتی ہو گویا دشمن یہاں راحت سے صور بہتار
 اور نیند اسکی موت ہو اور پیند تلوار کے باعث سے آتی ہو یہاں جو ہر کو جو
 وسعت آغوش سے تشبیہ ہو۔ خلاصہ۔ پادشاہ کی تلوار سے دشمن مر جائے تو اسکی
 جان جو ہر شیریں پھنس جائے ایضاً ہو وہ عالی مرتبت جسکا عروج
 غرور جاہ ہو پوچھتا ہو چرخ ہفتقم پر فرائق قدسیان ہو عالی مرتبت اس صفت
 بلند مرتبہ رکھنے والا۔ عروج ترقی۔ غرور جاہ مرتبہ۔ چرخ ہفتقم ساتون
 آسمان بمقام اہل اسلام ساتون آسمان سے آگے دشمنوں کا بھی گذر
 نہیں۔ فرائق پوچھنا خیریت دریافت کرنی اور برابری کرنا۔ قدسی مقرب
 حشرے مطلب۔ وہ ایسا عالی مرتبہ جو جسکی عزت ترقی پا کر چرخ ہفتقم تک
 پہونچ کر قدسیوں سے ہم سہری کرے یعنی پادشاہ خود قدسی پا بہ اور فرشتہ
 فرائق جو ایضاً اس تمنا پر کہ شاید آج ہو حاصل قبول ہو روز اک
 صورت بدلتا جو خیال آسمان ہو تمنا آرزو۔ قبول بروزن قبول یعنی قبولیت۔
 مطلب۔ آسمان کا خیال ہر روز دنیا میں ایک نیا انقلاب ظاہر کرتا ہو کہ
 شاید یہی رنگ پادشاہ کو پسند آئے اور میری رسائی اُسکے دربار تک
 ہو جائے ایضاً صدقے اس ہمت کے حال ہیکسان پر رات دن ہو
 ہر دم افزائش میں جو مانند شوق نوجوان ہو کسی کے صدقے ہونا خوشامد
 اور پیار کا لکھ ہو۔ ہمت ارادہ۔ بیکس بے وارث مروی معنی غریب۔
 افزائش افزون کا حاصل مصدر ہندی بڑھتی۔ مطلب۔ جیسے نوجوان
 آدمی کا شوق بڑھتا جاتا ہو اس طرح اس پادشاہ کی ہمت بھی غریبوں کے

حال پرتی کی نگاہ رکھتی ہو۔ میں اس ہمت پر شمار ہوں **ایضاً** اس قدر بخشنے
 جو اہر وہ کہ جسکے شرم سے چینک دے دہن سے الماس کو اکب آسمان جو اہر جو ہر
 کی جمع جکا مغرب گو ہر جو اہر تو قسم کے ہن جنگو ہندی میں نور تن کہتے ہیں
 الماس سبدا اسکی ہل ماس ہوا لغت و لام اسین معرفہ تھا مگر اب یک ذرات
 ہو کر الماس اسم ذاتی ہو گیا اس تھپ کی رنگت سفید ہوتی ہو سب سے
 زیادہ سخت اور قیمتی ہندوستان میں جھٹا پٹا کا ہیرا مشہور ہو لوگ کہتے ہیں
 کہ ہیرا اور کسی چیز سے نہ کٹتا اور نہ ٹوٹتا ہو فقط میسے کے تار سے کٹ جاتا ہو
 کو اکب کو کب کی جمع اسکی بندی تارا۔ الماس کو اکب استعارہ یعنی ستارے
 مطلب پادشاہ سبکو استعد جو اہر پٹا جو تعجب نہیں کہ اس شرم سے
 آسمان اپنے دہن سے ستاروں کے ہیرے چینک دے۔ یہاں آسمان کو
 وسعت کے سبب سے دہن سے تشبیہ ہو **ایضاً** قطرہ شبنم گہر کی آبر و
 پیدا کرے۔ جو بعد دیکھے اگر لطف بہار بوستان بہ قطرہ بوند شبنم اوس۔
 گہر موتی۔ آبر و غرت۔ فیض دم تبرک تلب یعنی وقت سحر۔ لطف کیفیت و
 فرہ۔ بوستان بھو لون کا باغ۔ دیکھے کا فاعل پادشاہ ہو۔ مطلب۔
 اگر پادشاہ باغ کی بہار کا لطف بیج کو آکر دیکھے تو شبنم باغ کی بوندون میں
 موتی کی غرت پیدا ہو جائے یعنی شبنم موتی کی طرح قدر و قیمت میں
 برابر ہو جائے۔ یہ پادشاہ کے آئے کا فیض ہو **ایضاً** روسیا ہی کلفتون کی
 ایک قلم جاتی رہی ہو۔ ہو دیا ابرارہ نے و فخر رخ جہان ہو روسیا ہی کلفتون
 ہو نا اصطلاحاً۔ بدنامی کانت رخ اور کدورت اور تکلیف۔ ایک تہہ یا نکل
 اور کہیم استعارہ یعنی کہیم مطلب۔ جہان میں رخ کا ایک و فخر ہو گیا تھا اور
 رخ و کدورت کی سبب باہمی سے باہمی سیاہ تھا پادشاہ کے کہم نے بادل بکڑھے

دھو ڈالا اور جہان بلباش ہو گیا ایضاً حکم سے ہر سینہ صد چاک ہوتا ہر زخم
 زخم بھرتے ہیں شانون کے بھی گیسوے بتان بہ سینہ صد چاک نہایت شکستہ
 سینہ مرادھی معنی وہ سینہ جہین بہت غم بھرا ہو۔ زخم پرانا کپڑا جتنا ہوا گانٹھا
 زخم شیا نہ نکلمی کے وند اندنوں کے درمیانی شکاف گیسو وہ بال جو چہرے کے
 دونوں طرف لائے لائے شانون تک لشکین بہت چھری تصویر اصطلاحاً مشہور
 بمعنی معشوق مطلب۔ پادشاہ کا حکم جو کہ جہان جہان صد چاک سینے ہوں وہ
 سب زخم کو دے جائیں کوئی زخمی اور رنجیدہ رہتے نہ پائے یہاں تک کہ شانون
 کے زخم بھی گیسو کے تاروں سے زخم کو دے جائیں ایضاً قصہ
 شہر حقائق والا جو منظور فراموش ہو سہ گاہ خامہ ہین میرے سخن کی شونیاں
 قصہ ارادہ شہر چیلانا اور واضح کر کے بیان کرنا اسکی ہندی ٹیکا ہر اور
 انگریزی کی آریا سے معروف خلق بضم عادت نیک اور میل جول۔ بوسہ گاہ
 حبس مقام کو جو ہیں۔ سخن سے فرض بیان کلام موزون۔ شوخی سخن نمدگی
 سفامین اور چستی بندش مطلب۔ میرا ارادہ جو کہ پادشاہ کے خلق کی شرح
 لکھوں اس واسطے نہایت خلق سے قلم ہی مضمون کی چستی کو جو مر رہا جو یعنی قلم سے
 مضمون شوخ کل رہے ہیں شوخی سخن کو قلم نے جو لیا تو یہ امر مفید مٹی خلق و
 ادب ہو ایضاً اعلیٰ باجوس ہقدر حاصل ہو جو عمر کو بہ حسبم سے
 جو ہیں بھی کر سکتی نہیں نقل مکان بہ باجوس بوسہ بدن کا حاصل مصدر پانوں
 چو متا اسکو پابوسی بھی کہتے ہیں زمین باسے تختانی نہ ہو۔ نقل مکان مکان
 برآمدینا اسے فارسی میں پاتراب اور ہندی میں پرستمان بولتے ہیں۔
 مطلب۔ پادشاہ کی قدیموسی سے عمر کو یہ عطف ملا جو کہ سب لوگوں کی
 جانیں اپنے اپنے بدن سے نہیں نکلتیں یعنی آدمی مرتے نہیں گویا پادشاہ کے

پانوں میں مسیحا کی شوکر کا اثر ہو اشد سے قدم کی برکت ایضاً ۱۲ اچھلے بھٹکے
 آرزو کنیں سریدہ ان ہو گئیں بد بار احسان محبت سے سبکدوشی کمان بد سریدہ ان
 ہونا نہایت جھک جانا اور شرمندہ ہونا اور پناہ لینا۔ بار بوجہ۔ احسان کسی سے
 سلوک کرنا۔ سبکدوشی کی ہندی چٹکارا۔ کمان یعنی نہیں مطلب پادشاہ نے
 اپنی محبت کے احسان کا بوجہ خلق اشد کی آرزو پر استغناء والا ہے کہ سب
 تمنا نین جھک کر دامن تک پہنچ کر روپوش ہیں یعنی اس کے احسان محبت آمیز
 سے کوئی آرزو باقی نہیں رہی ایضاً ۱۳ قدرت حق نے نہیں پیدا کیا اسکا
 شریک بد جس طرح سے آہ عاشق پر خدنگ بے کمان بد شریک کی ہندی
 سبھی آہ آواز درد آلود جو نام سے کم ہو اسکی ہندی کراہ ہو۔ خدنگ
 ناوک کا تیر اور وہ نہایت چھوٹا بالکل لوسہ کا ہوتا ہو اسلئے اسے ناوک پر اور
 ناوک کو کمان پر رکھ کر چھوڑتے ہیں اور ناوک ایک لوسہ کی نلی جیسے جلا ہون
 کی نال اس کے ایک سرے میں سوراخ زمین تا گاہ لکر رود کمان میں
 باندھتے ہیں اور دوسرا سوراقوس پر رکھا رہتا ہو اسلئے اندر ہو کر تیر کھاتا ہو۔
 مطلب۔ عاشق کی آہ اگر چہ شل تیر ہو لیکن کھینچتے وقت اسے کمان
 درکار نہیں ہوتی بے کمان وہ تیر چلتا ہو اسے طرح خدا کی قدرت سے
 پادشاہ کو کام کرنے میں کوئی شریک درکار نہیں۔ یہاں پادشاہ کو تیر سے
 اور شریک کو کمان سے تشبیہ ہے جس طرح تیر آہ کو کمان کی حاجت نہیں
 اس طرح پادشاہ کو شریک کی ضرورت نہیں ایضاً ۱۴ میں بھی ہوں امیدوار
 امیر شاہ دارالترتیب بد بوشہ محبت کرا جازت دے تو کچھ ہو مہربان بد اس
 شوشے شاعر نے حسن و جمال کی شہادت کی کہ ۹۹ مجموعہ سخن جمعہ دوم
 دیکھ لیکن یہ سنو کہ ۱۰۰ نامہ گوارا ہے بیچ پیر جو یہ طعنہ ادا نہیں ہوا

اشرار ماقبل جسے کچھ لگاؤ نہیں، شاہ و املا مرتب نوی رہو بادشاہ جو قس ہمت بلند
 حوصلگی۔ اجازت دینا حکم دینا مرادی معنی آزما دہ کرنا معنی توجہ کرنے والا۔
 مطلب۔ اس شاہ بین بھی تیری مہربانی کا امیدوار ہوں اگر میری بلند حوصلگی کچھ
 واسطے تیرے ایضاً خواہش پابوس ہو ایسی کہ شل سو نگار بہ گو کہ چون
 یک جا گر گردش بین بین شوق و گمان بہ خواہش آرزو۔ روزگار زمانہ۔ یکجا
 اکٹھا۔ گردش گھومنا شوق طبیعت کی آرزو گمان شک۔ مطلب۔ جیسے زمانہ
 سب دنیا بین اکٹھا ہو اور پھر گردش کر رہا ہو یعنی گردش زمانہ مشہور ہو سب طرح
 میرا شوق پابوسی اور گمان مایوسی قدیم ہوس کی خواہش بین چکرار رہا ہو۔ یعنی
 شوق قدیم ہوسی نہایت ہو اسیر خوف لگا ہو کہ خدا خواستہ کہ بین قدیم ہوس سے
 مایوس نہ ہوں ایضاً کیون نہ صدمتے ہوں ہجوم آرزو کے ہر گزری بہ
 سائنے آنکھوں کے ہو تصویر سلطان جہان بہ ہجوم ہمیشہ بھارت سلطان جہان
 دنیا کا بادشاہ بیان مراد واجد علی شاہ سے ہو مطلب۔ میری آرزو بین مقصد۔
 اکٹھا ہو گئیں ہیں کہ بادشاہ کی تصویر پیش نظر ہو جاتی ہو اس احسان کے
 سبب بین اپنی تمناؤں کے ہجوم پر فدا ہوں۔ دستور ہو کہ جب کیسی طرف
 بڑا دودھیاں لگاؤ اسکی تصویر آنکھوں تلے گھوم جاتی ہو ایضاً دیدہ ہو
 چشم تصور سے جمال پاک کی بہ یک رہا ہوں بخود ہی بین صورت دیوانگان بہ
 تصور وہ خیال باندھنا جس سے کوئی شکل نمودار ہو جاوے صوفیہ اسکیکو دیدہ کہتے ہیں
 چشم تصور ہمتیادہ یعنی تصور۔ جمال حسن و صورت۔ دیوانوں کو اکثر سجااست
 بیداری بھی طرح طرح کی صورتیں دکھائی دیتی ہیں اسلئے وہ بکنے لگتے ہیں۔
 دیوانگی ہاسے منفی نسبتی ہو یعنی دیوانوں کے شل حرکات نا ملائم کرنے والا
 اسکی ہندی سٹری ہو اور جمع دیوانگان مطلب۔ بین تصور کی آنکھ سے بادشاہ

کی صورت دیکھ کر ناہون جب تو دو اون کی طرح غور کیا۔ رہا ہون ایضاً ۱۸
 تنگ آنا ہون نہایت خاطر مشتاق سے ۱۹ ہر گز بھی کتنی ہو چل ہر وقت سمجھاتی ہو
 مان بہ تنگ آنا دق ہوتا۔ خاطر بعید مشتاق اشتیاق رکھنے والی چیز۔
 مان آرد وہین کلمہ بحساب ہو اور اگر اُس پر زور دیا مگر کر لو تو بھی نہیں آتا ہو
 اور قاری بین بجائے تہیہ آتا ہو یہ خواہشے ما بعد سے قطع نہ ہو۔ مطلب
 بین اپنی خاطر مشتاق سے نہایت دق ہون کبھی نو کستی ہو کہ پادشہ
 کے پاس چل اور کبھی رو کتی ہو کہ مان مان رہا ہون ادبی نہ کر ایضاً ۱۹
 گداسہ بنو اور شاہ خاقان زمن ۲۰ چشم طاہر سے جو دیکھون ایسی
 قسمت ہو کہ سان گداسہ بنو اور فقیر جو کسی سے سوال نہ کرے۔ شاہ
 بیان واجد علی شاہ سے مراد ہو۔ خاقان پہلے پادشاہان چین و ترکستان
 کا لقب تھا لیکن اب ہر پادشاہ پر عام ہے۔ زمن زمانہ اور وقت۔ چشم
 طاہر صوفیہ نے دو قسم کی آنکھیں فرض کی ہیں ۱۔ ایسا چشم۔ یعنی چشم طاہر
 زیر ابرو موجود ہیں۔ دوسری چشم دل یعنی چشم باطن اشکیو بصیرت اور
 عقل کامل ہوتے ہیں ایسی قسمت کہان جو کسے نہ مایوسی۔ مطلب ۲۱ بین ایک
 فقیر ہون اور پادشاہ خاقان زمانہ بین طاہری آنکھ سے انھیں دیکھ لوں
 ایسے میرے نصیب نہیں مان چشم دل سے البتہ دیکھا کرتا ہوں۔ پھر
 کیونکر آئے پاس چلوں۔ چشم اسٹہ ماقبل سے قطع ہوتا ہو جیسا
 صدر بین کہا۔

صفحہ ۶۳۔ دل بین رکھتا ہون جو تسلیم خدا کیا آرزو وہ حرف بنا کر تنہا
 ہو کہ ہر لفظ زبان بہ تسلیم قبولیت تنہا کہ آخربین با سے تسانی تھی اس کے بہت

مثال آتا ہے۔

بج

یہ آرزو کہ ہندو میری منہ لگی مراد بڑا لٹے اسیلے میرا ایک ایک حرف خود پہلے تمنا
 بنتا ہوا اور تمنا کا کلنا یعنی ہر آواز ضرور ہوا اس واسطے وہ لفظ بنتا ہوتا کہ دین زبان سے
 نکلوں جب لفظ زبان سے نکلا تو گویا تمنا نکلی یعنی آرزو بر آئی اور یہی مطلب تھا
 کہ کسی پر دے دین تمنا کے دل نکلیے۔ ایسے شعر کو منی بند کہتے ہیں (معنی بند)
 وہ مضمون چار جو نہایت نازک خیالی کے سبب سے بذریعہ بیان مسلسل مشکل
 ہو جائے اور جلد ذہن نشین نہ ہو سکے شعر معنی بند شعر اس دہلی کے نزدیک
 حسن اور شعر اس لکھنؤ کے نزدیک عیب ہے **ایضاً** چاہتا ہوں سرفروزی
 جلد حاصل ہو مجھے بدنگ ہو سامان فرصت اور شہنشاہ جہان بد سرفروزی فوت
 سامان فرصت کا تنگ ہونا مناسب ہونے سے مراد ہے و نیز حدیث الفریض
 ہونا بہان یعنی اول ہر شہنشاہ جہان دنیا کے پادشاہوں کا پادشاہ یہاں
 واجد علی شاہ سے مراد ہے۔ مطلب۔ اور شہنشاہ جہان مجھے مفلسی کے سبب سے
 اس قدر فرصت نہیں کہ حضور کی و بار داری کیا کروں اسیلے امیدوار ہوں
 کہ مجھے جلد ترکا بیاب کیجیے **ایضاً** انوسیم دہلوی بس لکھنؤ کچھ اشعار
 دعا پڑھا دیکھانے شکل انجام سخن حسن بیان بدجن الفاظ کے آخرین پاس
 مخفی پایاے تختانی ہوا اور چہر اسمین یاے شہتی لگائیں تو پہلے انکو دواؤں سے
 تبدیل کر لین جیسے مارہرہ سے مارہروی اور دہلی سے دہلوی۔ اشعار
 دعا سے فرض بیان (حسن انجام) ہو یعنی وہ اشعار یا شعر جہاں مدوح کو
 بطریق دعا یاد کریں اس مقام کو دعا یہ بھی کہتے ہیں شکل صورت۔ انجام
 تمام مطلب۔ انوسیم تو اشعار دعا یہ لکھنؤ کا بیان کی خوبی قصیدے سے کہ
 خانے کو پیش نظر کر دے یعنی اس حسن بیان سے معلوم ہو جائے کہ قصیدہ
 تمام کو ہونچا **ایضاً** یا انوسیم فرشتے ہر جب تک زمین بالاسے آ رہے۔

بج

یا آسمانی بیستون جب تک ہو شفقت آسمان بہ خوش بھی ہوئی خیر۔ بالاول۔ اہل
اسلام کے اعتقاد میں زمین پانی پر بھی ہوئی ہے۔ ستون گنبد استغاثت۔
مطلب۔ اس خدا زمین جب تک پانی پر بھی ہو اور آسمان کی محبت جب تک
معلق قائم ہو یعنی قیامت تک تو وہ ہو جو آئندہ بیان ہے۔ شعر اپنے ماجد سے
قطرہ بند ہے۔ یہی شعر دوا ہے مگر شرط شعر صفحہ ۹۹ مجملہ سخن صدمہ دوم دیکھو۔
ایضاً دوست شادان مدعی برہم رہیں مانند زلف بہ نقش بند کاف
ونون حافی رہے ہر ہر زمان بہ شادان مین الٹ ونون فاعلی ہے خوش
ہونے والا۔ مدعی دعویٰ کرنے والا مراد میمنہ و شمن۔ برہم پریشان زلف کی
پریشانی مشہور ہے نقش بند معصوم۔ کاف ونون سے فرض کن کیونکہ
یعنی ہو جا پس ہو گیا یعنی عالم بیا ہو گیا نقش بند کاف ونون خدا سے فرض
اسی لیے کہ مخلوق کی نسبت پہلے خدا نے کُن کا لفظ کہا تھا۔ حامی مددگار۔
ہر ہر زمان ہر ایک وقت۔ مطلب۔ پادشاہ کے دوست خوش اور دشمن زلف
کی طرح ہمیشہ پریشان رہیں انکو خاطر جمعی کسی تعصب نہویا رب اور خدا ہر وقت
پادشاہ کا مددگار رہے ایضاً سودا چہ جب جنون نے کیا خواب و خور
حرام بہ لائے مگر اس طیب کے ہو قتل جبکا نام بہ سودا شاعر کا نام انکی
وفات کے وقت لاہجری اس مصرعے سے نکلے ہیں (ع) سودا آسودا دمان
درخت بہ اور بہان لفظ جنون کی قربت سے لفظ سودا بطریق ایہام
واقع ہے شعر۔ صفحہ ۲۔ دیکھو۔ جنون ایک عارضہ دماغی جس سے آدمی مری
ہو جاتا ہے یہ عارضہ فصل بہار میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ خواب نیند۔ خور
کھانا۔ کوئی جینہ حرام ہونا اسکا ترک ہونا اور نہ ملنا۔ طیب کی ہندی
بید نفع اول ہے۔ لائے کا فاعل اسباب کا لفظ ہے اور سہا ۱۶۔ مقدر۔

مطلب جبکہ سود اشامہ پر دیوانگی کی کثرت و جوش کے سبب کھانا پینا حرام ہو گیا
 یعنی سب چھوٹ گیا تو سود کے دوست آتشنا سودا کو اس طبیب کے پاس لینگے
 جسکا نام عقل ہے۔ یہاں عقل طبیب کا نام فرضی ہے ایضاً احوال اسکا دیکھ کے
 کہنے لگا طبیب یہ اب قصہ و سہل ایکے لیے ہو مفید تمام یہ قصہ رگ کھو لکر
 خون کا لانا اور پٹی باندھنا۔ سہل و ست آور چیز یعنی جلاب مفید فائدہ کو نہ دے
 چینیہ تمام کامل و بالکل۔ مطلب جب اس بیمار کا حال اس حکیم معنی عقل
 نے دیکھا تو بولا کہ قصہ اور جلاب اس خوبی کے واسطے بہت مفید ہے ایضاً
 کہنے لگا سن اسکو وہ دیوانہ و جواب یہ مجھ میں لہو کھان ہو تراہو خیال خام یہ
 سن کے بعد اگر مقدور۔ و جواب جواب میں خیال خام وہ خیال کہ پوزا ہو سکے
 مطلب طبیب کی بات سنکر سودا نے جواب دیا کہ یہ تجویز تیری بیٹکا رہو
 قصہ کیونکر لون بدن میں خون ہی نہیں ایضاً جو کچھ کہ میرے تن میں
 لہو تھا سو ایک سال یہ عامل نے خیر آباد کے پیکر کیا تمام یہ تن یعنی بدن۔ لہو
 پینا نہایت وق کرنا اور جان ماری۔ عامل کو اب تحصیلہ اور بولتے ہیں۔ خیر آباد
 قصہ لکھنؤ کے پچھم ۲۰ کوس پر واقع ہے جو آگے نوابی میں یہاں چکھ دار رہتا تھا
 اب اس سے ملا ہوا ستیا پور مقام صدر ضلع ہے خیر آباد اب بھی برائے نام
 اووہ کی دوسری قسمت ہے۔ خیر آباد مصرع دوم میں غلط ہے یعنی اسکا پہلا لفظ
 خیر آباد کتا ہو یعنی گرا جاتا ہے۔ مطلب وہ سودا جی جا کر حکیم سے کتا ہے کہ بقدر
 سمجھ میں لہو تھا وہ تو سب خیر آباد کا عامل بیگیا قصہ میں کیا لگے گا۔ سودا
 بظاہر طبیب سے باتیں کر رہے ہیں مگر بالمتنا خیر آباد کے عامل کی شکایت
 آصف الدولہ حاکم ملک اووہ سے کرتے ہیں ایضاً سہل مطلب
 کرے ہے غذا کی زیادتی یہ سو مجھ کو ماہ عید بھی گزرا یہ صیام یہ طلب کر رہے

جو کچھ کہتا ہے
 وہ سب سچ ہے
 جو کچھ کہتا ہے
 وہ سب سچ ہے

ہمال باہر اب اس جگہ طلب کرتی ہے صبح یعنی چاہتی ہے۔ غذا کھانے کی چیز۔
 ماہ عید شوال کا مہینا۔ سو صیام رمضان کا مہینا مطلب۔ اور طبیب نصیب کا حال
 تو سن چکا اب سہل کی کیفیت ہو کہ غذا کی کثرت و خرابی سے سہل درکار
 ہوتا ہے یعنی اگر کچھ دسمد ہو اور ہضم غذا میں فتور ہو تو سہل چاہیے سو
 اس غذا کی یہ عسرت اور تنگی ہے کہ عیب کا مہینا جسم میں لوگ خوشی سناتے ہیں
 اور عمدہ کھانے کھاتے ہیں وہ مجھے اس فقر و فاقہ میں گذرا جیسے روزوں کا
 مہینا ہو کہ اچھین کھانا دن کو نصیب نہیں ہوتا پھر غذا پیٹ میں کھانے سے آئے
 جو فساد کرے اور سہل کی ضرورت ہو۔ یہاں بھی طبیب کے جاسے میں شاعر
 اپنے روزمرہ کی حقیقت تو اب سے کہ رہا ہے **ایضاً** کیا سو دس علان سے
 کہ اسکے ماسوا ہوتا ہے اپنی بین دو اکرون اب کر کے قرض و دم نہ ماسوا جو کچھ اسکا
 سوا ہو۔ سو فائدہ۔ قرض و دم دونوں مترادف ہند ہی اُدھار مطلب۔ اور
 طبیب اس دو کرنے سے کچھ فائدہ نہیں اسکے سوا کچھ اور نہا کہ میں اُدھار سے لوگ
 دو کی تدبیر کروں **ایضاً** اب اُن نے یوں کہا کہ بتاؤں میں وہ علاج نہ
 اس دروست تو پاس کے شفا تا ہوش و کام نہ اُن نے غلط آئے صبح۔ شفا
 تندرستی۔ شفا و کام اسم صفت وہ شخص جسکا مدعا حاصل ہو مطلب طبیب کے
 جواب دہا کہ میں تجھے ایک تدبیر بتاتا ہوں کہ تو اس بیماری سے صحت پا کر
 اپنا مطلب بھر پائے۔ یہاں علاج یعنی تدبیر اور بطور ایہام ہے۔ در و اس
 شعر میں یعنی نصیب ہے دکنے کے معنی پر نہیں۔ یہ شعر قصیدہ کی گزیر ہے
 جسے تخلص ہے کہتے ہیں تخلص کی توہین۔ اُنہ نے صفحہ ۹۹۔ مجموعہ سخن حصہ
 دوم میں لکھی ہے **ایضاً** اسکے حضور عرض یہ کہ جسکے سائے میں نہ مور
 ضعیف قیل سے اُنہ انتقام نہ حضور رو بہ مایہ یہاں یعنی تھامیت۔

موضوعیت ناتوان چوٹی۔ فیل ماتھی۔ انتقام بدلالینا مطلب۔ اسی سوداؤں شخص سے
 اپنا درویشان کر کے کبھی غایت میں چوٹی اپنا بدلانا ماتھی سے لے لیتی ہو یعنی اگر ماتھی
 چوٹی کو مار ڈالے تو نصف الدولہ ماتھی کو بھی زندہ چھوڑے۔ خلاصہ یہ کہ اسکی
 عدالت کے سبب سے عاجز و ناتوان زبردست و پہلوان سے نہیں دیتے نصیحتیں
 شہنشاہی یہ نوید قصیدہ برائے نذر۔ لیکر اب اس جناب میں حاضر جو اعلام ہے
 نوید بضم اوں و کسر ثانی و یا سے مچول خوشخبری۔ برائے واسطے۔ نذر پیشکش ہندیا
 سینٹ جناب یہاں بھی درگاہ اور دربار مطلب۔ یہ بات میں ملے طیب کی
 شہنشاہی اور نذر دینے کو قصیدہ نظم کر کے حاضر ہوا کہ حضور کو ستاؤں۔ غلام
 سب سے کمترین نصیحتیں اسی وہ کہ تیرے عدل کی نسبت بنام و عام ہے
 نوشیروان یہ عدل کا گویا ہوا ہوا ہوا اب گویا یہاں سے قصیدہ شروع
 ہوا جسکا ذکر شعر قبل میں آچکا اسی لیے شاعر نے یہ دوسرا مطلع کہا ہو۔
 عدل انصاف۔ نوشیروان کی اصل نوشین اور روان ہو یعنی شیرین جان ایک
 پادشاہ عادل کا نام جو ملک فارس کا پادشاہ تھا جناب رسول خدا کا زمانہ
 اس سے بہت قریب جو تمام تہمت اور بتان لگانا۔ مطلب۔ تیرے انصاف
 کے مقابلے پر اگر کوئی کہے کہ نوشیروان پادشاہ بڑا نصف تھا تو گویا اوسنے
 نوشیروان کو بتان لگایا وہ کب ایسا انصاف کر سکتا تھا جیسا تو کرتا ہو۔
 نصیحتیں دیتا ہو تیرے عصرون اسی عادل زمین پر زخم جگر کو سوداؤں لباس
 انقیام ہے عصرون زمانہ۔ عادل انصاف کرنے والا۔ زمین زمانہ سوداؤں لباس
 ہیرے کی گئی اور ہراوہ۔ انقیام ملانا اور زخم بھرتا مطلب۔ ہیرے کا کام یہ ہو
 کہ اگر اسکی کئی کوئی کھائے تو فوراً کلیجہ چمید کر پا زل جاتی ہو لیکن اسی نصف
 زمانہ تیرے انصاف کے دوسرے کلیجے کے زخم کو ہیرے کی کئی بھرتی ہو اور

وہ اچھا ہو جاتا ہے ایسا کیا کیا گیا ہے جو بیون سے حق نے جسکو خلق ہوا انہی
 روزگار کے اور فخر و احترام بہ خلق کرنا فتح خاصہ سمجھ پیدا کرنا۔ انہی چھ ابن بی بی فرزند
 انہی روزگار برادران وقت یعنی مردم موجودہ زمانہ۔ فخر و احترام بعضی عزت و
 حرمت۔ انہی روزگار کے فخر و احترام نواب کا لقب یعنی اسکے باعث سے
 اہل زمانہ کی عزت و حرمت ہو۔ دوسرا مصرع بالکل سناوی ہو حرف نہ اسباب
 تعقید باہین مصرع واقع ہوا ہے تعقید شعرا ۱۹۔ صفحہ ۵۵۔ دیکھو۔ مطلب۔ احوال
 زمانہ کی عزت سمجھو کہ اس نے بڑا نیک پیدا کیا ہے باپ کہ بہت سی نیکیاں
 جمع کر کے آدمی بنایا اور اسکا نام آصف الدولہ رکھ دیا۔ معنی دوم نہایت
 نازک ہیں ایضا مذکور حکم کا بین کروں یا بیان خلق بہ باہین تری
 شجاعت و ہمت سے اب کلام بہ حکم کی سزا دہی بین و عیل کرنا اور
 کیسی انداز سانی پر صبر کرنا۔ خلق بضم اول عادت نیک و عورت۔ شجاعت
 بفتح اول نام دی و شور کے بیچ بین ایک قوت مرادی معنی بہادری۔ ہمت
 بندہ وصلگی۔ غلام چہرے کلام کرنا یہ ترجمہ فارسی یعنی اسکا ذکر کیے جاتا۔
 مطلب۔ بین حکم کا بیان کروں یا خلق کا مذکور کروں یا شجاعت و ہمت کا ذکر
 کروں کیس کیس کو بتاؤں تجھ میں تو یہ سب چہرین موجود ہیں کلام کے بعد
 (کردن) تقدیر ہو۔

صفحہ ۱۱۔ تیرا ہی بار علم ہوا صاحب وقار بہ کشتی خاکدان کا جو پانی پہ ہو قیام
 بار بونہ۔ وقار۔ ترجمہ معنی گرانباری و نکین۔ خاکدان بین وان علامت خوف
 بیستہ عذران وغیرہ معنی جاسے خاک یعنی زمین کشتی خاکدان استوار یعنی خاکدان
 مشہور۔ زمین جو پانی پر ٹھہری ہوئی ہے وہ تیری جی بر وباری کے جو جبر سے قائم
 ہو رہا ہے۔ نیک کے مثل ہستی چہرنی ایضا آوے نسیم اگر چہن خلق سے ترسہ ہو

خوشبو جہاں جون کا اید تک رسد شام بد نسیم ہوا ہے نرم و خوشبودار چین خلقی استبارہ
 جہانی کی تختانی نسبتی جہان میں رہنے والا جہانین جمع اور مرد کل اہل عالم سے ہر
 خوشبو اہم صفت یعنی خوشبودار۔ اید پیشگی بد شام صیغہ ظرف جاے شام یعنی بدنی و دریا
 مطلب۔ اگر تیرے حسن اخلاق کی خوشبو پھیلے تو جہان والوں کا دماغ قیامت تک
 خوشبودار رہے **ایضاً** تجر نوہ غضب کی بد صولت ہو کر سنین بد فیصل ہون
 بروجر کے باشندگان تمام بد نورہ لکار غضب غصہ۔ تجر ہوسان خلافت محاورہ
 حال اس مقام پر تیرے ہوتے ہیں۔ صولت و بد بد فیصل فیصلہ اور قصہ تمام ہونا
 یعنی مر جانا۔ بر خشکی۔ بوتری۔ باشندہ رہنے والا۔ باشندگان اسکی جمع مطلب
 اگر خشکی و تری کے رہنے والے تیرے غضب کی لکار سن پائین تو دہشت کے
 مارے دہل کر مر جائیں **ایضاً** زبرد ہو اب سینے میں بدیت سے شیر کا بد
 ٹرپے نہنگ پیاس سے ماہی ہو جیون بدام بد نہرہ نشج اول کی ہندی تھا۔
 نہرہ وہاں ہونا ماورہ دہل جانا بدیت و دشت۔ نہنگ دریائی جانور ہندی اسکی
 لگر۔ ماہی چھلی۔ بدام یعنی جاں میں۔ مطلب خشکی والوں کا یہ حال ہو کہ تیرا
 نورہ سنکر نستان بد شیروں کے گلچے دہل جائیں اور تری کی یہ کیفیت ہو کہ تیرے
 غضب کی لکار سے بحر سو کہ جائیں پھر نہنگ پانی کمان پائین اٹکاپہ حال ہو کہ
 پیاس کے مارے ٹرپے لگیں جیسے چھلی جاں میں ٹرپتی ہو۔ یہ شعر اپنے اقبل سے
 قطعہ بند اور بطریق و نشد مرتب واقع ہو شعر اصغہ ۴۴۔ دیکھو۔ آب ہونا
 نہنگ و ماہی کے ساتھ بطریق ایساں ہو **ایضاً** شج تو اسقدر ہو
 کہ میدان بین روز جنگ بد کیا تاب رو برو ہو ترے رستم اور سام بد شج
 صیغہ افعیل تفصیل بڑا بہادر۔ میدان کی ہندی رن۔ تاب یعنی مبالغہ۔
 رستم و سام پہلو انوں کے نام باقی روز جنگ دیکھو۔ مطلب۔ تو اسکی نواں

ایسا ساونت ہو کہ رستم و سام کی یہ مجال نہیں کہ ان میں تجھ سے سامنا بھی
 کر سکیں اور نہ کرنا **ایضا** قالب تھی کہین وہ قلم اسکا و کیکر چہ تصویر
 تیری تیغ کی کھینچے جو بے نیام بہ قالب بدن او سا پنجاہی خالی۔ قالب
 تھی کرنا و رے مارے مرجانا یہ فارسی اصطلاح کا ترجمہ ہو۔ تیغ تلوار۔ نیام کی
 ہندی سیان یعنی تلوار کی کاٹھی۔ مطلب۔ جو مصور تیری نگلی تلوار کی تصویر کھینچے
 اسکا قلم اگر رستم و سام بھی دیکھ لیں تو مارے ڈر کے مرجائیں۔ بیان قالب
 تھی کو تیغ کے نیام سے تشبیہ بھی جو **ایضا** تیغ سخا بھی ایسی ہو جس سے
 ہلک دل بہ پاتے ہیں گر غم غم کے ہلک ساعت انہدم بہ سخا سخاوت
 تیغ سخا استعارہ یعنی سخاوت۔ ہلک وان زمین ہاے موحہ ظہ فی ہر
 یعنی دل کے ہلک ہیں۔ ہلک۔ دل استعارہ یعنی دل۔ گرہ کی فارسی
 ڈڑ اور عربی قلبہ ساعت گڑھی۔ انہدم مکان کا ڈھرجانا۔ مطلب۔ تیسے
 سوپ کی تلوار کا حال تو جو چاہا اب سخاوت کی تلوار یعنی خود سخاوت کا حال
 یہ ہے کہ اس سے دل میں قسم نہیں رہنے پاتا جس طرح ت ملک نہیں تیری
 تلوار کی زوریت سرکشوں کے قتلے و مارا نہ جاسکے ہیں یہاں دل کو مارا سے
 کرے چاہیے بہرہ و جو **ایضا** سائل کے گھر میں کہی تری بخشش ہا کیے
 جو بہانے کے گھر ہا تائید کرے۔ ہونہ نشت یا م بہ سائل و دل کرے۔ والا۔
 پشت یا م تو تھی کی اوپری چست۔ مطلب۔ اگر سائل ہا گھر آتا تو بچہ
 درویش ہے ہو کہ اسکی چست ہا آسان ستے تارے۔ نو البتہ نہ دیا ہوا اب۔
 و نہ۔ شمعین تاسک تاپ۔ اور اگر خانہ شاہ۔ جو تو ہرگز نہ جے فیض گرا نہیں
 چاہا نہ تو تو تارے۔ **ایضا** باغ جہان میں زج تو
 چاہا نہ تو تارے۔ چاہا نہ تو تارے۔ چاہا نہ تو تارے۔ چاہا نہ تو تارے۔

استعارہ یعنی جہان۔ آج یعنی آج کل۔ نخل درخت۔ پہونچے جو پُرانا سکے اور
اب پہونچتا ہوئے ہیں۔ چار فصل شہرہ صفحہ ۲۴۴۔ دیکھو۔ ثمر نتیجہ و فائدہ اور
پہل۔ مطلب۔ دنیا میں اندون تو اب فیاض ہو کہ ہمیشہ روم و شام تک
چراغ فیض جا رہی ہو شام کے بعد تک۔ **ایضاً** پیرایہ اب بروے
زمین اور فلک جناب۔ بے فصل بے کلید و فیض ہو دردم بہ روئے زمین سے
مرا و تمام عالم۔ فلک جناب ہم صفت آسمان سے درگاہ رکھنے والا بکلید کنجی۔
در فیض بخشش کا دروازہ۔ دردم ہمیشہ۔ دروازہ بے فصل و کلید ہونا دروازہ کھلا
اور کیلی سڑک ٹوک نہونا مطلب۔ تمام دنیا میں فقط تیرے ہی فیض کا دروازہ
کھلا ہوا رہتا ہو یعنی دولت بیدریغ تو ہی دیتا ہو **ایضاً** پیدا خواص
سائے میں اُسکے جا کا ہو بہ مخمور زرع کرم سے نئے دانہ گرمام۔ خواص خاصہ
کی جمع یعنی خاصیتیں ہمارا یک نیت و نابود طائر جسکے سایہ پڑنے سے پادشاہت
ہونا خیالی پلاؤ لوگوں کا ہو۔ مزرع کیت مزرع کوہ استعارہ یعنی کرم۔ تجھ بیان
خلط تیرے چاہیے تھا۔ حمام بفتح اول و تحریک دوم حمامہ کی جمع جسکے معنی کبوتر۔
مطلب۔ اگر تیرے فیض کے کیت سے کوئی کبوتر در اندر چن لے یعنی جو کبوتر
تجھ سے فیضیاب ہو جائے تو وہ ہما کی طرح پیرا پناسا یہ ڈالے وہ شخص پادشاہ
ہو جائے **ایضاً** تجھ کو کم نہیں جہان میں سلیمان سے تیری جاہ۔ گو کہ
چہ آصف و وزیر نام۔ سلیمان ایک پادشاہ و نبی کا نام کل مخلوق اس سے
انجلی مطیع تھی ایسا پادشاہ صاحب جاہ کوئی نہیں ہوا۔ اسے زبانین۔ جاہ
غرت و ترسم۔ آصف بفتح صاء حضرت سلیمان کے وزیر کا نام اُسکا باپ
بہ خیا نام تھا اسلئے اُسکو آصف برخیا کہتے ہیں یہی شخص ملکہ بنقیس کا تخت غم
سے با ورنج میں سے سلیمان کے ہاں لایا تھا۔ مطلب۔ اگرچہ پیرا نام بنام وزیر

سلیمان لوگوں میں مشہور ہے یعنی لفظ اصغت الدولہ سے تو زبان زد ہر گامگیر
 مرتبہ جہان میں سلیمان ابن داؤد سے کچھ کم نہیں بلکہ برابر ہے **فیض** ۱۳۱
 وزیر ہند کہ حیران ہو رہیں ہندوستان عصر دیکھتے تیراچہ افشام بہ او دھر کے
 صوبہ دار اصغت الدولہ کے بعد سعادت علی خان ناک بھی شاہ دہلی کے وزیر
 کہلاتے رہے آخر الام غازی الدین حیدر سے لقب شاہی و تاج و تخت
 قائم ہوا پیر چاہ بادشاہ اور ہو کر پادشاہی ختم ہو گئی اور انگریزی عہد ارلمی
 ہوئی اسی لیے اصغت الدولہ کو شاعر نے وزیر ہند کو شاہ ہندوستان شاہ کی
 بیج - افشام دیدہ مطلب ہے - اگرچہ تو وزیر ہند وستان ہو گئے تیرا و دیدہ
 دیکھ کر اس زمانے کے پادشاہ ہو چکے ہو جائیں **فیض** ۱۳۲
 شہر پر ترے گریبان کروں بہ اس ذکر کو خفاوت نو صد زبان بکام بہ
 باورچی خانہ - کفایت بفتح کات آمدنی قابل گزارہ اور کفایت کرنے والی
 چیز - صدر زبان سو زبانیں - بکام مالمین - مطلب - اگر میرے مالمین ایک
 زبان کی جگہ سو زبانیں نہ ہوں اور تیرے باورچی خانے کا خرچ بیان
 کرنے لگیں نہ ایک خرچہ میرے بیان نہ کہ سکین اس قدر تو جو کون کار وئی دیو
 ہے **فیض** ۱۳۳
 درے ہیں وہ اپنے صلا سے عام - فیض بخشش و برکت - فیض کے بعد
 (اوس) انہی میں جو خوش صدر ہیں موجود ہے - ریزہ پین جھوٹا کھانے والا
 شان وہ غصہ جت چہر کھانا کیجیوں - خوان کرم دستار دینی کرم - وہ ہیں
 ہمال یا ہر دیتے ہیں ورسف - صلا بفتح اول آواز دعوت طعام -
 ہر گز - مطلب - نیز بہ مبلغ کا فیض ایسا ہے کہ لوگ یہاں سے بکڑے
 پہنچے ہوں یا تھے ہیں اور اپنے حرمین دوسروں کو سمان بٹاتے ہیں ۱۳۵

اس کثرت سے آیتا بیجاتے ہیں **ایضاً** رتبہ تراہو وہ جو کہ قصداً دوسرے کو
 دہم بہ ہو چھپنے نہ مانندگی سے بیک کوچ و دو مقام بہ رتبہ مرتبہ و عرست قصد
 ارادہ و ہم ایک قوت دماغی کا نام کہ وہ مجانب جیسے دن کو قبول کر لے۔
 ماندگی تھکن کہ کوچ چلنا اسی سے لفظ کوچ بنا جو جگہ کے معنی راہ اور گلی مطلب۔
 تیرا رتبہ بلند ہی گئے سبب سے استدر و درہو کہ اگر دہم انسان فی جگہ اور ایک
 دن چلکر دو مقام کرتا جائے جب بھی ایسا تھک جائے کہ تیرے مرتبے کے
 دریافت تک نہ پہنچ سکے **ایضاً** ذرہ کرے ہو خاک کا اُسکے خاک
 تازہ جس گل زمین پسیر کو کرتا ہو تو خسرو ام بہ ذرہ خاک کا ریزہ۔
 کرے ہو نکال باہر کرتا ہو صحیح۔ خاک آسمان۔ ناز کرنا خسرو کرنا۔
 گلزمین باغ خرام چلنا مطلب۔ جس باغ میں تو سیر کو جائے تو تیری
 چال سے زمین کا یہ رتبہ ہو جائے کہ وہاں کا ہر ایک ذرہ آسمان سے
 بڑھ بڑھ کر بونے لگے **ایضاً** تجھے کی کوئی مدح و ثنا مجھے ہو سکے بہ
 میں کہا ہوں کیا زبان مری اور کیا مرا کلام بہ تجھ کے بعد (سے) حرف
 تشبیہ۔ کوئی یہ لفظ اکثر بجاے کب اور بھلا کے بھی آتا ہو۔ مدح و ثنا تو ہیں۔
 میں کیسا مری زبان کیا اصطلاح یعنی دونوں کی کچھ اصلی نہیں۔ زبان کا
 فون یہاں غنہ پڑھو تو وزن صحیح ہو اسکے معنی یہاں گفتگو۔ کلام کے
 مراد ہی معنی شاعری مطلب۔ جیسا تو ہو ایسے آدمی کی تعریف تجھے ہو سکیگی
 یعنی نہ ہو سکیگی میری اور زبان اور کلام کی کچھ حقیقت نہیں جو تعریف بیان
 کرے **ایضاً** اس نظم سے فرض ہو مجھے عرض مدعا بہ مقصد مرا قلیل ہو
 پہنچے بانصرام بہ نظم بند و بست و کلام موزون۔ فرض یعنی مطلب۔
 عرض مدعا بیان حاجت۔ قلیل تنویر۔ انصرام پورا کرتا۔ فرض مدعوت

سطح کے انہیں سے اس قدر کہ عرض مجھے ہو صغیر طعام و دیباہ جمع و یہ
 یعنی گاؤں یہ جمع غلط الہام ہو۔ لفظ فارسی کی جمع الف و تاء سے درست
 نہیں مگر ستمل پر علی الخصوص وفاترین۔ معرفت جاسے خرج۔ صغیر چھوٹی
 شئی کی رکابی۔ طعام کھانا۔ مطلب یہ آپ کے خرج سطح کے جو گاؤں ہیں
 انہیں سے کوئی دہ مجھے اسکے عوض جاگید میں نے صغیر سے بیان دہی
 گاؤں مقصود ہو ایضاً اے گنج بخش خلق مرا ہو یہ دعا ہے کہ نار و حضور
 ترسے کہ ستم پر جو کما ہم گنج بخش خلق یہاں نواب کا لقب ہو کہ سنادی ہوا
 اسکے معنی لوگوں کو خزانہ بنانے والا یعنی بڑا سخا۔ حضور نزدیک۔ اور سنا سننے۔
 کہ ستم پر جو یعنی کچھ نہیں ہو۔ مطلب۔ اے نواب صاحب میرا ہی مدعا ہو جو
 اوپر بیان کیا میں اسکو بر لانا آپ کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں ایضاً
 سو اسباب نموش کہ جاسے ادب ہو یہ اس نظم کا تو کر یہ دعائیہ اختتام
 نموش خاموش کا مخفف یعنی جب۔ جاسے ادب ادب کی جگہ۔ نظم سے
 غرض یہاں یہی قصیدہ۔ بدعائیہ یعنی شتم و عائیہ پر غمر و عائیہ کی تعریف
 اوپر ہو چکی جیسا حسن اختتام بھی نام ہو۔ اختتام تمام کرنا۔ مطلب۔
 اے سودا ادب کا مقام ہو بہت بک بک نہ چکا بلکہ اس قصیدے کو دعائیہ
 شعر پر تمام کر دے ایضاً تا بندہ جب تلک بفلک ہو وین مہر و ماہ
 تا جلوہ گر بہن جہان صبح اور شام تا بندہ تا قن کا اسم فاعل قیاسی
 چمکنے والا۔ بفلک آسمان پر۔ مہر سورج۔ ماہ چاند۔ جلوہ گر ظاہر ہونے والی
 چیز۔ جہان و شب مابین۔ یہ شعرا نے مابعد سے قطع بند اور لطف بقی و دعا
 شہ طیب ہو صفحہ ۹۹۔ حصہ دوم مجموعہ سخن و کیمو۔ مطلب۔ جیتا چاند اور
 سر اس آواز سے کہتے۔ چن یعنی فیاض تاک اور جب تک دنیا میں

صبح اور شام اُنے ہوا کھستے یعنی مشرب وہ ہوا جو ہمیں دیبا لکھی ہو۔
ایضاً دنیا ہوا اور تو ہوا تو ہوا جس میں بدیہ کے نصیب جام و عیش ہو
 سدا م ہو دنیا ہوا اور تو ہو یہ جملہ اصطلاحاً دعا ہے آتا ہے یعنی تو ہمیشہ سلامت
 رہے۔ بجز خوشی سے۔ جام پیالہ۔ جو شراب۔ عیش بخوشی زندگی بسر کرنا۔
 جام و عیش ہستمارہ یعنی عیش سدا م ہمیشہ یعنی شراب بسان بطریق
 ایام واقع جو شمرہ۔ صنفہ۔ دیکھو۔ مطلب۔ تو خوش و نرم دنیا میں ہمیشہ
 سلامت رہ اور عیش بردای مجھے نصیب رہے **ایضاً** قسم بذات
 خدا ہے کہ جو جمیع و بصیرہ کہ مجھے حضرت شمس بین ہوئی نہیں تقصیر بہ قسم
 بذات خدا ہے یعنی قسم اُس خدا کی ذات علی۔ خدائی بین دوسری بات تھانی
 تکمیری یہ ترکیب اردو میں اصطلاحاً نہیں جمیع سننے والا بصیر دیکھنے والا۔
 حضرت شمس بادشاہ کی خدمت میں تقصیر کی کرنا مرادی سنی خطا و گتہ۔
 مطلب۔ اُس خدا کی ذات کی قسم جو جمیع و بصیرہ کہ مجھے حضور کی خدمت میں
 کچھ گناہ نہیں ہوا **ایضاً** اس واسطے کہ مال اپنا کچھ کیا تھا میں
 عرض ہو سو وہ بطور شکایت تھی اُن کے تقصیر بہ بین کے بعد
 اس نے مظلومت فاعل تصور اور نکال باہر شکایت گلہ کرنا۔ اندک
 تھوڑا دسین تھانی بطور نکرہ جو اور اندک بنا ہو گرا ہیں وضع پر آرد
 میں نہیں آتا۔ تقریر گفتگو بسان مرادی سنی ذکر مذکور۔ مطلب۔ مان اسکے
 سدا اور کوئی تقصیر نہیں ہوئی کہ میں نے اپنا حال عرض کیا تھا اور وہ کہہ پھر
 شکایت آمیز تقصیر تھی **ایضاً** اگر اس سے خاطر اقدس پر کچھ غیب ہمار
 آیا ہو اور اس گہنتے ہوا بندہ واجب التذکرہ خاطر طبیعت۔ اقدس بہت
 پاک۔ غبار ہوا میں ملی چوٹی خاک مرادی سنی رنج و ملال جب تک کم ہو۔

ہجرت کا سبب

واجب التفریر لائق سزا یعنی مجرم مطلب۔ اگر اُس عرض سے آپ کے مزاج پر
 کچھ کہ ورت آئی ہو اور اُس سے بندہ قابل سزا دی شہر ہو تو اسکا بیان شمس
 آئندہ مین ہو **الفصل ۱۲** سو وہ بھی ہو چکی یعنی بصورت ایجاد وہ گلی گلی تو ہوئی
 سارے شہر مین تشہیر بہ بصورت ایجاد کے معنی نئی پیدائش کے طریق پر بیان مراد
 یہاں کے سانگ سے ہو ایسا کا سانگ زمانہ سابق مین جب ایک شاعر دوسرے
 کی ہجو کیا چاہتا تھا تو اشارہ ہجو یہ نظم کر کے خوش آواز لڑکون کو سکھاتا تھا
 اور اپنے مخالف کی شکل پر ایک شخص بنا کر اسکے منہ پر چہرہ باندھ کر گدے پر
 چڑھا کر اپنے مخالف کے دروازے پر نکالتا اور سامنے لوگ ڈنڈوں پر بجا کر
 وہی ہجو گاتے تھے ایک بار انشاء اللہ خان نے بھی مصحفی کے حق میں ایسا کیا
 کیا تھا اُس ہجو کا ایک مصرع جو فحش سے نامیہ ہجو یہ ہجرت (ع) اور جی مین تشہیر
 کے بلون بندھوٹا۔ اور بچنے لگی گت بہ الغرض یہ بدعت شیخ مانخ کے زمانے
 سے آئندہ لگتی۔ تشہیر ہند نامہ مرادی معنی مشہور مطلب۔ میری سند ابھی تو
 ہو چکی یعنی بن مطلب بقیہ نامی تمام شہر مین مشہور ہوا اور انشانے سانگ
 بنایا **الفصل ۱۳** عوض روپوں کے ملین محلو گالیان لاکھوں بہ عوض دوسرے
 کے خلعت شکل نقش حریر بہ شکل مثل نقش حریر ریشم پر کے گل بوٹے اور چھپا
 اب یہاں تحریر ہجو سے مراد ہجو مطلب۔ روپوں کے بدلے مین نے گالیان
 کھائیں اور دوشائے کے عوض مجھے ہجو کا خلعت البتہ نصیب ہو رہی میری
 ہجو ہوئی **الفصل ۱۴** سلف مین تھا کوئی شاعر نواز یا ساکب بہ جو چوتھا شاہ
 سلیمان شکوہ عرش سیر بہ سلف زمانہ گذشتہ شاعر نواز اسم فاعل ترکیبی
 شاعر کو خوش کرنے والا شکوہ دید بہ۔ سلیمان شکوہ سلیمان سا شکوہ
 رکھنے والا عرش سریر اسم صفت عرش کے مثل بلند تخت رکھنے والا

مطلب۔ اس کو سیلان سے دہرہ اور عرش سے تخت رکھنے والے پادشاہ جیسا اب تو
 شاعر نواز ہو گیا کوئی دوسرا اگلے زمانے میں نہیں گذرا ہو **ایضاً** افران
 میں یہ صفا ہو کر لیا باور ہو کہ کس کے حق میں کسی نے جو کچھ کی تفسیر یہ صفا یعنی
 صفائی۔ باور یقین مطلب۔ آپ کے ذائقہ میں استقدر سادگی اور صفائی
 ہو کہ جو کسی نے کسی کی شکایت کی وہ آپ نے مان لی۔ ظاہر ہو کہ صاف چیز میں
 اگر جلد ہو جاتا جو **ایضاً** صاحب ایسے اگر کچھ کسی سے لغزش ہو تو اس کی
 رفع کی ہرگز نہ کر سکیں تب یہ بہت بات رب رفیق اور شریک محبت۔ لغزش لغزین
 کا حاصل صدر بند ہی مطلب۔ اونی فی بھول ہو کہ اور خطا و تقصیر۔ رفع
 دہر کرنا مطلب۔ آپ کے رفیق ایسے ہیں کہ اگر کوئی کچھ خطا کرے تو
 بخشوا نہیں سکتے **ایضاً** یاد کر رہیں کہ پھر ایسی کہ نارطیش غضب۔ افران
 شاہ میں ہوشستعلیب۔ توبہ نہ نا آگ۔ طیش نفتح اول عقل جانا ہند ہی بناؤ۔
 غضب غمہ ہشتعلی بھر کے والی آگ۔ تشوہ خجالت سے حق عسوق ہونا
 مطلب۔ اور اگر صاحب خطا بخشتائیں تو اس طرح کی باتیں کریں جس سے
 غصے کی آگ زیادہ بڑھے اور خجالت سے پادشاہ کو اور غصہ پڑے۔
ایضاً وہاں ذرہ کمان نور آفتاب کمان بہ کمان وہ سطوت شاہی
 کمان غرور فقیر بہ نام چمک۔ ذرہ ہر کار خیر جو بالو میں چمکتا ہے۔ نور
 روشنی۔ سطوت دہرہ۔ مطلب۔ پانہ تصور کے غصے کا برداشت کترین سے
 کب ہو سکے کمان ذرہ ناخیر کی ذرہ چمک اور کمان آفتاب کی ہمیشہ روشنی
 کمان پادشاہ کا دہرہ کمان ایک فقیہ کا محمد میرا آپ کا کتاب
 نہیں ہو سکتا۔

صفحہ ۶۶۔ مقابلہ جو برابر کا ہو تو کچھ کہتے ہیں کمان دینی و دبا کمان یاس و

حصیرہ مقابلہ ساٹنا کرنا۔ دیتی منسوب ہو دیتی ہر ملک مصر میں ایک مقام کا نام ومان
 دیبا خوب نیتی جو شکیکو دیتی کہتے ہیں۔ دوبا ایک ریشمی کپڑا ہے پیر تصویر میں بھی ہوتی ہیں
 انکو صورت دیبا کہتے ہیں۔ پلاس ٹاٹ جسے کنبل کو کہتے ہیں۔ حصیر پور یا مینسی
 چٹائی۔ اس شعرا و شعرا قبل میں صنوت تضاد ہو غورم صفحہ ۵۔ دکیو۔ مطلب۔
 اگر برابر دالے سے مقابلہ ہو تو آدمی سب کچھ کہہ سکتا ہے بھلا دیتی اور پاس
 اور دیبا و حصیر کا کون مقابلہ یعنی امیر و غریب کی کب برابری ہو سکے استفرا لند
 ایضاً میں کہ فقیر غریب الوطن مسافر نام ہے۔ رہے جو آخر ہر جسکو قوت کی تہیز
 فقیر غار و مسکین۔ غریب الوطن جو اپنے وطن سے دور ہو یعنی مسافر۔ رہے
 ہو نکال باہر رہتی ہو درست۔ قوت بوا و معروف روزی۔ مطلب۔ میں چاہا
 ایک غریب الوطن جسے لوگ مسافر کہہ کر کھارتے ہیں اور پھر اس پر غیب و روز
 بے روزی کی فکر بھلا میں کیا آپ کی جو کہ ونگا ایضاً مراد ہن ہو کہ
 مدح حضور اقدس کو ہے اٹ کے پھیر چوت ذمہ و دن فقیر ہے مراد ہن ہو یعنی
 میری کیا تاب اور مجال ہو اصطلاح اب اس جگہ میرا کیا منہ بولتے ہیں۔ مدح
 تعریف۔ حضور بزرگ کی نسبت بجا ہے ضمیمہ مخاطب آتا ہے۔ اقدس تہا بیت پاک۔
 پھیر یعنی باتر محاورہ قدیم اب (پھر) بے با سے تختانی بولتے ہیں۔ حرف بیان
 بمعنی بیان و انفاط ذمہ مذمت اور ہجو اور عادت بد۔ تیسرا باب تفہیل پڑنا۔
 مطلب۔ میری یہ تاب و طاقت نہیں کہ آپ کی تعریف کو بدل کر جو کہ ڈالوں۔
 ایضاً یہ فقرہ ہی بنایا ہو سب ان کا ہے کہ نرم و نرم میں ہو پاسے تخت کا
 وہ مشیر۔ فقرہ بہتان اور سکی ہندی لگائی بھائی۔ انفاط، اقد خان تخلص
 جو مصحفی کا مخالف تھا۔ نرم مصل۔ نرم بیدان جنگ۔ نرم و نرم مراد می
 سنی ہر مال۔ پاسے تخت وہ شعر جو دار السلطنت ہو ہندی راج دھانی

مشیر مشورہ تیلنے والا مطلب۔ یہ سب بھٹان انشاؤں کا بنایا اور لکھا ہوا ہو
 کیونکہ وہ ہر حال میں حضور کا صلاح کار ہو ایضاً فراج شاہ ہو یونہی معرفت
 تو محکم بھی ہندو چاہیے کہ گردن شکوہ اسکا پیش وزیر بد مشورت برگشتہ یعنی پیرا ہوا
 مراد یعنی خفا شکوہ گلہ۔ پیش سلسلے اور پہلے اور پاس مطلب۔ اگر بادشاہ
 مجھے ناراض ہو تو لازم ہے کہ میں وزیر سے جا کر اپنے مخالفانہ کی شکایت کروں
 تاکہ وہ میرا حامی ہو ایضاً اگر وزیر بھی بوٹ نہ کچھ خدا لگتی ہو تو جاؤں
 پیش محمد کہ ہوشیور و تدبیر ہو وزیر نائب بادشاہ اسکی ہندی منتری۔ خدا لگتی
 اصطلاح ذیلی وہ بابت جو خدا پسند اور حق حق ہو محمد صلعم پیغمبر کا نام باقی ہو رنگ
 و کیویشیور بہشت کی توجہ سے دینے والا۔ تدبیر و دوزخ کے عذاب سے
 ڈرانے والا۔ یہ دونوں الفاظ محمد کے القاب ہیں مطلب۔ اگر وزیر بھی
 حق حق بات نہ کہے تو دینے میں جا کر قبر رسول پر فریاد کروں کہ وہ ہوشیور و
 تدبیر جزا ایضاً شیعہ روز جزا بادشاہ ادا دینے ہو۔ نکر وہ جرم پہ پہنچنے
 نہیں لگتی تدبیر ہوشیور بھٹانے والا۔ روز جزا بد لائینے کا دن مرادی معنی
 روز قیامت۔ بادشاہ ادا دینے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب
 ہو ادا دینے مراد ہو قاتل قوسین و ادا دینے یعنی خدا کے نزدیک
 گئے دو کمانوں سے بھی کم فاصلے پر۔ پیش معراج میں ہوا تھا۔ نکر وہ جرم
 پہنچنے گناہ نہ کیا ہو یعنی بے گناہ۔ جرم گناہ۔ تفریہ سزا مطلب۔ محمد رسول اللہ
 روز قیامت گناہگاروں کے بھٹانے والے ہیں اور بادشاہ شب معراج
 ہیں اور شرعاً اس بات کے حکم دینے والے کہ یگناہ شخص کو سزا نہ دو۔
 ایضاً کہوں یہ اس سے کہ اسی جرم بخش پر بھٹان ہو تری غلامی میں
 آیا ہو وادخواہ فقیر۔ جرم بغیر اول گناہ۔ جرم بخش اسم فاعل سامی گناہ بخشنے والا۔

بڑا گنہگار نہایت گنہگار پر گنہگار اسکی حج - جہم بخش پر گنہگار تبرکبب رضائی گنہگار
 کے جرم بخشنے والا پچھیر کا لقب ہو کر منادی ہوا غلامی خدمت - داد خواہ فریادی
 اور انصاف چاہنے والا - داد خواہ فقیر تبرکبب مقلوب توصیفی فقیر داد خواہ
 اسکی لفظ خواہ بین انصاف نہ دارد مطلب - حضرت رسول خدا سے جا کر یہ
 عرض کروں کہ اے گناہگاروں کے گناہ بخشنے والے یہ فقیر داد خواہ تیری خدمت
 میں آیا ہوں میرا انصاف چکا دے ایضاً خلا ہو میری جو پہلے تو کر اسیر
 نہ تھے - و اگر عدو کی چھائی کو طوق اور نہ بخیر - خطا گناہ - اسیر قیدی - عدو
 دشمن - عدو کی اسکے بعد (خطا ہوم) مقدر ہو - طوق لوہے کا بیماری حلقہ جو جرم
 کے گلے میں ڈالتے ہیں - مطلب - اگر میری خطا پہلے ثابت ہو تو مجھے قید
 کر لے اور اگر میرا مخالفت کی خطا ثابت ہو تو اسکے گلے میں طوق اور پانٹون
 میں پیریاں ڈال دے ایضاً اگر چہ بازی انشا سے بے حسرت کو پیریاں خوش
 سمجھکر میں بانی تقدیر - بازی کھیلنا اور شرط لگانا مگر یہاں بہر دو مقام پہنی زیب
 اور گردش کے ہے - بے حسرت اسم صفت بمعنی بے غیرت - خجوش چپ -
 تقدیر نصیب - لفظ بازی انشا سے یہاں بچا کا سانگ مقصود ہو جسکا ذکر اوپر
 پہنچا شعر ۱۲ صفحہ ۶۵ - دیکھو مطلب - اگر چہ میں انشاء اللہ خان کے سانگ کو
 اپنی تقدیر کی گردش سمجھ کر چپ ہو رہا لیکن وہ بے غیرت اب اور کچھ چاہتا ہو
 جیسا آگے بیان ہو ایضاً دے غضب ہو بڑا کہ اب وہ چاہے ہو - خیال
 میں بھی نہ سمجھتا ہوں میں جو کی تصویر - غضب شکل بات اور اندام - چاہے ہو
 غلط احوال اب چاہتا ہو بولتے ہیں - ہو نفع اول و سکون دوم مذمت کرنا -
 تصویر صورت کھینچنا - مطلب - مگر بڑی قیامت کی بات ہو کہ اب انشاء
 چاہتا ہو کہ میں کیسی ہو کر لے کا خیال بھی نہ کروں اسکو کیا وہ کیا میرا

سیاست نہ تہرسلطانی نہ نہجین قتل کا وعدہ نہ ضربت شمشیر سیاست و حکمی
 دنیا اور سزا دہی تیغ سیاست استعارہ یعنی سیاست یا وہ تلوار جو بدماشوں
 کی گردن زدنی کو کھینچی جاسے۔ تہرسلطانی پادشاہی غصہ ضربت شمشیر تلوار
 کی توجہ مطلب۔ پادشاہ کے حکم اور تہر اور تہید اور گردن زدنی سے مطلق
 یہ بدماشوں نہیں ڈرتے ایضاً مزاج انکا مستعمل و مقدر پڑا ہو کہ
 وہ پھنسی جتے ہیں اس بات کو نہ جرم کبیرہ محمول دل لگی باز پڑا ہو یعنی
 واقع ہو نہ پھنسی سمجھنا اصطلاح کسی بات کو ضعف و سہل و کم قدر سمجھنا۔ جرم کبیرہ
 بڑا گناہ۔ گناہ کی دو قسمیں ہیں ایک گناہ کبیرہ یعنی جسہ ہم حیزون کا ارتکاب
 اور واجب و فرض چیزوں سے انحراف کرنا دوسرے گناہ صغیرہ یعنی منیت
 کو ترک کرنا اور مکروہ چیزوں کو عمل میں لانا اہل شہادت نے گناہ صغیرہ چالیس
 قسم کے بیان کیے ہیں مطلب۔ ان لوگوں کا مزاج ایسا دل لگی باز ہو کہ
 وہ مخدہ اپن کو حسان جانتے اور کھیل جتے ہیں اور گناہ کبیرہ نہیں جانتے۔
 ایضاً پھر اسپہ یہ بھی جو مینی کہ اس مقام کے بچہ جو ہو دے
 نفشی تو کچھ نہیں کرے تسلیم یہ مقام کے بچہ یعنی موع پر نفشی عالم انشا جانے والا
 انحراف فتح پر گندہ کرنا اور نین پر گندہ اور وہ عبادت جو ناموزون ہو۔ تبیط
 لکھنا مطلب۔ سپر راہ یہ جو کہ اس محل پر مینی جو کہتے وقت اگر صرف نفشی
 ہو تو وہ بیچارہ تشرین اپنے دل کی جڑ اس نکالے اور اگر تشرع ہو یعنی
 جیسا نین تو پھر اسکا وہ حال جو آئندہ مذکور ہو ایضاً ٹیکٹ جنکو خدا نے
 کیا ہو موزون طبع ہے اور اپنے فضل سے بخشی شہر میں توقیر بہ ٹیکٹ
 لغوی معنی اسکے پس بگوند لیکن استفہام حالت کے واسطے آتا ہے
 موزون طبع ہسم صفت طبعیت موزون رکھنے والا یعنی شاعر۔ فضل

بخشش مرادی معنی عنایت توقیر عزت۔ مطلب۔ مگر خدا نے جن لوگوں کو
شاعر بنایا اور اپنی عنایت سے شاعروں میں انکو نامور کیا ہے تو اُسے
وہ برگزینہ کا جو آئندہ بیان ہے۔

صفحہ ۶۶۔ یہ کوئی بات ہے سو سنکے وہ خوش رہیں یہ ہو اور مصلحتاً
گو کہ تصنیف باخیر بہ مصلحتاً از روی مصلحت۔ گو کہ معنی اگرچہ تصنیف فیصلہ۔ باخیر آخر
امر پر مطلب۔ یہ بات ہرگز قابل پذیرائی نہیں کہ وہ لوگ چکا ذکر شعر صدر میں
ہو اپنی مذمت سن کر کہا بدین اگرچہ مصلحت کے واسطے جسے اور انشاء
یسی فیصلہ ہو چکا ہو کہ ایک کی ہجو ایک نہ کرے پھر اُسے کیوں لگا لگایا۔
ایضاً اگر یہ بات میں مانی کہ سانگ کا بانی ہے اگر میں ہوں تو مجھے تہی
بدترین تخریب میں کے بعد ورنہ علامت فاعل کی تقدیر غلط۔ سانگ
بہت سے آدمیوں کا اکٹھا ہو کر کسی کی نقل بنا کر پھرتا۔ بانی بنانے والا۔
بدترین اسم صفت در پے سوم نہایت ہی بُری چیز۔ مطلب۔ اچھا بدین
یہ بات قبول کی کہ اگر سانگ بنانے والا بدین ٹھہرون تو مجھے سخت سزا
دیجیے ایضاً میں آپ فاقہ کش آنا مجھے کمان مقدور ہے کہ فکر اور
کردن کچھ نہیں شمشیر شمشیر فاقہ کش جو کون مرنے والا مرادی معنی مفلس۔
مقدور طاقت آرد و میں بجائے فراخ دستی آتا ہے۔ بنیر سواسے۔ آتش
وہ پتلا کھانا جسے پی سکیں جیسے حریر اور غیرہ۔ شمشیر جو قسم غلہ یا شمشیر شمشیر کو
ہندی قصبائی میں جو کھا گھانا اور شہر میں آتش جو بولتے ہیں۔ مطلب۔
میں بیچارہ خود کنگال ہوں مجھے اتنی فارغ البالی نہیں کہ سواسے روزی
کے اور کچھ دواہیات فکر کروں ایضاً مرے حواس پریشان باین
مرثا، ارم، ہر علم کا شکستہ کار، ...

کھیو۔ پریشان چلی ہوئی چیز باہن پریشانی یعنی اس پریشانی کے ساتھ۔ شکر
 بشکستہ ماری ہوئی فوج۔ ہیر بر وزن امیر فوج کے شکار و پیشہ اور بازار
 فوج وغیرہ جسکو عوام گذر بولتے ہیں۔ مطلب۔ فاقے کے سبب سے میرے
 ہوا اس پریشانی کے ساتھ اڑے ہوئے ہیں جسے شکست کھانے ہوئے شکر
 کی ہیر تمام خراب اور ٹٹی ہوئی ہو ایضاً اگر اس صلح کی تھہری رہے
 تو صلح سہی ہو اگر ہو غیر شرارت نہ ہو۔ ہون میں بھی شریر بہ صلح ملاپ۔ چسبہ
 اس محل پر غلط پیر بنے تختانی صحیح۔ شرارت بد ذاتی۔ بشر آدمی۔ شریر شوخ۔
 بند ہی تریا مطلب۔ باوجود استدر پریشانی کے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر صلح کی تجویز
 قائم رہے تو غیر صلح مجھے منظور اور اگر شرارت، اندخان کچھ شوخی کر گیا تو بند بھی
 کچھ نرم گردن کا نہیں بیشک میں بھی ماتھے پاتوں ہلاؤں گا جو کر دیکھا ایضاً
 جواب ایک کے یاں دس ہیں اور دس کے ساتھ نگاہ کرنی تھی اول باہن
 قلیل و کثیر چنگاہ کرنا غور اور تامل کرنا۔ قلیل تھوڑا کثیر بہت۔ مطلب۔ اگر انشا
 ایک شہر جو کما کے گاتو میں ولس کوں گا اور جو وہ مل کے گاتو میں تلو شہر۔
 گاتو کا غرض اُس سے دس گنا بڑا ہو گا انشا کو لازم تھا کہ پہلے ہی اس
 کمی و زیادتی کو سمجھے رہتا ایضاً حصول یہ ہو کہ جب کو تو اں تک قضیہ نہ
 گیا ہو اور پڑتد پیرشاعران شہر یہ حصول حاصل سخن۔ قضیہ بہ تشدید یا بے تمنا
 یعنی مطلوب و حکم لیکن اردو میں اس کوں ضا و مجہ یعنی فدا اور بکثیر کے ستم
 ہو۔ از پر داسطے۔ تہدید و حکمانا مطلب حاصل کلام یہ ہو کہ جب شاعران کی دھمکی
 کے واسطے کو تو اں تک بات پہنچ چکی تو وہ ہو جو آئندہ بیان ہو ایضاً
 تو کو تو اں چاہی بس اُن سے اب سمجھ لیا کہ یہ وہی دم کی شکایت کی ہو جسٹ نہ ہو
 سمجھ لیا کہ سے پہلے لینا وہی دم ہر وقت بخاکیت گلہ کرنا۔ جسٹ

بیجا مدح - تحریک کثرت - مطلب - کہ تو اے آپ ہی شہر بیرون کو چھان لیگا آتشا آپ سے
 گھڑی گھڑی تاحی لکھو تاہو ایضاً یہ وہ مثل ہے کہ جس طرح سارے شہر کے
 بیچ بہ بلند قاضی اپنے سے تھم ہو بہیر بہ مثل کی ہندی کہاوت - بلند قاضی
 لمبا ڈبل ہونا - تھم تھمت زدہ و بدنام - بعیر انتہر یعنی اونٹ - اس میں شوچین
 شاعر نے کامل مثل کا ترجمہ کیا وہ مکروہ ملیح سلیم ہو مثل عیسیٰ ہو ویسی ہی مستعمل
 کرنا جائز ہو - مطلب - شاہر بار مجھ ہی کو بدنام کر تا ہے نہ وہی مثل شہری کہ
 شہر بیرین اونٹ بدنام - یہ مثل تھمت زدگی کے محل پر منسل ہے ایضاً
 سو تھم مجھے نادان نے چوستا - کیا یہ قباحت اُسی جو مجھے شہر اسکو
 دے تغیر بہ نادان جاہل و بیوقوف - جو شہر بادشاہ کی خدمت قباحت
 بُرائی - تعسیر نہروینا - مطلب - یہی جھک کر اُس بیوقوف نے مجھے بہتان
 لگایا کہ معصی نے بادشاہ کی بیوی کی ہر بادشاہ کو اس مقام پر فوراً اور انصافاً
 ضرور ہوا ورنہ سب ہی کہ اگر تھمت اور محبوب کی قباحت ذہن بین اُس نے
 تونش کو سزا دے کہ کیوں یہ بین اور معصی کو بدنام کیا ایضاً
 مزاج متعسر - جو لا اُبابی ہو نہ نہیں خیال میں آنا خیال حرف حقیر بہ دے
 و لیکن کا ضمیمہ یعنی لیکن متعسر پاک - لا اُبابی صیغہ واحد شکم مضارع
 عربی یعنی خوف نہیں رکھتا ہوں بین اس میں (ا) کے بعد ہمزہ شکل الف ہے
 اعتس کے عوض دو لکھتا ہے پڑنا خطا ہے فارسی میں بجائے بے پروا کے مستعمل
 اور یہاں بھی یہی ہے - خیال میں آنا ذہن نشین ہونا - حرف بعضی گفتگو -
 حقیر ناچیز مراد ہی ہے نہ ہا کہترین - مطلب - چونکہ حضور کا مزاج بے پروا ہے
 اسی لیے کہترین کی بات کا خیال حضور کے ذہن نشین نہیں ہوتا ایضاً
 جو کچھ ہو اس پر - معصی بس اس پر پید رہ - زیادہ کہ نہ عدالت کا ماجرہ تحریر ہے

مصطفیٰ فریق سے نسبت رکھتے والا لیکن نبیان شاعر کا تخلص جبکہ نام غلام محمد آئی
 تھا شعرہ صفحہ ۲۲۲ - وکیو - صداقت بچائی - ماجر اکیفیت تحریر کرنا لگنا - مطلب -
 اے مصطفیٰ درگزر کر چپ ہو کر بیٹھ رہ بہت اپنی رستی نہ جتا کون سنتا ہو -
 ایضاً خدا پہ چوڑے اس بات کو وہ مالک ہو نہ کرے جو چاہے جو چاہا کیا
 حکم قدر یہ کسی پر کچھ کام چھوڑ دینا اسکے حوالے کرنا - حکم قدر یہ بیان تبرکیت و صفائی
 نہیں بلکہ تبرکیت تو معنی پڑھو ورنہ شرک ہو جائیگا معنی ایسا حکم جو قدر شا رکھنے والا ہو
 مطلب - اے مصطفیٰ اپنا جھگڑا خدا کے حوالے کر خدا مالک ہے جو چاہے سو کرے
 اور جو اسے چاہا وہ کیا ایسے حکم سے جہین کمال قدرت حاصل ہو ایضاً
 یا اہی یا اہی یا آلہ بین ترا ہون بندہ بے دستگاہ - یا اہی بین ریا - حرف
 نہ اہو یعنی راء اور یاے تختانی اخیر واحد کلم یعنی من یعنی اے میرے خدا جب
 سناؤنی مکر لاتے ہیں تو قوت نہ دین تاکید ہو جاتی ہو - بیدستگاہ اسم صفت
 یعنی بے سامان - مطلب - اے خدا بین تیرا ایک بندہ بے سامان ہوں ایضاً
 پہونچون تجھ تک مجھ میں یہ ہمت نہیں - دور ہوں تو طاقت فرقت نہیں -
 ہمت ارادہ بلند - فرقت جدائی و دوری - مطلب - اس قدر اپنی ہمت نہیں
 پاتا ہوں کہ خدا رسیدہ بچاؤں اور نہ یہ تاب ہو کہ خدا پرستی چھوڑ دوں اگر خدا پرست
 نہ رہوں تو کیا کافر ہو جاؤں یہ میری طاقت نہیں ایضاً اگر بیان اپنی
 کروں بین بیکلی نہ فاش یا اپنا کروں رزولی - بیکلی بے چینی - فاش ظاہر -
 - ازولی دل کا جمید - پشور اپنے مابعد سے قطع نہ ہو - مطلب - اگر اپنی بچینی اور
 - ازول ظاہر کروں یعنی یہ کہوں کہ یا رب تو مجھے اپنا بندہ خاص بناسے تو وہ ہے
 جو آئندہ شعر میں ہو ایضاً تو وہ گستاخی و بے باکی ہو آہ ہو چپ رہوں تو
 جان ہو غم سے تباہ ہو گستاخی بے ادبی - بے باکی ڈھٹائی - آہ یعنی افسوس -

تباہ برباد و مطلب۔ جو شعر صدر میں بیان کیا ہے۔ وہ اہم کہون تو خالی اگر ستاخی و بے اولیٰ
نہیں اور اگر خاموشی پشیمار ہوں تو غم سے جان گھلتی ہے۔ ہو چو چپ۔ کیا کروں
گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل۔

صفحہ ۶۔ عالم برزخ میں ہوں بین بین بین۔ جان کو میری نہیں یک خطہ چہرہ
عالم یعنی حالت۔ برزخ وہ شجر کہ دو مخالفت پذیروں سے ملتی جلتی ہو اور اُس میں وہ دونوں کا
اثر ظاہر ہوتا ہو مثلاً ابی رنگ سیاہی و سفید سی کے چچ میں برزخ ہو یا بیست بند۔
در بیان انسان و بہانہ کے برزخ ہو یعنی انسان و بہانہ وہ دونوں کی صورت بندر
میں ملتی ہو اور برزخ اس زمانے کا نام ہے۔ ہر نہ وقت مرگ اور وقت مہلت
کے بیچ بیچ ہو بین بین ٹھیک و رہا میں۔ نقطہ ایک بار پلکے اشک کی مدت۔
مطلب۔ یا رب نہ تجھے مل سکتا ہوں نہ ملتا رہ سکتا ہوں پس میں
برزخ کی حالت میں ہوں اسی سبب سے چینی چر کہ خاک کو کیسوی نہیں ہوا۔
ایضاً زندگی کا مری جی کا۔ بال بہ بیچھوری کے ترسے اور وہ بکلاں
زندگانی زندگی کا مرید علیہ۔ و بال سختی و گدائی و غنا و بے۔ اور۔ ہر لا۔ حضور
حضور کا مرید علیہ کیونکہ حضور کے معنی خود حاضر ہونا اور خدمت میں رہنا سپر پاس
تحتانی زائر جلالینا فارسیوں کا تصرف ہو۔ حافظہ حضور کی گریہ میں خواہی
از و غائب مشو حافظہ ذوالجلال صاحب عزت مرادی معنی خدا۔ مطلب۔
بہت قریب سے سامنا ہو۔ اور خود از زندگی میرے جی کا جنجال ہو ایضاً ہر نفس
ہر اک آتشک جانتا ہے۔ ہو ہر مہر تو کس سنان بہ نفس نقتبین سانس۔
نقشہ اصل میں تو تھک تھا تو تپ تو پ کا بدل نگ کلمہ تشبیہ یعنی مانند جیسے
و رنگ میں ہو اسے لفظی معنی تو پ کے فعل مرادی معنی بند و ق یعنی نقاس کو
جو اُنی بند و ق بتاتے ہیں نہ وہ بے بار و ت اور آگ کے منہ سے

چونکہ چلتی ہو اور آہیں کم آواز ہی ہوتی ہیں انہوں شیخ مانع سے خوشبو یہ ہو
 ترے وہن غنچ رنگ سے بدھ شدہ ہو گلاب کا پتہ تنگ سے بد گلاب کا پتہ یعنی
 غرق کھینچے گا جو بین بیکار جانستان احمد فاعل سماعی جان لینے والی چیز یعنی مار
 ڈالنے والی۔ غرق کی ہندی برنی ہے اس پر لفظ موسے ازروسے توضع ہو سر موسے
 غرق ہون کے ہاں کی نوک سے سنان برجھی اور تیر کی نوک مطلب۔ تیری جدائی
 میں جو سانس نکلتی ہے وہ گویا ایک بندوقی و عکس میری جان لیتی ہے اور جو غرق
 ہوتی ہے وہ برجھی بن کر مجھے کے پار ہو جاتی ہے ایضاً **بے ترے** دیکھو تو کیا
 دیکھیں پہلا **بے ترے** بولوں تو کیا بولوں بتا بہ مطلب۔ پہلا مصرع اشارہ
 ہو موت آیتما تو کو قشتہ و خبہ اللہ کے یعنی جدھر دیکھو روتے خدا نظر آتا ہو
 پس بغیر تیرے دوسرے کو کیونکر دیکھوں چارون حرف یارب توی تو ہو اور مصرع
 دو پہلا اور دوسرا کا قول ہے یعنی انسان میں جو چیز ہوتی ہے وہ خدا ہو پس
 بغیر تیرے یا اللہ کیونکر بولوں جب تو ہی بولتا ہو ایضاً **بند تن** ہو مجھ کو بند
 آہنی ہو جسکی کڑیاں نخوت و کبر و منی ہو بند تن اعضا کے جوڑ بند آہنی
 آہنی ہے کا پتہ اور نیزہ کڑی تیری کا لکڑا نخوت کبر و نون بزرگی و کبر۔
 کبر بڑا بڑا یعنی خود بینی اس میں یاے تختانی مصدری ہو یعنی من شدن ہندی
 میں آکا تر مجھ کو دینا ہے جیسے ع خوب زادہ کو بین سمائی ہے بہ مطلب۔ میرا قالب
 نہیں ہو گیا ایک ٹوٹے کا پتھر جو جسکی ٹیلیاں نخوت اور کبر اور منی ہیں یعنی میں
 کبر اور غرور ہے جو منی میں قید و مبتلا ہو رہا ہوں تو ہی چھڑائے تو اس قید سے
 چھوڑو ان ایضاً **میں** و حرص و غفل و ختب مال و جاہ و ہنجب و پند اور یا پند
 یا آکے میں قطع اول و سکون ہم اور نیزہ تختیں جیسے ع طمع اسے حرف است
 ہو پس تھی بہ معنی لایح کرنا۔ حرص کبر اول باوجود ایک چیز کے اُسی کثرت کی خوش

غلبہ بغیر اول گنت کرنا نہ پندارتہ اشتقاق کا حاصل مقصد اسے کو بہت کچھ سمجھنا وہ
 ہی غروہی شہر ہے۔ یا کہ جو اسے محلہ و فتح یا سے نعمتانی مکر آمیز نیست۔ مطلب۔ الغرض
 طبع اور حرص اور زہر اور حب مال و تہاہ اور غیب اور پند اور یا یہ سات چیزیں
 بھی اسی چیز سے کہ خیانت ہر دہی ان ساتوں میں بھی ہیں فید ہون انہیں
 رکھ کر مٹی شمشیر ہستہ مان پر وہ قطع ہو یہ بندہ جس سے سرور و شمشیر تلوار شمشیر ہمت
 استعارہ یعنی جو ملک رسان وہ پھر جبر ہمارے تیر کرتے ہیں اسکی فارسی فسانہ
 جو شمشیر ہستہ سان پر لکھنے سے مراد ہمت و رکھ دینا قطع کاٹنا اور گنتنا۔ بند
 قید۔ سر سبز بالکل۔ مطلب۔ میرے ہمت کی تلوار پر بارہ۔ یکدم کہ اس سے
 بندہ نہ کوئے احد گنت جاب یعنی یا رب میری ہمت بڑھا دے جس سے میں ان
 سبکو ترک کروں ایضاً اگر نویری عنایت کی نگاہ بندہ تو ہوا اس بندہ میں
 یہ تہاہ بندہ عنایت کی نگاہ ہونا توجہ دیکھنا۔ بندہ و بندہ میں شبنیں طرف جو شعر ا۔
 شمس۔ دیکھو۔ تہاہ بر باو مطلب۔ اگر تو پھر توجہ نہ کر گیا تو میں ان سب کو ہون کے
 باعث سے جو اوپر بیان ہوئے خواہا ہو جاؤں گا اور کہیں کا نہ ہو گا ایضاً
 ام میں حرص وہو اس کے کہے بنا چاہتا ہوں کہ پرواز بندہ و دام جال۔ ہو ا
 اور انہیں فانی پرواز نہ ہو ان کا حاصل۔ صد اڑنا اسے اور ان اور اسٹان
 جو تہاہ میں۔ بلند اوچھا۔ مطلب۔ یا رب انہوں نے تو مجھے حرص اور خواہش
 و تہاہ میں قید کیا ہو اور اس پر حکم کہ ان سب سے بچتا رہ بیٹے کسی ملک کو
 مال میں چھوٹ کر کہو کہ اگر آسمان میں تو وہ تہاہ یہ غیر مسکن بات ہے۔
 شمس اتنی کہ پھر میں تو کر کے تہاہ حکم فرماتا ہو کہ عفا کا صید ہے
 یعنی لوہے کی چیز تہاہ فانی میں نافذ نہ کرنا آتا ہو پرواز پیشوا ہستی ہر
 شمس اتنی کہ پھر میں تو کر کے تہاہ حکم فرماتا ہو کہ عفا کا صید ہے

مگر آردوین غبون غنہ ستمل ہو غنقا بفتح اول منسوب بہ غنق بیٹی گردن یہ ایک
طائر زرد گردن ہر جسکو سیرغ بھی اس لیے کہتے ہیں کہ تیس چڑیوں کے رنگ
آسمین ملتے ہیں مشہور ہے کہ یہ طائر زمین اصحاب الرسس میں پیدا ہوا تھا عظیم الجثہ
چار ہاتھ پائون۔ آدمی کا دستہ پروں چٹکے رنگ۔ لابی گردن۔ یہ آدمی کے
سچوٹا کو نکل جاتا تھا غنقلہ میں صفوان کی دعاسے حکم خدا کسی جزیرے میں بارہا
اور وہاں ماقمی اور زرد ہون کا شکار کرتا ہے جیسا کہ نقابین نقابین نقابین نقابین
لیکن راقم کے نزدیک یہ دھول کی رتنی ہے۔ صید شکار۔ فقاکا شکار کرنا معدوم
پنیر کی تلاش کرنا اور غیر ممکن کام کرنا۔ مطلب۔ لوہے کے پیچھے یعنی نہایت
ہین مجھے ڈاکر تو یہ پتا ہوتا ہے کہ فقاکا طائر معدوم کا شکار گردن یعنی دنیا کی سبوں
بہیمان بین رکھتے تلاش گردن یہ بات نامکن ہے یہ تو وہی بات شعری
کہ سہم خدا خواہی وہم دنیا سے دون بہ این خیال است و محال است
جنم بہ ایضا اگر کسی منظور ہو تو رہ بتا دے اور یہ بندخت کر مجھے جدا
منظر پسند نہ راہ کا مختلف ہے یعنی طریقہ و قاعدہ۔ بندخت قید گران مطلب۔
یا رب اگر تجھے بھی اصر پسند خاطر ہو کہ میں تجھے تلاش گردن تو اسکا طریقہ اور
جسکی تدبیر بتا دے اور افادت دنیا سے مجھے چھڑا دے ایضا ہون میں
آہن تو ہو خود آہن رہا نہ گاہ میں گردن کا رکھ رہا۔ آہن لوہا۔ آہن رہا
سنگ غناطیس کو کہتے ہیں بٹے اسے کچا لوہا اور بعض مرکب بتاتے ہیں۔
انرض یہ لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسکی ہندی چمک ہو۔ گاہ گمانس۔
کار کام و خاصیت۔ کہہ یا ایک زرد رنگ مہرہ ہوتا ہے اگر اسے چمکے پر
رگڑ کر گمانس کے قریب بجا تو اپنی طرف اسے گھبیتا ہے۔ کہہ یا وہ آہن۔ با
میں ایٹاے خفی ہو گیا شعر ۱۶۔ منفرہ۔ ویکو۔ مصد۔ میں اپنی سنگ دلی کے

سبب سے آہن اور اپنی حقارت کے سبب سے گاہ ہون تو آہن ریا اور کھربا
 کی طرح مجھے اپنی طرف کھینچنے لے ایضاً تب برآوے کچھ تھکنا سے ولی نہ در نہ
 ہو سبب جستجو بیجا صلی بہ برآنا ہو رہا ہوتا تھا آرزو۔ ولی یعنی دل کی جستجو تاوش و
 نزد و بیجا صلی کے آخری اسے تختانی مصدری ہو یعنی بنیاد ہو نہا مطلب۔ اگر
 مجھے تو اپنی طرف کھینچ لے تو البتہ دل کی آرزو پوری ہو نہیں تو سب تلاش و فکر و
 نزد و بیجا رو بنیاد ہو ایضاً اسے اگر مولی نہ بندہ کی خبر ہو جو تلاش اسکی
 سراسر درو نہ ہو مولی آقا و غلام بیان بنی اول جو خبر لینا نہ ہستی کرنا۔ تلاش
 و جو نہ ہنا۔ درو سراسر صلاح یعنی تکلیف بنیاد ہو مطلب۔ اگر مالک اپنے غلام
 کی سرپرستی کرے تو غلام کی فکر اور مالک کے در پی ہو تا بنیاد ہو ایضاً اسے
 مگر کے صدر یا غیر بہ کچھ ہوئی محنت نہ آگئی کار گر بہ سرچاک کر م جائے تکلیف سے
 نہ نہ۔ درو مامروں کی محنت بہ شہر تو نہ۔ کار گر نہ درو و خاندان نہ مطلب۔ سیکڑا
 نہ ہی قدر کی تلاش میں جبران و سرگردان ہو کر نیست و نابود ہوئے اور انکی محنت
 کچھ فائدہ مند نہ ہوئی ایضاً وہ بتا رہے کہ اک مقرر اس لایہ میرے ہر اک بند کو
 کر دے جدا بہ رستہ یعنی طریقہ۔ مقرر قہنجی اسکی بندی کتنی ہو یہاں مقرر
 شعبہ ہو موجود و نہ محبت خدا شعبہ غائب اسے طرح بند شعبہ ہو موجود اور علاقہ دینا
 شعبہ غائب ہو اسے مقرر اس و بند استوارہ بالتصريح ہو استوارہ کا بیان شہر
 شعبہ در بین میں چکا ہو اسے یہ قسم ہو استوارہ بالتصريح (مقتضات شعبہ ہو
 درو موجود ہو اسے بعد مضاف الیہ شہید ہو اور وہ عبارت میں ہو موجود و نہ تو
 اسے مضاف اور مضاف الیہ کو استوارہ باتہ ریح ہوتے ہیں اسے شہر استوارہ
 بہ ان آفتاب ہو دے ہر شاعر کی مراد یہ کہ متناہی جام ہیں آفتاب شہر اب جہر
 آفتاب جام و شہر اب شعبہ ہیں اور دونوں موجود نہیں بلکہ اگر اس کے برخلاف

خود کو (بسم اللہ) یا لکنا یہ کہتے ہیں اس میں مشبہ بہ غائب و متروک اور مشبہ بہ حاضر و
 موجود ہوتا ہے جس سے رخ سے روشن ہو سارا جہان و میان رخ مشبہ ہو اور
 موجود ہو اور آفتاب مشبہ بہ چہرہ اور غائب و متروک ہو گویا اصل عبارت یوں تھی کہ میرے
 آفتاب رخ سے روشن ہو سارا جہان بصب - مجھے یہ طریقہ بتانا بہتر ہے کہ ایک
 تپنچی لاکر میرے حال کو کھڑے یعنی اپنی محبت سے مجھے نازک الدنیا بنا دے واضح
 ہو کہ جس چیز کو کسی سے تشبیہ دیتے ہیں اسے مشبہ کہتے ہیں اور جس سے تشبیہ دیتے ہیں
 اسے مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے سہ نازکی انکے لب کی مت ہو چھوڑ چٹکری اک کلاب
 کی سی ہو یہ میان لب مشبہ بہ اور کلاب کی چٹکری مشبہ بہ چو کیونکہ لب کو رنگ گل
 سے تشبیہ دی ہو ایضاً کھینچ لیا سحر وحدت تک مجھے بدست تو پہنچا شہر
 الفت تک مجھے بدست ہر سندر - وحدت خدا کو بصدق دل ایک لاشہ یک جاننا - ہر وحدت
 اسے تارہ یعنی وحدت - الفت میل کرنا شہر الفت استعارہ یعنی الفت - مطلب -
 یارب میں وحدت پرست ہو جاؤں اور تیری الفت کا لب مجھے نصیب ہو ایضاً
 کر عطا دل کو میرے ایسی بخش بد جس سے جگر خاک ہو سب غل و غش بد عطا کرنا
 دنیا بخش تیرے ان کا حاصل مصدر بریناری - غل یا لکھ کہنے و خیانت و کدورت غش
 بالکل طرہ داری تشویش و تردد - غل و غش تعلقات و پیوستہ مراد ہر - مطلب -
 بریناری محبت کی - بخش میرے دل میں یارب تقدیر - زور - زور - زور - زور
 جگر خاک سیاہ ہو یا پہنچا یعنی تیری محبت میں دنیا کے عالم کو تیرے کدورت
 ایضاً سور کہ چو سیر کبھی کی پس بد پر چو چارے کو کب بد ہو پس بد مور
 بد تھی - سیر ناک و کینا اور جلتا - کعبہ زمین بلند اور چار گوشہ چیز اور پتلی کی پتلی
 عرب میں اہل اسلام کی پیشکش گاہ وہ زمین بد پر چار گوشہ - اقیام چو اور قبول یعنی
 حقیقت کی پتلی کی تھی وہان مدفون تھی بد ہی سبب کعبہ نام ہو - پتلی کی

بانب شکر کے ناز چرخ خدا درست ہو۔ جو سہی حرمں بیچارہ مجبور۔ و مختصر بقدر اور
 قدرت۔ بیان ہی مورد کعبہ استمارہ بالتصنیع ہیں۔ مطلب۔ ایک چوٹی کی گز نے
 چلی ہو مگر اتنی قدرت نہیں کہ پہونچ سکے یعنی مجبور ناچیز کو باری باری تیری تلاش ہو مگر بہتات
 نہیں کہ تجھ تک جا سکوں

صفحہ ۶۹۔ بال پر اپنے بچائے گرہا۔ بانب بر آوے اسکے دل کا مدعا۔ بال ہمار
 کے بازو۔ ہمارا ایک طائر کا نام کہ وہ اپنے بازو کو بچھتا جاتا ہے اس کے ماننے سے پادشاہ
 ہو جاتا مشہور ہے کہ ایک سب پر مردان کا پادشاہ کہنے ہیں : اے باری ہمارا دل کو
 اپنے بازو پر چڑھائے تو وہ اس کو پکڑے کہ جس کو چاہے اس کو چھوڑے۔ چنانچہ مجھ پر رحم
 کرے تو میں بندہ ضعیف اپنی مراد کو پہونچ جاؤں۔ بیان ہمارا کو غفلت اور بال ہمارا کو
 اور مو کو بندہ ضعیف سے استمارہ بالتصنیع ہے۔ ایشیال پار سے رمت کا ہمارا کو
 حکم ہو رہا ہے اور اس کو بچھیننے سے کوئی بازو نہ آئے۔ انا نارتو سے اس کا ہمارا۔
 نسبت یعنی ناتوان و لاغر۔ اسی میں عاجز و ضعیف یعنی مراد ہی یعنی دور و نزدیک ہمارا
 تو ہمارا یعنی رشتہ جلال کی عظمت ہے کہ وہ ہمارا کو اس کو شرف یعنی اس بندے کو وہ
 کرے جو تیرے بیان ہو یہ شعر ہے مابعد سے فقہ سید ہر ایشیال بال شرف پر ہمارا
 شرف ہمارا کو کعبہ کو۔ اگر کعبہ کو شرف ہے تو ہمارا کو شرف ہے اور اس کو شرف ہمارا کو
 اصطلاح امر باری کرنا۔ بال شرف استمارہ یعنی شرف۔ حوت یعنی طوفان شرف۔
 صفحہ ۷۰۔ دیکھو۔ انا اور اراہین ابلا سے چلی ہو شعرا۔ صفحہ ۷۰۔ دیکھو۔ مطلب۔

وہ ہمارا یعنی تیری عظمت اپنے بازو پر اس چوٹی کو بچھائے یعنی مجھ پر رحم کرے اور
 طوفان کعبہ کو اگر ابلا سے یعنی تجھ تک پہونچا دے خلاصہ یہ کہ تیری رمت کی نظر سے
 میں تجھ تک پہونچ جاؤں ایشیال۔ ایشیال جس کو تو باری چاہے گنج دے جس سے
 گنج دے گنج خزا۔ رخ کلکت۔ مطلب۔ یہ اشارہ ہو طرف

قَوْنِي الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِجِ الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
 تَشَاءُ بِسَيِّدِكَ الْخَفِيرِ کے اسکے معنی یہ ہے چاہتا ہوں خدا ملک دیتا ہو اور
 جس سے چاہتا ہو ملک چھین لیتا ہو اور جسے چاہتا ہو عزت دیتا ہو اور جسے
 چاہتا ہو ذلت دیتا ہو مگر اسکا فعل ہمیشہ غیر کے ساتھ ہوا یعنی **الضَّعِيفُ** ہیں ترے
 مخلوق و دونوں رنج و گنج ہیں ترے قبضے میں یا رب گنج و رنج و مخلوق پیدا
 کی ہوئی چیز قبضہ نہ کرنا چاہیے اور ہی معنی اختیار۔ یا رب معنی اسی پروردگار مطلب۔
 یہ اشارہ ہو کرتا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے معنی تحقیق خدا
 ہر چیز پر قدرت کامل رکھتا ہے **الضَّعِيفُ** رنج محرومی کو میرے دور کر دے گنج عرفان
 سے مجھے معمور کر دے محرومی نہ اسی۔ عرفان خدا کو بصدق دل پہنچانا۔ گنج عرفان
 استمارہ معنی عرفان۔ معمور بھرنا یعنی آبادی مطلب۔ یا رب الہامیری ناما بیداری
 کھودے میں معرفت سے مالا مال ہو جائوں **الضَّعِيفُ** رنج محرومی میں ہو چکا
 بتلا بجا راہ اپنی تو مجھے یا رب بتا دے محرومی جدائی۔ بتلا بلا میں چھینا ہوا شخص
 مطلب۔ تیری جدائی میں میں نہایت افسردہ خاطر ہو رہا ہوں یا رب تو
 مجھے اپنی معرفت کی راہ پر لگا دے **الضَّعِيفُ** تو ہی مرشد تو ہی مادی ہو
 مرا۔ دیو غول نفس سے مجھ کو بچا دے مرشد راہ حق بتانے والا اُسے اُردو میں پیر
 اور ہندی میں گرد بولتے ہیں۔ مادی ہدایت کرنے والا۔ دیو یعنی شیطان و
 حیث یہ بھی جن کی ایک قسم ہے۔ غول بہ واد معروف شیطان کی ایک
 قسم جنگل میں مسافروں کو راہ بتاتا دیتے ہیں انکی آنکھیں چراغ کے مثل روشن
 ہوتی ہیں شاید ہندی میں لگیا بیتال انھیں کو کہتے ہیں مگر ظاہر یہ لوگوں کا
 وہم جو اصل میں یہ تجارت ہیں کہ روشن ہو جانے ہیں اسے انگریزی میں
 (ہوری گیاس) بولتے ہیں نفس نفع اول یہاں نفس مارہ سے مراد ہے

شعر ص ۱۹۔ دیکھو۔ غول نفس استعارہ یعنی نفس مطلب۔ لکھو۔ اوسیر
 مرشد و نادی بنجا۔ اور نفس امارہ سے جو مجھے غول نیکر بکاتا ہے۔ یعنی
 فرق بجز معیت ہوں آہ آہ۔ انتظار نفرت ہوں آہ آہ۔ غرق و ذال و زو و با ہوا
 شخص۔ بجز مندر معیت گناہ۔ بجز معیت استعارہ یعنی معیت۔ انتظار۔ آہ
 و کینا۔ نفرت بخشنا۔ یہاں نفرت کے لفظ کے یہ علامت طرفت افراہن
 مقدر ہے۔ مطلب۔ بین گناہ بین آلودہ ہوں اور نفرت کے انتظار میں رہا ہوں
 ایضاً بین ذلیل و خوار و زار و ستمند۔ عاجز و سکیں و بون و ناپسند۔
 ذلیل تباہ شدہ۔ خوار و بوا و سدا و لہ یعنی ذلیل و خراب۔ زار و ناتوان و خوار۔
 مست بضم اول یعنی غم و حاجت۔ مند کلیمہ ملکیت یعنی صاحب مستند۔
 یعنی غمگین و صاحب حاجت۔ عاجز ناتوان و بنیدرت سکیں۔ بیستہ مبدا اقم
 ہو سکون کا یعنی تباہ و بیکرت اور بیکرت وہی ہو گا جو سب تباہ ہو گا اور
 بیکرت وہی ہو گا جو غریب ہو گا اسلئے سکیں غریب کو کہتے ہیں۔ نہ یوں
 عاجز و بیچارہ و اسیر ناپسند نالایق۔ ملا۔ بے شاعر نے خدا کے بدلے
 عظمت کے سامنے بسبب الغاظ اپنے انقاہ تباہی پر ہی اوجھل
 توفیق یعنی عاجز و زار۔ پادشاہ و زوال و کار ساز و غمگین بنے
 و دولت مند یہ خدا کا اسم صفاتی ہے۔ یعنی بضم اول و سکون عین تجسم
 بے نیاز کرنے والا یہ ہی خدا کا اسم صفاتی ہے۔ ص ۲۰۔ دیکھو۔
 عاجز و زار ناتوان کا سر فرار کرنے والا یعنی خدا۔ پادشاہ مرموف و زوال
 صفت یعنی صاحب غرت پادشاہ یہ بھی خدا تھا۔ کار ساز اسم فاعل سما علی
 خلاق کے امور کو درست کرنے والا مراد ہی مٹی خدا۔ مطلب۔ یہاں شاعر
 جو بے نفسانی کے خوف سے خدا کو اپنی دوستی و اسلئے پکار رہا ہے۔

یعنی یا تمہارے لیے۔ ذکر ایضاً باسط زرق ستار عیوب بہ قاضی حاجات
 غفار و نوب بہ باسط فرخی اور وسعت دینے والا زرق صیغہ بیان ہے ہزار وری
 دینے والا ستار صیغہ بیان ہے چھپانے والا۔ عیوب عیب کی جمع۔ ستار عیوب
 بہ بی بیوں کا پردہ پوش۔ قاضی جاری کرنے والا اور حکم کرنے والا اور بر لانے والا۔
 حاجات حاجت کی جمع یعنی خواہش و مقصد۔ قاضی حاجات حاجتوں کا
 بر لانے والا غفار بہت بخشنے والا۔ نوب ونب کی جمع جسکے معنی گناہ۔ غفار
 و نوب گناہوں کا بخشنے والا مراد ہی معنی خدا۔ مطلب۔ زرق کی وسعت اور عیوب کی
 پردہ پوشی اور حاجتوں کی روانی اور گناہوں کی آمرزش خدا ہی کا کام ہے۔
 ایضاً بد تروں سے جو کہ بدترین بیان بہ مجھے سود درجہ بہن بہترین بیان بہ بدتر
 انہم صفت درجہ دوم یعنی بہت برا آدمی بدتر کو تر سجدت دال و نشہ بدتر سے
 فوقانی بھی استعمال کرتے ہیں اور یہ دو غام کہلاتا ہے یعنی بوجہ قرب مخرج کے
 حرف تائین حرف دال بیان او غام ہو گیا اور اسے تر بہ تخفیف و حذف بھی
 اساتذہ نے کہا ہے حافظ ع مشکل نیست کہ ہر روز بیری بنیم۔ درجہ کسی چیز کا حصہ و
 مرتبہ۔ بہترین بہت اچھا۔ بے گمان بیشک۔ مطلب۔ اگر تمام دنیا کے بڑے
 گناہگار مجھے جائیں انہیں جو سب سے زیادہ گناہگار ٹھہرے میں بیشک انہیں سے
 بھی زیادہ گناہگار نکلوں یعنی مجھے کل گناہگار عالم عیسان میں کم ہیں۔
 ایضاً جس سے بدتر اس جہان میں کچھ نہیں ہے۔ اس سے سو درجہ بدتر
 بدتر بالیقین۔ جہان جہن کا اسم فاعل سماعی کو دینے والا یعنی ازل و ابد
 چچ میں جو چیز اچھی ہے وہی جہان ہے۔ بالیقین اچھی طرح مانکر مراد ہی معنی یقیناً
 مطلب۔ سوائے انسان ہی جو چیز دنیا میں سب سے زیادہ بدترین اس سے
 بھی۔ اگر ان کے لیے۔ ایضاً ان سے کہہ دیجئے یا رب حسن ہے۔

محلہ

ہوں مرے پر کام کیمبر حسن مد لطف مہربانی کیمبر باکل۔ بڑا بڑا یا رب بھئی اے
 پروردگار حسن بہتر اور نیک اور صواب۔ مطلب۔ اے پروردگار اپنی مہربانی سے
 مجھے نیک بنا دے جتنی میری برائیوں ہوں ایک سرے سے سب نیکان پنجائیں
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰلِحِیْنَ وَالْبَیِّنَاتِ الْمُرْتَضٰتِ وَالْمُنٰتِ

قطعات تاریخ ختم نام
 مطبوعہ سابق

محلہ

از منشی قمبر علی صاحب حاجی افسر قمبر بولی
 قدر ذی قدر و خشنود ان بیست
 عجب مجبور نہ ساد اور انام
 مانو شتم سبھی تاریخ
 از چہارت رتن ناتھ صاحب لکھنوی ماسٹر مدرستہ ضلع کھیری

کسی جو قدر نے مجبورہ سنن کی شرح
 پوچھو ہی بین رتن ناتھ نے لکھی تاریخ
 تمام شرح عجب نادر و جریبی
 یہ شرح شریں جو قدر نے عجب کمی

از شیخ محمد عبد الباسط قیس مہوٹوی
 خدوی استاد ہی مینی کہ حضرت قدر
 اے قیس بین نے لکھی تاریخ سال
 از شیخ طبع موجد طرز مہوٹوی محمد عبد الاحد صاحب مہوٹوی

بیشکارت تحصیل لبوان
 از استاد مہوٹوی جو قدر میں قدر و باگاہ
 سحر و مقصد اسے سخن رہبر زمین
 سحر و دید و تارہ کشود این جلسہ

محلہ

<p>۳۰۳ اصطلاحی بستان قد گل سال بردمید</p>	<p>عطر گل بجانب مجموعہ سخن</p>
<p>از بیابان طبع شیخ محمد عبد اللہ صاحب قیصری جو راسی</p>	
<p>ترجمہ رقمہ و میر قد ر</p>	<p>آنکہ استاد سخن آموز ماست</p>
<p>حرف و نقش کا شفا اسرار رقم</p>	<p>لفظ نقش شرح کثافت اداس</p>
<p>قیصری نبوت سال عیسوی</p>	<p>در بار از قد ریشہ و لکنتی است</p>
<p>از مصنف</p>	
<p>شرح لکھی کہ نوٹد حائے بین قزاقے اول</p>	<p>جسکے پڑھنے سے سطر</p>
<p>انہو جہلہ عطار دماغ نارنج</p>	<p>عطر مجموعہ سے نازہ از عطر</p>



۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

